وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا

الحمد للہ علی احسانہ کہ کتاب مستطاب الفارق بین الباطل والحق ہادی اہل صدق و یقین

مسمّٰی بہ

الظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین

حصہ اول

باہتمام شیخ عبد الحی پسر شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب و مالک مطبع صدیقی لاہور

در مطبع صدیقی واقع لاہور مطبوع گردید

وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

الحمد للہ علی احسانہ و توفیقہ کہ کتاب مستطاب الفارق بین الباطل والحق ہادی اہل صدق و یقین مسمیٰ

الظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین

حصہ اول

باہتمام شیخ عبد الحی پسر شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب و مالک مطبع صدیقی لاہور

مطبع صدیقی واقع لاہور اکبری دروازہ کوچہ ضلعداراں میں مطبوع ہوا

اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر ہے کہ اُس نے اپنے فضل سے ہم کو خالص اپنی توحید کی راہ پر لگایا
اور اپنے حبیب محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم کی سیدہی راہ پر چلایا اور تقلید شخصی کی
مرض سے کہ جس مین ایک جہان پھنس رہا ہے اپنی مہربانی اور کرم سے بچایا اور مضمون آیۃ
قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ کا ہمارے دلون مین جمایا اور اُسپر
چلنے کا شوق دیا اسکے بعد کہتا ہے محی الدین تاجر کتب لاہور کہ فقہ کی کتابون
کے بہت سی مسائل کیطرف جب غور سے دیکھا جاتا ہے تو قرآن اور حدیث کے ساتھ
ذرا بھی انکا لگاؤ نہین معلوم ہوتا بلکہ صاف خلاف اور اُن کا الٹ ہونا پایا جاتا ہے
یعنے ائمہ اربعہ خصوصًا امام اعظم تو کچھ کہتے ہین اور قرآن اور حدیث مین کچھ ہے
اور اکثر لوگ مقابل اپنے امام کے قول کے قرآن کی صریح صریح آیتون اور صحیح صحیح حدیثون
کا صاف انکار کردیتے ہین اور طرح طرح کے شبہات اور مغالطون سے عوام کو کلام
اللہ اور حدیث پر چلنے سے ہٹاتے ہین اور بہکاتے ہین اسلیے نہایت کوشش اور سعی سے
جواب ان کے بعض مغالطون کے کتب معتبرہ سے نکالکر اس رسالہ مین نقل کردیے گئے

ف فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیسرے سیپارہ سورہ آل عمران مین کہ اے محمد کہدے اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ سے تو میری راہ چلو کہ اللہ تم کو چاہے

ہین اور نام اسکا **الظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین** رکھا گیا تاکہ
بیچارے اَن پڑہ لوگ مقلدین کے مغالطے دینے اور بہکانے سے نہ بہک جاوین اور
ان کے دہوکون ہین نہ آجاوین اور کلام اللہ اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل
کرنے سے نہ ہٹجاوین اور اپنے ایمان کو نہ کہو بیٹہین سو اتمام کو پہونچایا اور قبول کرنا ہی
کے اختیار ہے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

حصہ اول مقلدون کے مغالطون کے جواب ہین

جو لوگ کہتے ہین کہ بدون تقلید ایک شخص معین کے کام نہین چلتا وہ لوگ قرآن اور حدیث
پر چلنے والون کو کئی طرح کے مغالطے ہین ڈالتے ہین پس سنو

پہلا مغالطہ

ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ فقہ پر چلنا فرض ہے اور
حدیث پر چلنا جائز نہین سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ جس شخص کا یہ اعتقاد ہو وہ ہرگز ہرگز مسلمان
نہین کیونکہ اللہ تعالی نے قرآن مجید مین جا بجا یہی فرمایا ہے کہ اللہ اور اسکے رسول کی راہ
پر چلو اور یہ شخص اللہ تعالی اور اسکے رسول کے برخلاف یہ بتلاتا ہے کہ فقہ پر چلنا فرض ہے
اور حدیث پر چلنا جائز نہین ہے تو گویا کہ یہ شخص اللہ تعالے اور اسکے رسول کے حکم کو جو کہ
قرآن اور حدیث سے ثابت ہی نہین مانتا اور سچا نہین جانتا اور صاف صاف انکار کرتا ہی
ان آیات کلام اللہ اور احادیث رسول اللہ کا جو آگے آتی ہین فرمایا اللہ تعالی نے سورہ
آل عمران مین قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ
وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ یعنے کہہ اگر ہو تم چاہتے اللہ کو پس پیروی کرو میری چاہے تم کو اللہ
اور بخشے واسطے تمہارے گناہ تمہارے کو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ اور فرمایا اللہ
تعالی نے سورہ نسا مین فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ
ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا یعنے کہہ سو قسم ہے تیرے

رب کی ان کو ایمان نہ ہوگا جب تک تجھی کو منصف نہ جانیں اس میں جو جھگڑا اٹھے آپس میں
پھر نہ پاویں اپنے جی میں خفگی تیرے فیصلہ سے اور قبول رکھیں مانکر اور فرمایا اللہ تعالے نے
سورہ نسا میں یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ
مِنْکُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ
بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا یعنے اے لوگو جو ایمان لائے
ہو فرمانبرداری کرو اللہ کی اور کہا مانو رسول کا اور جو اختیار والے ہیں تم میں سے پس
اگر جھگڑو تم بیچ کسی چیز کے پس پھیر دو اسکو طرف اللہ کی اور رسول کی اگر ہو تم ایمان
لاتے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے یہ بہتر ہے اور اچھا ہے جزا میں اور فرمایا اللہ
تعالی نے سورہ احزاب میں لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ یعنے
البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ رسول خدا کے پیروی اچھی۔ اور فرمایا اللہ تعالے
نے سورہ نسا میں مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ یعنے جس نے کہا مانا رسول کا
پس اس نے کہا مانا اللہ کا **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ
الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** اور روایت ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اما بعد اس کے پس تحقیق اچھی باتوں میں سے اچھی بات اللہ کی
کتاب قرآن مجید ہے اور بہترین راہوں میں سے بہترین راہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کی ہے اور بدترین چیزوں کی نئی نکلی ہوئیں جو چیزیں ہیں اور جو بدعت ہے گمراہی
ہے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قَالُوْا
وَمَنْ یَّاْبٰی قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی رَوَاہُ

اَلْبُخَارِیُّ ترجمہ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب امت میری داخل ہوگی بہشت مین مگر جس نے کہ قبول نہ کیا اور سرکشی کی کہا صحابہ نے اور کس نے قبول نہ کیا اور سرکشی کی فرمایا جس نے اطاعت کی میری داخل ہوا بہشت مین اور جس نے نافرمانی کی میری پس تحقیق قبول نہ کیا روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ بَعَثَہُ اللّٰہُ فِیْ اُمَّتِہٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحَابٌ یَاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِہٖ وَیَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِہٖ ثُمَّ اِنَّھَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِھِمْ خُلُوْفٌ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ مَا لَا یُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِیَدِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِلِسَانِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاھَدَھُمْ بِقَلْبِہٖ فَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَیْسَ وَرَآءَ ذٰلِکَ مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ترجمہ اور روایت ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی کہ بھیجا ہو اُس کو اللہ نے بیچ امت اسکی کے پہلے مجھ سے مگر تھے واسطے اس کے امت اسکی مین مددگار اور یار کہ لیتے طریق اُس کا اور پیروی کرتے حکم اس کے کی پھر پیدا ہوتے پیچھے ان کے یعنے بعد گذرنے حوارین کے ناخلف کہتے لوگون کو وہ چیز کہ نہ کرتے آپ اور کرتے وہ چیز کہ نہین حکم کی گئی (یعنے جیسے کہ حال بری عالمون اور برے سردارون کا ہے) پس جو شخص کہ جہاد کرے اُن سے ساتھ ہاتھ اپنے کے پس وہ مومن ہے ....

.... اور جو جہاد کرے ان سے ساتھ زبان اپنی کے پس وہ مومن ہے اور جو جہاد کرے اُن سے ساتھ دل اپنے کے پس وہ مومن ہے اور نہین سوائے اسکے ایمان برابر دانہ رائی کے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے وَعَنْہُ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ

بیان کیا اس حدیث کو بخاری نے

۷ یہ حدیث صحیح مسلم میں ہے
بجلد اول صفحہ ۵۲ میں ہے
کتاب الایمان میں ہے
اور ایک حدیث میں ہے

۸ یہ حدیث مشکوۃ میں باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کے فصل اول میں ہے

قَالَ هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِّنْهَا شَيْطَانٌ يَّدْعُوْا إِلَيْهِ وَقَرَأَ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ اَلْاٰيَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَآئِيُّ وَالدَّارِمِيُّ **ترجمہ** اور روایت ہے اسی سے کہا خط کھینچا واسطے ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط (یعنے سیدھا) پھر فرمایا یہ راہ اللہ کی ہے پھر کھینچے کئی خط داہنے اسکے اور بائیں اسکے (یعنے سات خط چھوٹے ٹیڑھے داہنی طرف اور ایسے طرح بائیں طرف) اور فرمایا یہ راہیں ہیں اور پر ہر راہ کے ان میں سے شیطان ہے پکارتا ہے طرف اس راہ کی اور پڑھی یہ آیت اور تحقیق یہ راہ میری ہے سیدھی پس پیروی کرو اسکی آخر آیت تلک روایت کیا اس حدیث کو احمد اور نسائی اور دارمی نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ النَّوَوِيُّ فِيْ اَرْبَعِيْنِهٖ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رُوِّيْنَاهُ فِيْ كِتَابِ الْحُجَّةِ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مومن ہوتا ایک تمہارا ایسا تک کہ ہو خواہش اسکی تابع اس چیز کے کہ لایا ہوں میں اسکو (یعنے دین و شریعت) روایت کی یہ بیچ شرح سنہ کے اور کہا نووی نے بیچ چہل حدیث اپنی کے کہ یہ حدیث صحیح ہے روایت کی گئی یہ حدیث بیچ کتاب حجت کے ساتھ سند صحیح کے **وَعَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِيْ وَمَنْ اَحْيٰى سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحْيَانِيْ وَمَنْ اَحْيَانِيْ كَانَ مَعِيْ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هٰذَا الْوَجْهِ اور روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۵ یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کے دوسرے فصل میں ہے

۶ یہ حدیث ترمذی حاشیہ احمدی والی کے صفحہ ۹۶ میں ہے

نے اے بیٹے میرے اگر قدرت رکھتا ہے تو اسکی کہ صبح کرے اور شام کرے کہ نہین بیچ دل تیرے
کے کینہ واسطے کسی کے پس کر تو پھر فرمایا واسطے میرے اے بیٹے میرے اور یہہ ہی سنت میری
اور جس نے زندہ کیا سنت میری کو پس تحقیق زندہ کیا مجھکو اور جس نے زندہ کیا مجھکو ہوگا ساتھ
میرے بیچ بہشت کی روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی اس وجہ
سے **وَعَنْ** مَالِكٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُ فِيْكُمْ
اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهٖ رَوَاهُ فِى الْمُوَطَّا
ترجمہ اور روایت ہی مالک (بن انس) سے کہ تحقیق پہونچا اسکو کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑین مینے بیچ تمہارے دو چیزین ہرگز گمراہ نہ ہوگے تم جب تک
پکڑے رہوگے ان دونون کو کتاب اللہ کی اور سنت نبی اسکے کی روایت کیا اس حدیث
کو مالک نے موطا مین **وَعَنْ** غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ الثُّمَالِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً اِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا
مِنَ السُّنَّةِ فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِّنْ اِحْدَاثِ بِدْعَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی
غضیف بن حارث ثمالی رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین نکالی کسی قوم نے بدعت (یعنے امر دین مین نئی بات) مگر کہ اٹھائی جاتی ہے مانند
اسکے سنت سی پس چنگل مارنا ساتھ سنت کے بہتر ہے نکالنے بدعت کے سی روایت کیا اس
حدیث کو احمد نے **وَعَنْ** حَسَّانٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ
بِدْعَةً فِيْ دِيْنِهِمْ اِلَّا نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا ثُمَّ لَا يُعِيْدُهَا اِلَيْهِمْ اِلٰى
يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے حسان رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا نہین
نکالی کسی قوم نے بدعت بیچ دین اپنے کے مگر کہ نکالتا ہے خدا تعالی سنت انکی سے مثل
اسکی پھر نہین عود کر سکتی طرف انکی قیامت تک روایت کیا اس حدیث کو دارمی نے +
وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

ط ؎ حدیث بصفحہ ۲۲۰ موطا امام مالک مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی سنہ ۱۳۰۲ھ سے جلد دوم کتاب مین ہے ؎ حدیث ابن مسعود مین ہے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کے باب
فصل ابن ماجہ ؎ حدیث دارمی بیچ باب الفتن کے سے صفحہ ۲۲ مین ہے
؎ حدیث دارمی بیچ باب البدعۃ کے صفحہ ۲۲ مین ہے

اللہ علیہ وسلم بنسخۃ من التوراۃ فقال یا رسول اللہ ھذہ نسخۃ من التوراۃ فسکت
فجعل یقرأ ووجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتغیر فقال ابوبکر ثکلتک
الثواکل ما تری ما بوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنظر عمر الی وجہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب
رسولہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لو بدا لکم موسیٰ فاتبعتموہ
وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولو کان موسیٰ حیا وادرک نبوتی
لاتبعنی رواہ الدارمی **ترجمہ** اور روایت ہے جابر رضی اللہ تعالے
عنہ سے کہ تحقیق حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ لائے پاس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے نسخہ تورات کا پس کہا اے رسول خدا کے یہ ہے نسخہ تورات کا پس
چپ رہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس شروع کیا حضرت عمر نے پڑہنا اور چہرہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوتا تہا پس کہا حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کو گم کیجیو تجھکو
گم کرنے والیاں کیا نہیں دیکھتا تو اس چیز کو کہ بیچ چہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہے پس دیکہا حضرت عمر نے طرف چہرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا پناہ پکڑتا ہوں
مین ساتھ اللہ کے اللہ کے غضب سے اور غضب رسول اسکے سے راضی ہوئے ہم ساتھ
اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے
نبی ہونے پر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان
محمد کی بیچ ہاتھ اسکے کے ہے اگر ظاہر ہوتے واسطے تمہارے موسیٰ پس پیروی کرتے تم
انکی اور چھوڑ دیتے تم مجھکو البتہ گمراہ ہوتے تم سیدہی راہ سے اور اگر ہوتا موسیٰ زندہ اور پاتا نبوت
میری البتہ پیروی کرتا میری روایت کیا اس حدیث کو دارمی نے **وعن** انس رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی اکون احب

فصل حب رسول اللہ ... ایمان کی ... ہے

الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین متفق علیہ ترجمہ اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں مومن ہوتا کوئی تم مین سے یہانتک کہ ہوجاؤن مین بہت پیارا طرف اسکی باپ اسکے سے اور اولاد اسکی سے اور سب آدمیون سے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے ف حاصل ان سب آیتون اور حدیثون کا یہ ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت ہر شخص پر فرض ہے اور ہر شخص پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے ماں اور باپ اور اولاد سے اور تمام مخلوقات سے زیادہ محبت رکھے اور سب کی دوستی سے زیادہ انکی دوستی اپنے دل مین سمجھے اور سبکی مرضی سے زیادہ انکی مرضے کے کام مقدم کرے اور حضرت کی حدیث کو سب کے قول سے زیادہ مقدم جانے اور حضرت کے فرمودے موافق سب کے حکم سے زیادہ عمل کرے تب مسلمان ٹھیرے اور نہین تو نہین سوجاننا چاہیے کہ ہر دین اور مذہب کے لوگ یہ دعوی کرتے ہین کہ ہم اللہ تعالی کے بندے ہین اور ہمکو اسسے محبت ہے اور ہم اس کے حکم پر چلتے ہین لیکن اکثر لوگون کا یہ کہنا ظاہر مین جھوٹ اور صرف زبانی دعوی معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ اگر یہ لوگ سچے ہوتے اور انکو اللہ سے محبت ہوتی تو اللہ نے جو اپنے حبیب محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم کو رسول کرکے بھیجا ہے اور انکی متابعت کرنیکا ہمکو حکم دیا ہے انکے حکم کو دل وجان سے مانتے اور انکی حدیث پر عمل کرتے نہ یہ کہ زبان سے تو یہ دعوی ہو کہ ہمکو خدا اور اسکے رسول سے محبت ہے اور ہم انکے حکم پر چلتے ہین لیکن جب کسی مسئلہ مین انکے امام کے قول کے خلاف پیغمبر کی حدیث کوئی شخص انکو بتلاوے تو اسپر سخت خفا ہونے لگین بلکہ ان کو مارنے پیٹنے کو طیار ہوجائین ایسے لوگ خدا اور رسول اسکے کی تابع کاہیکو ہین بلکہ ایسے لوگ خدا اور اسکے رسول کے حکم سے سخت بیزار ہین اور اللہ اور اسکے رسول کے حکم سے اپنے امام کے حکم کو افضل سمجھتے ہین ایسے لوگ بڑے ظالم اور ناانصاف ہین اور نہین ڈرتے ہین اللہ

تعالی کے اس حکم سے جو کہ سورہ شوری مین ہے اَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ
مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللّٰهُ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ
لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ یعنے کیا انکے شریک ہین کہ اونہون نے راہ ڈالی ہے انکیواسطے دین
کی جسکا حکم دیا نہین اللہ تعالی نے اور اگر نہ ہوتی بات فیصلہ کی تو فیصلہ کر دیا جاتا انمین
اور بیشک ناانصافون کے واسطے عذاب دردناک ہے **فائدہ** یعنے یہ بڑی ناانصافی ہے
کہ اللہ کی حکومت کے شان مین دخل دیجیے سو جن لوگون نے دین کی بات مین راہ نکالی ہے
اپنی طرف سے کہ اس بات کا اللہ نے حکم نہین دیا سو ان لوگون کو کیا لوگ اللہ کا شریک
سمجھتے ہین جو انکی راہ پر چلتے ہین سو وہ لوگ بڑے ناانصاف ہین اگر اللہ نے قیامت کا
دن فیصلے کے واسطے نہ ٹھیرا دیا ہوتا تو ابھی انکا فیصلہ ہو کر انپر عذاب دردناک ہونے لگتا مگر
قیامت کو ہوگا اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اپنی طرف سے دین مین کوئی راہ نکالی پھر جو شخص
اسپر عمل کرے وہ شرک کی راہ چلتا ہے اور قیامت کو عذاب دردناک مین گرفتار ہوگا

دوسرا مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہہ دیتے ہین کہ ہر مسئلے کے لیے سند اسکی
رسول اللہ تک پہونچانی ضرور نہین اسلیے کہ مجتہدون نے بڑی سعی اور کوشش سے ہر طرح کے
مسائل جمع کر رکھے ہین **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ قائل اسکے محقق حنفیہ
بھی نہین دیکھو کہا ملا علی قاری حنفی نے شرح فقہ اکبر مین کہ علم وہ ہے کہ ہو بیچ اسکی
حدثنا اور جو سوا اسکے ہے وہ وسوسہ ہے شیطانون کا اور کہا مسلم اور ترمذی نے کہ
عبد اللہ بن مبارک کہتے تہے کہ بیان کرنا اسناد کا منجملہ دین کے ہے کیونکہ اگر اعتبار اسناد
کا نہ ہوتا تو ہر کوئی جو چاہتا سو کہہ دیتا اور جھوٹ اور سچ مین امتیاز نہ ہوتا پس اسی سبب سے
روایت معلق بلا سند حجت نہین ہوتی اور قسطلانی شرح صحیح بخاری
مین لکھا ہے کہ کہا سفیان ثوری نے کہ نہین جانتا مین کوئی سا علم بہتر جو کہ ہو

افضل حدیث سی اور کہا ابن قطان نے کہ نہین دنیا مین کوئی بدعتی مگر دشمن جانتا ہے اہل حدیث کو اور کہا حاکم نے اگر نہ ہوتی کثرت طائفہ محدثین کی اوپر یاد رکہنے سندون کے البتہ پرانے ہوجاتے رستے اسلام کے اور قدرت پاتے بیدین اور بدعتی لوگ حدیثون کے بنانے اور اسنادون کے بدل ڈالنے مین اور جواهر الاصول فی علم حدیث الرسول مین لکہا ہو کہ کہا سفیان ثوری نے کہ تم بہت پڑہو حدیث اسلیے کہ یہ ہتیار ہے مومن کا پس جب نہو ساتہ اسکے ہتیار پس ساتہ کسچیز کے قتل کریگا اور کہا امام باقر نے کہ فقہ رجل کے سمجہنا ہے حدیث کو یا پڑہنا ہے حدیث کو اور کہا داؤد بن علی نے جو نہ پہچانے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور نہ تمیز کرے درمیان صحیح اور سقیم اسکی کے وہ نہین ہے عالم اور کہا شعبہ نے کہ جو علم کہ نہین اس مین حدثنا اور اخبرنا وہ بیہودہ ہے اور تلچہٹ۔ اور کہا یزید بن زریع نے کہ واسطے ہر چیز کے سوار ہین اور سوار دین کے اصحاب اسنادون کے ہین۔ اور کہا حفص بن عباس نے اپنے بیٹے عمر کو کہ کبہی حقارت سے نہ دیکہیو اصحاب حدیث کی طرف اور جو کچہ ان مین رائج ہے سب بہتر ہے دنیا و مافیہا سے اور کہا احمد بن سنان نے کہ نہین دنیا مین کوئی بدعتی مگر بغض رکہتا ہے اہلحدیث سی اور جب بدعتی ہوجاتا ہے کوئی تو چہین لیجاتی ہے اسکی دل سے حلاوت حدیث کی اور کہا ابو النضر بن سلام فقیہ نے کہ کوئی چیز ثقیل اور مبغوض تر نہین ہے ملحدون پر سننے سی حدیث کی اور روایت کرنے اسکے سی ساتہ اسناد اسکی کے اور کہا حاکم نے کہ یہی حال ہے ہماری زمانہ مین کہ جو کوئی ہوتا ہے ملحد یا بدعتی تو وہ نہین دیکہتا اس طائفہ کیطرف مگر ساتہ آنکہ حقارت کے اور نیز کہا حاکم نے کہ سُنا مینے شیخ ابوبکر احمد بن اسحاق فقیہ سے مناظرہ کے وقت ایک شخص ہے کہ حدثنا فلان پس کہا اس شخص نے کہ کبتک کہیگا حدثنا پس کہا شیخ نے اٹہہ اے کافر .... پس نہین درست سمجہے کہ آئے میرے گہر مین بعد اسکے پہر متوجہ ہوئے

طرف ہماری پس کہا نہین کہا مینے کسی کو اسطرح سوا اس شخص کے اور کہا سفیان بن
عیینہ نے کہ جو کوئی طلب کرتا ہے حدیث اسکی مونہہ پر تروتازگی ہوتی ہے حضرت کی اس
دعا کے موافق جو کہ ترمذی اور ابن ماجہ مین روایت ہے ابن مسعود سے اور دارمی
مین ابی الدرداء سے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نَضَّرَ اللہُ
امْرَءً سَمِعَ مِنَّا شَیْئًا فَبَلَّغَہٗ کَمَا سَمِعَہٗ یعنے تروتازہ کرے اللہ اس شخص کو کہ سنا
مجھ سے کچھ پس پہونچایا اسکو جیسا کہ سنا اسکو اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے (تھے)
تمام ہوا ترجمہ عبارت جواہر الاصول کا اور ترمذی مین روایت ہے ثوبان رضی اللہ تعالے
عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمیشہ رہیگا ایک طائفہ منصور میری
امت سے کہ نہ ضرر دیگا انکو جو رسوا کیا چاہے انکو قیام قیامت تک اور کہا ترمذی نے
یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** کہا ترمذی نے کہ اس بابمین عبد اللہ بن حوالہ اور ابن عمر و
اور زید بن ثابت اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایتین آئی ہین اور کہا محمد بن اسمعیل
(بخاری) نے کہ کہا علی بن مدینی نے کہ وہ طائفہ (یعنے طائفہ منصور) اصحاب حدیث کا
ہے اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ امام احمد بن حنبل سے پوچھا لوگون نے
مطلب اس حدیث کا پس فرمایا اگر نہ ہو یہ طائفہ منصور اصحاب حدیث کا تو نہین جانتا
مین کہ وہ کون سے لوگ ہوتے اور طبرانی نے اوسط مین روایت کی ہے ابن عباس رضی
اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے الٰہی رحم کر میرے خلیفون پر کہا
صحابہ نے یارسول اللہ اور کون ہین خلیفے آپکے فرمایا وہ جو روایت کرینگے حدیثین میری
اور سکھاوینگے حدیثین لوگون کو پس ثابت ہوا کہ جو لوگ بسبب تقلید ہوائی امام کی صحیح صحیح
حدیثون کو نہین مانتے ہین اور حدیث کی اسناد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچانی ضروریات
دین سے نہین جانتے اور حقیر سمجھتے ہین اور حقارت بیان کرتے ہین بخاری اور مسلم جیسے محدثون
کی اپنی مجلسون مین بیشک وبے شبہ مصداق ان احادیث اور اکابر علماء کے اقوال کے یہی لوگ ہین

۱ یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ [illegible]
۲ یہ حدیث ترمذی [illegible]
۳ یہ حدیث [illegible]
۴ [illegible]
۵ یہ حدیث [illegible]

تیسرا مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ خصوصاً حنفیہ حدیث پر عمل کرنیوالون کو یہ دیتے ہین کہ مسائل دینیہ
مین قیاس کرنا مشروع ہی اور دلیل اسکی یہ حدیث پیش کرتے ہین جو کہ ابوداؤد اور
ترمذی اور دارمی مین روایت ہے معاذ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ بھیجا معاذ کو طرف یمن کی (یعنے قاضی اور حاکم کرکے) فرمایا (یعنی امتحان
کے لیے) کسطرح حکم کریگا تو جسوقت کہ پیش آویگا واسطے تیرے کوئی قضیہ کہا حکم کرونگا
مین بموجب کتاب اللہ کے فرمایا اگر نہ پاوی تو (یعنے صراحۃً کتاب اللہ مین) کہا پس حکم کرون
گا مین بموجب سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا اگر نہ پاوی تو بیچ سنت رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد کرونگا مین اپنے عقل سے اور نہ قصور کرونگا مین کہا معاذ
نے یا روایت کرنیوالے نے معاذ سے پس مارا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اوپر سینے معاذ کے
جواب اسکا تین طرح پر ہے اول یہ کہ یہ حدیث ضعیف ہے قائم نہین ہوتی ساتھ اسکے حجت
اسلیے کہ کہا ترمذی نے کہ اسناد اسحدیث کی نزدیک میرے متصل نہین ہے اور سید محمد صدیق
حسن خان صاحب نے ظفر اللاضی بما یجب فی القضاء علی القاضی مین لکھا ہے کہ
روایت کیا ہے اسحدیث کو احمد اور طبرانی اور بیہقی نے اور ابن عدی نے طریق حارث
بن عمرو سے کہ بھتیجا مغیرہ بن شعبہ کا ہے اس نے ابن عباس سے اونسے اہل حمص سے
اسنے اصحاب معاذ سے اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ بھیجا معاذ کو اور بیچ ایک روایت
کے واسطے ابی داؤد کے معاذ سے نقل کی اس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا
بخاری نے حارث بن عمرو روایت کی اسے ابن عون نے اور نہین پہچانی جاتی یہ حدیث
مگر ساتھ مرسل ہونے کی اور کہا بخاری نے یہ حدیث مرسل ہے اور کہا دار قطنی نے علل
مین روایت کیا اسکو شعبہ نے ابن عون سے اسیطرح اور مرسل کیا اسکو ابن مہدی
اور جماعتون نے اور مرسل اصح ہے اور کہا ابن حزم نے نہین ہے صحیح اسلیے کہ

اسحدیث کے راویون مین (راوی) حارث مجہول ہے اور نہین پہچانے جاتی ہین شیخ اوسکے اور کہا
عبدالحق نے (بیچ حدیث) نہین سند کیجاتی اور نہین پائی جاتی طریق صحیح سے اور کہا ابن
جوزی نے علل متناہیہ مین کہ یہ حدیث نہین ہے صحیح اور کلام کی ابن طاہر نے اسحدیث
مین اپنی تصنیف مفرد مین اور کہا تلاش کی مینے اسحدیث کی بیچ سندون بڑیون کے
اور چھوٹیون کے اور جس جس علماء سے میری ملاقات ہوئی ان سب سے مین نے اس حدیث کا
حال دریافت کیا لیکن نہ پایا مینے اسحدیث کے دو طریقون کے سوای اور کوئی طریقہ ایک
تو شعبہ سے اور دوسرا محمد بن جابر ہے اس نے اشعث سے اسنے ابی عون سے اس نے
ایک مرد سے اسنے ثقیف سے اس نے معاذ سے سو نہین صحیح ہین یہ دونو طریقے اور کہا
بدر المنیر نے کہ یہ حدیث ضعیف ہے ساتھہ اجماع کے اور کہا ابن حزم نے کہ نہین ہے اصل
اسحدیث کا اور مرد اسکے مجہول ہین اور یہہ حدیث ضعیف فقیہون مین مشہور ہے انتہے
مختصر اور کہا جلال الدین سیوطی نے مرقاۃ الصعود مین کہ لایا ہے اسحدیث کو
جوزقانی نے موضوعات مین اور کہا یہ حدیث باطل ہے روایت کیا اسکو جماعت نے شعبہ سے
اور تلاش کی مینے اسحدیث کی بیچ سندون چھوٹیون اور بڑیون کے اور پوچھا مین نے
حال اس حدیث کا ہر علماء سے جس جس سے کہ ملاقات کی مینے سو نہین پایا مین نے
اس حدیث کا کوئی طریقہ سوای اس طریقے کے یعنے سوای ابوداؤد کے طریقے
کے اور حارث بن عمرو کے طریقے کے اور یہہ مجہول ہے اور اصحاب معاذ کا اہل حمص سے
نہین پہچانے جاتے ہین اور مثل اس اسناد کے نہین اعتماد کیا جاتا اوپر اسکے بیچ
کسی قاعدے کے شریعت کے قاعدون مین سے کہا بخاری نے نہین ہے صحیح یہ حدیث
اور نہین پہچانی جاتی ہے اور کہا ذہبی نے میزان مین اکیلا ہوا ہے ابی عون محمد
بیٹا عبداللہ ثقفی کا حارث سے اور جو کہ روایت کی گئی ہے حارث سے سوائے ابی عون
کے سو وہ مجہول ہے انتہے مختصرا دوم معارض ہے معاذ کی حدیث کے یہ حدیث

(حاشیہ:) یہ عبارت ابوداؤد وغیرہ کی ... (حاشیہ ناخوانا)

صحیح جو کہ بخاری میں روایت ہی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ عبد اللہ بن حذافہ کو
حضرت صلعم نے ایک لشکر کا سردار بنا کر کہین جہاد کو بھیجا اور لشکر سے فرمایا کہ جو تمہارا
سردار رہے اسکی اطاعت کیجیو تو ایک روز عبد اللہ اپنے لشکر سے غصہ مین آئے اور
بہت سی آگ روشن کی اور لشکر سے کہا کہ اس آگ مین گھس جاؤ اسواسطے کہ حضرت صلعم نے
میری اطاعت تمپر واجب کر دی ہے لشکر نے کہا کہ ہم نے حضرت کا کلمہ دوزخ کی آگ کے
خوف سے کہا ہی سو ہم آگ مین کیونکر گھسین جب یہ قصہ حضرت نے سنا تب فرمایا لَوْ دَخَلْتُمُوْهَا
لَمْ تَزَالُوْا فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ یعنے اگر تم اس مین گھستے تو ہمیشہ قیامت تک اس مین
پڑے رہتے ف یہ حدیث صاف صاف دلالت کرتی ہے اسپر کہ قیاس پر چلنیوالا مرتکب
گناہ کا ہے سوم بہت سے حضرت کی اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ سے ثابت
ہو چکا ہے کہ دین کے مقدمہ مین قیاس کرنا حرام ہے چنانچہ کہا ترمذی نے کہ سنا مین نے
ابا سائب سے کہ کہتے تہے کہ بیٹہے تہے ایک جگہہ وکیع اور حدیث بیان کی اونہون نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اشعار کیا آپ نے (یعنے چیر دیا کوہان اونٹ کا بائین
طرف سے) اور کہا کہ ابو حنیفہ کہتے ہین کہ اشعار مثلہ ہے (یعنے تکلیف دینا ہے) اور
کہا ایک شخص نے ابراہیم نخعی سے بہی یہی مروی ہے کہ اشعار مثلہ ہے یہ سنکر سخت غصہ ہوئے
وکیع اور کہا کہ مین تو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث تجہ کو بتلاتا ہون اور تو حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے مقابلے مین ابراہیم نخعی کا قول بیان کرتا ہے لائق
اس بات کے ہے تو کہ قید کیا جاوے پہر نہ خلاصی ہو تیری جب تک کہ باز نہ آوے تو اس
بات کے کہنے سے اور کہا ترمذی نے کہ سنا مین نے یوسف بن عیسے سے اس نے سنا
وکیع سے کہ کہا جسوقت کہ روایت کیا اس نے اس حدیث کو (یعنے جس حدیث مین کہ حضرت
کے اشعار کرنیکا ذکر ہے) پس کہا نہ دیکہو طرف قول اہل رای کی اس مقدمہ مین اسلیے
کہ اشعار سنت ہے اور قول اہل رای کا بدعت ہی اور دارمی مین ہی کہ کہا مالک بن

ف جامع ترمذی صحیح بخاری
عہ جامع ترمذی صفحہ ۱۷۰ مطبوعہ احمدی
عہ سنن دارمی صفحہ ۴۳ مطبوعہ نظامی کانپور

معقول ہی کہ کہا واسطے میرے شعبی نے جو کہ حدیث بیان کرین یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پس لے لے اسکو اور جو کہین وہ ساتھ رای اپنی کے پس ڈال اسکو پائخانے
مین اور دارمی مین روایت ہی عبداللہ سے کہ کہا نہ آوے گا تمہارے پر کوئی برس مگر
برا ہوگا اس برس سے جو پہلے اسکے ہی خبردار ہو تحقیق مین نہین مراد رکہتا ہون مین
برس سے کہ ارزانی بہت ہو (پہلے) برس سے اور نہ امیر بہت بہتر امیر سے اور لیکن
علما تمہارے اور بہتر تمہارے اور فقیہ تمہارے جاوینگے پہر نہ پاؤگے انکے پیچہے اور
آویگی قوم کہ قیاس کرینگے امر کو ساتھ رای اپنی کے اور دارمی مین روایت ہی ابن
سیرین سے کہ کہا اسنے اول جس کسی نے کہ قیاس کیا ہے شیطان ہے اور نہین عبادت
کیا گیا سورج اور چاند مگر ساتھ قیاسون کے اور دارمی مین روایت ہی حسن بصری
سے کہ تحقیق اسنے پڑہی یہ آیت خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ یعنے
پیدا کیا تو نے مجہ کو آگ سے اور پیدا کیا اسکو مٹی سے کہا حسن نے قیاس کیا
شیطان نے اور وہ پہلا انکا ہے کہ قیاس ہی (دین مین) جنہون نے اور دارمی
مین روایت ہی مسروق سے کہ تحقیق اسنے کہا کہ خوف کرتا ہون مین اسبات سے یہ کہ قیاس
کرون مین اور پہسل جائے پاؤن میرا اور دارمی مین روایت ہے شعبی سے کہ کہا اسنے
قسم ہے اللہ کی البتہ اگر چلوگے قیاسون پر البتہ حرام کروگے تم حلال کو اور البتہ
حلال کروگے تم حرام کو اور دارمی مین روایت ہے مجاہد سے کہا اسنے کہ کہا عمر نے
ڈرو تو قیاس کرنے سے **فائدہ** دراساة اللبیب فی الاسوة الحسنة بالحبیب مین
لکہا ہے کہ ائمہ طاہرین قیاس کرنے کو حرام سمجہتے تہے اسلیے کہ حکایت کی ہے
شعرانی نے لواقح مین کہ جب گئے ابوحنیفہ پاس جعفر بن محمد کے تو کہا جعفر بن محمد نے
امام ابوحنیفہ کو کہ مینے سنا ہے کہ تو قیاس کیا کرتا ہے : قیاس کر تا سلیے کہ اول
جو قیاس کیا ہے تو شیطان نے کیا ہے اور تفسیر کبیر مین لکہا ہے کہ نقل

نظامی کانپور کے صفحہ ۳۶ مین ہے ... بحدیث دارمی چہاپہ ... ایضا ... صفحہ ایضا مین ہے ... دارمی چہاپہ ... ایضا ... دراساة اللبیب چہاپہ لاہور کے صفحہ ۳۴ مین ہے ... تفسیر کبیر چہاپہ استنبول کے جلد چوتہی کے صفحہ ۲۲۹ مین اصل عبارت یہ ہے نقله الواحدی فی البسیط عن ابن عباس انه قال کانت طاعة الملائکة ... ابلیس من القیاس ... قاس ابلیس ... فمن قاس الدین برایه قرنه الله مع ابلیس

کیا ہے واحدی نے بسیط مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا ابن عباس نے کہ تہی فرمانبرداری کرنی بہت بہتر واسطے شیطان کے قیاس کرنے سے لیکن فرمائی کی اوسنے رب اپنے کی اور قیاس کیا اور اول جس شخص نے کہ قیاس کیا شیطان ہے بس کافر ہوا وہ بسبب قیاس اپنے کے پس جو شخص کہ قیاس کرے دین کی بات کا کسی چیز مین اپنی رائے سے نزدیک کرے گا اللہ اسکو ساتھہ شیطان کے اور کہا النسفی نے تفسیر مدارک مین کہ نص کے ہوتے ہوئے قیاس کرنا امر دین مین مردود ہے اور دراسات اللبیب فی الاسوۃ الحسنۃ بالحبیب مین لکھا ہے کہ ترک کرنا نص کا ساتھہ رائے کے حرام ہے ساتھہ اجماع کے انتہے

چوتھا مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ حدیث کی جو جو مسئلے حدیث کی کتابون مین موجود ہین انپر تو حدیث پر چلنے والے عمل کر ہی لین گے لیکن جو جو مسئلے کہ حدیث سے ثابت نہین ہین انکے لیے کیا کرین گے آخر کار فقہ کی کتابون ہی پر چلین گے اور کسی نہ کسی امام ہی کے مقلد بنینگے جواب اسکا یہ ہے کہ اگر کوئی شخص غور سے ازراہ تحقیق قرآن اور حدیث کی طرف نظر کرے اور دیکھے تو ہر ایک مسئلہ قرآن اور حدیث سے معلوم ہو سکتا ہے کسی مسئلہ کے لیے بھی کسی کو مسائل فقہیہ کی حاجت نہین لیکن جس کسیکو بسبب کم علمی یا قصور فہم کے یا قلت تدبر کے قرآن اور حدیث سے کوئی مسئلہ معلوم نہ ہو سکے تو وہ مسئلہ بموجب حکم اللہ تعالی کے فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ یعنے جو تم نہ جانو تو تم پوچھہ لو یاد رکھنے والے لوگون سے کسی محدث یا مجتہد یا فقیہ یا قاضے یا مفتی یا مولوی سے پوچھکر عمل مین لاوے ایسے محل پر بسبب لاچاری کے کسی کی تقلید کرنی جائز ہے لیکن اس تقلیدی مسئلے کی تحقیق کے فکر مین رہے اور کوشش کرے محض اسیپر خاطر جمع

کیونکہ ٹھیرا ہی پھر جب قرآن و حدیث سے اس تقلیدی مسئلہ کا خلاف ثابت ہو جاوے تو اسکو اسی
وقت ترک کر دے اور قرآن و حدیث کے موافق عمل کرنے لگ جاوے پھر تقلید کرنی حرام
بلکہ شرک ہے اسلیے کہ تقلید کے معنے یہ ہین کہ بغیر دلیل کے کسی کے حکم کو مان لینا اور یہ دریافت
نہ کرنا کہ آیا یہ حکم خدا اور اسکے پیغمبر کیطرف سے بھی ہے یا نہین ہے سو جو لوگ کہ بغیر دلیل
کے اپنے مولویون اور درویشون اور امامون کے اقوال کو سند پکڑتے ہین اور اس
کی تحقیق نہین کرتے گویا کہ ان مولویون اور درویشون اور امامون کو حاکم شرع کا جانتے
ہین اور اللہ کی مرضی اور اسکے حکم کا صریح خلاف کرتے ہین اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالی نے
إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ یعنے حکم کسیکا نہین سوا اللہ تعالے کے یعنی کسی کی شان نہین
اور کسیکا مرتبہ نہین کہ وہ مخلوق پر اپنی طرف سے اپنا حکم جاری کرے اور خلق پر واجب
ہو کہ اسکا حکم مانے اسواسطے کہ سب مخلوق کا خالق مالک اللہ ہی ہے تو حکم بھی اسیکا چاہیے
اور مخلوق کو اسی کی حکمبرداری کرنا چاہیے پس معلوم ہوا کہ خود کسی عالم فاضل ملا مخدوم
مشائخ امام کا حکم خلق پر جاری نہین ہو سکتا مگر ہان جسکی حکمبرداری کا اللہ حکم دے
دے تو اسکا حکم ماننا چاہیے تو وہ اسکا حکم اسکی طرف سے نہ ٹھیرا بلکہ اللہ تعالے کا حکم ٹھیرا جیسے
لوگون کو حکم دیا ہے کہ پیغمبر کا حکم مانو اور رعایا کو حکم دیا ہے کہ اپنے بادشاہ کا حکم مانو
اور عورت کو حکم کیا ہے کہ اپنے خاوند کا حکم مانے اور اولاد کو حکم دیا ہے کہ اپنے
ماباپ کا حکم مانو اور غلام کو حکم کیا ہے کہ اپنے میان کا حکم مانے مگر وہ حکم جو بادشاہ
اور خاوند اور ماباپ اور میان خلاف حکم خدا کے بتاوین اور پیغمبر معصوم ہے وہ خلاف
حکم خدا کے نہ بتاوے گا البتہ جو حکم پیغمبر مشورہ کی راہ سے بتاوین اس مین آدمی
کو اختیار ہے چاہے کرے چاہے نہ کرے پھر اور کسی بادشاہ امیر مولوی مشائخ مجتہد
امام کا حکم تو کس گنتی اور شمار مین ہے کہ باوجود مخالفت حکم خدا تعالے کے اسکو
ماننے اور جیسے خدا کے حکم کو ماننا ویسے ہی اور کسی مولوی درویش مجتہد امام

کا حکم ماننا شرک ہے چنانچہ تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن مین
لکہا ہے کہ روایت کی ہے ابن سعد اور عبد بن حمید اور ترمذی نے اور حسن غریب
کہا اسکو اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ اور بیہقی نے
اپنی سنن مین عدی بن حاتم سے کہ کہا آیا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حال
انکہ وہ پڑہتے تہے سورہ برات (کی یہ آیت) اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ
اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ یعنے ٹہیرایا ہے اپنے مولویون اور درویشون کو مالک اپنا
درے اللہ سے خبردار ہو تحقیق وہ لوگ (یعنے یہود اور نصاری) ان کی پرستش تو
نہین کرتے تہے لیکن انکا یہ حال تہا کہ جس چیز کو انکے واسطے وہ حلال کردیتے تہے
اسکو حلال جانتے تہے اور جس چیز کو انکے واسطے وہ حرام کردیتے تہے اس کو حرام
جانتے تہے اور روایت کیا ہے اس بات کو احمد اور ابن جریر نے انتہے اور تفسیر
نیشاپوری مین ضمن آیت اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ کے مذکور ہے کہ اس آیت کی تفسیر مین اختلاف کیا ہے اہل تفسیر
نے معنے مین ٹہیرالینے یہود و نصاری کے اپنے مولویون اور درویشون کو معبود
بعد اتفاق کے اس بات پر کہ وہ حقیقت مین ان درویشون کی پرستش تو نہین
کیا کرتے تہے پہر کیا مراد ہے اس معبود ٹہیرانے سے پس کہا اکثر مفسرون نے
کہ مراد یہ ہے کہ وہ متابعت کرتے درویشون کی امر و نہی مین چنانچہ روایت ہی عدی
بن حاتم سے کہ وہ نصرانی تہے پس پہونچے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
جس حالت مین کہ آپ سورہ برات پڑہ رہے تہے جب اس آیت تک پہونچے تو عدی
بن حاتم بولے کہ ہم عبادت تو نہین کرتے اپنے مولویون اور درویشون کی پہر
پہر کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالی ہماری طرف اس بات کو منسوب کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم حرام نہین سمجہتے اس چیز کو جو اللہ نے حلال کردی

فی تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن [illegible] اخرج ابن سعد وعبد بن حمید والترمذی وحسنه وابن المنذر وابن ابی حاتم وابو الشیخ وابن مردویه والبیهقی فی سننه عن عدی بن حاتم قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم وهو یقرأ فی سورة براءة اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله [illegible]

ہے اور حلال نہیں جانتے اس چیز کو جو اللہ تعالی نے حرام کر دی ہے عرض کیا کہ یہ بات
تو بیشک ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہی عبادت ہے ان مولویوں اور
درویشوں کی (یعنے جسے اللہ تعالی تمہارا نام لگاتا ہے) ربیع کہتا ہے کہ میں
نے ابو العالیہ سے پوچھا کہ بنی اسرائیل میں خدا بنانا کیونکر مروج تھا اونہوں نے
کہا کہ وہ جو کبھی اللہ کی کتاب میں کوئی بات مخالف قول اپنے دانشمندوں کے اور
درویشوں کی پاتے تو نہیں کا قول مانتے اللہ کی کتاب کا حکم نہ قبول کرتے علماء نے
کہا ہے کہ اگر مخالف حکم خدا کے کسی کا کہنا ماننا اسکا معبود ٹھہرا لینا ہے تو پھر فاسق
کو باوجودیکہ وہ برخلاف حکم خدا کے شیطان کی متابعت کرتا ہے کیوں نہیں کافر
کہتے ہیں برخلاف اسکے سو وجہ اسکی یہ ہے کہ فاسق اگرچہ موافق کہنے شیطان کے
عمل کرتا ہے لیکن اسکو حاکم نہیں جانتا اسواسطے اسپر لعنت کرتا ہے اور ذلیل جانتا
ہے یعنے غفلت سے موافق مرضی شیطان کے اس سے عمل بد ہوتے ہیں نہ یہ کہ یہ اسکو
اپنا حاکم معظم جانکر اسکی اطاعت کرتا ہے اور یہی عذر ان لوگوں کے حق میں کارگر نہیں
جو اپنے مولویوں اور درویشوں کی عظمت اور صدق سے خلاف حکم خدا کے متابعت
کرتے ہیں کہا امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں کہ میں نے دیکھا کئی ایک مقلد
فقیہوں کو پڑھی میں نے ان پر آیتیں قرآن کی درباب کئی مسائل کے جو مخالف تھیں
وہ آیتیں ان مسائل میں انکے مذہب سے پس نہ مانی اونہوں نے وہ آیتیں اور رخ نہ
کیا ان کی طرف اور حیران سے ہو کر میری طرف دیکھنے لگے کہ کیونکر عمل ہو سکے
ان آیات پر جس حالت میں کہ ہماری بزرگوں سے ان کے خلاف روایتیں آچکی
ہیں اگر تو اے مخاطب تامل کرے ٹھیک تو پاوے تو اس مرض کو گھسا ہوا

بلی فقال تلک عبادتہم قال الربیع قلت لابی العالیۃ کیف کانت الربوبیۃ فی بنی اسرائیل فقال انہم ربما وجدوا فی کتاب اللہ ما یخالف قول الاحبار والرہبان فکانوا یاخذون باقوالہم وما کانوا یقبلون حکم اللہ تعالی قال العلماء انما لم یکفر الفاسق بطاعۃ الشیطان مع ان الفاسق یطیع الشیطان بخلاف ما امر اللہ تعالی لان الفاسق وان کان یقبل دعوۃ الشیطان الا انہ یلعنہ ویستخف بہ اولئک الذین اتبعوا الخاطئین قال الامام فخر الدین الرازی قد شاہدت جماعۃ من مقلدۃ الفقہاء

بہتیرون کی رگون مین تمام ہوئی عبارت تفسیر نیشاپوری کی اور قاضی ثناء اللہ
پانی پتی نے بھی ایسی تقلید کو شرک کہا ہے اور اثبات اسکا آیت قُلْ يَا أَهْلَ
الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ
بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ یعنے کہہ ای اہل کتاب
کے آؤ طرف ایک کتاب کی کہ برابر ہے درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے یہ کہ نہ
عبادت کرین ہم مگر اللہ کو اور نہ شرک لاوین ہم ساتھہ اسکے کچھ اور نہ پکڑین بعض ہمارے
بعض کو پروردگار سوای اللہ کے سے اور آیت اِتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ الآیۃ سے اور حدیث
عدی بن حاتم سے کہا ہے چنانچہ تفسیر مظہری مین نیچے آیت قُلْ يَا أَهْلَ
الْكِتَابِ انکے بعد نقل کرنے حدیث عدی بن حاتم کے لکھا ہے کہ اور اس سے ظاہر ہوا کہ
جب ہو نزدیک کسی کے حدیث صحیح مرفوع غیر معارض اور نہ معلوم ہوا نسخ اسکا اور ہو فتوی
ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا مثلاً خلاف اسحدیث کے اور گیا ہو موافق حدیث کے کوئی امام چارون
اماموں مین سے تو واجب ہے اس پر متابعت حدیث ثابت کی اور مذہب اسکا نہین روکتا
اسکو اس بات سے اسلیے تاکہ نہ لازم آوے پکڑنا بعض ہمارے کا بعض ہمارے کو رب سوای
اللہ تعالی کے انتہے اور اس عبارت کی موافق اور تائید کرتی ہے اسکی یہ عبارت جو کہ رد
المحتار شرح در المختار مین ہے إِذَا صَحَّ الْحَدِيثُ وَكَانَ عَلَى خِلَافِ الْمَذْهَبِ
عُمِلَ بِالْحَدِيثِ وَيَكُونُ ذَٰلِكَ مَذْهَبَهُ وَلَا يَخْرُجُ مُقَلِّدُهُ عَنْ كَوْنِهِ حَنَفِيًّا
بِالْعَمَلِ بِهِ یعنے جب (اسنے) مذہب کے خلاف صحیح حدیث ہاتھہ لگے تو اسحدیث پر عمل کیا جاوے
اور یہ اسکا مذہب ہوجاویگا اور کوی حدیث پر عمل کرنے کے باعث سے انکے حنفی پن سے
باہر نہ آئیگا انتہی اور امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر مین نیچے آیت اِتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ
وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ کے لکھا ہے کہ اکثر مفسرین کہتے ہین کہ ارباب سے

یہ مراد نہین کہ یہود اور نصاری نے اپنے مولویون اور درویشون کو جہان کے خدا ہونیکا اعتقاد
کر لیا تہا بلکہ مراد یہ ہے کہ اونہون نے اطاعت کی تہی اپنے مولویون اور درویشون
کی بیچ امر اور نہی ان کی کے نقل کی گئی ہے کہ تحقیق عدی بن حاتم تہا نصرانی پس
آیا طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حالانکہ حضرت پڑہ رہے تہے سورہ برات
پس جب پہونچے اس آیت تک کہا عدی نے (پس کہا مین نے حضرت کو) نہ تہے ہم
پرستش کرتے انکی پس فرمایا حضرت نے کیا نہین حرام کرتے تہے تم اس چیز کو کہ حلال
کیا ہے اللہ نے اوسکو پس حرام جانتے تہے تم بہی اسکو اور حلال کرتے تہے تم اس چیز
کو کہ حرام کیا ہے اسکو اللہ نے پس حلال جانتے تہے تم بہی اسکو پس کہا مین نے ہان
فرمایا (حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے) پس یہی ہے پرستش انکی انتہے اور کہا شاہ
ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے کہ جس کسی نے کہ اپنے امام کو ایسا سمجہ لیا کہ اسکے
شان سے خطا بعید ہے تو اس نظر سے اگرچہ کوئی دلیل خلاف قول اس امام کے ملے تو
بہی اس کی تقلید کو نہ چہوڑے تو وہ شخص داخل ہے اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ
اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مین چنانچہ عقد الجید مین لکہا ہے کہ جو شخص ہو عامی
اور فقہا مین سے کسی ایک کلمہ کی تقلید کرے یہ سمجہ کر کہ ایسے شخص سے خطا محال ہے
اور یہ جو کہتا ہے سو البتہ ثواب ہے اور اپنے دل مین اس بات کو پوشیدہ رکہے کہ اس
کی تقلید نہ چہوڑون گا۔ اگرچہ اسکے خلاف پر دلیل قائم ہو جاوے تو وہ شخص یہ دلیل
اس حدیث کی کہ جس کو روایت کیا ہے ترمذی نے عدی بن حاتم سے اور کہا اُس نے
کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ پڑہتے تہے (یہ آیت) اِتَّخَذُوْا
اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ یعنے ٹہیرایا ہے انہی مولویون اور
درویشون کو مالک وری اللہ سے فرمایا کہ وہ لوگ انکی پرستش تو نہین کرتے تہے لیکن
انکا حال یہ تہا کہ جس چیز کو انکے واسطے وہ حلال کر دیتے اسکو حلال جانتے اور جب

عقد الجید [illegible] فی عامی قلد رجلاً من الفقهاء بعینه یری انه یمتنع من مثله الخطأ وان ما قاله هو الصواب البتة واضمر فی قلبه ان لا یترک تقلیده وان ظهر الدلیل علی خلافه وذلک ما رواه الترمذی عن عدی بن حاتم انه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله قال انهم لم یکونوا یعبدونهم ولکنهم کانوا اذا احلوا لهم شیئا استحلوه واذا حرموا علیهم شیئا حرموه

اپر کوئی چیز حرام کردیتی تو اسکو حرام جانتے اور شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر فتح العزیز
مین نیچے آیت فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰہِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کی لکھا ہی در نیجا باید دانست چنانچہ
عبادت غیر خدا اطلاقاً شرک وکفر است اطاعت غیر او تعالی نیز بالاستقلال کفر است ومعنی
اطاعت غیر بالاستقلال آنست کہ اورا مبلغ احکام خدا ندانستہ ربقہ تقلید او در گردن اندازد
وتقلید او را لازم شمارد وباوجودیکہ ظہور مخالفت حکم او با حکم او تعالی دست از اتباع او بر ندارد
واین ہم نوعی ست از اتخاذ انداد کہ در آیت کریمہ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا
مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَالْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ نکوہش آن فرمودہ اند انتہے اور مولوی اسمعیل شہید رحمۃ
اللہ علیہ نے تنویر العینین مین لکھا ہے کیونکر جائز ہوگا لازم کرلینا ایک شخص معین کی تقلید
کو باوجود قدرت کی رجوع کرنے پر ان روایتون کیطرف جو منقول ہین نبی صلے اللہ علیہ و
سلم سے صاف صاف دلالت کرتی ہین خلاف پر اس امام کی بات کے جسکی تقلید لازم
کیا ہی پھر اگر نہ چھوڑا کسینے اپنی امام کی بات کو تو اسکے دل مین شرک گھسا ہوا ہے جیسا کہ
دلالت کرتی ہی اسپر حدیث ترمذی کی جو روایت ہی عدی بن حاتم سے کہ اس نے پوچھا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے معنی اس آیت کے اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ
دُوْنِ اللّٰہِ وَالْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ یعنے بنا لیا اپنے مولویون اور مشایخون کو جدی جدی رب
ورے اللہ کے اور مسیح مریم کے بیٹے کو۔ پس کہا عدی نے یا رسول اللہ ہمنے تو نہین ٹھیرایا تہا
اپنے مولون اور مشایخون کے جدی جدی رب تب فرمایا حضرت نے رب ٹھیرانا یہی کہ حلال سمجھا
تمنے انکی حلال کہی ہوی چیز کو اور حرام سمجھا تمنے انکی حرام کہی ہوی چیز کو انتہی حاصل یہ
کہ جو شخص کسی کی تقلید اپنے اوپر لازم سمجھ لیوے اور باوجود مخالف معلوم ہوجانی حکم اسکو
کے ساتھہ حکم خدا اور اسکے رسول کے اسکی اتباع نہ چہوڑی تو اسنے بحکم آیۃ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ
وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ کے خدا کا شریک ٹھیرایا اور مستحق ہمیشہ ہمیشہ کو دوزخ مین رہنی کا ہوا
اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالی نے مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ وَمَاْوٰہُ النَّارُ

وما للظالمین من انصار یعنے جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق حرام کی اللہ نے
اوپر اسکے بہشت اور جگہہ اُس کی آگ ہے اور نہین واسطے ظالمون کے کوئی مددگار اور
فرمایا اللہ تعالی نے سورہ نسا مین ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک
لمن یشاء ومن یشرک باللہ فقد ضل ضلالا بعیدا یعنے تحقیق اللہ تعالی
نہین بخشتا یہ کہ شریک لایا جاوے ساتھ اسکے اور بخشتا ہے جو سوا اسکے ہے واسطے
جسکے چاہے اور جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہ دور *

فائدہ یہ دونون آیتین صریح دلیل ہین اس بات پر کہ مشرک ہمیشہ ہمیشہ کو دوزخ
مین جلتا رہیگا اور اسکی بخشش کبھی نہ ہوگی اسی سبب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر جلایا جاوے اور ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے تو بھی شریک
نکر تو اللہ کے ساتھ چنانچہ ابن ماجہ مین روایت ہے ابی الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے
کہا وصیت کی مجھ کو دوست میرے نے یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ نہ شریک
کر تو ساتھ اللہ کے کسی کو اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور اس
بات مین کچھہ بھی شک نہین کہ تقلید کسیکی خواہ ائمہ اربعہ مین سے ہو خواہ انکے سوا کی
ہو اور شرک ہے جیسا کہ اوپر گذرا اور اسی کے قائل ہین اور علماء بھی چنانچہ علامہ
معین الدین نے رسالہ **دراسات اللبیب فی الاسوۃ الحسنۃ بالحبیب**
مین لکھا ہے کہ کہا ابن غرلی ہدایہ کے حاشیہ مین جو شخص کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے سوا کسی اور خاص ایک ہی شخص کے مذہب پر اڑا رہے اور یہ سمجھے کہ
اسکی بات صحیح واجب الاتباع ہے اور کسی کی ائمہ مین سے نہین ہے پس وہ گمراہ جاہل
ہے بلکہ کافر ہے ہوجاتا ہے اس سے توبہ کروانی چاہیے پس اگر توبہ کرلے تو بہتر ہے
ورنہ قتل کیا جاوے کیونکہ جبکہ اوس نے اس بات کا اعتقاد کیا کہ واجب ہے لوگون پر
متابعت کرنی ایک خاص کی ان ائمہ سے سوای اور ون کے تو ٹھیرایا اسکو منزلہ نبی صلی اللہ

۱۵ [illegible] ۱۶ [illegible] الصلوۃ [illegible] ۱۷ [illegible] اللبیب [illegible] عبارت [illegible] من تعصب لواحد بعینہ غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویری ان قولہ ھو الصواب الذی یجب اتباعہ دون الائمۃ الاخرین فھو ضال جاہل بل قد یکون کافرا یستتاب فان تاب والا قتل فانہ متی اعتقد انہ یجب علی الناس اتباع واحد بعینہ من ھؤلاء الائمۃ دون الآخرین فقد جعلہ
بمنزلۃ النبی صلعم وذلک کفر ۱۲

علیہ وسلم کے اور یہہ کفر ہے اسیطرح لکہا ہے علامہ ہارون مرجانی حنفی نے ناظورۃ
الحق فی فرضیۃ العشاء وان لم یغب الشفق مین بہی اور شیخ محی الدین بن
عربی نے فتوحات مکیہ مین لکہا ہے کہ جب کہ صحیح ہو کوئی حدیث اور اسکے مقابل
پایا جاوے قول کسی صاحب یا امام کا تو نہین ہے راہ طرف پہر جانیکی حدیث سے بلکہ چہوڑا
جاویگا قول اس امام کا اور صاحب کا اس حدیث کی خاطر پہر کہا کہ نہین جائز ترک کرنا
کسی آیت کا یا کسی حدیث کا کسی صاحب یا امام کے قول سے اور جو کوئی ایسا کرے پس وہ
گمراہ ہے اور نکل گیا خدا کے دین سے اور کہا عبد الوہاب شعرانی نے میزان شعرانی
مین کہ سنا مین نے سردار اپنے علی خواص رحمۃ اللہ علیہ سے کہ فرماتے تہے کہ جو مومن کہ
ہمیشہ ایک ہی مذہب کا مقلد رہے نہین کامل ہوتا عمل اسکا ساتہہ شریعت کے اور امام
طحاوی جو کہ اکابر حنفیون اور تیسرے صدی کے علماؤن مین سے ہے فرماتا ہے کہ
کیا جو کچہہ ابو حنیفہ نے کہا ہے مین بہی وہی کہونگا اور کیا کند ذہن اور تعصب
والے کے سوا کوئی اور بہی تقلید کرتا ہے اس قصہ کو حافظ ابن حجر نے لسان المیزان
مین نقل کیا ہے پہر ابن حجر نے کہا ہے کہ یہ بات امام طحاوی کی مصر مین اڑگئی
(اور) یہانتک (مشہور ہوئے) کہ مثل اور کہاوت بن گئی یہ ساری کلام علامہ محمد حیات
نے ایقاظ فی بیان الاختلاف مین نقل کی ہے اور شیخ محی الدین بن عربی
نے خاتمہ فتوحات مکیہ مین لکہا ہے کہ جس بات کی مین تجہے وصیت کرتا ہون
وہ یہ ہے کہ اگر تو عام ہے تو تجہہ کو جو اللہ تعالی نے دلیل دی ہے اسکے برخلاف عمل
کرنا حرام ہے اور جب تجہے دلیل حاصل ہو سکتی ہے تو پہر تجہے اپنی ذات کے سوا کسی اور

الله وهو ان تسأل اهل الذكر ان كنت لا تعلم واهل الذكر هم العلماء بالكتاب والسنة واطلب نعم الحرج في تاركتك ما

کی تقلید حرام ہے اور اگر تو اس درجہ پر نہین بلکہ مقلد ہے تو دیکھنا کہین ایک ہی مذہب کے خاص
کر لازم نہ پکڑ لینا بلکہ جیسے تجھی اللہ تعالی نے حکم فرمایا ہے ویسے ہی عمل کیجیو اور وہ یون ہے
کہ اگر تو خود عالم نہ ہو تو اہل ذکر سے پوچھیو اور اہل ذکر وہ لوگ ہین جو قرآن اور حدیث سے واقف
ہین اور خوب جانتے ہین سو جب اہل ذکر سے مسئلہ پوچھنے لگے تو جہانتک ہو سکے اپنی واردات
مین ایسی سہولیت ڈہونڈہیو جس سے تکلیف اور تنگی جاتی رہے اور اس امر مین اُس کے
جائز ہونیکا سوال کرتے رہیو یہانتک کہ تو اسے پالیوی اور یہہ یاد رکہنا کہ) اگر تجھے مفتی
یہ کہے کہ تیرے مسئلہ مین یہ اللہ تعالی یا اسکے رسول کا حکم ہے تو تو نے یہ جواب لے لینا اور اگر
یون کہے کہ یہہ میری رائے مین ایسا ہی آتا ہے تو مت لیجیو کسی اور سے پوچھیو۔ اور ملا
عابد سندہی نے طوالع الانوار حاشیہ در المختار مین لکھا ہے اور مجتہد معین
کی تقلید واجب ہونے پر کوئی بہی تو دلیل نہین ہے نہ شریعت کی رو سے نہ عقل کی
جہت سے چنانچہ حنفیہ مین سے ابن ہمام نے فتح القدیر (شرح ہدایہ) مین اور اپنی کتاب
مین جس کا نام تحریر الاصول ہے ذکر کیا ہے اور مالکیہ مین سے شیخ ابن عبد السلام
نے مختصر منتہی الاصول مین اور شافعیہ سے محقق عضد الدین نے بہی اسکے واجب نہ
ہونے کی خوب ہی تصریح کی ہے اور ابن امیر الحاج نے تحبیر شرح تحریر مین ذکر کیا
ہے کہ (سلف) اسپر اجماع کر چکے ہین کہ کسی حاکم یا مفتی کو ایک ہی شخص کی تقلید اس
طرح کہ کسی مسئلہ مین بہی اسکے قول کے سوا اور کسی کے قول پر نہ وہ حکم اور نہ یہ فتوی
دے حلال نہین اور ملا علی قاری حنفی نے شرح عین العلم مین لکھا ہے کہ یہ تو
معلوم ہی ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے کسی کو یہ تکلیف نہین دی کہ حنفی بنے یا مالکی
بنے یا شافعی بنے یا حنبلی بنے بلکہ انہین یہ تکلیف دی ہے کہ وہ سنت کے

قال الشيخ محمد عابد السندي في طوالع الانوار ... من جعل عبارة ... حاشية الدر المختار ... وجوب تقليد مجتهد معين لا من جهة الشريعة ولا من جهة العقل كما ذكره الشيخ ابن الهمام من الحنفية في فتح القدير وفي كتابه المسمى بتحرير الاصول ومن المالكية الشيخ ابن عبد السلام في مختصر منتهى الاصول ومن الشافعية المحقق عضد الدين وذكر ابن امير الحاج في شرح التحرير ... العلماء ... لا يحل لحاكم ولا لمفتي تقليد رجل واحد ... ومن المعلوم ان الله سبحانه ما كلف احدا ان يكون حنفيا او مالكيا او شافعيا او حنبليا بل كلفهم ان يعملوا بالكتاب والسنة ...

بموجب عمل کرین اگر عالم ہون یا علمار کی پیروی کرین اگر ناواقف ہون اور شیخ
عبد الحق محدث دہلوی حنفی بہی اسبات کی مقر ہین کہ طریق متقدمین کا یہی تہا کہ
کسی ایک کی خاص بکر تقلید نہین کیا کرتے تہے اور اس قول کو آیت اور حدیث اور
اجماع کیطرف مستند فرماتے تہے اور کلام سے حافظ الحدیث ابن حجر کے بہی استشہاد
کرتے ہین اور فرماتے ہین کہ انصاف اور عدل اسی مین ہے چنانچہ **تحصیل التعرف**
فی معرفت الفقہ والتصوف مین لکہا ہے کہ مجتہدون کے اتباع اور انکی
پیروی واجب ہونے مین دو طریق ہین سو متقدمین کا یہہ طریق تہا کہ وہ خاص مذہب
اور ایک ہی مجتہد کی اتباع کو واجب نہین جانتے تہے بلکہ مجتہدون کا طریق
عمل کرنا اپنے اجتہاد کے بموجب تہا اور عوام کا طریق یہہ تہا کہ علمار سے فتوی
پوچہہ لیتے اور خاص ایک ہی کی متابعت کر بدون انکی طرف رجوع کرتے حافظ ابو
محمد بن حزم رحمۃ اللہ علیہ ظاہری نے کہا ہے کہ قرون ثلثہ مین جو کہ خیر القرون ہین
ہمین نہین معلوم کہ کسینے خاص ایک ہی کے قول کو پکڑ رکہا ہو بلکہ یہ امر ان تینون
قرنون سے بہتر ہے نکلا ہے اور اسپر کسیکا انکار نہین ہوا تو اب یہ بمنزلہ اجماع کے ٹہیرا
اسپر یہہ دلیل پیش کرتے ہین کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ اگر تمہین خبر نہ ہو تو خبردار
لوگون سے پوچہہ لیا کرو اور کہتے ہین کہ لوگون کو حکم ہے کہ قرآن اور حدیث اور اجماع
کے بموجب عمل کرین اور علمار کے فتوون کے پیچہے لگین جب بات یون ٹہیری تو ایک
ہی مذہب کو اپنے لیے خاص او معین کر لینے کی کیا وجہ ہے یہانتک کہ کہا کہ یہہ
بات انصاف اور عدل کے زیادہ تر قریب ہے ا اور قابل تسلیم اور لائق عمل ہے) اور امام
ابن حزم نے **نبذ الکافیہ** مین لکہا ہے کہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا اجماع
اسپر ہوا ہے کہ التزام ایک مذہب معین کا نہ چاہیے پہر جو کوئی کہ ایسا التزام کرے تو ان نے

خلاف کیا اجماع کے اور اسکا اس امر مین کوئی پیشوا اور امام نہین اور اس نے راہ اختیار
کی خلاف راہ مؤمنین کے اور بحر العلوم عبد العلی لکھنوی حنفی نے شرح تحریر مین لکھا
ہے کہ تخصیص ایک مجتہد کی عمل کی باب مین ہینگا وہینگی ہے اس کی طرف التفات
ذکرنی چاہیے بلکہ یہ تو شریعت کا بدل دینا ہے اور خدا کی رحمت واسع کا بند کرنا ہے
اسلیے کہ شارع نے بندون کو یہی تکلیف دی ہے کہ جس مجتہد غیر معین کی چاہین تقلید
کرین اور مولوی محمد اسمعیل صاحب شہید نے تقلید شخصی معین کو بدعت حقیقی قرار دیا
ہے اور شعبہ رفض کا ٹہیرایا ہے چنانچہ ایضاح الحق الصریح فی احکام
المیت والضریح مین فرماتے ہین بخلاف قسم ثانی کہ ہرکس را تحقیق احکام قیاسیہ
و اشغال صوفیہ و قوانین عربیہ ضرور نیست و ارادہ و تقلید شخصی معین از مجتہدین و
مشائخ در ارکان دین بلکہ ہمین قدر کافی ست کہ وقتی کہ حاجتے پیش آید از کسے از
ایشان استفسار کردہ شود نہ آنکہ ارادہ و تقلید ہم مثل ایمان بالانبیاء از ارکان دین
شمردہ شود و لقب حنفی و قادری بمشابہ لقب مسلمان و سنی اظہار کردہ شود و امتیاز
از شافعیان و چشتیان مثل امتیاز از کفار و روافض از لوازم ترین شمردہ شود و
انتقال را از مذہبے بمذہبے یا طریقہ بطریقہ مثل ارتداد و ابتداع و بغی موجب قتل
وہتک معدود کردہ شود یا دعوی اجتہاد و ولایت را مثل دعوی نبوت یا دعوی امامت
بطریق بغی بر امام حق باعث قتال و اہانت قرار دادہ شود آیا نمے بینی کہ باطاعت قاضی
جبر کردن میرسد نہ بر اطاعت مجتہد کہ رد حکم قاضی دیگر را ہم نمے رسد چہ جای احاد
رعایا را اختلاف حکم مجتہد کہ بر ہر کسے قبول آن واجب نیست لاسیما در وقتی کہ آنکس خود
مجتہد باشد کہ او را تقلید مجتہد اول اصلا جائز نیست و بغی بر امام حق اگرچہ آن باغی
لیاقت امامت داشتہ باشد اصلا جائز نیست برخلاف دعوی اجتہاد کہ وقتیکہ ملکہ
اجتہاد حاصل شود لابد دعوی اجتہاد باید کرد و تقلید را از گردن خود دور باید انداخت

۴ [illegible] اقول احمال ان قول من اتبع [illegible] عن مجتہد [illegible] والقرآن والسنۃ [illegible] خالف اجماع [illegible] نعوذ باللہ من ہذہ المنزلۃ [illegible] اعلم [illegible] انک قد علمت [illegible] لیس الا العمل بفتوی [illegible] مجتہد [illegible]

۵ عبارت ایضاح الحق الصریح [illegible] منہ

بالجملہ غرض ازین کلام آنکہ اشتغال بتفتیش ظاہر کتاب و سنۃ و تعلم و تعلیم آن خواہ
بخواندن باشد خواہ باستماع مضامین و سعی در اشاعت آن از جنس اکل و شرب و
لباس ست کہ مدار زندگانی بر انست و اشتغال باحکام فقہ معتبرہ و اشتغال صوفیہ نافعہ
از قبیل مراواۃ و مصالحہ است کہ عند الضرورت بقدر حاجت بعمل آرند و بعد ازان بکار
اصلی خود مشغول باشند و عنوان و شعار خود محمدیت خالصہ و تسنن قدیم باید داشت
نہ تمذہب بمذہب خاص و انسلاک در طریقہ مخصوصہ بلکہ مذہب و طرق مثل دکاکین عطارین
باید شمرد و خود را از منسلکان جند محمدی باید ساخت پس چنانچہ سپاہیان را عنوان سپہ
گری شعار است و اعلاء کلمہ سلطانی کار و بار وقتیکہ بدوا محتاج مے شوند از ہر دکانی
کہ بدست آید میگیرند و بقدر حاجت بعمل آرند و باقی را برائے وقت ضرورت نگاہ میدارند
و بکار و بار خود مشغول میباشند ہم چنین محمدیت خالصہ را شعار خود باید کرد و اقامت
ظاہر سنت را کار و بار خود باید داشت و احکام فقہیہ صحیحہ و اشغال صوفیہ معتبرہ را کہ
خالی از شوب فساد و بدعت باشد بقدر حاجت استعمال باید کرد و زائد ازان بآن
توغل نباید کرد انتہی **ف** ایضاح الحق مین دوسری جگہہ پر صفحہ ۶۶ مین بھی تقلید
شخصی کے رد کا مضمون مولوی اسمعیل شہید نے خوب بسط سے لکھا ہے لیکن بسبب
خوف طول ہونے کتاب کے انکے اسی مضمون مذکور پر ہی یہان اکتفا کیا گیا اور شیخ
الاسلام ابن تیمیہ الحرانی نے **بیان الفرقان بین اولیاء الشیطان و
اولیاء الرحمان** مین لکھا ہے اور تحقیق اتفاق کیا ہے امت کے پہلون نے اور اسکو
اماموں نے اسپر کہ تحقیق ہر ایک شخص پکڑا جاتا ہے اپنی کلام سے اور چھوڑا جاتا
ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور یہی فرق ہے درمیان انبیاء اور غیر انکے کے پس
تحقیق انبیاء پر واجب ہی ایمان لانا ساتھہ سب باتون انکی کے کہ جنکی خبر دی ہے
اونہون نے اللہ کی طرف سے اور واجب ہے فرمانبرداری انکی اس مین کہ امر کرتے ہین

ف یہ کتاب بیان الفرقان چھپ گیا لاہور کے مطبع مین ۱۲

اسکا بخلاف اولیا کی پس تحقیق شان یہ ہے کہ نہین واجب فرمانبرداری انکی ہر ایک امر مین اور نہ ایمان لانا واجب ہے انکی ساری باتون پر بلکہ پیش کیا جاتا ہے امر انکا اور بات انکی اوپر قرآن اور حدیث کی پس جو کچھ کہ موافق ہو ساتھہ کتاب اور حدیث کی واجب ہے ماننا اسکا اور جو مخالف ہو کتاب اور سنت کی ہوگا مردود خواہ کہنے والا اسکا ولی الله ہی ہو اور نیز اسی مین ہی کہ جو کوئی مخالفت کری کتاب اور سنت کی نہین ہے وہ اولیاء الله سے کہ جنکی پیروی کا الله نے حکم دیا ہے بلکہ ایسا شخص یا تو کافر ہوگا زیادتی کرنیوالا جہالت مین اور یہہ بات اکثر ہوتی ہی مشائخون کی کلام مین اور شیخ ابن الہمام حنفیون کی رئیس نے فتح القدیر مین لکھا ہی کہ اپنے آپ پر خاص ایک معین مجتہد کے قول و فعل کو لازم پکڑنے سے اسکی تقلید واجب ہونے پر کوئی بھی تو دلیل نہین بلکہ دلیل کا مقتضے تو یہہ ہے کہ خواہ کوئی سا مجتہد ہو اس کے قول پر جس مسئلہ مین حاجت پڑی عمل کیا جاوی کیونکہ الله تعالی نے فرمایا ہے فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے پس پوچھہ کو یاد رکھنے والون سی اگر تم نہین جانتے اور پوچھا جب ہی جاتا ہی جبکہ کوئی حادثہ درپیش ہو اور جب وہ آپڑا تو اسوقت اگر مجتہد کا قول اسکے پاس ہو اوسپر عمل واجب ہوجاویگا اور غالب یہ ہی کہ ایسے ایسے الزامات فقہا کی طرف سی ہین تاکہ لوگ رخصتون کی تلاش سے باز رہین اور نہین تو عامی ہر مسئلہ مین مجتہد کا وہی قول لیوے جو اسپر آسان ہو اور مین نہین جانتا کہ اس کو نقل اور عقل مین سی کون مانع ہے پس انسان کا اپنی جان پر سہولت کا متلاشی رہنا ایسی مجتہد کی قول سے جسکو اجتہاد کرنا جائز ہووی مجھکو معلوم نہین کہ شرع نے اسپر اسکی مذمت کی ہو اور حضرت صلی الله علیہ وسلم اپنی امت پر سہولت کو محبوب رکھتے تھے اور ملا علی قاری حنفی نے منح الازہر مین لکھا ہے کہ خلاصہ مین ہے کہ جو کوئی رد کرے کسی حدیث کو کہا مشایخ نے وہ کافر ہوجاتا ہے اور کہا پچھلے فقہائ نے اگر وہ حدیث متواتر ہو

ذالک قولا او شرعا بل الدلیل اقتضی العمل بقول المجتهد فیما احتاج الیه بقوله تعالی فاسألوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون والسوال انما یتحقق عند طلب حکم الحادثة المعینة وحینئذ اذا ثبت عنده قول المجتهد وجب علیه به والغالب ان مثل هذه الزامات منهم لکف الناس عن تتبع الرخص والا اخذ العامی فی کل مسئلة بقول مجتهد اخف علیه وانا لا ادری ما منع هذا من النقل والعقل وکون الانسان یتبع ما هو اخف علی نفسه من قول مجتهد یسوغ له الاجتهاد ما علمت من الشرع ذمه علیه وکان صلی الله علیه وسلم یحب ما خفف عن امته والله سبحانه اعلم بالصواب

۳۱ منح الباری ترجمہ صحیح بخاری چھاپہ لاہور کے صفحہ ۱۲ مین اصل عبارت یہ ہے وفی الخلاصة من رد حدیثا قال بعض مشایخنا یکفر وقال المتأخرون ان کان متواترا کفر اقول هذا هو الصحیح الا اذا کان رد حدیث الآحاد علی وجه الاستخفاف والاستحقار والانکار ۱۲

تو کافر ہوتا ہے مین کہتا ہون کہ یہی بات صحیح ہے کہ بجز رد کرنے خبر متواتر کے نہین ہوتا مگر
اسحالت مین کہ خبر واحد کو ہلکا اور خفیف جانکر انکار کرے تو اسکے انکار سے بھی کافر ہو جاتا ہے
اور کہا امام نووی نے کہ دلیل کا تقاضا تو یہ ہے کہ تعیین مذہب لازم نہین ہے بلکہ
جس سے چاہے اور جس سے اتفاق پڑے فتوی پوچھ لے پر سہل سہل نہ ڈھونڈا کرے اور
حضرت محبوب سبحانی سید محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوح الغیب
مین لکھا ہے کہ بنا کتاب اور سنت کو پیشوا اپنا اور نظر کر ان دونون مین ساتھ تامل اور فکر
کے اور عمل کر ساتھ ان دونون کے اور فریب مت کھا کسی کی قول قوی یا ضعیف اور کلمات
صوفیہ سے یعنی قرآن اور حدیث کی مقابل اور مخالف کسی کا قول مت مان اور علامہ اکمل
صاحب عنایہ نے امام علائی سے نقل کر کے تقریر مین لکھا ہے کہ جبکہ کسی مقلد کو دوسرا
مذہب موافق حدیث کی معلوم ہوا اور اپنا مذہب مخالف حدیث کے تو اس مقلد کو چاہیے کہ اپنے مذہب
سے انتقال کرے اس مذہب کیطرف جو موافق حدیث کے ہو اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی
نے عقد الجید مین لکھا ہے کہ بعض شخص مقلد ہو کر اپنے ہی امام کے قول کی پیروی
کرتا ہے باوجودیکہ اسکا مذہب دلائل سے الگ ہوجاتا ہے گویا کہ وہ امام پیغمبر ہے اسکی طرف
مرسل ہوا ہے اور یہہ حق سے جدا ہے اور صواب سے دور ہے کوئی دانا اسکو پسند نہین کرتا
اور انہین نے عقد الجید مین لکھا ہے کہ ابن حزم نے کہا ہے کہ جو شخص کہتا ہے کہ تقلید
حرام ہے اور کسی کو حلال نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کے قول کو بلا
دلیل اخذ کرے دلیل اسکی (ایک تو یہ) آیت ہے اِتَّبِعُوا مَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ
رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ اَوْلِيَاءَ یعنے پیروی کرو اسچیز کی کہ اتاری گئی طرف
تمہاری پروردگار تمہارے سے اور مت پیروی کرو سوائے اسکے اور دوستون کی
(اور دوسری) دلیل اسکی یہ آیت ہے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوا

بَلْ نَتَّبِعُ مَا اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَاۗءَنَا یعنے اور جب کہا جاتا ہے واسطے انکے پیروی کرو اس
چیز کی کہ اتارا اللہ نے کہتے ہین بلکہ پیروی کرین گے ہم اس چیز کی کہ پایا ہمنے اوپر اسکے
باپون اپنون کو اور اللہ تعالی اسکی مدح مین جو تقلید نہ کرے فرماتا ہے فَبَشِّرْ عِبَادِ
الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ
وَاُولٰۗىِٕكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ یعنے پس خوشخبری دی بندون میرون کو وہ جو سنتے ہین بات
کو پس پیروی کرتے ہین بہتر اسکے کی یہ لوگ ہین جنکو ہدایت کی اللہ نے اور یہ لوگ وہی
ہین صاحب عقل خالص کے اور فرمایا اللہ تعالی نے فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ
وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ یعنے اگر جہگڑو تم بیچ کسی چیز کے
پس پہیر دو اسکو طرف اللہ کی اور رسول کی اگر ہو تم ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور دن پچہلے
کے سوا اللہ تعالی نے تنازع کے وقت حادثہ پیش کرنا بجز قرآن اور حدیث کے کسیطرح مباح
نہین کیا اور یہی سبب تنازع کے وقت قول قائل کیطرف رد کرنا حرام ہوگیا اسلیے کہ بجز
قرآن اور حدیث کے ہے اور بیشک تمام صحابہ کا اجماع اول سے آخر تک اور تابعین کا اجماع
اول سے آخر تک اور تبع تابعین کا اجماع اول سے آخر تک اس تقلید سے باز رہنے پر اور
منع کرنے پر ثابت ہوچکا ہے کہ کوئی شخص اپنے مین سے کسی انسان کے قول کی طرف
یا اپنے سے پہلے کے قول کیطرف قصد کرے پہر وہ تمام اقوال کو اخذ کرے پس جس شخص نے
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تمام اقوال یا امام مالک کے تمام اقوال یا امام شافعی کے
تمام اقوال یا امام احمد کے تمام اقوال اخذ کیے اور انہین سے یا اسکے علاوہ اپنے متبوع
کا قول چہوڑکر غیر کا قول نہین لیتا اور جو قرآن اور حدیث مین آیا ہے اسپر اعتماد نہین
کرتا اسکو کسی انسان معین کی قول سے مطابق کرلی تو وہ خوب سمجھ لے کہ اسنے تمام امت اول سے
آخر تک کا یقینا خلاف کیا اس مین کوئی شبہ نہین ہے اور وہ اپنے واسطے ساری تینون
زمانہ محمود مین نہ سلف پاتا ہے اور نہ امام سوا اس نے بیشک مومنین سے الگ راہ اختیار

کی پناہ دی اللہ تعالی اسے اور عقد الجید مین لکہا ہی کہ ہم کسی فقیہ پر کوئی ہو یہ ایمان
نہین لائی ہین کہ اللہ تعالی نے فقہ اسکو بذریعہ وحی کی بہیجی ہے اور ہمپر اسکی اطاعت
فرض کر دی ہی اور یہ فقیہ معصوم ہے پس اگر ہم ان مین سی کسی فقیہ کے مقلد ہوتے ہین
تو یہ تقلید سلیے ہی کہ ہم جانتے ہین کہ یہ فقہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے آگاہی اسکا
قول اسے خالی نہین کہ یا تو صریح کتاب اور سنت سی ماخوذ ہوگا یا دونون سی کسیطرح
کے استنباط کی ذریعہ سی مستنبط ہوگا یا اوسنے بواسطہ قرائن کے جان لیا ہوگا کہ فلانی
صورت مین حکم فلانی علت سے متعلق ہے اور اس معرفت پر اسکی خاطر جمع ہوگئی ہوگی
اور اس غیر منصوص حکم کو منصوص پر قیاس کر لیا ہی پس گویا کہ یہ کہتا ہے کہ مین نے
ٹہیک گمان کر لیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے جب یہ علت پائی
جا دی تو اسجگہہ یہی حکم ہے اور مقیس اس عموم کے تلے داخل ہے سو یہہ بہی نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب ہے لیکن اسکی اس راہ مین ظن ہین اور اگر ایسا نہوتا
تو کوئی مومن کسی مجتہد کا مقلد نہوتا پس اگر ہم کو رسول معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث
جسکی اطاعت اللہ تعالی نے ہمپر فرض کی ہے صحیح سند سی ایسی ملجاوی کہ اس فقیہ کی مذہب
کے خلاف پر دلالت کرتی ہو اور ہم حدیث کو ترک کرین اور اس ظن اور تخمین کے ہی
تابع رہین اور ہمسی بڑا ظالم کون ہے اور ہمارا عذر قیامت کے دن پروردگار عالمون
کے سامنے کیا ہوگا عقد الجید ہی مین لکہا ہے سمجہ سے مجتہد کی تقلید دو قسم کی
ہے واجب اور حرام پس ایک تو یہ ہے کہ باعتبار دلالت کی روایت کا اتباع ہو اسکی
تفصیل یہ ہے کہ جو شخص کتاب اور سنت کو نہین جانتا تو وہ بذات خود تتبع اور

استنباط کی استطاعت نہین رکھتا پس اسکا یہی وظیفہ ہے کہ فقیہ سے پوچھ لے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلانے فلانے مسئلے مین کیا حکم فرمایا ہے جب فقیہ بتاوے تو اس کا
اتباع کرے برابر ہے کہ صریح نص سے لیا ہو یا اسی استنباط کیا ہو یا منصوص پر قیاس کیا
ہو یہ سب صورتین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کرتی ہین اگرچہ دلالۃ ہو اس کی
صحت پر تو تمام امت کا ہر ہر طبقہ مین اتفاق ہے بلکہ اور تمام امتین اپنی اپنے شرائع
مین ایسی صورت پر متفق ہین اور اس تقلید کا نشان یہہ ہے کہ اسکا عمل مجتہد کے قول پر
مثال شروط کی ہے کہ سنت کے موافق ہو سو ہمیشہ جہانتک ہوسکے سنت کی تلاش
مین رہے پھر جب ایسی حدیث ملجاوے کہ اسقول کے مخالف ہو تو حدیث پر عمل کرے اور
ائمہ نے یہی اشارہ کیا ہے امام شافعی کہتے ہین جب حدیث صحیح ہو جاوے تو میرا مذہب وہی ہے
اور جب تم میری کلام کو دیکھو کہ حدیث کے خلاف ہے تو حدیث پر عمل کرو اور میرا کلام دیوار
پر پٹک دو اور امام مالک کا قول ہے جو اپنی کلام سے ماخوذ ہوگا اور اس پر اسکا کلام
رد کیا جاویگا سوای رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور امام ابوحنیفہ کہتے ہین کہ جو شخص
میری دلیل سے واقف نہ ہو تو اسکو سزاوار نہین کہ میری کلام کا فتوی دیوے۔ اور امام
احمد حنبل کہتے ہین کہ میری تقلید نکرنا اور نہ مالک کی تقلید کرنا اور نہ اور کی اور احکام
وہان سے لے جہان سے اونہون نے لیے ہین کتاب اور سنت سے اور دوسری قسم یہ ہے کہ
کسی فقیہ کے حق مین یہ گمان کرے کہ یہ غایت درجہ کو پہونچ گیا ہے سو ممکن نہین کہ یہ خطا
کرے پھر جب اس مقلد کو صحیح صریح ایسی حدیث ملے کہ فقیہ کے قول کے خلاف ہو تو قول کو نہ
چھوڑے یا یہ خیال کرے جب مین اسکا مقلد ہو گیا تو میرے حق مین اللہ کا حکم اسیکا قول ہے

بکونه موافقا للسنة فلا
یزال متفحصا عن السنة بقدر
الامکان فمتی ظهر حدیث
یخالف قوله اخذ بالحدیث
والیه اشار الائمة قال الشافعی
اذا صح الحدیث فهو مذهبی
واذا رأیتم کلامی یخالف الحدیث
فاعملوا بالحدیث واضربوا بکلامی
الحائط وقال مالک ما من احد
الا ومأخوذ من کلامه ومردود
علیه الا رسول الله صلی الله علیه وسلم
وقال ابو حنیفة لا ینبغی لمن
لم یعرف دلیلی ان یفتی بکلامی
وقال احمد لا تقلدنی ولا تقلدن
مالکا ولا غیره وخذ الاحکام
من حیث اخذوا من الکتاب
والسنة الوجه الثانی ان یظن
بفقیه انه بلغ الغایة القصوی
فلا یمکن ان یخطئ فمهما بلغه
حدیث صحیح صریح یخالف مقالته
لم یترکه وظن انما قلده لکلفه
الله بمقالته وکان کاذبا
واستیقن بصحته لو بقیانه
قول کاسد المبنی لم یتناولها من النقل هذا اعتقاد فاسد و مشتغول بالتقلید
والعقل ولا ان احد من القرون
السابقة یفعل ذلک وقد کذب
فیظنه من لیس بمعصوم من الخطأ
معصوما حقیقیا او معصوما من الخطأ
العمل یقول فی ظنه ان الله تعالی
کلفه بتقلیده وانه یشفع له
تقلیده وفی مثله نزل قوله تعالی
وانا علی اثارهم مقتدون وقوله
تحریفات الملل السابقة من
بهذا العجب

اور یہہ مقلد ایسا ہی جیسے بیوقوف ممنوع التصرف پہر اگر اسکو حدیث ملجاوے اور
صحت کا یقین بہی کر لی تو بہی نہ مانے کیونکہ اسکا ذمہ تقلید مین لگا ہوا ہے پس یہہ
اعتقاد فاسد ہی اور کہوٹی بات اسکا کوئی شاہد نہین ہی نہ نقل اور نہ عقل اور طبقات
سابقہ مین سے کوئی نہ تہا کہ ایسا کرتا ہو اور اپنے گمان کاذب مین خطا سی غیر معصوم
کو حقیقی معصوم یا اسکے قول پر عمل کرنے مین معصوم ٹہیرالیا ہے اور اسکے گمان
مین یہہ ہی کہ اللہ کا حکم اسیکا قول ہے اور اسکا ذمہ اسی تقلید مین لگا ہوا ہے ایسے ہی
مقلد ہے کے حق مین اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَاِنَّا عَلٰٓی اٰثَارِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ یعنے
ہم تو انکے نشان کے پیرو ہین ۔ اور کیا ملل سابقہ کی تحریفات اسیوجہ کی نہین تہیز
اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے **وصیت نامہ** مین لکہا
ہے ودائما تفریعات فقہیہ را بر کتاب وسنت عرض نمودن آنچہ موافق باشد در
خیر قبول آوردن والا کالائی بد بریش خاوند دادن ہست رامتہ ہیچ وقت از عرض
مجتہدات بر کتاب وسنت استغنا حاصل نیست وسخن متقشفہ فقہا راکہ تقلید عالمی را
دست آویز ساختہ تتبع کتاب وسنت را ترک کردہ اند نشنیدن و بدیشان التفات نکردن
و قربت خدا جستن بدوری ایشان ۔ اور شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے **تفسیر
عزیزی** مین نیچے آیت مَآ اَلْفَیْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا کے لکہا ہی درآیت اشارہ است بابطال
تقلید بدو طریق اول آنکہ از مقلد باید پرسید کہ ہر کرا تقلید میکنی نزد تو محق است
یا نے اگر محق بودن او را نمے شناسی پس باوجود احتمال مبطل بودن او چرا او را تقلید می
کنی واگر محق بودن او را می شناسی پس بکدام دلیل مے شناسی اگر بتقلید دیگری می شناسی
سخن دران خواہد رفت و تسلسل لازم خواہد آمد و اگر بعقل مے شناسی پس آنرا چرا در
معرفت حق صرف نمی کنی و عار تقلید بر خود گوارا می داری طریق **دوم** آنکہ کسی را
کہ تقلید می کنی اگر این مسئلہ را او ہم بتقلید دانستہ است پس تو او برابر شد او را

ہ
ہیہات ہیہات وہ مبینا نام
دیکہا ہی نہ کبہی جینیکو
ہے اور مفصود ہے
ع
پیچاپ بہاری
تفسیر عزیزی عجیب
اسکو کسیکی ضد ہو
سع
جس سے جی
جو بات یاد ہو پیغمبر کی
سنہ ۱۲

چہ ترجیح ماند کہ تقلید او می کنی و اگر بدلیل دانستہ ست پس تقلید وقتے تمام مے شود
کہ توہم آن مسئلہ را بہمان دلیل بدانی و الا مخالف او باشی نہ مقلد او وچون توہم آن مسئلہ
را بدلیل دانستی تقلید ضائع شد۔ و نیز شاہ عبد العزیز صاحب تفسیر عزیزی ہی مین
نیچے آیت وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُم بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ إِنَّكَ إِذًا لَّمِنَ
الظَّالِمِينَ یعنے اگر پیروی کریگا تو خواہشون انکی کی پیچھے اس چیز کے کہ آئی تیرے
پاس علم سے تحقیق تو اس وقت البتہ ظالمون سی ہوگا۔ فرماتے ہین۔ از ین آیت معلوم شد
کہ بعد از وضوح دلائل و سطوح براہین تقلید باطل ست زیرا کہ اتباع ہوا بعد مجئی
العلم ست اور مولوی اسمعیل شہید صراط المستقیم مین فرماتے ہین پس در ہر مسئلہ
کہ حدیث صحیح غیر منسوخ یابد اتباع ہیچ مجتہد دران نکند۔ اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی
نے اپنے رسالہ عمل بالحدیث مین لکھا ہے فَمَنْ يَتَعَصَّبُ بِوَاحِدٍ مُعَيَّنٍ
غَيْرِ الرَّسُولِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَرَى أَنَّ قَوْلَهُ هُوَ الصَّوَابُ الَّذِي يَجِبُ
اِتِّبَاعُهُ دُونَ الْأَئِمَّةِ الْآخِرِينَ فَهُوَ ضَالٌّ جَاهِلٌ یعنے جو کوئی ایک ہی مذہب
پہ اڑا رہی سوای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ جانے کہ اسی کی بات صحیح واجب الاتباع
ہے نہ کسی اور کی تو وہ شخص گمراہ جاہل ہے اور ملا علی قاری حنفی نے اپنے رسالہ
سم القوارض مین لکھا ہے وَفِي الظَّهِيرِيَّةِ رُوِيَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّهُ قَالَ
لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُفْتِيَ بِقَوْلِنَا مَا لَمْ يَعْلَمْ مِنْ أَيْنَ قُلْنَا انتہی فَإِذَا كَانَ لَا يَجُوزُ
تَقْلِيدُ الْإِمَامِ مِنْ غَيْرِ دَلِيلٍ فِي الْأَحْكَامِ فَكَيْفَ يَجُوزُ تَقْلِيدُ الْمُقَلِّدِينَ
الَّذِينَ مَا وَصَلُوا إِلَى مَقَامِ الْمُجْتَهِدِينَ نَعَمْ يَجُوزُ لِلْعَامِّيِّ أَنْ يُقَلِّدَ الْعَالِمَ
وَلَوْ مُقَلِّدًا لِضَرُورَةِ أَمْرِ الدِّينِ انتہی یعنے اور فتاوی ظہیریہ مین روایت کی
گئی ہے ابو حنیفہ سے کہ تحقیق اونہون نے کہا نہین حلال ہے واسطے کسی کے یہ کہ فتوی دے
ساتھ قول ہمارے کے جبتک کہ نہ جانے کہان سے کہا ہے ہم نے تمام ہوئی عبارت

فتاوی ظہیریہ کی، اور کہا ملا علی قاری نے پس جبکہ نہ جائز ہوئی تقلید امام کی بغیر دلیل کے بیچ احکام کے پس کیونکر جائز ہوگی تقلید مقلدین کی کہ وہ نہیں پہونچے ہیں مجتہدین کے مرتبہ کو ہاں جائز ہے واسطے عامی کے یہ کہ تقلید کرے عالم کی اور اگرچہ وہ عالم مقلد ہی ہو واسطے ضرورت امر دین کے **وَرَوَى** الشَّيْخُ مُحْيِ الدِّيْنِ فِي الْفُتُوحَاتِ الْمَكِّيَّةِ بِسَنَدِهٖ اِلَى الْاِمَامِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِيَّاكُمْ وَالْقَوْلَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى بِالرَّاْيِ وَعَلَيْكُمْ بِاتِّبَاعِ السُّنَّةِ فَمَنْ خَرَجَ عَنْهَا ضَلَّ اور روایت کیا ہے شیخ محی الدین نے فتوحات مکیہ میں ساتھ اپنی سند کے جو امام ابو حنیفہ تک پہونچتی ہے کہ وہ یعنے امام صاحب فرمایا کرتے کہ بچو لوگو اس بات سے کہ دین میں کوئی بات عقل سے کہو اور لازم پکڑو اپنے اوپر پیروی حدیث کی کیونکہ جو کوئی اس سے نکل گیا وہ گمراہ ہوگیا اور امام شعرانی نے الیواقیت والجواہر میں لکھا ہے رُوِيَ عَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَنْبَغِيْ لِمَنْ لَّمْ يَعْرِفْ دَلِيْلِيْ اَنْ يُّفْتِيَ بِكَلَامِيْ وَكَانَ اِذَا اَفْتٰى يَقُوْلُ هٰذَا رَاْيُ النُّعْمَانِ بْنِ ثَابِتٍ يَعْنِيْ نَفْسَهٗ وَهُوَ اَحْسَنُ مَا قَدَرْنَا عَلَيْهِ فَمَنْ جَاءَ بِاَحْسَنَ مِنْهُ فَهُوَ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ یعنی روایت ہے ابو حنیفہ سے کہ وہ کہا کرتے تھے اس کو جو میری دلیل نجانتا ہو سزاوار نہیں ہے کہ میرے قول پر فتوے دیوے اور فتوی دیتے ہوئے کہہ دیا کرتے یہ نعمان بن ثابت کی رای ہے اس سے اپنے آپ کو مراد لیتے تھے اور جو ہم سے ہوسکا اس میں بہتر ہے پھر جو شخص اس سے بہتر لاوے پس وہ صواب تر ہے اور امام زندوسی نے روضۃ العلماء میں بروایت صاحب ہدایہ کے نقل کیا ہے **عَنْ** اَبِيْ حَنِيْفَةَ اِذَا قُلْتُ قَوْلًا وَكِتَابُ اللّٰهِ يُخَالِفُهٗ قَالَ اُتْرُكُوْا قَوْلِيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقِيْلَ اِذَا كَانَ خَبَرُ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِفُهٗ قَالَ اُتْرُكُوْا قَوْلِيْ بِخَبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ

اِذَا کَانَ قَوْلُ الصَّحَابَۃِ یُخَالِفُہٗ قَالَ اُتْرُکُوْا قَوْلِیْ بِقَوْلِ الصَّحَابَۃِ یعنے روایت ہے کہ
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا اگر آپ نے کچھ کہا اور کتاب اللہ اسکے مخالف ہو
جواب دیا میرا قول کتاب اللہ کے مقابلے مین ترک کرو اس نے پوچھا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی حدیث اسکے مخالف ہو جواب دیا میرا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے
مقابلے مین ترک کرو اس نے پھر پوچھا اگر صحابہ کا قول اسکے مخالف ہو جواب دیا میرا
قول صحابہ کے قول کے مقابلے مین ترک کرو اور امام شعرانی الیواقیت والجواہر[له]
مین لکھا ہے وَکَانَ الْاِمَامُ مَالِکٌ یَقُوْلُ مَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَمَاخُوْذٌ مِنْ کَلَامِہٖ
وَمَرْدُوْدٌ عَلَیْہِ اِلَّا رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنے اور امام مالک کا یہ حال تھا
کہ کہا کرتے تھے جو ہے سو اسکی کلام مین ماخوذ ہے اور اسکا کلام قابل رد کے ہی بجز کلام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وَرَوَی الْحَاکِمُ وَالْبَیْہَقِیُّ
عَنِ الشَّافِعِیِّ[له] اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَھُوَ مَذْھَبِیْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ
اِذَا رَاَیْتُمْ کَلَامِیْ یُخَالِفُ الْحَدِیْثَ فَاعْمَلُوْا بِالْحَدِیْثِ وَاضْرِبُوْا بِکَلَامِیْ
الْحَائِطَ وَقَالَ یَوْمًا لِلْمُزَنِیِّ یَا اِبْرَاھِیْمُ لَا تُقَلِّدْنِیْ فِیْ کُلِّ مَا اَقُوْلُ
وَانْظُرْ فِیْ ذٰلِکَ لِنَفْسِکَ فَاِنَّہٗ دِیْنٌ وَکَانَ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ یَقُوْلُ لَا حُجَّۃَ
قَوْلٍ لِاَحَدٍ دُوْنَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِنْ کَثُرُوْا وَلَا فِیْ قِیَاسٍ
وَلَا فِیْ شَیْءٍ وَمَا ثَمَّ اِلَّا طَاعَۃُ اللہِ وَرَسُوْلِہٖ یعنے اور حاکم اور بیہقی روایت کرتے
ہین شافعی سے کہ وہ کہا کرتے تھے اگر حدیث صحیح ملجاوے تو میرا مذہب وہی ہے اور
یہ ایک روایت کے ہے کہ کہا شافعی نے جب میری کلام کو دیکھو کہ حدیث کی مخالف
ہے تو حدیث پر عمل کرو اور میری کلام کو دیوار پر پٹک دو اور ایک دن مزنی سے کہا اے
ابراہیم ہر ایک بات مین میری تقلید نہ کرنا اور اس مین اپنی جان پر رحم کرنا
کیونکہ یہ دین ہے اور (شافعی رحمۃ اللہ علیہ) کہا کرتے تھے کسیکا قول حجت

له یہ عبارت یواقیت ... مطبوعہ مصر کی جلد کے صفحہ ۹۶ مین ہے
له یہ عبارت عقد الجید ... صفحہ ۱۰۰ مطبوعہ ... مین ہے

نہین ہے سوائی (قول) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگرچہ کہنے والی کثرت سے ہون اور یہان بجز طاعت اللہ سبحانہ وتعالی اور اسکے رسول کے کسی کی بات بہی لائق ماننے کے نہین ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے عقد الجید[۱] مین لکہا ہے کہ مزنی شاگرد امام شافعی کا اپنی کتاب مختصر کے ابتدا مین لکہتا ہے مَنْ اَرَادَ عِلْمَ الشَّافِعِيِّ نَهَى الشَّافِعِيُّ عَنْ تَقْلِيْدِهٖ وَتَقْلِيْدِ غَيْرِهٖ یعنے جو شخص شافعی کا علم مقصود رکہتا ہے (یعنے جو شخص ہر ایک مسئلے مین شافعی ہی کی بات پسند کرتا ہے اور اسی کے قول کو ٹہیک جانتا ہے مین) اسکو جتلای دیتا ہون کہ شافعی نے اپنی تقلید اور غیر کی تقلید سے منع کیا ہے اور ناظورۃ الحق[۲] فی فرضیۃ العشاء وان لم یغب الشفق مین لکہا ہے قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللهُ اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى اَنَّ مَنِ اسْتَبَانَتْ لَهٗ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ لَهٗ اَنْ يَّدَعَهَا بِقَوْلِ اَحَدٍ یعنے کہا شافعی نے کہ سب مسلمانون نے اتفاق کیا ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کسی کے قول سے نہ چہوڑی جاوی اور ابن قیم نے اعلام الموقعین[۳] مین لکہا ہے کہ کہا شافعی نے کہ جب پاؤ تم میری کتاب مین کوئی بات مخالف سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس قائل ہو جاؤ ساتہہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور چہوڑ دو میرے قول کو اور کہا شافعی نے جب صحیح ہو حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے قول کے خلاف تو مارو میرے قول کو دیوار پر اور کہا شافعی نے کہ جب روایت کی جاوی حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور نہ جاؤن مین طرف اسکے پس سمجہ لو کہ میری عقل جاتی رہی تمام ہوی عبارت اعلام الموقعین کی اور میزان[۴] شعرانی مین لکہا ہے کہ پہنچا ہم کو طریق صحیح سے کہ امام شافعی نے بہیجا کسی کو امام احمد بن حنبل کے پاس اس بات کے لیے کہ صحیح ہو نزدیک تمہارے کوی حدیث پس بتلاؤ ہم کو تاکہ عمل کرین ہم

[۱] عبارت عقد الجید مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۵ مین
[۲] عبارت ناظورۃ الحق کی ابتدا ... کے صفحہ ۲۷ مین ہے
[۳] عبارت اعلام الموقعین کی جلد ... کے صفحہ ... مین
[۴] عبارت میزان شعرانی ... کی جلد اول کے صفحہ ... مین ہے

اوسپر اور ترک کردین ہم کل اقوال کہ کہے ہین ہم نے پہلے اس سے یا کہے ہین اور لوگون
نے اسلیے کہ تم حدیث کے بڑے حافظ ہو اور ہم بہت جاننے والے ہین اسکو اور امام شعرانی نے
الیواقیت والجواہر مین لکھا ہے وَکَانَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ یَقُوْلُ لَیْسَ لِاَحَدٍ مَعَ
اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ کَلَامٌ وَقَالَ اَیْضًا لِرَجُلٍ لَا تُقَلِّدْنِیْ وَلَا تُقَلِّدَنَّ مَالِکًا وَلَا
الْاَوْزَاعِیَّ وَلَا النَّخَعِیَّ وَلَا غَیْرَھُمْ وَخُذِ الْاَحْکَامَ مِنْ حَیْثُ اَخَذُوْا مِنَ
الْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ یعنے اور امام احمد کہا کرتے تہے کہ کسی کو اللہ اور رسول کے ساتہہ کلام
کی گنجایش نہین ہے اور ایک شخص سے یہہ بہی کہا کہ میری تقلید کرنا اور نہ مالک کی اور
نہ اوزاعی کی اور نہ نخعی کی اور نہ کسی اور کی تقلید کرنا اور احکام کو وہان سے لے جہان
سے اونہون نے لیے ہین کتاب اور سنت سے **ف** امام شعرانی نے میزان شعرانی
مین لکھا ہے کہ امام احمد بن حنبل کے بیٹے عبد اللہ نے امام احمد سے پوچہا کہ ایک شہر مین
ایک شخص تو محدث ہے لیکن اسکو صحیح و ضعیف حدیث کی پہچان نہین اور دوسرا وہ شخص
ہے جو رائی یعنے قیاسی باتون سے واقف ہے اندونون مین سے مسائل دین کس سے پوچہین
امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ حدیث والے سے پوچہین اور قیاس والے سے نہ پوچہین
اور یہی کہا کرتے کہ اگر حدیث ضعیف بہی ہو تو بہی مجہے بہتر معلوم ہوتی ہے لوگون کی
رائی یعنے قیاس کی باتون سے۔ اور جلال الدین سیوطی نے کتاب الرد علی من
اخلد الی الارض مین لکہا ہے ھَلْ اَبَاحَ مَالِکٌ وَاَبُوْحَنِیْفَۃَ وَالشَّافِعِیُّ
قَطُّ لِاَحَدٍ تَقْلِیْدَھُمْ حَاشَا لِلّٰہِ مِنْھُمْ بَلْ اِنَّھُمْ قَدْ نَھَوْا عَنْ ذٰلِکَ وَلَمْ
یُفْسِحُوْا لِاَحَدٍ فِیْہِ یعنے ہرگز نہین مباح کیا مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی نے واسطے
کسی کے تقلید اپنی کو پاکی ہے اللہ کو انسے بلکہ وہ تحقیق منع کرتے تہے اسسے اور نہین
فراخی کرتے تہے واسطے کسی کے بیچ اسکے اور شیخ الشیوخ طحطاوی محمد عبد العظیم رومی
ابن ملا فروخ مکی حنفی نے قول سدید مین لکہا ہے اِعْلَمْ اَنَّہٗ لَمْ یُکَلِّفِ اللّٰہُ تَعَالٰی

اَحَدًا مِّنْ عِبَادِہٖ بِاَنْ یَّکُوْنَ حَنَفِیًّا اَوْ مَالِکِیًّا اَوْ شَافِعِیًّا اَوْ حَنْبَلِیًّا بَلْ اَوْجَبَ عَلَیْہِمُ
الدِّیْنِ بِمَا بُعِثَ بِہٖ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلَ بِشَرِیْعَتِہٖ
یعنے جاننا چاہیے کہ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے کسی کو اس امر کی تکلیف
نہیں دی کہ وہ حنفی بنے یا مالکی بنے یا شافعی بنے یا حنبلی بنے بلکہ ان پر اسی بات پر
ایمان لانا واجب کیا ہے جس کے لیے ہمارے سردار محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا
اور عمل کرنا انکی شریعت پر اور امام شعرانی نے میزان شعرانی میں لکھا ہے وَکَانَ
الْاِمَامُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ یَقُوْلُ وَلَمْ یَبْلُغْنَا عَنْ اَحَدٍ مِّنَ الْاَئِمَّۃِ اَنَّہٗ اَمَرَ اَصْحَابَہٗ
بِالْتِزَامِ مَذْہَبٍ مُّعَیَّنٍ لَا یَرٰی صِحَّۃَ خِلَافِہٖ بَلِ الْمَنْقُوْلُ عَنْہُمْ تَقْرِیْرُہُمُ
النَّاسَ عَلَی الْعَمَلِ بِفَتْوٰی بَعْضِہِمْ بَعْضًا لِاَنَّہُمْ کُلَّہُمْ عَلٰی ھُدًی مِّنْ
رَّبِّہِمْ وَکَانَ یَقُوْلُ اَیْضًا لَمْ یَبْلُغْنَا فِیْ حَدِیْثٍ صَحِیْحٍ وَّلَا ضَعِیْفٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَحَدًا مِّنَ الْاُمَّۃِ بِالْتِزَامِ مَذْہَبٍ
مُّعَیَّنٍ یعنے ابن عبد البر کہا کرتے تھے کہ کسی امام سے حکم دینا التزام مذہب معین
کا اپنے اتباع کو مروی نہیں ہے بلکہ ایکدوسرے کے فتوی پر عمل کرنیکی تقریر اور اجازت
انسے منقول ہے اور یہی کہتے ابن عبد البر (یہ بات) بھی کہ نہیں پہونچا ہمکو کسی حدیث
صحیح میں اور نہ ضعیف میں کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہو کسی کو اپنی
امت میں سے ساتھ التزام مذہب معین کے اور امام شعرانی نے میزان شعرانی میں لکھا
ہے وَرَوَی الْبَیْہَقِیُّ عَنْ مُّجَاہِدٍ وَّعَطَاءٍ اَنَّہُمَا کَانَا یَقُوْلَانِ مَا مِنْ اَحَدٍ
اِلَّا وَمَاْخُوْذٌ مِّنْ کَلَامِہٖ وَمَرْدُوْدٌ عَلَیْہِ اِلَّا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ قُلْتُ وَکَذٰلِکَ کَانَ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَقُوْلُ یعنے اور روایت
کی ہے بیہقی نے مجاہد اور عطا سے کہ تحقیق وہ دونوں یہی کہتے کہ جو ہے سو اپنے کلام میں
ماخوذ ہے اور اسکا کلام قابل رد کے ہے بجز کلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہا

۱۷ یہ عبارت میزان شعرانی کی چھاپہ دہلی کے جلد اول کے صفحہ ۴۳ میں ہے

۱۸ یہ عبارت میزان شعرانی کے چھاپہ ایضاً کے جلد ایضاً کے صفحہ ۱۳ میں ہے

امام شعرانی نے اور اسیطرح تہے کہتے مالک بن انس رحمت ہو اللہ کی اپر ف تقلید شخصی
کی برائی ہین بسبب خوف طول ہونے کتاب کے صرف اسیقدر علما کے اقوال پر اکتفا کیا گیا ہے
اسلیے کہ جو آدمی حق کا متلاشی ہوگا وہ اسی سے خوب سمجہ لیویگا کہ تقلید شخص معین بہت ہی بری
اور قبیح چیز ہے اور متعصب بیوقوف کو اگر دفترون کے دفتر دکہلاے جاوین تو بہی اسکو
کچہ فائدہ نہین ہونے کا اور متعصب ہی ہوتا ہے جو عقل کا اندہا ہو اور اندہے کو سامنے روشنی

پانچوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنیوالون کو یہ دیتے ہین کہ چارون اماموں میں سے
ایک کی تقلید اگر واجب نہوتی تو بڑے بڑے عالم فاضل محدث اور مفسر اور فقیہہ ان میں
سے کسی کے مقلد ہی نہ ہوتے جواب اسکا دو طرح پر ہے اول یہ کہ بجز بعض متعصب
علماء کے ایک امام کی تقلید کو واجب تو کیا مباح تک بہی کوئی نہین کہتا بلکہ خاص ایک
ہی کی تقلید کو بعضون نے شرک اور بعضون نے کفر اور بعضون نے حرام اور بعضون
نے باطل اور بعضون نے قبیح لکہا ہے چنانچہ صاحب تفسیر نیشاپوری اور قاضی ثناء اللہ
پانی پتی صاحب تفسیر مظہری اور فخر الدین رازی صاحب تفسیر کبیر اور شاہ ولی اللہ
صاحب محدث دہلوی اور آنکے بیٹے شاہ عبد العزیز صاحب اور مولوی محمد اسمعیل صاحب
شہید اور سید محمد نذیر حسین صاحب اور سید محمد صدیق حسن خان صاحب جو کہ آجکل بباعث
کثرت تصنیف و تالیف پہلے علماؤن پر بہی سبقت لیگئے ہین اور محمد ملقب بالمعین صاحب
دراسات اللبیب اور جلال الدین سیوطی اور محمد عبد العظیم رومی بن ملا فروخ مکی اور
امام نووی اور ابن حجر عسقلانی اور علامہ ہارون مرجانی اور شیخ محی الدین بن عربی
اور عبد الوہاب شعرانی اور امام طحاوی اور ملا عابد سندہی اور ملا علی قاری اور شیخ
عبد الحق دہلوی اور امام ابن حزم اور بحر العلوم عبد العلی لکہنوی اور شیخ ابن ہمام اور
شیخ سید محی الدین عبد القادر جیلانی اور علامہ اکمل صاحب عنایہ اور امام ابن قیم اور

ابن تیمیہ الحرانی اور عبد اللہ بن امام احمد اور مزنی شاگرد امام شافعی خصوصاً خود امام اعظم
اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل یہ چار امام اور سب علماء مذکورین
شخص معین کی تقلید کرنے سے لوگون کو منع کرتے اور اسکی برائی بیان کرتے ہوئے
چلے آئے ہین اور عبارتین انکی اس کتاب مین جو پہلے مغالطے کے جواب مین پہلے گذر چکی
ہین اور جن علماء کی عبارتین بسبب خوف طوالت ذکر کتاب کے اس مین درج نہین کی
گئی ہین اور شخص معین کی تقلید کو قبیح جاننے والے ہین اور اسکی برائی اپنی کتابون
مین لکھنے والے ہین بعض کے نام بطور مشت نمونہ خروارے یہان نقل کیے جاتے ہین
سو سنو کہ ان مین سے ہین مجد الدین شیخ فیروزآبادی صاحب قاموس اور امام شوکانی اور علامہ
محمد زرقانی اور محی السنہ امام بغوی اور امام غزالی اور ابی جعفر محمد بن جریر طبری
اور امام شافعی اور شیخ عز الدین بن عبد السلام اور محمد بن ناصر حازمی اور محمد [illegible]
اور ابو عمر اور عبد البر اور محمد عبد الوہاب اور محمد بن اسمعیل امیر یمانی اور داود ظاہری
اور عبد الرحمن بن محمد بن خلدون اور ابن دقیق العید اور حبیب اللہ قندہاری اور علامہ
حسن شرنبلالی اور سید بادشاہ اور تاج الدین عثمانی اور امام [illegible] اور ابن حاجب
امیر ابن الحاج اور محب اللہ بہاری اور قرافی اور خطیب بغدادی اور رازی اور امام
علائی اور قاضی عضد الملۃ والدین اور سید محمد امین المشہور بابن العابدین شامی
اور حافظ ابو القاسم علی بن حسن اور سید مرتضی اور امام ابو عبد اللہ محمد اور ابو محمد جعفر
اور محمد بن محمد مدینی اور دمیاطی اور ابن برہان اور قفال اور ابن سید الناس اور
زین الدین عراقی وغیرہ علماء دین انکا ہم نے انکو معیار الحق اور اتحاف النبلاء
اور الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ اور ہدایۃ السائل وغیرہ کتابون سے اور سید محمد صدیق
خان صاحب نے ذخر المحتی فی آداب المفتی مین لکھا ہے کہ حنبلیون مین سے
قاضی ابو یعلی علی بن موسی اور ابو حامد اور حنفیون مین سے امام ابو یوسف اور

امام محمد اور زفر بن ہذیل اور شافعیون مین سے مزنی اور ابن سریج اور ابن منذر اور محمد
بن نصر مروزی اور سوای انکے بہت سے علما انکے اور مالکیون مین سے اشہب بن
عبد الحکیم اور ابن قاسم اور ابن وہب سب لوگ کسی کے مقلد نہین تھے اور کہا ابو
الفیض محمد بن علی فارسی نے جواہر الاصول فی علم حدیث الرسول مین کہ بڑی
بڑی فقیہ متبحر خوب بیان کرنے والی اپنی تحقیق سے پڑھنے پڑھانیوالے کسی کی تقلید
نکرنیوالے تیس علما ہین محمد بن مسلم زہری یحیے بن سعید انصاری عبد الرحمن بن
عمر اوزاعی عبد اللہ بن مبارک حنظلی یحیے بن سعید قطان عبد الرحمن بن مہدی یحیی
بن یحیے تمیمی امام احمد بن محمد بن حنبل علی بن عبد اللہ مدینی یحیے بن معین اسحق
بن ابراہیم حنظلی محمد بن یحیے ازہلی محمد بن اسمعیل بخاری صاحب اصح الصحاح ابوزرعہ
عبید اللہ بن عبد الکریم ابوحاتم رازی ابراہیم بن اسحق حربی مسلم بن حجاج نیشاپوری
عثمان بن سعید دارمی ابو عبد اللہ عبدی ابو عیسے ترمذی ابوبکر جارودی ابو عبد اللہ
مروزی ابو عبد الرحمان نسائی ابوبکر خزیمہ ابوداود سجستانی عبد الوہاب عبدی موسے
بن ہارون حسن بن علی معمری محمد بن عقیل بلخی سفیان بن عیینہ ہلالی اسیطرح لایا ہی
اسکو حاکم ابو عبد اللہ بیچ کتاب معرفت علوم حدیث کے اتھے **دوم** التزام مذہب معین
مین حکم اور خطاب شارع کا صادر نہین ہوا بلکہ معین کر لینا کسی مذہب کا قرآن اور حدیثون
کے صاف مخالف ہی اور بیان اسکا جو تھے مغالطے کے جواب مین پہلے گذرا پس معلوم
ہوا کہ جس عقیدی اور عمل پر حکم خدا اور رسول ناطق نہو وہ عقیدہ اور عمل مردود اور قبیح
ہے چنانچہ بخاری اور مسلم مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ
کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ
فَهُوَ رَدٌّ جسنے نئی بات نکالی بیچ اس دین ہمارے کے وہ چیز کہ نہین اس مین سے پس وہ
مردود ہے اور یہ بات مثل آفتاب کی روشن اور ظاہر ہے اور چوتھی صدی تک مسلمانون

۹ بخاری باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مسلم باب نقض الاحکام الباطلہ

مین تقلید مذہب واحد معین کا رواج نہ تہا چنانچہ حجۃ اللہ البالغہ مین لکہا ہی اِعْلَمْ اَنَّ
النَّاسَ کَانُوْا قَبْلَ الْمِائَۃِ الرَّابِعَۃِ غَیْرَ مُجْمِعِیْنَ عَلَی التَّقْلِیْدِ الْخَالِصِ لِمَذْہَبٍ
وَّاحِدٍ بِعَیْنِہٖ جان تو کہ تحقیق پہلے چوتہی صدی کے نہین جمع ہوئی تہے لوگ خالص
ایک ہی مذہب معین کی تقلید پر انتہے اور ابوحنیفہ کی مذہب کو توامام ابو یوسف اور بعض
حنفی مذہب کے ظالم اور متعصب بادشاہون نے جبرًا وقہرًا رواج دلوایا ہے چنانچہ شاہ
عبد العزیز نے بستان المحدثین مین لکہا ہے ابن حزم در جائی نوشتہ است کہ این
دو مذہب در عالم از راہ ریاست و سلطنت رواج و امتیاز گرفتہ اند مذہب ابوحنیفہ و مذہب
مالک زیرا کہ قاضی ابی یوسف قضای ممالک بدست آوردہ از طرف او قضاۃ مقرر میشدند
پس ہر قاضی شرط میکرد کہ عمل و حکم بمذہب ابوحنیفہ نماید و در اندلس یحیی بن یحیی را
نزد سلطان آن وقت بحدی مکنت وجاہ حاصل گشت کہ ہیچ قاضی و حاکم بے مشورہ
او منسوب نمیشد پس او غیر از یاران و ہمدمان خود را متولی نمی ساخت انتہی اور تاریخ
ابن خلکان مین لکہا ہے ۶۰۷ھ ہجریہ مین عیسی بن ملک نامی ایک بادشاہ بڑی
سلطنت والا ابوحنیفہ کی مذہب پر تہا اور بڑا درجہ کا متعصب تہا کتاب مسعودی اسکو
تمام یاد تہی لوگون کو حنفی مذہب اختیار کرنیکی ترغیب دیتا تہا اور کہتا تہا کہ سب کے سب
ابوحنیفہ ہی کے اقوال پر عمل کرو صاحبین یعنے انکی شاگردون کے اقوال پر بہی عمل
نہ کرو اسکے حکم بموجب فقیہون نے ایک ایسی کتاب اسکو بنا دی تہی کہ جس مین بجز اقوال
ابوحنیفہ کے اور کسیکا بہی کوئی حکم نہ تہا اور اسکو بہی اسنے یاد کر لیا تہا اور بسبب تعصب
اپنے مذہب کے جسقدر شافعی مذہب والے اسکے ملک مین تہے سبکو اسنے قتل کر ڈالا تہا انتہی

چہٹا مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلد ائمہ حدیث پر چلنے والون کو دیتے ہین کہ معنے قرآن شریف کی بدون
مجتہد کے اور کوئی نہین سمجہ سکتا جواب اسکا یہ ہے کہ یہ بات غلط اور واہی ہے

جو شخص کہ عربی زبان سمجھتا ہے وہ معنی قرآن کو بھی بیشک سمجھ سکتا ہے چنانچہ خود اللہ تعالی نے
قرآن شریف مین فرمایا ہے وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَھَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ یعنی اور البتہ
تحقیق آسان کیا ہمنے قرآن کو واسطے نصیحت کے پس کیا ہے
کوئی نصیحت پکڑنیوالا اور فرمایا اللہ تعالی نے ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ
یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ
لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ یعنے وہ ہے جس نے اٹھایا بیچ ان پڑھون کے پیغمبر انہین مین کا پڑھتا ہے
اوپر انکی نشانیان اسکی اور پاک کرتا ہے انکو اور سکھاتا ہے کتاب اور حکمۃ اور تحقیق تھے
پہلے اسسے البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے اور فرمایا اللہ تعالی نے قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ
لَّعَلَّھُمْ یَتَّقُوْنَ یعنے قرآن ہے عربی زبان کا جس مین کجی نہین شاید کہ وہ ڈرین اور فرمایا
اللہ تعالی نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّہٗ عِوَجًا یعنے
سب تعریف واسطے اللہ کو ہے جسنے اتاری اپنے بندہ پر کتاب اور نرکھی اس مین کچھ کجی اور
فرمایا اللہ تعالی نے وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ یعنی ہمنے اتارین تیری طرف آیتین
واضح **فائدہ** قرآن وہ کلام فصیح ہے کہ جسکی مثل بڑے بڑے فصیح اور بلیغ عرب کے ایک
سورہ بھی نہ لا سکے اور کلام فصیح اسی کو کہتے ہین کہ جس مین کوئی لفظ ثقیل خلاف
محاورہ زبان اور کوئی ترکیب غیر مروج اور اشکال معنوی نہو اور خلاف محاورہ زبان
کو غیر فصیح کہتے ہین اور یہ بات تمامی کتب علم فصاحت مین موجود ہے پس جب ثابت ہوا کہ قرآن
کلام فصیح ہے اور روشن بیان ہے عربی زبان سمجھنے والا کہ ہدایہ اور کنز الدقائق اور
شرح وقایہ وغیرہ سمجھتا ہے معنی قرآن کے کیونکر نہ سمجھیگا اور ایسا کلام کہ جسکو سوای
خاص دو چار آدمیون کے کسینے بھی نہ سمجھا ہو وہ قسم کلام غیر فصیح سے ہے اور غیر فصیح
بولنیوالا باوجود قدرت فصاحت کی احمق گنا جاتا ہے اور بسبب عدم قدرت کی عاجز
اور یہ دونو نسبتین باریتعالی عزشانہ کے ساتھ موجب کفر ہین محفوظ رکھے خدا ایسا کلام

کہتے ہو اور حسب سوای ائمہ اربعہ اور چند مفسرین کے کوئی اور معنی قرآن کے سمجھ سکتا ہو تو لازم آتی ہے خدا تعالی کی طرف سے ایک تکلیف مالا یطاق کہ جسکی خود قرآن مین خدا تعالی نفی فرماتا ہی لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا یعنے نہین تکلیف دیتا خدا تعالی کسی کو مگر اسکی طاقت کے موافق یعنے کتاب بہیجی ایسی کہ جسکو ہم سمجھ نہین سکتے اور حکم کیا ہم کو اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ یعنے پیروی کرو اس چیز کی کہ بہیجی گئی ہے تمہارے پاس تمہاری رب کیطرف سے اور جبکہ اس زمانہ مین نہ تو کوئی خواص مین سے اور نہ عوام مین سے معنے قرآن کے سمجھ سکتا ہو تو قرآن کیا معاذ اللہ پہیلیان یا معمے ٹہیرے ؂

۵ پارہ ۳ سورہ بقر
۸ پارہ سورہ اعراف رکوع اول

ساتوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنیوالون کو یہہ دیتے ہین کہ حدیث پر عمل کرنیوالا حال حدیث کی صحیح اور ضعیف اور موضوع ہونیکا اور تحقیق رواۃ کی کسطرح بہم پہونچائیگا جواب اسکا یہ ہے کہ پہچاننا حدیث تینون قسم یعنے صحیح اور ضعیف اور موضوع کا اٹہارہ قسمون پر موقوف ہی تحقیق رواۃ اور رجال سند پر اور اس باب مین مقلدین ائمہ حدیث پر چلنیوالون کو تو کیا مغالطہ دینگے خود ہی مغالطے مین پڑے ہوئے ہین اسلیے کہ جس طرح سی صحت حدیث کے لیے سند اسکی رسول اللہ تک پہنچانی چاہیے ویسی ہی سند روایت فقہ کی مقلدون کو اپنے امام تک پہونچانی ضرور ہی خصوصًا حنفیون کو کہ وفات امام اعظم کی بعد ڈیڑہ سو برس کے ہے ہجرت سے تو انہین کیونکر معلوم ہو کہ یہ قول امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہے یا اور کسی کا اور سند حدیث کی اس زمانہ مین بہ نسبت سند روایت فقہ کے بہت آسان ہے اسلیے کہ علماء محدثین نے کہ مشکور کرے اللہ تعالی سعی انکی تمام حدیثون کو کس کس تحقیق اور سند سی جمع کیا اور صحیح کو صحیح اور ضعیف کو ضعیف بتادیا چنانچہ بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام مصنفہ ابن حجر مین اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مصنفہ سید محمد صدیق حسن خانصاحب مین اور دراری مضیہ شرح درر البہیہ مصنفہ امام محمد بن

علی الشوکانی وغیرہ کی کتابون مین یہ بات موجود ہے اسیطرح سے علمای موضوع حدیثون
کو جدا نکال کر ان کی کتابین بنا دی ہین چنانچہ اس باب مین کتاب فوائد المجموعہ فی احادیث
الموضوعہ محمد بن علی الشوکانی کی اور موضوعات کبیر اور مصنوع فی معرفۃ احادیث الموضوع
ملا علی قاری کی اور تذکرہ ابن طاہر کا اور موضوعات ابن جوزی اور مجد الدین فیروزآبادی
وغیرہ کتابین مشہور ہین اور اسیطرح احوال رواۃ مین کتابین اسماء الرجال کی جیسے کہ
معرفت ثقہ راویون مین کتاب ابن حبان کی اور ضعیفون مین کتاب بخاری اور نسائی
اور عقیلی اور کتاب تاریخ بخاری اور ابن خثیم کی اور کتاب جرح اور تعدیل مین ابن ابی
حاتم کی اور معرفت وطنون اور شہرون راویون کی مین کتاب طبقات ابن سعد کی ہین اور
معرفت مبہم ناموں مین کتاب عبد الغنی بن سعید اور خطیب کی اور معرفت طبقات صحابہ
مین کتاب اصابہ ابن حجر کی ہے پس جو شخص کہ عربی کلام سمجھتا ہے ان کتابون سے سب
طرح تحقیق رواۃ کی کرسکتا ہے اور واسطے تحقیق حال راویون صحاح ستہ وغیرہ کی
کتاب تقریب التہذیب ابن حجر کی ان سب باتون مین بہت مختصر اور کافی ہے بخلاف
روایت فقہ کے کہ اسکے راویون کے حال کا کہین بھی پتا نہین پس اب سوچنا چاہیے
کہ تحقیق کرنے والے کو تحقیق روایت حدیث کی آسان ہے یا روایت فقہ کی۔

آٹھوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ جب دو حدیثین مختلف
ہون معنون مین اور حکم تو اب عمل کرنیوالے حدیث رسول اللہ کیونکر عمل کرینگے جواب
اسکا یہ ہے کہ جن حدیثون کو مقلدین ائمہ آپس مین مختلف سمجھتے ہین اور ظاہر مین ایک
دوسرے کی ضد انکو معلوم ہوتی ہین یہ سبب انکی قصور فہم اور قلت تدبر کا ہے والا نہ شارع
کی طرف سے خاص ایک بات مین دو حکم کہ علی سبیل الاختیار نہ ہون کیونکر صادر ہون
اسلیے کہ یہ ایک تکلیف مالا یطاق ہے کہ ایک چیز کو ایک وقت مین فرمایا ہو کرو اور

نہی کر و چنانچہ فرمایا اللہ سبحانہ وتعالی نے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا یعنے نہین
تکلیف دیتا اللہ کسی جی کو مگر طاقت اسکی پر ۔ پس اب حقیقت مین شارع کی طرف سی نہین ہونیکا
مگر ایک حکم یا زیادہ علی سبیل الاختیار اور منہج الوصول الی اصطلاح احادیث
الرسول مین لکھا ہی کہ کہا ابن خزیمہ نے لَا اَعْرِفُ صَحِیْحَیْنِ مُتَضَادَّیْنِ فَمَنْ
کَانَ عِنْدَہٗ فَلْیَاتِنِیْ لِاُؤَلِّفَ بَیْنَھُمَا یعنے نہین جانتا مین کوئی بھی دو حدیثین صحیح
کہ ضد رکھتی ہین آپس مین پس اگر کسی کے پاس ہون تو لے آوے کہ توفیق کر دون مین ان
مین پس اب جسکو بسبب قصور فہم اور علم کے اختلاف اور تعارض معلوم ہو دو حدیثون
مین تو چاہیے کہ رجوع کرے طرف رسالہ ابن قتیبہ اور کتاب امام شافعی اور کتاب ارشاد
الفحول مصنفہ محمد بن علی الشوکانی یمنی کے اور منہج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول
اور حصول المامول من علم الاصول اور ہدایت السائل الی ادلۃ المسائل یہ تینون کتابین
سید محمد صدیق حسن خانصاحب کی کہ ان مین بیان ہی توفیق کے قاعدون کا اور جمع
کرلینے دو حدیثون مختلف کا اور جو کوئی یاد کرلے وہ قاعدے تو کچھ مشکل نہین رہتی اسپر
کوئی حدیث مگر شاید کہین اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے واسطے دفع تعارض اور
سمجھنے معنے حدیث کی حجۃ اللہ البالغہ مین بیچ ساتوین بحث کے بہت سی فائدے اور عجیب
قاعدے بیان کیے ہین پس اسے سمجھا گیا کہ یہ شبہ حدیث پر چلنے والون پر ہرگز ہرگز وارد
نہین ہو سکتا بلکہ وارد ہوتا ہے یہ شبہ مقلدون پر اس واسطے کہ بہت سے مسئلون مین
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے دو دو تین تین روایتین مختلف ایک مسئلہ خاص مین منقول ہین
چنانچہ حکم پانی مستعمل مین ہدایہ مین لکھا ہی وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَھُوَ رِوَایَتُہٗ عَنْ
اَبِیْ حَنِیْفَۃَ ھُوَ طَاھِرٌ غَیْرُ طَھُوْرٍ یعنے اور کہا امام محمد نے اور وہی روایت ہی ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ سے کہ پانی مستعمل پاک ہی نہ پاک کرنے والا اور ہدایہ ہی مین لکھا ہے ثُمَّ
فِیْ رِوَایَۃِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ نَجَاسَۃٌ غَلِیْظَۃٌ یعنے پھر بیچ روایت حسن کے ابو حنیفہ

رحمۃ اللہ علیہ سے نجاست بھاری ہے اور ہدایہ میں لکھا ہے وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ یُوْسُفَ عَنْہُ
وَھُوَ قَوْلُہٗ نَجَاسَۃٌ خَفِیْفَۃٌ یعنے بیچ روایت ابی یوسف کے ابوحنیفہ سے اور وہ قول
اسکا ہے نجاست ہلکی اور شرح وقایہ میں لکھا ہے فَاِنْ عُدِمَ الْمَاءُ اِلَّا نَبِیْذُ التَّمْرِ
قَالَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ بِالْوُضُوْءِ بِہٖ فَقَطْ یعنے پس اگر سوا نبیذ تمر یعنے
چھوارے کے پانی نہ ملے تو کہا ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے وضو ہی کرے اور شرح
وقایہ ہی میں لکھا ہے وَاَبُوْیُوْسُفَ بِالتَّیَمُّمِ فَحَسْبُ وَمُحَمَّدٌ بِھِمَا یعنے اور
امام ابویوسف کے نزدیک تیمم کرے اور امام محمد کے نزدیک وضو اور تیمم دونوں کرے اور
ہدایہ میں لکھا ہے وَاِذَا اخْتَلَطَ لَبَنُ امْرَاَتَیْنِ تَعَلَّقَ التَّحْرِیْمُ بِاَغْلَبِھِمَا
یعنے دو عورتوں کا جب ملایا گیا تو حرام ہوتی ہے پینے والی پر وہ عورت جسکا دودھ غالب ہو
اور ہدایہ ہی میں ہے وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَزُفَرُ یَتَعَلَّقُ التَّحْرِیْمُ بِھِمَا یعنے کہا امام محمد
اور زفر نے دونو حرام ہو جاتی ہیں اور ہدایہ ہی میں لکھا ہے وَعَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ فِیْ
ھٰذَا رِوَایَتَانِ یعنے اور ابی حنیفہ کے نزدیک اس میں دو روائتیں ہیں اور منیۃ المصلی
میں لکھا ہے وَاَمَّا سُؤْرُ الْفَرَسِ فَعَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ فِیْہِ اَرْبَعُ رِوَایَاتٍ فِیْ رِوَایَۃٍ
نَجِسٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَشْکُوْکٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَکْرُوْہٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ طَاھِرٌ یعنے اور
جوٹھا گھوڑے کا پس بیچ اسکے ابوحنیفہ سے چار روایتیں ہیں ایک روایت میں نجس
اور ایک روایت میں مشکوک اور ایک روایت میں مکروہ اور ایک روایت میں پاک انتہی
یہ چند مسائل بطور مشت نمونہ خروارے بیان ذکر کیے گئے ہیں اور فقہ کا شاید کوئی باب
ایسا ہوگا کہ جو خالی ہوگا اختلاف روایات سے اور اس بات کو ہدایہ اور درمختار اور کنز
وغیرہ فقہ کی کتابیں پڑھنے والے خوب جانتے ہیں پس اب بتلایئے کہ متبع رائے ابوحنیفہ
کا کس پر عمل کرے غرضکہ مقلدوں نے اختیار کیا تھا اتباع رائے ایک شخص معین کا سہولت
کے لیے اور وہ ایک نیا پیدا کرنا مشکل کا ہے دین متین میں ۔

نواں مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والوں کو یہ دیتے ہین کہ بہ نسبت حدیث کی
کتابون کی فقہ کی کتابین بڑی آسان اور بہت تحقیق اور کوشش سے بنائی گئی ہین سو
جواب اسکا یہ ہے کہ یہ بات محض کذب اور دروغ ہے اگر کوئی منصف بنظر تحقیق دیکھے
تو عبارت حدیث کی کتب فقہ مثل شرح وقایہ اور کنز اور ہدایہ وغیرہ سے لاکھ درجہ آسان
ہے اور اگر کہین کسیکو کسی حدیث کا مطلب مشکل معلوم ہو اور سمجھ مین نہ آوے تو فتح
الباری اور قسطلانی اور کرمانی یہ تینون شرحین صحیح بخاری کیواسطے معلوم کرنے
مطلب صحیح بخاری کی اور نووی شرح مسلم کے واسطے معلوم کرنے مطلب صحیح مسلم کے
اور زرقانی اور مصفے اور مسوی اور محلی یہ چارون شرحین موطا امام مالک کے واسطے
معلوم کرنے مطلب موطا کی اور معالم السنن خطابی کے واسطے معلوم کرنے مطلب ابو داؤد
کے اور مسک الختام محمد صدیق حسن خانصاحب کی واسطے معلوم کرنے مطلب بلوغ المرام
کے اور مجمع البحار شیخ محمد طاہر کی واسطے تحقیق کرنے معانی کتب حدیث کے اور جامع الاصول
اور استذکار ابن عبد البر کی یہ کتابین دیکھے تو تشویشین اور تکلفات رکیکہ متاخرین
کے زائل ہو جاتی ہین اور یہ سب قسم تحقیق اور سند اور معنی حدیث کی کتب حدیث سے ہے نہ قسم تقلید سے
اسلیے کہ حل المعاقد فی شرح العقائد اور حصول المامول من علم الاصول
وغیرہ اصول کی کتابون مین لکھا ہے کہ تقلید اعتماد کرنا ہے کسی کی قول پر بدلیل بوجھے
اور سمجھنے کی۔ اور اگر تقلید ہے تو کسی شخص معین کی نہین ہے بلکہ جس کو حق گو اور سچا
جانا خواہ بخاری ہو خواہ مسلم اسکی بات پر عمل کیا اور اب اگر حقیقت مین دیکھیے تو صحیحین
کی حدیثین اور آثار ایسے کمال صحت کو پہونچ چکے ہین کہ ان مین موضوع تو کیا ضعیف
تک بھی کوئی نہین کہتا اور آجتک کسیپر کہنے والے حدیث کے نے انپر کہین جرح
اور قدح نہین کیا اللہ جزا دے ان محدثین کو اس سعی کی سب اب عمل کرنے والے کو ان

کتابون کی حدیث کو کچھ تحقیق کرنا ضرور نہین چنانچہ جواہر الاصول فی علم حدیث
الرسول اور نخبۃ الفکر مین لکھا ہے کہ صحیح کی سات قسمین ہین اول عمدہ قسم تو وہ
ہے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونون مین ہو اوس کو حدیث متفق علیہ کہتے ہین اسکے
بعد دوسری قسم وہ ہے جو صرف بخاری مین ہو تیسری وہ ہے جو فقط مسلم مین
ہو چوتھی وہ ہے جو بخاری اور مسلم کی شرط اور انکے طور پر ہو پانچوین وہ ہے جو صرف
بخاری کے طور پر ہو چھٹی وہ ہے جو فقط مسلم کے طور پر ہو ساتوین وہ ہے جو بخاری
اور مسلم کے سوای اہلحدیث نے اوسکو صحیح کہا ہو سوجاننا چاہیے کہ مثل اسی کی اعتبار
روایت امام اعظم مین حنفیون نے ہدایہ میں بجبر کہا ہے باوجود اس بات کے کہ اسکی سند
روایت امام اعظم تک بھی ہرگز نہین ہے اور اکثر حدیثین جو اس مین درج ہین وہ ضعیف
ہین اور بعض موضوع ہین دیکھیے جسکا جی چاہے تخریج ہدایہ مین سے کہ اس مین لکھا
ہے تحقیق کرکے کتب موضوعات محدثین سے سو واضح رہے کہ اگر موضوع جانکر ان کو
پھر سند پکڑتا ہے تو بہت بڑا مقام خوف کا ہے اسلیے کہ بخاری مین روایت ہے
ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہون نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مَنْ
كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ یعنے جو جھوٹ بولی مجھپر جانکر
پس ٹھکانا سمجھے اپنا دوزخ اور یہ حدیث بہت صحیح اور متواتر ہے اور جواہر
الاصول فی علم احادیث الرسول مین لکھا ہے کہ حدیث ضعیف جبکہ
ہو موضوع پس نہین ہے جائز عمل کرنا اوسپر یعنے حرام ہے عمل کرنا اسپر اجماعاً اور
نہین جائز ہے روایت اسکی مگر ساتھ بیان وضع کے پھر اگر موضوع کو صحیح سمجھکر
اوسپر عمل کرتا ہے تو ثواب پاتا ہے اسلیے کہ نہین معتبر ہوتے عمل مگر ساتھ نیتون
کے پھر جب بیان کری شخص معتبر موضوع ہونا اسکا تو واجب ہے اوسپر ترک کرنا اس کا
اور عمل کرنیوالا اسپر بعد جاننے موضوع ہونے اسکی کے گنہگار اور فاسق ہے اور جواب

ہے اظہار اسکا اسلیے کہ چھپانا علم کا حرام ہے تہے سبحان اللہ کیا خوب مقلد ہین کہ ایسی علمار کی کہ جنکو حدیث موضوع اور صحیح کی بہی خبر نہ تہی انکی تقلید کرتے ہین اور انکی تالیفون کو بہت تحقیق اور کوشش سے بنائی ہوئی بتلاتے ہین اور باوجود ظاہر ہو جانے حال اس حدیث کی اسی کو سند جانتے ہین اور عمل کرتے ہین جیسیکہ ہدایہ کی روایتون پر باوجود موضوع معلوم ہونے حدیث کی اسپر فتوی دیتے ہین ۔

دسوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ ائمہ کے مقلدین حدیث پر چلنیوالون کو دیتے ہین کہ ہمارے امام نے تمام مسائل حدیث ہی سے نکالے ہین اور ان کو سب حدیثین پہونچ گئی تہین جواب اسکا یہ ہے کہ ایسا شخص بڑا کذاب اور بہت بڑی اعتقاد والا بیوقوف ہے اسلیے کہ بڑے بڑے اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جو کہ اکثر اوقات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی صحبت مین رہتے تہے انکو تو تمام حدیثین ایک مدت تک پہونچی ہی نہین تہین ان امامون کو کیا پہونچے ہونگے اور اس دعوی پر دلیل ہماری یہ حدیثین ہین سنو اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث نہین پہونچی تہی جو کہ موطا امام مالک اور احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی اور ابن ماجہ مین روایت ہے قبیصہ بیٹے ذویب کی سے کہ کہا آئی دادی (کسی متوفی کی) پاس حضرت ابوبکر صدیق کے اس حال مین کہ مانگتی تہی اپنے میراث اپنی پس کہا واسطے اسکے (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے) کہ تیرے لیے قرآن اور حدیث مین کچہ نہین آیا پس پہر جا یہانتک پوچہون مین لوگون سے شاید کہ ان مین سے کوئی جانتا ہو یہ حکم پہر پوچہا ابوبکر نے لوگون سے پس کہا مغیرہ بن شعبہ نے کہ حاضر ہوا تہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دلوایا دادی کو چہٹا حصہ پس کہا ابوبکر نے مغیرہ کو کہ آیا ہے ساتہہ تیرے کوئی سوا تیرے کہ یہ سنا یا دیکہا ہو حضرت سے پس کہا محمد بن مسلمہ نے مانند اس چیز

مخفی رہنا حدیثون کا صحابہ سے بیان میں

کی کہا تہا مغیرہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **دوم** جنب کی حالت مین سبب
پانی نہ ملنے کے حضرت عمرؓ سے تیمم کرنے کی حدیث مخفی رہی تہی اور وہ حدیث یہ ہے جو کہ بخاری
مین اور مانند اسکی مسلم مین روایت ہے عمار سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف عمر بیٹے خطاب کی
پس کہا تحقیق ہوا مین جنبی اور نہین پایا مینے پانی پس کہا عمار نے واسطے عمرؓ کے کیا نہین
یاد رکہتے تم تحقیق تہے ہم بیچ سفر کے مین اور تم یعنے ہم دونون جنبی ہوئے پس تم نے
نماز نہین پڑہی اور مین لوٹا خاک مین اور نماز پڑہی پہر ذکر کیا یہ یعنے سارا حال روبرو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا سوای اسکے نہین کفایت کرتا ہے تجہ کو اسطرح سے پس ماری
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتہ اپنے زمین پر اور پہونک ماری ان مین پہر مسح
کیا ساتہ انکے منہ اپنے پر اور ہاتہون اپنے پر **سوم** حضرت عمرؓ سے کفار مجوس سے جزیہ لینے
کی حدیث بہی مخفی رہی تہی اور وہ حدیث یہ ہے جو کہ **موطا امام مالک** مین روایت ہے
جعفر بن محمد بن علی سے نقل کی اسنے اپنے باپ سے کہ حضرت عمر بن خطاب نے ذکر کیا مجوس
کا اور کہا کہ مین نہین جانتا کیا کرون انکے بابمین تو کہا عبد الرحمن بن عوف نے
گواہی دیتا ہون مین کہ سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے اسنے
وہ طریقہ برتو جو اہل کتاب سے برتتے ہو **چہارم** حضرت عمرؓ سے عورتون کے زیادہ مہر
باندہنے کی آیت قرآن مین بہی مخفی رہی تہی چنانچہ **تفسیر مدارک** مین لکہا ہے کہ حضرت
عمر نے مہر کثیر سے لوگون کو منع کیا جس مین انکے مقابلہ مین ایک بڑہیا کہڑی ہوگئی اور
اسنے کہا کہ خدا تو مہر کی بابت قرآن مین فرماتا ہے وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا یعنے
اور دیا ہو تمنے انکو مال کثیر پس تم کہان سے منع کرتے ہو پس حضرت عمر نے اپنے قول سے
رجوع کرکے اسکی بات تسلیم کرلی **پنجم** حضرت عمر اور حضرت عثمان تمتع سے منع کرتے تہے
لوگون کو اور حضرت علی مرتضے وغیرہ صحابہ اس مسئلہ مین انکے مخالف ہے یہ بات شرح
صحیح مسلم اور **زرقانی شرح موطا امام مالک** مین بلکہ **ترمذی** مین لکہا ہے

کہ عبداللہ بن عمر بھی اس مسئلہ مین اپنے باپ کے مخالف ہین کیسینے عبداللہ بن عمر سے حکم تمتع
دریافت کیا تو اونھون نے حکم جواز کا دیا پھر سائل نے کہا کہ تمہارا باپ یعنی حضرت عمر تو
منع کرتے تھے اسکے جواب مین عبداللہ بن عمر نے کہا کہ بھلا اگر ایک کام کو پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو اور میرے باپ نے منع کیا ہو تو کہو اتباع رسول اللہ کا ہوگا یا میرے
باپ کا اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ششم** جس جگہہ وبا پڑی ہو وہان نہ جانا
چاہیے اور اگر اسجگہہ وبا پڑے جہان رہتا ہو وہان سے وبا کے خوف سے نہ بھاگنا چاہیے
یہ حدیث حضرت وغیرہ بہت سے صحابہ سے مخفی رہی تھی چنانچہ **بخاری**[۱] اور مسلم مین کہ حضرت
حضرت عمرؓ ملک شام کی طرف نکلے اور رستہ مین انکو فوجی افسر ملے اور خبر دی کہ شام مین وبا
پڑی ہوئی ہے تب حضرت عمر نے لوگون سے اس بات کا مشورہ پوچھا کہ آیا شام کی طرف
جانا چاہیے یا پیچھے لوٹ جانا چاہیے کسینے کہا شام کی طرف چلنا چاہیے کسینے کہا
پیچھے لوٹ جانا چاہیے پھر عبدالرحمن بن عوف جو کہ اپنے کام کو کہین گئے ہوئے
تھے آگئے اور انھون نے کہا کہ مینے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اگر کسی زمین
مین وبا ہو تو وہان نہ جاؤ اور اگر اس زمین مین وبا پڑے جہان تم ہو تو وہان سے وبا کے
خوف سے نہ بھاگو **ہفتم** حضرت عمر سے اسقاط حمل کے فیصلے کی حدیث مخفی رہی اور وہ
حدیث یہ ہے جو کہ **بخاری**[۲] مین روایت ہے ہشام سے نقل کی اسنے اپنے باپ سے کہ حضرت
عمر نے صحابہ کو قسم دیکر پوچھا کہ کسینے آن حضرت صلعم سے اسقاط حمل مین کچھ فیصلہ سنا
ہے مغیرہ نے کہا مینے سنا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مین ایک غلام یا لونڈی
بدلہ دینے کا حکم فرمایا ہے حضرت عمر نے کہا تیرے ساتھہ اسپر کوئی گواہ ہے محمد بن مسلمہ
نے کہا مین بھی گواہ ہون **ہشتم** حضرت عمر کو وارث ہونے زوجہ کے خون بہای خاوند
سے . . . حدیث مخفی رہی تھی اور وہ حدیث یہ ہے جو کہ **ابوداؤد**[۳] اور ترمذی مین روایت
ہے سعید سے کہ کہلتے تھے عمر بن خطاب کہتے کہ دیت عصبات کے واسطے ہے اور مقتول کی

عورت اس سے وارث نہین ہوتی یہانتک کہ ضحاک بن سفیان نے حضرت عمر سے کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھا تھا کہ اشیم ضبابی کی عورت کو اسکے خون بہائی
سے وراثت دی پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے قول سے رجوع کیا نہم حضرت عمر اور عبد اللہ
بن عمر اور زید بن ثابت سے بدون طواف رخصت مکہ سے حیض والی عورت کی چلے آنکی
حدیث مخفی رہی تھی یہ بات نووی شرح صحیح مسلم کے صفحہ ۴۲۶ مین ہے اور مخالف ان تینون
صحابہ کے یہ دو حدیثین ہین پہلی حدیث بخاری[ا] اور مسلم مین روایت ہے ابن عباس
سے کہ لوگ امر کیے گئے ہین کہ اخیر وقت انکا (یعنے گھر کی طرف لوٹنے کا وقت) کعبہ
مین ہو (یعنے طواف کر کے لوٹین) لیکن طواف اس عورت کو معاف ہے جس کو
حیض آجاوے **ف** ابو الفیض محمد بن علی فارسی نے جواہر الاصول مین
اور نووی نے شرح صحیح مسلم کے مقدمہ مین اور قسطلانی نے شرح
صحیح بخاری کے مقدمہ مین اور نواب سید محمد صدیق حسن خانصاحب نے منہج الوصول
مین اور ابن الصلاح وغیرہ لوگون نے لکھا ہے کہ جسوقت کہے صحابی امر کیے گئے ہم
ساتھ فلانی بات کے یا کہے منع کیے گئے ہم فلانی بات سے یا کہے سنت ہے فلانی بات
پس یہ سب مرفوع ہے یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے **دوسری حدیث**
بخاری[ع] اور مسلم مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا حائض
ہوئی صفیہ رات روز چلنے کے مین پس کہا نہین گمان کرتی ہین اپنے کو مگر روکونگی
تم کو (یعنے کوچ کرنے سے مدینہ کو) اسلیے کہ مین حائض ہوئی اور طواف وداع
نہین کیا ہے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاک کرے اس کو اللہ اور زخمی کرے
کیا طواف کیا ہے دن نحر کے (یعنے طواف الزیارۃ) کہا گیا کہ ہان فرمایا کہ چل دہم
حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ حدیث مخفی رہی کہ جس عورت کا خاوند مر جاوے
وہ عورت اسی گھر مین جہان وہ مرا اپنے عدت پوری کرے یہانتک فریعہ بنت مالک

ا یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۲۳۶ مین اور مسلم مطبع جو کہ ... شرح نووی چھاپا ہے اسکے صفحہ ۴۲۶ مین ہے
ع یہ حدیث مشکوۃ مین کتاب المناسک باب خطبہ یوم النحر کی پہلی فصل مین ہے

نے جب اپنا قصہ ان کو سنایا تب ان کو معلوم ہوا - اور اسوقت مطابق فریعہ کی حدیث کے
فیصلہ کیا چنانچہ احمدؒ اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور
ابن ماجہ مین روایت ہی فریعہ بنت مالک سے کہ تحقیق زوج اُس کا نکلا تلاش مین
اپنے بھاگے غلام کی پھر قتل کیا لوگون نے اُس کو بولی پھر پوچھا مین نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ پھر جاؤن اپنے لوگون مین پس تحقیق زوج نے میرے نہین چھوڑی
میرے لیے جگھہ اور نہ خرچ سو فرمایا اچھا پس جب گئی مین حجرے مین پکارا مجھکو پس فرمایا
ٹھیر تو اپنے گھر مین جب تک کہ پہونچے لکھا اللہ کا اپنی مدت کو (یعنے عدت کی مدت
پوری ہونے تک) کہا فریعہ نے پس عدت تمام کی مین نے اسی گھر مین چار مہینے اور دس
دن بولی پس فیصلہ کیا اسی حکم سے بعد اسکے عثمان نے اور (حسن) صحیح کہا اسکو ترمذی
اور ذہلی اور ابن حبان اور حاکم وغیرہ نے یازدہم حضرت علی مرتضے پر حدیث عدت
حاملہ کی مخفی رہی تھی یہ بات مسک الختام شرح بلوغ المرام مین ہے بلکہ صحیح بخاری کے
صفحہ ۷۲۹ کے متن مین لکھا ہے کہ ابن عباسؓ کا بھی اسی پر فتوی تھا اور اسی کے
حاشیہ پر فتح الباری سے نقل کیا ہے کہ ابتدا مین ابن مسعودؓ کا بھی یہی قول تھا بعد
اسکے شاید ابن مسعودؓ نے اسسے رجوع کر لیا ہو اور انکے فتوی کے مخالف ہی یہ حدیث جو
کہ بخاریؒ مین روایت ہی مسور بن مخرمہ سے کہ تحقیق سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ تعالے
عنہا جنی پیچھے مرنے خاوند اپنے کے کتنی راتون کے بعد پھر آئی وہ نبی صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پاس پس اذن مانگا اسنے حضرت سے نکاح کا پس اذن دیا اسکو حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس نکاح کیا اُسنے **فائدہ** کہا ابن حجر نے بلوغ المرام
مین اور اصل اسحدیث کی صحیحین مین ہے اور یہ ایک روایت سے ہے کہ وہ یعنے
سبیعہ اسلمیہ جنی اپنے زوج کے مرنے کے چالیس راتون کے بعد اور مسلم کی ایک روایت
مین ہے کہ کہا زہری نے اور نہ دیکھا مین نے کچھ مضائقہ کہ نکاح کرے جس حال مین

اپنے خون مین ہے سوا اس کے کہ نہ نزدیک ہو اس کے زوج اُس کا دوازدہم حضرت
علیؓ اور زید بن ثابت اور ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ سے حدیث اُس عورت کو مہر دلائین گے
کہ جس کا زوج بدون اس سے صحبت کرنے سے مرگیا ہو اور مہر مقرر نہ کیا ہو مخفی رہی یہ
بات ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۹۴ مین ہے اور مخالف انکے ہے یہ حدیث جو
کہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی مین روایت ہے
علقمہ سے کہ نقل کی ابن مسعودؓ سے کہ وہ پوچھے گئے حکم ایک شخص سے کہ نکاح کیا ایک
عورت سے اور نہ معین کیا واسطے اسکے کچھ مہر اور نہ دخول کیا ساتھ اسکے یہانتک
کہ مرگیا پس کہا ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے واسطے اس عورت کے ہے مانند مہر
عورتون کے کہ اسکی قوم کی ہین (یعنے مہر مثل دینا آوے گا) نہ کم اور نہ زیادہ اور
اُس پر ہے عدت (یعنے وفات کی) اور واسطے اس کے میراث بھی ہے پس کھڑے
ہوے معقل بن سنان اشجعی اور کہا کہ حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیچ
حق بروع بیٹی واشق کے کہ ایک عورت تھی ہم مین سے مانند اس چیز کے کہ حکم کیا تو نے
پس خوش ہوئے ساتھ اس بات کے ابن مسعودؓ اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے
سیزدہم حضرت علی اور حضرت عباس اور حضرت فاطمہ سے حدیث پیغمبرون کے مال کی
نہ وارث ہونے کی مخفی رہی یہ بات بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۴۳۵ و ۹۹۶
مین اور صحیح مسلم کی جلد دوم کے صفحہ ۹۱ مین ہے اور مخالف انکے ہے یہ حدیث جو کہ بخاری
اور مسلم مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ حضرت فاطمہ نے
حضرت ابوبکرؓ سے بعد وفات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تقسیم وراثت چاہی جو
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیچھے چھوڑ گئے تھے اس مال مین سے جو اللہ تعالی نے
اُن کو دیا تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے اسکے جواب مین حضرت فاطمہ رضی
اللہ تعالی عنہا کو کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو مال کہ ہم چھوڑ جاوین

وہ سب فی سبیل اللہ ہے یہ بات سُنکر حضرت فاطمہؓ خفا ہو گئین اور حضرت ابوبکر رضؓ سے کلام ترک کردی اور ہمیشہ ترک کلامی رہی یہانتک کہ فوت ہو گئین **چہاردہم** حضرت علی نے مرتدین کو جلا دیا تھا اور حدیث مرتدین کے جلانے کی ان سے مخفی رہی تھی چنانچہ **بخاریؒ** مین روایت ہی عکرمہ سے کہا لائے گئے حضرت علی کے پاس زندیق پس جلا دیا ان کو پس پہونچی یہ خبر ابن عباسؓ کو پس کہا اگر ہوتا مین نہ جلاتا مین ان کو واسطے منع فرمانے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ نہ عذاب کرو ساتھ عذاب خدا تعالی کے کہ جلاتا ہے اور البتہ قتل کرتا مین اُن کو بموجب فرمانے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو شخص بدل ڈالے دین اپنا پس مار ڈالو اُسکو **فائدہ** ابوداؤدؒ مین ہے کہ قول ابن عباسؓ کا جب حضرت علیؓ کو پہونچا تو کہا حضرت علی نے کہ سچ کہا ابن عباس نے **پانزدہم** فجر کی سنت اور فرض کے درمیان داہنے کروٹ پر لیٹنے کی حدیث عبداللہ بن عمرؓ اور ابن مسعودؓ اور ابراہیم نخعی سے مخفی رہی تہی اور ابن عمر نے تو اس فعل کو بدعت کہا ہے اور ابن مسعودؓ نے اس سے انکار کیا ہے اور ابراہیم نخعی تابعی نے اسکو ضجعت الشیطان کہا ہے ذکر کیا ہے اس بات کو شہاب الدین احمد قسطلانی نے **مواہب اللدنیہ**ؒ مین اور اس فعل یعنے فجر کی سنت اور فرض کے درمیان داہنی کروٹ پر لیٹنے کی سنت ہونے کی حدیث مخالف ابن عمر اور ابن مسعود اور ابراہیم نخعی کے **پہلے** یہ ہے جو کہ **بخاریؒ** مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہا کہ تہے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پڑہتے دو رکعتین فجر کی لیٹتے اپنے داہنے پہلو پر **دوسری** حدیث یہ ہے جو کہ **امام احمدؒ** اور **ابوداؤد** اور **ترمذی** مین روایت ہی ابی ہریرہ رضے اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب پڑہے کوئی تم مین سے دو رکعتین پہلے نماز صبح سے یعنے سنتین فجر کی تو لیٹے داہنے کروٹ پر **فائدہ** کہا ترمذی نے

له یعنی بخاری کی چھاپہ احمدی
عله یعنی صفحہ ۱۰۲۳ مین اسکے چھاپہ اول
عه یعنی حدیث ابوداؤد کی چھاپہ ... مین جو کہ ۱۲۰۱ ... ایسے جلد ... مین چھاپہ ... مین ہے
دوسرے صفحہ ۲۱۲ مین ہے
یعنی مواہب اللدنیہ ... صفحہ ... جلد
یعنی ... ہے
بخاری کی چھاپہ احمدی ... مین اور بلوغ
... باب ... صلوۃ التطوع
مین ہے
حدیث بلوغ المرام ... باب صلوۃ التطوع مین ہے

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ یہ حدیث صحیح ہے بخاری
اور مسلم کی شرط پر **راقم کہتا ہے** کہ اس باب مین اور حدیثین بھی آئی ہین اور جس
کو اس مسئلے مین زیادہ تر تحقیق منظور ہو وہ یہ مسئلہ ہماری کتاب بلاغ المبین فی اتباع
خاتم النبیین سے دیکھ لے **شانزدہم** چاشت کی نماز پڑھنے کی حدیث بھی عبداللہ بن
عمر اور ابن مسعود سے مخفی رہی تھی اور ابن عمر نے چاشت کی نماز کو بدعت کہا ہے اور ابن
مسعود نے اس سے انکار کیا ہے ذکر کیا ہے اس بات کو شہاب الدین احمد قسطلانی نے
مواہب اللدنیہ مین اور نووی نے **شرح صحیح مسلم** مین۔ اور چاشت کی نماز
سنت ہونے کے باب مین **صحیح مسلم** مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے اور **بخاری**
اور مسلم مین امہانی رضی اللہ تعالے عنہا سے اور **مسلم** مین معاذہ سے **اور مسلم**
مین ابی ذر سے اور **ترمذی** مین ابی الدرداء اور ابی ذر سے اور **ابوداود اور**
دارمی مین نعیم بن ہمار غطفانی سے اور **ترمذی اور ابن ماجہ** مین انس سے اور
ابوداود مین معاذہ بن انس جہنی سے اور **احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ** مین
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور **موطا امام مالک** مین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا سے **اور ترمذی** مین ابی سعید رضی اللہ عنہ سے اور **صحیح ابن حبان** مین
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے یہ سب حدیثین اور سوای ان کے اور حدیثین بھی
مین جو چاہے دیکھ لے **ہفدہم** عبداللہ بن مسعود سے رکوع مین گھٹنے پکڑنے کی حدیث
مخفی رہی تھی بلکہ سب صحابہ ہاتھوں سے گھٹنوں کے پکڑنے کے ہی قائل تھے لیکن
ابن مسعود اور ان کے شاگرد اس بات کے قائل نہین تھے یہ بات ترمذی چھاپہ احمدی
دہلی کے صفحہ ۵۰ مین ہے۔ اور مخالف ابن مسعود کے ہین یہ دو حدیثین جو کہ اب آتی ہین
پہلی حدیث ابوداود اور ترمذی اور نسائی مین روایت ہے علقمہ سے
کہا علقمہ نے کہ کہا عبداللہ (ابن مسعود) نے کہ سکھلائی ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے نماز پس اللہ اکبر کہا اور اوٹہائے دونون ہاتہہ اپنے پس جب رکوع کیا تطبیق
کی (یعنے ایک ہاتہہ کی انگلیان دوسرے ہاتہہ کی انگلیون مین ڈالکر دونون ہاتہہ دونو
رانون کے درمیان مین رکہے) کہا علقمہ نے پس پہونچی یہ بات سعد بن ابی وقاص
کو پس کہا سچ کہا بہائی میرے نے تحقیق تھے ہم کرتے اسکو پہر امر کیے گئے ہم ساتھہ
اسکے (یعنے رکوع مین گھٹنون پر ہاتہہ رکہنے کے) **دوسری حدیث بخاری** مین روایت
ہے ابی یعفور سے کہا اسنے سنا مین نے مصعب بن سعد سے کہ کہا مصعب بن سعد نے
نماز پڑہی مین نے طرف پہلو باپ اپنے کے پس تطبیق کی مین نے درمیان دونون
رانون اپنی کے پس منع کیا مجہہ کو باپ میرے نے اور کہا تہے ہم کرتے اسکو پس منع کیے گئے
ہم اس سے اور امر کیے گئے ہم یہ کہ رکہین ہم ہاتہون اپنے کو اوپر گہٹنون کے
ہجدہم مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ کہا بیہقی نے کہ ابن مسعودؓ
نے فراموش کیا قرآن سے اس چیز کو کہ نہین اختلاف کیا ہے بیچ اس کے مسلمانون
نے اور وہ دو سورتین ہین قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ
یعنے ان سے یہ دونون سورتین مخفی رہی تہین اور وہ اسکے قائل نہ تھے کہ یہ دونون
سورتین قرآن کی ہین **نوزدہم** ہدی کے روانہ کرنے سے محرم پر جو چیزین حلال
ہین وہ حرام نہین ہوتی ہین یہ حدیث عبد اللہ بن عباس سے مخفی رہی تھی چنانچہ
موطا امام مالک مین روایت ہی عمرہ بنت عبد الرحمن سے کہ زیاد بن ابی
سفیان نے لکہا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو کہ عبد اللہ بن عباسؓ کہتے
ہین جو شخص ہدی روانہ کرے تو اس پر حرام ہو گئین وہ چیزین جو حرام ہین محرم پر یہان
تک کہ ذبح کی جاوے ہدی سو مین نے ایک ہدی تمہارے پاس روانہ کی ہے تم مجہے
لکھہ بہیجو اپنا فتوی یا جو شخص ہدی لیکر آتا ہے اسکے ہاتھہ کہا بہیجو عمرہ نے کہا کہ
حضرت عائشہ بولین ابن عباس جب کہتے ہین ویسا نہین ہے مین نے خود اپنے ہاتھہ

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہار بٹی تھی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اپنے ہاتھ سے لٹکائے اور اس کو روانہ کیا میرے باپ کے ساتھ سو آپ پر کوئی چیز حرام نہ
ہوئی ان چیزوں مین سے جنکو حلال کیا تھا اللہ تعالیٰ نے انکے لیے یہانتک کہ ذبح
ہوگئی ہدی **فائدہ** زرقانی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ کہا بیہقی نے کہ
کہا زہری نے کہ جب یہ حدیث صحابہ کرام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
سنی تو عبداللہ بن عباس سے فتوی پوچھنا ترک کردیا **بستم** عکرمہ کو بائیس تکبیرین جو
کہ چار رکعت والی نماز مین ہوتی ہین مخفی رہی تھین چنانچہ بخاری مین روایت ہے
عکرمہ سے کہ کہا نماز پڑہی مینے پیچھے ایک بوڑہے کے یعنے ابی ہریرہ کے مکہ مین پس
کہین بائیس تکبیرین پس کہا مین نے واسطے ابن عباس کے کہ تحقیق یہ شخص احمق
ہے پس کہا ابن عباس نے گم کرے تجہہ کو مان تیری یہ سنت ابی القاسم صلے اللہ علیہ
آلہ وسلم کی ہے **فائدہ** بسبب طول ہونے کتاب کے مخفیات صحابہ مین صرف اسی
قدر حدیثون پر اکتفا کیا گیا ورنہ اگر تلاش کرین تو یقین ہے کہ اسی مقدمہ مین ایک
بڑی کتاب طیار ہو لیکن چونکہ غرض ہماری اس مخفیات کے لکھنے سے یہی ہے کہ
لوگون کو معلوم ہو جاوے کہ جب کہ بہت سی صحابہ کو جو کہ اکثر اوقات حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہی کی صحبت مبارک مین رہتے تھے سب حدیثین ملی نہین تہین تو
مجتہدون کو کیا ملی ہون گی سو عاقل آدمی اسی قدر حدیثون سے جو کہ نقل کی
گئی ہین اس بات کو خوب سمجھ لیوے گا اور ائمہ اربعہ نے جو مسائل دین مین اجتہاد
اور استنباط کیا ہے تو اپنے آپ کو امام قرار دینے اور لوگون کے مقتدی بننے
اور صاحب مذہب کہلانے کے لیے نہین کیا اور انکی یہ نیت نہ تھی کہ ہم اپنا
کوئی خاص مذہب کھڑا کرین اور لوگون کو اسپر رغبت کرکے کچھ شہرت یا عزت حاصل
کرین ان بزرگان دین کی نیت ایسی کدورتون سے بالکل پاک اور انکے دل ایسے

ف چاہیے ان [illegible] کو [illegible] صحابہ [illegible] بخاری [illegible]

حضرات سی بالکل صاف تہے انکو سوای اپنے ذاتی فائدے کے اور کوئی غرض نہ تہی اسی واسطے اپنی تقلید سی لوگون کو منع کرتے رہتے تہے اور ہماری دلون مین جو انکی بزرگی اور ان کے کمال کا اثر ہے تو وجہ اسکی یہ ہے کہ وہ خود متبوع اور صاحب شریعت بننے کا قصد نہ رکہتے تہے اور اپنے اجتہاد اور استنباط کو ساری جہان کے لوگون سی قبول کرانے کا شوق نہ رکہتے تہے بلکہ جہانتک اون سی اپنی ذات کی بہلائی اور لوگون کے نفع کے وسطے ہو سکتا تہا وہ احادیث نبوی یا اقوال صحابہؓ سے مسائل کو استخراج کرتے اور لوگون کی ضرورت اور حاجت کو رفع کرتے اور صاف صاف کہدیا کرتے کہ اگر کوئی بہی قول ہمارا قرآن اور حدیث کے خلاف پاؤ تو اُسے ہرگز نہ مانو اور اسپر عمل کرنا حرام سمجہو اور بیان اسکا اس کتاب مین قریب گذرا

گیارہوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلد امام اعظم کے حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ موجب حدیث اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ یعنے پانی پاک ہے نہین ناپاک کرتی اوسکو کوئی چیز پانی کے لوٹے کے اندر اگر کوئی پیشاب بلادی تو حدیث پر چلنے والے اوس کو ناپاک نہین سمجہتے اور اس سی وضو کرنا اور اسکو پینا جائز جانتے ہین سو جواب اس کا دو طرح پہ ہے اول یہ کہ یہ سراسر بہتان ہے حدیث پر چلنی والون کا یہ عقیدہ ہرگز نہین ہے بلکہ انکا عقیدہ تو یہ ہے کہ پانی اگر قلتین کے مقدار سے یعنے سوا چہ من تول سے کم ہو تو پیشاب وغیرہ نجاست کے پڑنے سے ناپاک ہوجاتا ہے اور اگر پانی قلتین کے مقدار یعنے تول مین سوا چہ من ہو تو جب تک کہ نجاست کی پڑنے سے اسکا رنگ نہ متغیر ہوجاوے یا مزا نہ بگڑجاوے یا بو نہ آنے لگے تب تک پاک ہے اور دلیل اسکی یہ حدیث ہی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ يَكُوْنُ فِي الْفَلَاةِ

بانی یہ کتاب بیان نہین کیا ہے کہ حدیث پانی پاک ہے تو اس حدیث میں نقل بیان نہیں جس سے پانی کی اجازت معلوم ہو

مِنَ الْاَرْضِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ
الْخُبْثَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَفِيْ اُخْرٰى لِاَبِيْ دَاوُدَ فَاِنَّهُ لَا يَنْجُسُ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ صَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ
حِبَّانَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ پوچھے
گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم احوال سے پانی کے کہ ہوتا ہے میدان مین ریز
کے اور وہ پانی کہ باری باری آتے اوس پر جانور اور درندے تب فرمایا جس وقت
کہ ہو پانی دو قلہ نہین اوٹھاتا ناپاکی کو (یعنے ناپاک نہین ہوتا) روایت کیا اس
حدیث کو احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے اور
بیچ ابوداؤد کی دوسری روایت کی یون ہے کہ بیشک وہ ناپاک نہین ہوتا اور یہہ
حدیث صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان اور دارقطنی اور حاکم نے **فائدہ**
سید محمد نذیر حسین صاحب نے معیار الحق مین لکھا ہے کہ قلہ حجازی مٹکے کو
کہتے ہین کہ جس مین بقدر اڑہائی مشک کے (یعنے سوا چہ من) پانی آتا ہے اور دلیل
اسکی یہ حدیث ہی جو کہ نقل کی ہے امام شافعی نے اپنی مسند مین کہ فرمایا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب پانی ہو بقدر دو قلون کے ساتھہ قلون موضع ہجر کے
تو وہ نجس نہین ہوتا اور ابن جریج راوی اس حدیث کے کہتے ہین کہ مین نے
دیکھا قلہ ہجر کو تو اس مین دو مشکین اور کچھ زیادہ پانی آتا تھا تو کہا امام شافعی
نے کہ پس احتیاط اس مین ہے کہ اڑہائی مشکین ایک قلہ ہجر کے مین مقرر کی
جاوین یہ بات بحر الرائق شرح کنز الدقائق مین ہے اور معیار الحق مین
ہے کہ اس حدیث پر عمل ہے امام شافعی اور امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق اور
امام ابو عبید اور امام ابو ثور اور ایک جماعت کا محدثین مین سے اور تمام
ائمہ شافعیہ کا سوائے غزالی اور رویانی کے اور صحیح ہوئے ہین اس حدیث کے امام

شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد اور اسحاق اور ابو ثور اور جماعت دوسری اور تصحیح
کی ہے اس حدیث کی ابن خزیمہ اور ابن حبان اور دار قطنی اور حاکم نے اور کہا یحیے
بن معین نے کہ یہ حدیث خوب پختہ ہے اور کہا بیہقی نے یہ حدیث موصول الاسناد اور
صحیح ہے۔ اور کہا منذری نے کہ اسکی اسناد جید ہیں اور اسپر کسی طرحکا غبار نہین
اور کہا ابن ماجہ نے کہ یہ حدیث صحیح ہے انتہے ملخصًا اور بسبب صحیح ہونے اس حدیث
کے امام اعظم کے شاگرد امام ابو یوسف نے بھی اسکو مان لیا ہے بلکہ انہون نے تو عمل
بھی اسپر کر لیا ہے چنانچہ ردالمحتار شرح درالمختار وغیرہ مین لکھا ہے کہ امام
ابو یوسف نے جبکہ جمعے کی نماز لوگون کے ساتھ پڑھ لی تو لوگون نے انکو اس بات
کی خبر پہونچائی کہ جس حمام مین سے جمعہ کی نماز کے واسطے آپ نے غسل کیا تھا
اس مین سے چوہا نکلا ہے تب امام ابو یوسف نے کہا کہ مین عمل کرتا ہون موافق
قول اپنے بھائیون اہل مدینہ کے (مطابق حدیث) اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ
يَحْمِلْ خُبْثًا کے انتہے اب اگر کوئی حنفی یہ بات کہے کہ حدیث قلتین کو بعض علماء نے
مضطرب کہا ہے تو جواب یہ کہ جن لوگون نے اسکو مضطرب کہا ہے ان کے
مقابلین نے دندان شکن جواب بھی انکو دیے ہین سو جسکو اس بات کا دیکھنا
منظور ہو وہ نیل الاوطار شرح منتقے الاخبار چھاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ
۳۱ مین سے دیکھ لیوے تو انشاء اللہ تشفی ہوجاوے گی اور بڑے بڑے محدثون
اور مجتہدون نے اسکی تصحیح بھی کی ہے اور اس پر عمل بھی کیا ہے علاوہ اس کے
حنفیہ کس منہ سے قلتین کی حدیث کو مضطرب کہتے ہین انکے امام کے نزدیک تو
جسقدر ضعیف اور مرسل حدیثین ہین سب عمل کے لائق ہین چنانچہ عقود الجواہر
المنیفہ فی ادلۃ مذہب ابی حنیفہ مین لکھا ہے وَمِنْهَا يُرْوَى عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ
يَقُوْلُ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ آرَاءِ الرِّجَالِ یعنے اور ان مین سے

[حاشیہ]
۵۰ مضمون ردالمحتار شرح درالمختار چھاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۱۳۳ مین
۵۶ عبارت عقود الجواہر المنیفہ چھاپہ مصر کے صفحہ ۱۲ مین

ہے کہ روایت کیا گیا ہے اُس سے (یعنے ابوحنیفہ سے) کہ تحقیق وہ تھے کہتے حدیث ضعیف بہت دوست ہی میرے نزدیک لوگون کی رائے سے اور عینی شرح ہدایہ مین لکھا ہے اَلمَرَاسِیلُ عِندَنَا حُجَّۃٌ یعنے حدیثین مرسل ہمارے نزدیک حجت ہین اور اگر سچ پوچھیے تو حنفیہ کے مذہب کی تو بناہی ضعیف حدیثون پر رکھی گئی ہے سو جسکو اس بات کی زیادہ تر تحقیق منظور ہو وہ کتاب ہدایہ کا کوئی سا صفحہ نکالکر دیکھ لیوے کہ کس قدر ضعیف حدیثون سی استدلال پکڑا ہے اور بیان اسکا اس کتاب مین بارہوین مغالطے کے جواب مین قریب آنیوالا ہے۔ اور حدیث اَلمَاءُ طَھُورٌ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیٌٔ الخ وارد ہوئی ہے بیر بضاعہ کے حق مین کہ نام ایک کنوئین کا ہی مدینہ مین اور نیز وارد ہوئی ہے پانی کی جو ہڑ اور حوض اور گڑھے وغیرہ کثیر پانی کے حق مین بہی اور وہ دونون پوری حدیثین یہی ہین عَنْ اَبِی سَعِیدِ الخُدرِیِّ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہُ قَالَ قِیلَ یَا رَسُولَ اللہِ اَنَتَوَضَّأُ مِن بِیرِ بُضَاعَۃَ وَھِیَ بِیرٌ یُلقیٰ فِیہِ الحِیَضُ وَلُحُومُ الکِلَابِ وَالنَّتنُ فَقَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِنَّ المَاءَ طَھُورٌ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیٌٔ رَوَاہُ اَحمَدُ وَالتِّرمِذِیُّ وَاَبُودَاودَ وَالنَّسَائِیُّ وَابنُ مَاجَۃَ وَالدَّارَقُطنِیُّ وَالبَیہَقِیُّ وَقَالَ التِّرمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیثٌ حَسَنٌ وَقَالَ اَحمَدُ حَدِیثُ بِیرِ بُضَاعَۃَ صَحِیحٌ وَفِی رِوَایَۃٍ لِاَبِی دَاودَ اَنَّہٗ یُستَسقیٰ ذٰلِکَ مِن بِیرِ بُضَاعَۃَ روایت ہی ابی سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ لوگون نے کہا یا رسول اللہ بہلا وضو کرین ہم بیر بضاعہ سے اور وہ ایک کنوان ہے کہ اس مین ڈالے جاتے ہین حیض کے لتے اور کتون کے گوشت اور بدبو کی چیزین تب فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیشک پانی پاک ہی نہین ناپاک کرتی اوسکو کوئی چیز روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارقطنی اور بیہقی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن

۹ حاشیہ عینی شرح ہدایہ جلد اول مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ... ۱۰ جلد اول ... الدراری ... باب الماء ... فصل ... بلوغ المرام ... کتاب الطہارۃ ... باب المیاہ ... اور یہ روایت بیر بضاعہ ... ابوداؤد ... کنوان ... سے ...

ہے اور کہا احمد نے حدیث بیر بضاعہ کی صحیح ہے اور بیچ ایک روایت ابی داؤد کے
یون ہے تحقیق شان یہ ہے کہ پلایا جاتا ہے آپ کو پانی بیر بضاعہ سے **وَعَنْ**
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ انْتَهَيْنَا اِلٰى غَدِيْرٍ فَاِذَا فِيْهِ جِيْفَةُ حِمَارٍ
قَالَ فَكَفَفْنَا عَنْهُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ
لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ فَاسْتَقَيْنَا وَارْوَيْنَا وَحَمَلْنَا **ترجمہ** اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا پہونچے ہم ایک گڑھے پانی کے پاس پس ناگہاں اُس
مین ایک گدہا تہا مرا ہوا کہا راوی نے پس پیچھے ہٹے ہم اس سے یہانتک کہ آئے
ہمارے پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پس فرمایا آپنے بیشک پانی پاک ہے
نہین ناپاک کرتی اسکو کوئی چیز پس پی لیا ہمنے اور پلایا ہم نے اور اٹھا لیا ہمنے

فائدہ یہ دونو حدیثین صریح دلیل ہین اسبات پر کہ کنوئین یا جوہڑ یا حوض وغیرہ
کثیر پانی مین اگر کوئی نجس چیز جا پڑے تو پانی ناپاک نہین ہوتا لیکن کسی چیز کے
پڑنے کے سببسے اگر پانی کا رنگ متغیر ہو جاوے و یا اس مین سے بدبو آنے لگے و یا
اسکا مزا بگڑ جاوے تو وہ پانی ناپاک ہو جاتا ہے جیسا کہ دلالت کرتی ہے اسپر
یہ حدیث **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ اِلَّا مَا غُلِبَ بِهٖ عَلٰى رِيْحِهٖ
وَطَعْمِهٖ وَلَوْنِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَضَعَّفَهُ اَبُوْ حَاتِمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ
اِلَّا اَنْ تَغَيَّرَ رِيْحُهٗ اَوْ طَعْمُهٗ اَوْ لَوْنُهٗ بِنَجَاسَةٍ تَحْدُثُ اور روایت ہے ابی امامہ
باہلی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک پانی
نہین ناپاک کرتی اسکو کوئی چیز مگر جبکہ غلبہ کیا جاوے (یعنے نجاست غلبہ کرے)
اسکی بو پر اور مزہ پر اور رنگ پر روایت کیا اسحدیث کو ابن ماجہ نے اور ضعیف کہا
اسکو ابو حاتم نے اور بیہقی کی روایت مین یون ہے کہ بیشک پانی پاک کرنے والا

ہے مگر یہ کہ بدل جاوے بو اسکی یا مزہ اسکا یا رنگ اسکا نجاست سے جو پیدا ہوا اس مین ❊

فائدہ کہا امام شوکانی نے دراری مضیہ شرح درر البہیہ مین کہ یہ زیادتی استثنا کی بالاتفاق ضعیف ہی لیکن اس مضمون پر اجماع واقعہ ہے نقل کیا اسکو ابن المنذر اور ابن ملقن نے البدر المنیر مین اس زیادتی استثناء سے معلوم ہوا کہ اگر تینون مین سے ایک بھی کسی چیز نجس کے پڑنے کے سبب سے بدل جاوے تو پانی ناپاک ہوجاتا ہے غرض کہ پانی اگر قلتین کے مقدار ہو یا قلتین سے زیادہ ہو اسکا حکم تو یہی ہے لیکن پانی اگر قلتین کے مقدار سے کم ہو تو اسکے اندر اگر تھوڑی سی کوئی نجس چیز بھی پڑجاوے تو پانی ناپاک ہوجاویگا اور یہی باعث ہی کہ حضرت نے ٹھیرے ہوئے پانی مین یعنے قلیل پانی کے اندر پیشاب کرنے سے اور جنب کی حالت مین اسکے اندر بیٹھکر نہانے سے منع فرمایا ہے دیکھ لیجیے وہ حدیث یہ ہے **وَعَنْ** اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ قَالُوْا كَيْفَ يَفْعَلُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ نہ پیشاب کرے ایک تمہارا بیچ پانی ٹھیرے ہوئے کے جو کہ نہین بہتا پھر غسل کرے اس مین یعنے دور ہے عاقل سے کہ جس پانی مین پیشاب کرے پھر اسی مین نہاوے) روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین ہے فرمایا کہ نہ نہاوے ایک تمہارا پانی ٹھہرے ہوئے مین اسحالت مین کہ وہ جنبی ہو کہا لوگون نے کسطرح کرے ای ابوہریرہ کہا لیوے اس مین سے لینے کر (یعنے چلو لیکر باہر پانی کے نہاوے) **فائدہ** مراد پانی سے یہان پانی قلیل ہے کیونکہ اگر کثیر ہو تو حکم جاری کا رکھتا ہے اور پیشاب وغیرہ سے نجس نہین ہوتا اور نہانا

اس مین جائز ہے اور یہ جو کہا ابوہریرہؓ نے کہ لیوے پانی اٹھا کر اس سے معلوم ہوا کہ
اگر جنبی غسل کے لیے پانی لینے کے واسطے ہاتھ ناپاک اپنا اس مین ڈبا دے تو مستعمل
نہ ہوگا لیکن یہ حکم اسقدر پانی کے لیے نہین جو کہ لوٹے یا پیالے یا تہلیا وغیرہ مین
ہوا کرتا ہے ایسے باسن مین اگر کوئی اپنا نجس ہاتھ ڈبا وے تو پانی خراب ہوجاویگا
کیونکہ بخاریؒ اور مسلم مین روایت ہے اسی سے کہ کہا فرمایا جناب رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے کہ جب جاگے کوئی تم مین نیند سے تو نہ ڈالے اپنا ہاتھ باسن مین
جب تک کہ نہ دہووے اُس کو تین بار (اسلیے) کہ وہ نہین جانتا کہ کہان رہا رات
کو ہاتھ اُسکا **ف** پانی کی پاکی اور ناپاکی مین حدیث پر چلنے والون کا تو یہی عقیدہ
ہے جو کہ مذکور ہوا لیکن امام اعظم کے مقلد جو دہ در دہ کے قائل ہین آجتک حدیث
دہ در دہ کی نہین لاسکے یہانتک کہ مولوی محمد حسین صاحب لاہوری نے انکے
لیے فی حدیث اور فی آیت ایک عرصہ سے دس روپیہ انعام دینے کا اشتہار بھی جاری
کر رکھا ہے کہ شاید دنیا کے طمع ہی سے حدیث دہ در دہ وغیرہ دکھلاوین ؎

بدوزد شرہ دیدۂ ہوشمند … در آرد طمع مرغ و ماہی بہ بند

لیکن افسوس ہے کہ اسپر بھی امام اعظمؒ کے مقلد نہ تو دہ در دہ کی کوئی حدیث صحیح
دکھلاتے ہین اور نہ حدیث الماء طہور الخ اور حدیث قلتین وغیرہ مانتے ہین
لیکن کیونکر مانین مذہب چھوٹتا ہے اور حدیث دہ در دہ کی کہان سے لاوین
اس کا تو کہین نشان بھی نہین اگر ہوتی تو صاحب درمختارؒ و بحرالرائق سے
نقل کرکے کیون لکھ جاتے کہ حد پانی کثیر کی دہ در دہ مقرر کرنی محض بے اصل ہے
اسکی کوئی دلیل نہین اور جو صدر الشریعۃ نے (شرح وقایہ) مین جواب دیا ہے سو وہ
مردود ہے انتہے

بارہوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ قرآن اور حدیث
کا ایسا کوئی مسئلہ نہین ہے جو کہ مجتہدون کو نہ ملا ہو یا انہون نے کسی مسئلہ پہ
قرآن اور حدیث کے خلاف عمل کیا ہو اور لوگون کو اسپر فتوے دیا ہو سو جواب
اسکا یہ ہے کہ یہ بات بالکل غلط ہے اگر کوئی شخص تامل کرے تو اکثر پاویگا کہ ایک
طرف تو حدیث صحیح ہے اور ایک طرف راے امام کی ہے اس حدیث صحیح کے مخالف
اور فتوی امام کی راے پر ہے چنانچہ واسطے تصدیق اس دعوی کے مشت نمونہ
خرواری ایک سو مسئلہ امام اعظم کا مخالف احادیث صحیحہ نبویہ کے اس مقام پر معرض
نقل مین لاتا ہون دیکھہ لیجیے **مسئلہ اول** ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف قرآن
اور حدیث کے یہ ہے جو کہ **فقہ اکبر** اور **شرح عقاید النسفی** مین لکھا ہے
اَلْإِيمَانُ هُوَ الْإِقْرَارُ وَالتَّصْدِيقُ وَإِيمَانُ أَهْلِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَزِيدُ وَ
لَا يَنْقُصُ یعنے ایمان اقرار ہے اور تصدیق ہے اور ایمان اہل آسمان اور زمین
کا نہین زیادہ ہوتا اور نہین کم ہوتا سو **امام اعظم** نے خلاف کیا ہے اس مسئلہ میں
کلام اللہ کی صریح کئی آیتون کا بھی اور حدیثون کا بھی اسلیے کہ ایمان بڑھتا
بھی ہے اور کم بھی ہوتا ہے چنانچہ فرمایا اللہ سبحانہ وتعالے نے وَإِذَا تُلِيَتْ
عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا یعنے جب پڑھی جاتی ہین اوپر انکے نشانیان
اسکی زیادہ کرتی ہین انکو ایمان **فائدہ** تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن
اور تفسیر کبیر مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ یہ آیت صریح دلیل ہے بیچ زیادہ
ہونے ایمان کے اور کہا واحدی نے عام اہل علم سے کہ جس شخص کے پاس زیادہ
اور قوی دلائل ہون اثبات کے اسکا ایمان بھی زیادہ ہوتا ہے اور تفسیر
معالم التنزیل مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ کہا عمر بن حبیب نے کہ
تھی اسکو صحبت (یعنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے) کہ ایمان کم بھی ہوتا ہے

اور زیادہ بھی انتھے علاوہ اس آیت کے آٹھ آیتین اور اسی مضمون کی لایا ہے
بخاری اس غرض سے کہ ایمان بڑھتا بھی ہے اور کم بھی ہوتا ہے اور چنانچہ صحیح
بخاری مین لکھا ہے **بَابُ** قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ
عَلٰى خَمْسٍ وَهُوَ قَوْلٌ وَفِعْلٌ وَيَزِيْدُ وَيَنْقُصُ یہ باب اس بیان مین ہے کہ فرمایا
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بنا کیا گیا ہے اسلام پانچ چیز پر اور (ایمان) اقرار
ہے اور عمل ہے اور ایمان زیادہ بھی ہوتا ہے اور کم بھی (پہلی آیت) قَالَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ فرمایا اللہ غالب اور بزرگ نے تو کہ
بڑھاوین ایمان مین ساتھ ایمان اپنے کے (تفسیر جلالین مین اس آیت
کی تفسیر مین لکھا ہے کہ ایمان بڑھتا ہے ساتھہ شریعتون دین کے (دوسری آیت
فرمایا اللہ تبارک وتعالے نے وَزِدْنٰهُمْ هُدًى اور زیادہ کی ہمنے انکو ہدایت
(تیسری آیت) فرمایا اللہ تعالے نے وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ہے
اور زیادہ دیتا ہے اللہ تعالی ان لوگون کو کہ راہ پائی ہے راہ پانا (تفسیر فتح
البیان مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ ہدایت پای ساتھہ ایمان کے
ہدایت پانا (چوتھی آیت) وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰهُمْ تَقْوٰهُمْ
اور جن لوگون نے راہ پائی زیادہ دی انکو ہدایت اور دی انکو پرہیزگاری
انکی (پانچوین آیت) وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِيْمَانًا اور زیادہ ہون وہ لوگ
جو ایمان لائے ہین ایمان مین (چھٹی آیت) وَقَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ
هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا اور فرمایا اللہ غالب اور بزرگ
نے کس کو تم مین سے زیادہ کیا اس نے ایمان پس جو لوگ کہ ایمان لائے ہین
پس زیادہ کیا انکو ایمان (موضح القرآن مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے
کہ کلام اللہ جس مسلمان کے دل کے خطرے سے موافق پڑتا وہ کہتا مجھ کو اس نے

ایمان زیادہ کیا یہ بہی لفظ بولتے منافق حباً نکے چھپے عیب بیان کرنا لیکن
مسلمان کہتے خوش وقتی سے اور منافق کہتے شرمندگی سے (ساتوین آیت)
وقولہ ۔ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا اور فرمایا اللہ تعالی نے پس ڈرو تم ان سے
پس زیادہ کیا انکو ایمان (آٹھوین آیت) وَقَوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا
اور نہ زیادہ کیا انکو مگر ایمان اور اطاعت کرنا اور بخاری مین لکھا ہی بَابُ
زِيَادَةِ الْإِيمَانِ وَنُقْصَانِهٖ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَزِدْنَاهُمْ هُدًى وَيَزْدَادَ الَّذِينَ
آمَنُوا إِيمَانًا وقال اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ فَاِذَا تَرَكَ شَيْئًا مِنَ الْكَمَالِ
فَهُوَ نَاقِصٌ یعنی یہ باب ایمان کے زیادہ ہونے اور کم ہونے کے بیان مین ہے
اور فرمایا اللہ تعالی نے اور زیادہ کیا ہم نے ان کو ہدایت اور فرمایا اللہ تعالے
نے اور زیادہ ہوں وہ لوگ جو ایمان لائے ہین ایمان مین اور فرمایا اللہ تعالے
نے آج کے دن پورا کیا مینے واسطے تمہارے دین تمہارا ۔ پس جب ترک کرے
کوئی کسی چیز کو کمال سے پس وہ ناقص ہے اور مقاصد حسنہ مین ہے لَوْ
وُزِنَ إِيمَانُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ مَعَ إِيمَانِ النَّاسِ لَرَجَحَ إِيمَانُ أَبِي بَكْرٍ یعنی
اگر وزن کیا جاوے ایمان ابی بکر صدیق کا ساتھ ایمان اور لوگون کے البتہ
زیادہ ہووے ایمان ابوبکر کا فائدہ کہا امام شوکانی نے الفوائد المجموعہ
فی احادیث الموضوعہ مین کہ سند حدیث کی صحیح موقوف حضرت عمر پر ہے اور لیکن
مرفوع ضعیف ہی اور تنزیہ الشریعۃ مین ساتھ اس لفظ کے ہے اَلْإِيمَانُ
قَوْلٌ وَعَمَلٌ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ یعنی ایمان اقرار ہے اور عمل ہے اور ایمان زیادہ
بھی ہوتا ہے اور کم بھی فائدہ کہا شیخ عبد الحق نے شرح سفر السعادت مین
کہ اس حدیث کو جو زرقانی نے بھی روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب
ہے اور مسند امام احمد مین روایت ہی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ کی

اَلْاِیْمَانُ یَزِیْدُ وَیَنْقُصُ یعنے ایمان زیادہ بھی ہوتا ہے اور کم بھی ہوتا ہے ✤

فائدہ جناب شیخ سید محی الدین عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین مین فرماتے ہین وَنَعْتَقِدُ اَنَّ الْاِیْمَانَ قَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَمَعْرِفَۃٌ بِالْجَنَانِ وَعَمَلٌ بِالْاَرْکَانِ یَزِیْدُ بِالطَّاعَۃِ وَیَنْقُصُ بِالْعِصْیَانِ وَیَقْوٰی بِالْعِلْمِ وَیَضْعُفُ بِالْجَھْلِ وَبِالتَّوْفِیْقِ یَقَعُ کَمَا قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّھُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ وَمَا جَازَ عَلَیْہِ الزِّیَادَۃُ جَازَ عَلَیْہِ النُّقْصَانُ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَقَوْلُہٗ عَزَّ وَجَلَّ لِیَسْتَیْقِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ وَیَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِیْمَانًا وَمَا رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّھُمْ قَالُوْا اَلْاِیْمَانُ یَزِیْدُ وَیَنْقُصُ وَغَیْرُ ذٰلِکَ مِمَّا یَطُوْلُ شَرْحُہٗ **ترجمہ** یعنے اور اعتقاد کرتے ہین ہم کہ تحقیق ایمان کہنا کلمہ شہادت کا ہے زبان کے ساتھہ اور اعتقاد کرنا ہی اس کے معنون کا دل کے ساتھہ اور عمل کرنا ساتھہ رکنون کے۔ ایمان بڑھتا ہے ساتھہ طاعت کرنے کے اور کم ہوتا ہے ساتھہ گناہ کرنے کے اور ایمان مضبوط ہوتا ہے ساتھہ علم کے اور ضعیف ہوتا ہے ساتھہ جہل کے اور ساتھہ توفیق اللہ تعالیٰ کے دل مین یہ آتا ہے جیسا کہ فرمایا ہے اللہ غالب اور بزرگ نے پس جو لوگ کہ ایمان لائے ہین پس زیادہ کیا اُن کو ایمان اور وہ خوش ہوتے ہین اور جو چیز کہ جائز ہے اوپر زیادتی جائز ہے اوپر نقصان اور فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے جب پڑہی جاتی ہین اوپر ان کے نشانیان اسکی زیادہ کرتی ہین ان کو ایمان اور فرمایا اللہ غالب اور بزرگ نے تو کہ یقین کرلین وہ لوگ کہ دیے گئے ہین کتاب اور زیادہ ہون وہ لوگ جو ایمان لائے ہین ایمان مین۔ اور جو کہ روایت کی گئی ہے ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابی الدرداء سے کہ تحقیق وہ کہتے ہین کہ ایمان

زیادہ بہی ہوتا ہے اور کم بہی ہوتا ہے اور ان کے سوا اور روایت بہی (اسی مضمون کی آئی ہے) کہ اس کا بیان دراز ہے انتہی اور شیخ عبدالحق حنفی نے شرح سفر السعادت مین لکہا ہے کہ کہا شیخ محی الدین نووی نے کہ ظاہر بات اور مختار وہ ہے کہ تصدیق زیادہ بہی ہوتی ہے اور کم بہی بسبب کثرت دلائل اور روشن دلیلون کے اور یہی باعث ہو کہ اعتقاد کیا ہے سب علما نے اس بات کا کہ ایمان اور تصدیق صدیقون کا بہت قوی اور کامل ہے بہ نسبت (ایمان اور تصدیق) اور لوگون کے اور آدمی خود اس بات کو اپنے جی مین سمجہتا ہے کہ بعض اوقات مین یقین اور اخلاص اور توکل اسکا بہت بڑا اور مضبوط ہوتا ہے بخلاف بعض اوقات دوسرے کے اور یہ قول منقول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل اور اوزاعی اور ابن جریج اور معمر اور انکے سوا اور لوگون کا ائمہ سے اور ساتہ سند صحیح کے بخاری سے نقل ہے کہ کہا بخاری نے ملاقات کی مینے ہزار آدمیون سے بہی زیادہ علما شہرون کے سے اور ہم نے نہین دیکہا ہے ہم نے ان مین سے کسی شخص کو بہی کہ اختلاف کیا ہو اس نے اس بات مین (یعنے تمام علما یہی عقیدہ رکہتے ہین) کہ اَلْاِیْمَانُ قَوْلٌ وَّعَمَلٌ یَزِیْدُ وَیَنْقُصُ یعنے ایمان اقرار ہے اور عمل ہے زیادہ بہی ہوتا ہے اور کم بہی ہوتا ہی اور جماعت صحابہ اور تابعین سے بہی یہی منقول ہے اور فضیل بن عیاض اور وکیع اسکو اہل سنت وجماعت سے لائے ہین اسیطرح لکہا ہے فتح الباری مین انتہے اور شیخ محمد طاہر حنفی نے مجمع البحار مین لکہا ہے اَلْاِیْمَانُ یَزِیْدُ وَ یَنْقُصُ عَلٰی قَوْلِ اَهْلِ السُّنَّةِ مِنَ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ یعنے مذہب اہل سنت اور علماء سلف اور خلف کا یہی ہے کہ ایمان زیادہ بہی ہوتا ہے اور کم بہی ہوتا ہے انتہے۔ اب سنو وہ حدیثین جو کہ حنفیہ دلیل امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی اسپر

ق عبارت شیخ ۔۔۔ السعادت ۔۔۔ ۔۔۔ مین
ع عبارت ۔۔۔ لکہا
ع عبارت ۔۔۔ مین ۔۔۔ ۔۔۔ ۱۲

بات پر پیش کرتے ہین کہ ایمان نہ تو زیادہ ہوتا ہے نہ کم پہلی حدیث تنزیہ
الشریعۃ مین ہے کہ کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ وفد ثقیف نے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آیا ایمان زیادہ اور کم ہوتا ہے فرمایا حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے لَا زِیَادَتُہٗ کُفْرٌ وَنُقْصَانُہٗ شِرْکٌ یعنے نہین زیادتی ٹھیرانا
اسکا کفر ہے اور نقصان ٹھیرانا اس کا شرک ہے سو جواب اس کا یہ ہے کہ
نہین قائم ہوتی ہے ساتھ اس حدیث کے حجت کیونکہ یہ حدیث موضوع یعنے جھوٹی
بناوٹی ہے کہا شیخ عبد الحق نے شرح سفر السعادت مین کہ لایا ہی
ابن جوزی اس حدیث کو اپنی موضوعات مین راقم کہتا ہے کہ نہین
تعقب کیا ہے اسکا سیوطی نے یعنے سیوطی نے جو تعقبات موضوعات ابن
جوزی بنایا ہے۔ اگر یہ حدیث علاوہ صحیح ہونے کے ضعیف ہی ہوتی موضوع
نہ ہوتی تو سیوطی اسکو اسی مین ضرور لاتا اس سے سمجھا گیا کہ یہ حدیث بے شبہ
موضوع ہے اور کہا ملا علی قاری حنفی نے شرح فقہ اکبر مین کہ
اس حدیث کے راویون مین شعبہ راوی ایسا وضاع ہے کہ اگر اسکو کوئی
شخص دو پیسے دیدیتا تو اسکو ستر حدیثین بناکر سنادیتا دوسری
حدیث صاحب تنزیہ الشریعت ابن عدی سے کامل مین لایا ہے اَلْاِیْمَانُ
لَا یَزِیْدُ وَلَا یَنْقُصُ یعنے ایمان نہ کم ہوتا ہے اور نہ زیادہ سو جواب اس کا
یہ ہے کہ یہ بھی موضوع ہے نہین قائم ہوتی ساتھ اسکے حجت اسلیے کہ شیخ
نے شرح سفر السعادت مین لکھا ہے کہ اس حدیث کے اسناد مین احمد
بن عبد اللہ جویباری ہی اور وہ کذاب اور دجال ہے اور وضع کیا کرتا تھا بہت سی حدیثونکو
تیسری حدیث صاحب تنزیہ الشریعت ابن حبان کی حدیث سے لایا ہے کہ جو
کوئی کہے کہ ایمان کم بھی ہوتا ہے اور زیادہ بھی ہوتا ہے کافر ہو جاتا ہے اگر توبہ کی

کی فیہا اور اگر توبہ نہ کی تو اس کو قتل کریں اور وہ شخص خدا کا دشمن ہے اور
نہ تو اس کی نماز جائز ہے اور نہ زکوۃ اور نہ روزہ اور نہ حج اور نہ اسکا دین ہے
(اسیطرح سے) ساتھ اور بہت سی سختیون کے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہی موضوع
جھوٹی بناوٹی حدیث ہی لائق حجت پکڑنے کے نہین اسلیے کہ شیخ نے شرح
سفر السعادت مین لکھا ہے کہ بیچ اسناد اس حدیث کے محمد بن القاسم
طایقانی ہے (اور وہ) بناتا ہے (جھوٹی) حدیثین اور نیز کہا شیخ نے یہ قول
کہ اَلْاِیْمَانُ لَا یَزِیْدُ وَلَا یَنْقُصُ یعنے ایمان نہ کم ہوتا ہے اور نہ زیادہ ہرگز کتب
حدیث مین اگرچہ وہ حدیث ضعیف ہے کیون نہ ہو پایا نہین گیا یعنے بجز موضوع
حدیثون کے صحیح تو ایک طرف رہی اس بات مین کوئی حدیث ضعیف بھی نہین
پائی گئی

مسئلہ دوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم علیہ الرحمۃ کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پانچ
حدیثون کے یہ ہے جو کہ عینی شرح ہدایہ مین لکھا ہے بَوْلُ الصَّبِیِّ الَّذِیْ
لَمْ یُطْعِمْ فَکَذٰلِکَ عِنْدَ جَمِیْعِ اَهْلِ الْعِلْمِ قَاطِبَةً یعنے پیشاب اس لڑکے کا
کہ ہنوز طعام نہین کھاتا پس حکم اسکا بھی یہی ہے (یعنے جسطرح سے کہ بڑے
آدمی کا پیشاب نجس ہے اسی طرح سے جو لڑکا کہ ہنوز طعام نہین کھاتا اوسکا پیشاب
بھی نجس ہی ہے) اور یہی مذہب ہے امام اعظم کا سو امام اعظم نے اس مسئلے
مین خلاف کیا ہے ان پانچ حدیثون کا پہلی حدیث بخاری اور مسلم
مین روایت ہے ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالے عنہا سے اِنَّهَا اَتَتْ
بِاِبْنٍ لَهَا صَغِیْرٍ لَمْ یَاْکُلِ الطَّعَامَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَاَجْلَسَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حِجْرِهٖ فَبَالَ عَلٰی ثَوْبِهٖ

فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ یعنے تحقیق وہ لائی اپنے چھوٹے بیٹے کو کہ نہ کہاتا
تہا کہانا طرف رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس بٹہایا اس کو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی گود مین پس پیشاب کیا اُس نے حضرت صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑے پر پس منگوایا پانی پس چھڑک دیا اس جگہہ پر اور نہ
دہویا اسکو **دوسری حدیث مسند امام احمد اور ابوداود اور**
ابن ماجہ مین روایت ہی لبابہ بنت حارث رضی اللہ تعالی عنہا سے قالت
كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي حِجْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ
فَقُلْتُ الْبَسْ ثَوْبًا وَأَعْطِنِي إِزَارَكَ حَتَّى أَغْسِلَهُ قَالَ إِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ
الْأُنْثَى وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ یعنے کہا کہ تھے حسین بن علی بیچ گود رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس پیشاب کیا ان کے کپڑے پر پس کہا مین نے پہنیے
کپڑا اور دیجیے مجھکو تہبند اپنا تا کہ دہوؤن مین اسکو فرمایا سوا اسکے نہین
کہ دہویا جاتا ہے پیشاب لڑکی کے سے اور چھینٹا دیا جاتا ہے پیشاب لڑکے کے
سے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین روایت کیا ہے اس حدیث
کو ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم اور طبرانی نے **تیسری حدیث ابوداود**
اور نسائی مین روایت ہی ابی السمح رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ
یعنے دہویا جاوے پیشاب لڑکی کا اور پانی چھڑکا جاوے لڑکے کے پیشاب پر اور صحیح
کہا اسحدیث کو حاکم نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا بخاری
نے یہ حدیث حسن ہی **چوتھی حدیث مسلم** مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالی عنہا سے إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ
فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ بَوْلَهُ

وَلَمْ يَغْسِلْهُ یعنے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے جاتے لڑکے
پس دعا برکت کی کرتے انکے لیے اور چہوہارا چاب کرانکے تالو مین ملتے پس لایا گیا
ایک لڑکا پس پیشاب کر دیا اس لڑکے نے حضرت پر پس منگوایا پانی پس گرایا گیا
اس پیشاب پر اور نہ دہویا اسکو پانچوین حدیث طبرانی نے اوسط مین روایت
کی ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا سے ساتھ اسناد حسن کے قَالَتْ بَالَ
الْحَسَنُ اَوِ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُمَا عَلٰی بَطْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَتَرَكَهُ حَتّٰى قَضٰى بَوْلَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ یعنے کہا پیشاب
کر دیا حسن یا حسین رضی اللہ تعالے عنہما نے اوپر پیٹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پس چہوڑ دیا اسکو یہانتک کہ پیشاب کیا اُس نے پہر منگوایا پانی پس ڈالدیا اس
پر **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ لڑکے کے پیشاب پر چہینٹا دینا
کافی ہے لیکن لڑکی کا پیشاب دہویا جاوے اور یہی قول ہے حضرت علیؓ اور
عطا اور حسن اور زہری اور امام احمد اور اسحاق اور ابن وہب وغیرہ کا
اور یہی مذہب ہے ام سلمہ اور ثوری اور اوزاعی اور نخعی اور داؤد اور ابن
وہب کا اور عینی شرح ہدایہ مین لکہا ہے کہ جو لڑکا کہ ہنوز طعام نہین
کہاتا پیشاب اسکا امام شافعی کے نزدیک نجاست خفیفہ ہے اور اوزاعی کے
کے نزدیک جبتک کہ لڑکا کہانا نہین کہاتا تب تک اُسکی پیشاب کا کچہ ڈر نہین
نہین یعنے اگر کپڑے وغیرہ کو لگ جاوی تو کپڑا پلید نہین ہوتا) اور یہی قول ہے
عبداللہ بن وہب اور امام مالک کے شاگرد کا بہی اور داؤد ظاہری کے نزدیک
جو لڑکا کہ ہنوز کہانا کہانا نہین کہاتا اُسکا پیشاب پاک ہے اور امام نووی نے
شرح صحیح مسلم مین لکہا ہے یہی جہڑکنا اسوقت تک ہے جب تک کہ لڑکا صرف دودہ
پینے پر کہا جاوی اور جسوقت غذا کے طور پر کہانا کہانے لگجاوی اسوقت دہونا واجب

ف۱ یہ حدیث نیل الاوطار جلد اول چہاپہ مصر کے صفحہ ۳۸ مین ہے
ف۲ یہ مضمون نیل الاوطار چہاپہ انڈیا کے صفحہ ۵۱ مین ہے
ف۳ یہ مضمون عینی شرح ہدایہ چہاپہ ... کے جلد اول کے صفحہ ۲۹۵ مین ہے
ف۴ یہ مضمون شرح صحیح مسلم چہاپہ انڈیا کی جلد اول کے صفحہ ۱۳۹ مین ہے

ہے اس مین کسیکا اختلاف نہین ✣

مسئلہ سوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیث صحیح کے یہ ہی جوکہ ہدایہ اور در المختار وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہی عِندَ اَبِی حَنِیفَۃَ لَایَحِلُّ شُرْبُہٗ لِلتَّدَاوِی لَا یَتَیَقَّنُ بِالشِّفَاءِ فِیہِ فَلَا یُعْرِضُ عَنِ الحُرمَۃِ یعنے ابوحنیفہ کے نزدیک نہین حلال ہے بینا اسکا یعنے اونٹ کے پیشاب کا، اسلیے کہ نہین یقین کیا جاتا ساتھ شفا پانیکے اسمین پس نہ اختیار کیا جاوے بینا حرام چیز کا اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا جوکہ بخاری اور ترمذی مین روایت ہی انس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا قَدِمَ اُنَاسٌ مِن عُکلٍ اَو عُرَینَۃَ فَاجتَوَوُا المَدِینَۃَ فَاَمَرَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِلِقَاحٍ وَاَن یَشرَبُوا مِن اَبوَالِھَا وَاَلبَانِھَا یعنے آئی لوگ عکل اور عرینیہ مین سی مدینہ مین نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس ناموافق ہوئی انکو ہوا مدینہ کی پس اسلیے بہیجا انکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ اونٹون صدقات کے اور فرمایا انکو پیوے پیشاب انکا اور دودھ انکا **فائدہ** کہا امام شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم نے کہ اس باب مین حدیث براء بن عازب اور جابر بن سمرہ کی بہی صحیح ہوی ہے اور یہی مذہب ہے عترت اور نخعی اور اوزاعی اور زہری اور امام مالک اور امام احمد اور محمد اور زفر اور طائفہ سلف کا اور موافق ہوے ہین انکے شافعیہ مین سے ابن خزیمہ اور ابن منذر اور حبان اور اصطخری اور رویانی اور پاک ہونا اونٹون کے پیشاب کا تو نص سے ثابت ہی لیکن سوائے اونٹون کے پیشاب کے جن جن جانورون کا گوشت حلال ہے انکا پیشاب پاک ہونے مین انہین حدیثون پر انکے قائلین نے قیاس کیا ہے انتہے اور کہا ترمذی نے یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہین نہین خوف ہے ساتھ پیشاب اُن . . . .

عبارت در مختار کی یہ ہے لا یحل شربہ للتداوی عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ الخ
بخاری جلد اول صفحہ ۳۶ و ترمذی صفحہ ۱۲
نیل الاوطار جلد اول صفحہ ۳۶
ترمذی صفحہ ۱۲

جانورون کے کہ کھایا جاتا ہے گوشت انکا

مسئلہ چہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو حدیثون
کے یہ ہے جو کہ ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَسُؤرُ الکَلبِ نَجِسٌ وَ
یُغسَلُ الاِنَاءُ مِن وُلُوغِہٖ ثَلٰثًا یعنے اور جوٹھا کتے کا پلید ہے اور دہویا جاوے
برتن کتے کے جوٹھے کا تین بار اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے
اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان حدیثون کا پہلی حدیث بخاری اور مسلم اور
ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور موطا امام مالک مین روایت ہی ابی
ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اِذَا شَرِبَ
الکَلبُ فِی اِنَاءِ اَحَدِکُم فَلیَغسِلہُ سَبعَ مَرَّاتٍ وَفِی رِوَایَۃٍ لِمُسلِمٍ قَالَ طُھُورُ
اِنَاءِ اَحَدِکُم اِذَا وَلَغَ فِیہِ الکَلبُ اَن یَغسِلَہُ سَبعَ مَرَّاتٍ اُولٰھُنَّ بِالتُّرَابِ یعنی
جب کہ پیوے کتا بیچ باسن ایک تمہارے کے پس چاہیے کہ دہووے اسکو سات بار
اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہے کہ کہا پاکی باسن ایک تمہارے کی جس وقت
کہ پی جاوے اس مین کتا یہ ہے کہ دہووی اسکو سات بار پہلا ان کا ساتھ مٹی کے
دوسری حدیث مسلم مین روایت ہی مغفل رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا
حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِذَا وَلَغَ الکَلبُ فِی الاِنَاءِ فَاغسِلُوہُ سَبعَ مَرَّاتٍ
وَعَفِّرُوہُ الثَّامِنَۃَ فِی التُّرَابِ یعنے جب برتن مین کتا مونہہ ڈالے تو اس کو سات
بار دہوڈالو اور آٹھوین بار خشک مٹی سے مانجو **فائدہ** کہا نووی نے شرح
صحیح مسلم مین کہ مذہب ہمارا یعنے شافعیہ کا اور مذہب جمہور علما کا یہی ہے کہ کتے کا
جوٹھا کیا ہوا برتن ایک بار مٹی سے اور سات بار پانی سے اگر دہویا جاوے تو پاک
ہوتا ہے انتہے امام اعظم کے نزدیک کتے کا جوٹھا باسن تین بار دہونے ہی سے

جو ناپاک ہوجاتا ہے تو دلیل اس کی اس باب مین ان کے مقلد یہ دو حدیثین پیش کرتے
ہین پہلی حدیث دار قطنی مین روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیچ کتے کے کہ اگر سونہہ ڈالے برتن مین
دہویا جاوے تین بار یا پانچ بار یا سات بار **جواب** اس کا دو طرح پر ہے۔
اول یہ کہ یہ حدیث ضعیف ہی اسلیے کہ شیخ ابن ہمام حنفی نے **فتح القدیر**
مین لکھا ہے کہ دار قطنی نے کہا کہ متفرد ہوا ہے ساتھ اس حدیث کے عبد الوہاب
اُنہون نے اسمٰعیل سے اور وہ متروک ہے اور سوا عبد الوہاب کے اس اسناد سے
روایت کرتے ہین اسمٰعیل سے سات بار دہونے کی **دوم** دار قطنی کہ جسکی یہ حدیث
ہے طبقہ ثالثہ کی کتاب ہے اور حدیث طبقہ ثالثہ کی کتاب کی مخالف حدیث
صحیح کے ہرگز قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی چنانچہ شاہ عبد العزیز
رحمۃ اللہ علیہ **عجالہ نافعہ** مین فرماتے ہین وطبقہ ثالثہ احادیثے کہ جماعت از علماء
متقدمین پیش از زمان بخاری ومسلم یا معاصرین آنہا یا لاحقین بآنہا در تصانیف
خود روایت کردہ اند والتزام صحت ننمودہ وکتب آنہا در شہرت وقبول در مرتبہ
طبقہ اولے وثانیہ نرسیدہ ہرچند مصنفین آن کتب موصوف بودند بہ تبحر در
علوم حدیث و وثوق وعدالت وضبط واحادیث صحیح وحسن وضعیف بلکہ متہم
بالوضع نیز دران کتب یافتہ میشود ورجال آن کتب بعضے موصوف بعدالت
اند وبعضے مستور وبعضے مجہول واکثر آن حدیث معمول بہ نزد فقہا نشدہ اند بلکہ
اجماع برخلاف آنہا منعقد گشتہ انتہے **دوسری حدیث دار قطنی**
نے ساتھ سند صحیح کے روایت کی ہے عطا سے فعل ابوہریرہ کا کہ جب کتا مونہہ
ڈالتا برتن مین پانی بہا دیتے تھے اُسے پہر دہوتے تھے اس کو تین بار سو
جواب اسکا چار طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ روایت موقوف ہی ابی ہریرہ پر اور

روایت موقوف لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی چنانچہ شیخ محمد طاہر حنفی نے مجمع البحار[1] مین لکھا ہے وَالْمَوْقُوْفُ مَارُوِیَ عَنِ الصَّحَابِیِّ مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ مُتَّصِلٍ اَوْ مُنْقَطِعٍ وَهُوَ لَيْسَ بِحُجَّةٍ یعنے اور موقوف وہ ہی جو روایت کی جاوے صحابی سے مطلق قول ہو یا فعل نہین ہے حجت اور جامع ترمذی[2] کے مقدمہ مین لکھا ہے مَارُوِیَ عَنِ الصَّحَابِیِّ مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ مُتَّصِلًا كَانَ اَوْ مُنْقَطِعًا وَهُوَ لَيْسَ بِحُجَّةٍ عَلَى الْاَصَحِّ یعنے جو روایت کی جاوے صحابی سے قول ہو یا فعل متصل ہو یا منقطع اور وہ نہین ہے حجت او پر مذہب صحیح کے اور کہا امام نووی نے صحیح مسلم[3] کے مقدمہ مین فِيْهِ قَوْلَانِ لِلشَّافِعِيِّ وَهُمَا مَشْهُوْرَانِ اَلصَّحِيْحُ الْجَدِيْدُ اَنَّهٗ لَيْسَ بِحُجَّةٍ یعنے بیچ اسکے دو قول ہین امام شافعی سے اور وہ دونون مشہور ہین صحیح جدید یہ ہے کہ تحقیق وہ (یعنے قول اور فعل صحابی کا) نہین ہی حجت اور اسی طرح لکھا ہے شیخ ابو الفیض محمد بن علی فارسی نے جواہر الاصول[4] فی علم حدیث الرسول مین اور سید محمد صدیق حسن خان صاحب نے ہدایت السائل الی ادلۃ المسائل اور منہج الوصول[5] الی اصطلاح احادیث الرسول اور حصول المامول من علم الاصول مین اور ہدایت السائل الی ادلۃ المسائل[6] مین لکھا ہے کہ امام محمد بن علی الشوکانی الیمانی نے حجت نہونا قول کا جمہور علما کی طرف نسبت کیا ہے اور قائلین حجیت قول صحابی کے جواب مین کہا ہے کہ اگرچہ صحابی کی بزرگی و فضیلت علم و دین مین مسلم ہے ولیکن اسے انکی اتباع کا وجوب لازم نہین آتا اور نہ خدا تعالے نے کہین اس بات کا اذن دیا ہے اور کہا ہے کہ حدیث اصحابی کالنجوم جس سے قائلین حجیت تمسک کرتے ہین صحیح نہین ہے اسکے بعد کہا ہے فَاعْرِفْ هٰذَا وَاحْرِصْ عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ اِلَيْكَ وَاِلٰى سَائِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ رَسُوْلًا اِلَّا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

[1] یہ عبارت مجمع البحار ... جلد ... مین ہے
[2] یہ عبارت مقدمہ ... صفحہ ... مین ہے
[3] یہ عبارت مقدمہ صحیح مسلم ... صفحہ ... مین ہے
[4] یہ عبارت جواہر الاصول ... صفحہ ... مین ہے
[5] یہ عبارت منہج الوصول مطبوعہ بھوپال ... مین ہے
[6] یہ عبارت حصول المامول مطبوعہ ... مین ہے

[7] یہ عبارت ہدایۃ السائل مطبوعہ مطبع بھوپال کے صفحہ ۲۴۶ و ۲۴۷ مین ہے

وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْمُرْكَ بِاتِّبَاعِ غَيْرِهِ وَلَا شَرَعَ لَكَ عَلٰى لِسَانٍ سِوَاهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَرْفًا
وَاحِدًا وَلَا جَعَلَ شَيْئًا مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْكَ فِي قَوْلِ غَيْرِهِ كَائِنًا مَنْ كَانَ ترجمہ
یعنے پس جان تو اسکو اور حرص کر اُس کی پس تحقیق اللہ تعالے نے نہین کیا طرف
تیری اور نہ طرف اور امت کی پیغمبر مگر محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اور نہین حکم کیا
تجھکو ساتھہ متابعت کرنے کے سوای (متابعت) اسکی کے اور نہین شرع کیا واسطے
تیرے کہ کہا مانے تو سوائے پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کسیکا امت مین سے
ایک حرف (تک) بہی اور نہین کیا کسی کے قول کو حجت اوپر تیرے خواہ وہ کیسا
ہی ہو۔ اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے حجۃ اللہ البالغہ مین امام
شافعی سے بواسطہ ان کی کتاب اُم کے نقل کیا ہے کہ جب ان کے زمانہ مین
آثار صحابہ جمع ہوئے اور انکو مخالف احادیث صحیحہ نظر آئے اور انہون نے سلف
کی یہ چال دیکھی کہ جہان وہ کسیکا قول حدیث کے خلاف پاتے تو اس کو چھوڑ کر حدیث
کی طرف رجوع کرتے تو انہون نے اقوال صحابہ ترک کر دیے اور کہا کہ وہ بہی آدمی
ہین ہم بہی آدمی۔ اور ناظورۃ الحق فی فرضیۃ العشاء وان لم یغب
الشفق مین لکھا ہے کہ کہا ابن عبدالبر نے کہ جس کسیکو کوئی حدیث پہونچے اوسپر
واجب ہے کہ اسکو بنا بر عموم عمل مین لاوے جب تک کہ اسکی تخصیص یا نسخ اسکا
نہ معلوم ہو انتہے اور فرمایا ہے کہ صحابی پر حدیث صحیح سے حجت ہو سکتی ہے چہ
جائے انکے وری کے لوگ پس جب کسی کا قول مخالف حدیث معلوم ہو تو کہتے ہین کہ
اس شخصکو حدیث نہین پہونچی انتہے پس معلوم ہوا کہ جو لوگ صریح صحیح حدیث کے ہوتے
ہوئے صحابہ کے قول یا فعل سے مخالف حدیث کے تمسک پکڑتے ہین اور حدیث
پر نہین چلتے ہین شاید انکے دلون مین یہ بات جمی ہوئی ہے کہ صحابہ کرام رضے
اللہ عنہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیرو نہ تہے اور باوجود صحبت آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم وبمشاہدہ وحی ونبوت حدیث کا خلاف کیا کرتے تھے بچاوے خدا تعالے
ایسے بد عقیدی سے **دوم** جب کہ سنن اربعہ کی حدیث مرفوع اگرچہ صحیح ہی ہو فقط
بخاری کی حدیث کا مقابلہ تو کر سکتی ہے نہین پہر بہلا اثر صحابی کا تو مقابل مین
ایسی حدیث کے کہ جس پر بخاری اور مسلم دونون نے اتفاق کیا ہو کب اسکی معارض
اور لائق حجت کے ہو سکتا ہے **سوم** یہ روایت مخالف ہے ابوہریرہ ہی کے اس حدیث
صحیح مرفوع کے جو کہ بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور موطا
امام مالک کے روایت سے اوپر مذکور ہوئی **چہارم** یہ روایت بہی دارقطنی کی ہے
اور دارقطنی طبقہ ثالثہ کی کتاب ہے۔ اور روایت طبقہ ثالثہ کی کتاب کی مخالف
حدیث صحیح کے ہرگز قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی اور بیان
اس کا پہلے گذرا **تیسری حدیث** روایت کیا ابن عدی نے **کامل** مین مرفوعا
اس حدیث کو سو جواب اسکا دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ شیخ ابن ہمام حنفی نے
فتح القدیر مین لکہا ہے کہ بیچ اسناد اس حدیث کے حسین بن علی کرابیسی ہے اور
تقریب التہذیب مین لکہا ہے کہ حسین بن علی بن یزید کرابیسی مین کلام
کیا ہے امام احمد بن حنبل نے **دوم** کتاب کامل کہ جسکی یہ حدیث ہے طبقہ رابعہ
کی کتاب ہے اور حدیث طبقہ رابعہ کی کتاب کی مخالف حدیث صحیح کے ہرگز قابل
اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی اور بیان اسکا مسئلہ شصتم مین
آگے آویگا انشاء اللہ تعالے

مسئلہ پنجم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح حدیث کے یہ
ہے جو کہ **ہدایہ** اور **شرح وقایہ** اور **کنز الدقائق** اور **رد المحتار شرح
در المختار** اور **فتاوی عالمگیری** اور **فتاوے قاضیخان** وغیرہ

فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَإِذَا تَخَلَّلَتِ الْخَمْرُ حَلَّتْ سَوَاءٌ صَارَتْ خَلًّا بِنَفْسِهَا
أَوْ بِشَيْءٍ يُطْرَحُ فِيهَا یعنے اور جب سرکہ بن جاوے شراب حلال ہے خواہ خود بخود سرکہ
بن جاوی خواہ بسبب اس مین ڈالنے سے کسی چیز کے سرکہ بنجاوے اور یہ مذہب امام
اعظم اور ان کے شاگردون امام ابو یوسف اور محمد کا ہے سوا امام اعظم اور انکے
شاگردون امام ابو یوسف اور محمد نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث
کا جو کہ مسلم اور ترمذی نے مین روایت ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے إِنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا فَقَالَ لَا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ یعنے تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پوچھے گئے
شراب سے کہ بنائی جاوے سرکہ (یعنے ساتھ ڈالنے نمک یا پیاز وغیرہ کے کہ آیا
وہ سرکہ حلال ہے یا نہین) پس فرمایا نہین حلال اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن
صحیح ہے **فائدہ** یہ حدیث دلیل ہے امام شافعی اور جمہور علماء کی اس بات پر کہ
نہین جائز ہے سرکہ بنانا شراب کا اور نہین پاک ہوتی شراب ساتھ سرکہ بنانے
کے اور صحیح روایت امام مالک سے بھی یہی آئی ہے کہ نہین پاک ہوتی شراب سرکہ
بنانے سے اور کہا اوزاعی اور لیث اور ابو حنیفہ نے کہ پاک ہوجاتی ہے شراب سرکہ
بنانے سے اسیطرح لکھا ہے نووی نے شرح صحیح مسلم مین اور نزدیک امام
اعظم کے جو شراب کا سرکہ بنانا اور اسکا کھانا پینا حلال ہے تو دلیل اس کی امام اعظم
کے مقلد یہ تین حدیثین پیش کرتے مین پہلی حدیث دارقطنی نے روایت
کی ہے اپنی سنن مین فرج بن فضالہ سے اس نے روایت کی یحیے بن سعید سے
اس نے عمرہ سے اس نے ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تھی بکری ام سلمہ کی
کہ دودھ دوہتی تھین اسکا پس ندیکھا اسکو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس فرمایا
کہان گئی بکری کہا اونہون نے مرگئی فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

کیا نفع پکڑا اسکے ساتھہ کمال اسکی کے پس کہا ہم نے تحقیق وہ مردہ ہے
پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق دباغت دینا اسکا حلال کرتا ہے
جیسا کہ حلال ہو جاتا ہے سرکہ شراب کا سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف
ہے نہین قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے حجت کیونکہ عینی[ط] شرح ہدایہ مین
لکھا ہے کہ کہا دارقطنی نے کہ اکیلا ہوا ہے ساتھ اسکے فرج بن فضالہ اور وہ
ضعیف ہی (کیونکہ) وہ روایت کرتا ہے حدیثین یحیی بن سعید انصاری سی کہ
نہین متابعت کی جاتی اُن پر دوسری حدیث بیہقی[ع] نے روایت کی ہے بیچ
معرفت کے مغیرہ بن زیاد سے اس نے روایت کی ابی الزبیر سے اس نے جابر سے
اس نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا خَيْرُ خَلِّكُمْ خَلُّ خَمْرِكُمْ یعنی بہت
بہتر سرکہ تمہارا سرکہ شراب کا ہے سو جواب اس کا دو طرح پر ہے اول
یہ کہ یہ حدیث بہی ضعیف ہی لائق حجت پکڑنے کے نہین کیونکہ عینی شرح[سہ] ہدایہ
مین لکھا ہے کہ اکیلا ہوا ہے ساتھ اسکے مغیرہ بن زیاد اور وہ نہین ہے قوی
اور کہا ابن قیم نے اعلام الموقعین مین کہ اسحدیث کے راویون مین مغیرہ
ابن زیاد صاحب مناکیر کا ہے دوم کتاب معرفت بیہقی کی طبقہ ثالثہ کی کتاب
ہے اور حدیث طبقہ ثالثہ کی کتاب کی مقابلے مین حدیث صحیح محفوظ کے قابل
اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی اور بیان اس کا مسئلہ چہارم
مین اوپر گذر چکا ہے وہان سے دیکھہ لیجیے تیسری حدیث ہدایہ مین ہی
نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ یعنے اچھا لاون ہے سرکہ سو جواب اس کا یہ ہے کہ
اسحدیث سی شراب کے سرکے کے جائز ہونے کی سند پکڑنی پرلے سرے کی حماقت
ہے اس لیے کہ اسحدیث مین تو شراب کے سرکہ بنانے کا ذکر تک بہی نہین دیکھیے
نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ پوری یہ حدیث جو کہ صحیح[ع] مسلم مین روایت ہی جابر

رضی اللہ تعالی عنہ سے إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ أَهْلَهُ الْأُدُمَ فَقَالُوا مَا عِنْدَنَا إِلَّا الْخَلُّ فَدَعَا بِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ بِهِ وَيَقُولُ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ یعنے تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مانگا اپنے گہر کے لوگون سے لاون پس کہا اُنہون نے کہ نہین نزدیک ہمارے مگر سرکہ پس منگوایا اُسکو اور شروع کیا کہانا روٹی کا ساتہ اُس کے اور فرماتے تہے اچہا لاون ہے سرکہ اچہا لاون ہے سرکہ اس حدیث سی تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ سرکہ بہت اچہی چیز اور بہت اچہا لاون ہے اور کہانا اُس سنت ہی سو اس سے کسی مسلمان کو بہی انکار نہین انکار تو اُس سرکے سے ہے جو کہ شراب سے بنایا گیا ہو اور وہی نجس اور حرام ہے سو بجز حضرات حنفیہ کے اور کوئی اہل اسلام خواہ کسی مذہب والا ہی ہو اور کیسا ہی بیوقوف ہو یہ بات ہرگز نہین کہے گا کہ اِس حدیث سی شراب کا سرکہ بنانا جائز معلوم ہوتا ہے

مسئلہ ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار شرح در المختار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوی قاضی خان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے وَالتَّيَمُّمُ ضَرْبَتَانِ یعنے اور تیمم مین دو ضربین ہین اور یہ مذہب امام اعظم اور شافعی وغیرہ علما کا ہے سو امام اعظم اور شافعی وغیرہ نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اِس حدیث کا جو کہ بخاری اور مسلم مین روایت ہی عمار بن یاسر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ

تیمم کے بیان مین

إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ بِيَدِكَ هٰكَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ضَرْبَةً وَاحِدَةً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَى الْيَمِينِ وَظَاهِرَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ وَضَرَبَ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ وَنَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ یعنے بھیجا مجھکو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کام کو پھر جنبی ہوا مین اور نہ پایا مین نے پانی پس لوٹا مین مٹی مین جیسے کہ لوٹتا ہے چوپایا پھر آیا مین نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا مینے ان سے پس فرمایا کہ مقرر کافی ہے تجھکو کہ کرے تو اپنے ہاتھ سے اس طرح پھر مارا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونون ہاتھون کو زمین پر ایک بار پھر ملا بائین ہاتھ کو داہنی پر اور اپنے دونون ہتھیلیون کے پیٹھہ پر اور اپنے مونہہ پر اور لفظ مسلم کا ہے اور ایک روایت مین بخاری کے اور مارین اپنی ہتھیلیان زمین پر اور پھونکا اُن کو پھر ملا اُن کو اپنے مونہہ پر اور اپنی ہتھیلیون پر **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ تیمم مین مونہہ اور ہتھیلیون کے لیے ایک ہی ضرب ہے اور یہی مذہب ہے عطا اور مکحول اور اوزاعی اور امام احمد بن حنبل اور اسحاق اور صادق اور امامیہ کا اور کہا ابن حجر نے فتح الباری مین اور نقل کیا ہے اس بات مین ابن المنذر نے مذہب جمہور علما کا اور اختیار کیا ہے ابن المنذر نے اسی بات کو اور یہی قول ہے عامہ اہل حدیث کا انتہے کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ عطا اور مکحول اور اوزاعی اور امام احمد اور اسحاق اور ابن منذر اور عامہ اصحاب حدیث کا یہی مذہب ہے کہ تیمم مین مونہہ اور ہتھیلیون کے لیے ایک ہی ضرب ہے اور علی بن ابی طالب اور حسن بصری اور شعبی اور سالم بن عبد اللہ بن عمر اور سفیان ثوری اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ اور اصحاب الرای وغیرہ کا یہ مذہب ہے کہ تیمم مین مونہہ اور ہاتھون کے لیے دو ضربین ہین انتہی

اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ ہادی اور ناصر اور موید باللہ اور ابوطالب اور امام یحییٰ اور فقہا کا یہ مذہب ہے کہ تیمم میں مونہہ اور ہاتھوں کے لیے دو ضربیں واجب ہیں اور دلیل انکی اس باب میں یہ آٹھ حدیثیں ہیں پہلی حدیث دارقطنی میں روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تیمم میں دو ضربیں ہیں ایک ضرب مونہہ کے واسطے اور ایک ہاتھوں کے لیے کہنیوں تک اور صحیح رکھا اماموں نے اس حدیث کا موقوف ہونا سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہیں قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے حجت اسلیے کہ مسک الختام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ روایت کیا اس حدیث کو حاکم اور بیہقی نے مرفوع اور بیچ اسناد اس حدیث کے علی بن ظبیان ہے اور کہا دارقطنی نے اعتبار کیا ہے اسکا یحییٰ القطان وغیرہ نے اور کہا مصنف بلوغ المرام کے نے (یعنے ابن حجر نے) تضعیف کی ہے اس حدیث کی بہت لوگوں نے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث کئی طریق سے کہ بیچ سب کے کلام ہے اور عینی شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ کہا ابوداؤد نے کہ علی بن ظبیان راوی کچھ نہیں اور کہا نسائی اور ابوحاتم نے بھی مثل اسی کے اور کہا ابوزرعہ نے یہ حدیث (یعنے جس میں علی بن ظبیان راوی ہے) واہی ہے اور تقریب التہذیب میں لکھا ہے کہ علی بن ظبیان ابن ہلال کوفی قاضی بغداد ضعیف ہے نویں طبقے سے انتہے کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ معتبر جانا ہے اسکو یحییٰ القطان اور ہشیم وغیرہ نے کہا حافظ (یعنے ابن حجر نے) کہ وہ (یعنے علی بن ظبیان) ضعیف ہے ضعیف کہا اسکو قطان اور ابن معین اور بہت لوگوں نے دوسری حدیث دارقطنی اور حاکم نے روایت کی ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ

[حاشیہ، قلمی:] [illegible]

وسلم نے کہ تیمم مین ایک ضربہ ہے واسطے مونہ کے اور دوسرا واسطے دونون ہاتھون
کے کہنیون تک اور کہا حاکم نے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے سو **جواب** اس کا دو
طرح پر ہے **اول** یہ کہ کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ اس حدیث کے
راوی تو معتبر ہین لیکن حق بات یہ ہے کہ یہ حدیث (مرفوع نہین ہے) موقوف
ہے (یعنے جابر کا قول ہے) اور حدیث موقوف لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی
اور بیان اسکا اس کتاب کے مسئلہ پنجم مین پہلے گذرا **دوم** کہا شوکانی نے
نیل الاوطار مین کہ کہا ابن دقیق العید نے کہ نہین کلام کی اس حدیث مین
کسی نے لیکن یہ روایت شاذہ ہے انتہے شاذہ وہ روایت ہے جو کوئی ثقہ اور
معتبر شخص لوگون کی روایت کی خلاف بیان کرے اور مقابل اسکے محفوظ
تیسری حدیث دارقطنی اور حاکم نے روایت کی ہے سالم سے نقل کی
اُس نے اپنے باپ سے کہ کہا تیمم کیا ہمنے ساتہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پس
مارا ہمنے دونون ہاتھون اپنے کو مٹی پاک پر پہر جہاڑا ہمنے ہاتھون کو پس
مسح کیا ہمنے اُس سے مونہہ اپنے پر پہر مارا ہم نے دوسری بار (یعنے ہاتھون
کو مٹی پاک پر پہر مسح کیا ہمنے ساتہہ ہاتھون اپنون کے کہنیون سے تہیلیون
تک اور ہر جگہہ جمنے بالون کے ظاہر اور باطن سے سو **جواب** اس کا یہ ہے کہ
یہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ساتھ اسکے حجت اسلیے کہ **عینی** شرح
ہدایہ مین لکہا ہے کہ اس حدیث کی راویون مین سے سلیمان بن ابی داؤد ہے
اور وہ ضعیف ہے **چوتھی** حدیث طبرانی اور دارقطنی نے روایت کی
اسلع بن شریک سے کہ کہا دکہلایا مجہکو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیمم ایک بار
مارنا واسطے مُنہ کے اور دوسری بار مارنا واسطے دونون ہاتھون کے کہنیون
تک سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث بہی ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ہے ساتہ

اسکے حجت اس لیے کہ کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ اسحدیث کے راویون
مین ربیع بن بدر ہی اور وہ ضعیف ہے اور **عینی شرح ہدایہ** مین لکھا ہی کہ کہا
ابن حزم نے محلے مین کہ یہ حدیث ضعیف ہی **پانچوین حدیث بزار نے اپنی**
مسند مین روایت کی ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے تیمم دو بار ہاتھہ مارنا ہے ایک بار واسطے مونہ کے اور ایک بار
واسطے دونون ہاتہون کے کہنیون تک **سو جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث بہی
ضعیف ہی اسلیے کہ کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ اسحدیث کے راویون
مین حریش بن حریث ہی کہا ابوحاتم نے کہ یہ حدیث منکر ہے نہین قائم ہوتی حجت
ساتھہ حدیث اسکی کے **چھٹی حدیث طبرانی** نے روایت کی ہے ابی امامہ سے
نقل کی اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تیمم مین دو ضربین ہین ایک
ضرب مونہ کے لیے اور ایک ضرب ہاتہون کے لیے کہنیون تک **سو جواب** اسکا
یہ ہے کہ یہ بہی ضعیف ہی نہین قائم ہوتی ہے ساتہہ اسکے حجت اسلیے کہ کہا شوکانی
نے **نیل الاوطار** مین کہ کہا حافظ یعنے ابن حجر نے کہ اسناد اسکی ضعیف
ہے **ساتوین حدیث ابوداؤد** مین روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالے
عنہما سے کہ ایک شخص گذرا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک گلی مین اور نبی
صلے اللہ علیہ وسلم پائخانے یا پیشاب سے نکلے تہے تو سلام کیا اس شخص نے حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو نہ جواب دیا اسکو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہانتک
کہ قریب ہوا وہ شخص کہ چھپ جاوے کسی گلی مین تو مارے حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے دونون ہاتھ اپنے اوپر دیوار کے اور مسح کیا اُن سے اپنے مُنہ
پر پھر مارا دوسری بار سو مسح کیا ہاتہون کو اپنی کہنیون تک پھر جواب دیا سلام
کا اس شخصکو اور فرمایا کہ سلام کا جواب دینے سے بیوضو ہونا مجھے مانع آیا تہا

سو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ حدیث بھی ضعیف ہے لائق حجت پکڑنے کے نہین
اسلیے کہ زرقانی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ حدیث ابوداؤد
کی نہین قوی اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ مدار اس حدیث کا محمد بن
ثابت پر ہے اور تحقیق ضعیف کیا ہے اسکو ابن معین اور ابو حاتم اور بخاری اور
احمد نے اور کہا ابوداؤد نے کہ نہین متابعت کیا جاویگا محمد بن ثابت بیچ اس
قصے کے اور تیمم مین جس قدر حدیثین دو ضرب کی آئی ہین ان سب مین مقال
ہے (یعنے ان مین سے صحیح ایک بھی نہین ہے) اور حق یہی ہے کہ تیمم مین ایک
ہی ضرب کی حدیثین صحیح ہین جو کہ صحیحین مین ہین آٹھوین حدیث روایت
کی ہے طبرانی نے اوسط مین بھی اور کبیر مین بھی کہ حضرت نے عمار بن یاسر
کو فرمایا کفایت کرتا ہے تجھکو (تیمم مین) ایک ضرب منہ کے لیے اور ایک ضرب
ہاتھون کے لیے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ہے
ساتھ اسکے حجت اسلیے کہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اس حدیث
کے اسناد مین ابراہیم بن محمد بن ابی یحیی ہے اور وہ ضعیف ہے اور نیز کہا شوکانی
نے کہ کہا ابن عبد البر نے کہ اکثر آثار مرفوعہ جو کہ عمار سے آئے ہین ان سب سے تیمم
مین ایک ہی ضرب ثابت ہے اور جو حدیثین کہ دو ضرب کی روایت کی گئی ہین
وہ سب مضطرب ہین

مسئلہ ہفتم

اما ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی دو حدیثون صحیحہ کے
یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار
وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے ولا یجوز المسح علی العمامۃ یعنے نہین جائز ہے

مسح کرنا پگڑی پر **فائدہ** کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین جو شخص کہ پگڑی پر مسح
کرے اور سر پر کچھ بھی نہ کرے تو نہین جائز ہے ہمارے نزدیک (یعنے شافعیہ
کے نزدیک) مسح کرنا اُس کا کہ اس مین کسیکا خلاف نہین اور یہی مذہب ہے امام
مالک اور امام ابوحنیفہ اور اکثر علما کا انتہے سوا امام اعظم اور امام شافعی
اور امام مالک اور اکثر علما نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے ان پانچ حدیثون
کا **پہلی** حدیث مسلم مین روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِیَتِہٖ وَعَلَی الْعِمَامَۃِ وَالْخُفَّیْنِ
یعنے تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا پھر مسح کیا اپنی پیشانی کے
بالون پر اور پگڑی پر اور موزون پر **دوسری** حدیث بخاری مین روایت
ہے جعفر بن عمرو بن امیہ سے اُس نے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا رَأَیْتُ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ عَلٰی عِمَامَتِہٖ وَخُفَّیْہِ یعنے دیکھا مین نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسح کیا آپنے عمامہ پر اور موزون پر **تیسری** حدیث
مسلم مین روایت ہے بلال رضی اللہ تعالے عنہ سے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ وَالْخِمَارِ یعنے تحقیق رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے مسح کیا موزون پر اور خمار پر یعنے جو چیز کہ سر کو ڈہانکتی ہے **چوتھی** حدیث
طبرانی مین روایت ہے ابی امامہ رضی اللہ تعالے عنہ سے ساتھ ان لفظون کے
مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْخُفَّیْنِ وَالْعِمَامَۃِ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ
یعنے مسح کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوپر موزون کے اور پگڑی کے
بیچ جنگ تبوک کے **پانچوین** حدیث طبرانی مین روایت ہے خزیمہ بن ثابت سے
اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَمْسَحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ وَالْخِمَارِ یعنے تحقیق
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے مسح کرتے اوپر موزون کے اور پگڑی کے **فائدہ**

کہا ترمذی نے یہی قول ہی بہت لوگون کا اہل علم اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے سے کہ جن مین سے ہین ابوبکر اور عمر اور انس اور ساتھہ اسیکے قائل ہین
اوزاعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہین کہ مسح کرے پگڑی پر اور کہا وکیع بن
جراح نے کہ اگر مسح کرے پگڑی پر تو کفایت کرتا ہے اُس کو بسبب وارد ہونی
اس حدیث کی اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ پگڑی پر مسح کرنے
کی حدیث کو روایت کیا ہے ابن رسلان نے ابی امامہ اور سعد بن مالک اور
ابی الدرداء اور عمر بن عبد العزیز اور حسن اور قتادہ اور مکحول سے اور روایت
کیا خلال نے ساتھہ اسناد اپنی کے حضرت عمر سے کہ کہا حضرت عمر نے جو شخص کہ
پاک نہ کرے اسکو (یعنے جو شخص کہ جائز نہ رکھے مسح اوپر پگڑی کے) پاک نہ کرے
اسکو اللہ اور روایت کیا اسکو فتح الباری مین اور ابن خزیمہ اور ابن المنذر نے

مسئلہ ہشتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے یہ ہے
جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار شرح
در المختار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوے قاضیخان مین
لکھا ہے وَلَا صَلٰوۃَ جَنَازَۃٍ لِمَا رَوَیْنَا وَلَا سَجْدَۃَ تِلَاوَۃٍ لِاَنَّھَا فِیْ مَعْنَی
الصَّلٰوۃِ اِلَّا عَصْرَ یَوْمِہٖ عِنْدَ الْغُرُوْبِ یعنے آفتاب کی طلوع کے وقت اور
غروب کے وقت اور جس وقت عین دوپہر ہو نماز اور سجدہ تلاوت کا اور
نماز جنازہ کی جائز نہین ہے مگر آفتاب کے غروب کے وقت فقط اس دن کی
نماز عصر کی تو البتہ جائز ہے **فائدہ** یعنے اگر کسی شخص نے بقدر ایک رکعت
کے صبح کی نماز کا وقت پایا اور پہر آفتاب نکل آیا تو اس صورت مین اسکی صبح

کی نماز تو باطل ہوگی لیکن اگر کسینے بقدر ایک رکعت کے عصر کی نماز کا وقت پایا
اور پھر آفتاب ڈوب گیا تو اسکی عصر کی نماز ادا ہوجاوے گی اور یہ مذہب امام اعظم کا
ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اسحدیث کا جوکہ بخاری اور مسلم
مین روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ
اَدْرَکَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ
اَدْرَکَ الْعَصْرَ یعنے جسنے پائی ایک رکعت صبح کی نماز کی پہلے نکلنے آفتاب کے
پس تحقیق پائی اوسنے نماز صبح کی اور جسنے پائی ایک رکعت نماز عصر کی پہلے ڈوبنے
آفتاب کے پس تحقیق پای اوسنے نماز عصر کی **فائدہ** کہا امام نووی نے شرح
صحیح مسلم مین کہ یہی مذہب ہی امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور تمام علماء
کا لیکن خلاف کیا ہے اسحدیث کا ابوحنیفہ نے اسلیے کہ انکی نزدیک اس صورت
مین نماز صبح کی باطل ہوجاتی ہے۔

مسئلہ نہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے یہ
ہے جوکہ **ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار شرح
در المختار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوے قاضیخان**
وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَاِذَا قَرَأَ الْاِمَامُ مِنَ الْمُصْحَفِ فَسَدَتْ
صَلٰوتُہٗ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ یعنے اور جب دیکھکر پڑھے قرآن امام تو نماز فاسد
ہوجاتی ہے نزدیک ابی حنیفہ کے سو ابوحنیفہ یعنے امام اعظم نے اس مسئلہ مین
خلاف کیا ہے اس حدیث کا جوکہ بخاری مین ہے وَکَانَتْ عَائِشَۃُ یَؤُمُّہَا
عَبْدُہَا ذَکْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ یعنے اوسامامت کروا تا تہا حضرت عائشہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ذکوان غلام اون کا قرآن سے یعنے نماز مین قرآن دیکھکر پڑھتا تھا **فائدہ** اس مسئلہ مین امام اعظم کے شاگرد امام ابو یوسف اور محمد بھی امام اعظم کے مخالف ہوئے ہین اسلیے کہ ان کے نزدیک امام کو نماز مین قرآن دیکھکر پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ دہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے یہ ہی جوکہ **ہدایہ** اور **عینی شرح ہدایہ** اور **فتح القدیر** اور **کنز الدقائق** وغیرہ مین کہا ہے وَرَکْعَتَا الظُّھْرِ سَوَاءٌ یعنے ظہر کی اول دو رکعتون مین برابر کی سورتین پڑھے اور یہ مذہب امام اعظم اور انکے شاگرد ابو یوسف کا ہے سو امام اعظم اور ان کے شاگرد ابو یوسف نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا جوکہ **بخاری** اور **مسلم** مین روایت ہے ابی قتادہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِنَا فَیَقْرَأُ فِی الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَسُوْرَتَیْنِ وَیُسْمِعُنَا الْاٰیَۃَ اَحْیَانًا وَّیُطَوِّلُ الرَّکْعَۃَ الْاُوْلٰی وَیَقْرَأُ فِی الْاُخْرَیَیْنِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ یعنے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھاتے ہم کو پس پڑھتے ظہر اور عصر کے پہلے دو رکعتون مین سورۂ فاتحہ اور دو سورتین اور سناتے ہمکو آیت کبھی اور دراز کرتے پہلی رکعت کو اور پڑھتے پچھلی دو مین صرف سورۂ فاتحہ

مسئلہ یازدہم

ف یہ عبارت ہدایہ [illegible] فارسی [illegible] کے جلد اول کے [illegible] میں اور عینی [illegible] ہدایہ چھاپہ [illegible] میں اور فتح القدیر چھاپہ [illegible] میں اور کنز الدقائق [illegible] میں ہے ۱۲

ع یہ حدیث [illegible] صفحہ [illegible] میں ہے ۱۲

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے یہ ہے
جو کہ ہدایہ مین لکھا ہے وَهُوَ مُخَيَّرٌ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مَعْنَاهُ إِنْ شَاءَ سَكَتَ وَ
إِنْ شَاءَ قَرَأَ وَإِنْ شَاءَ سَبَّحَ كَذَا رُوِيَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ یعنے اور وہ اختیار دیا
گیا ہے دو رکعتوں پچھلی مین معنے اسکے یہ ہین کہ اخیر کی دو رکعتون مین خواہ
چپکا رہے خواہ پڑھ لے خواہ (صرف) سُبْحَانَ اللّٰهِ ہی پڑھ لے اسیطرح روایت
کیا گیا ہے امام ابی حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے سو امام ابی حنیفہ یعنے امام
اعظم رح نے اس مسئلے مین بہی خلاف کیا ہے بخاری اور مسلم کی اس حدیث
کا جو کہ ابی قتادہ کی روایت سے مسئلہ دہم مین اوپر مذکور ہوئی ۔

مسئلہ دوازدہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اکیس حدیثون کے
یہ ہے جو کہ فتاوی عالمگیری مین لکھا ہے يُكْرَهُ الْجَهْرُ بِالتَّسْمِيَةِ وَالتَّأْمِينِ
یعنے نماز مین بسم اللہ اور آمین کا پکار کر کہنا مکروہ ہے اور جامع رموز مین
لکھا ہے فِي التَّيْسِيرِ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ مِنَ الْفَاتِحَةِ وَبِأَنَّ التَّأْمِينَ وَإِخْفَاءَهُ
سُنَّةٌ فَيُكْرَهُ الْجَهْرُ كَمَا فِي الْمُحِيطِ یعنے تیسیر مین روایت ہے مجاہد سے کہ تحقیق
وہ یعنے آمین سورہ فاتحہ مین سے ہے اور یہہ بھی ہے کہ آمین کہنی اور اخفا
کرنا اسکا سنت ہے پس مکروہ ہوا پکار کر کہنا آمین کا اسیطرح سے ہے محیط مین
اور ہدایہ مین لکھا ہے وَيُخْفُونَهَا یعنے امام اور مقتدی اور اکیلا آہستہ
کہین آمین اور یہ مذہب امام اعظم اور امام مالک اور اہل کوفہ کا ہے سو امام
اعظم اور امام مالک اور اہل کوفہ نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے ان اکیس
حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ

صَلّٰی خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَھَرَ بِاٰمِیْنَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ ترجمہ روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ کہ اس نے نماز پڑہی پیچھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس پکار کر کہی آمین روایت کیا اسحدیث کو ابوداود نے دوسری حدیث عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَلٰی غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ حَتّٰی یَسْمَعَ مَنْ یَلِیْہِ مِنَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پڑھتے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہتے آمین یہانتک کہ سنتا تہا وہ شخص جو نزدیک ان کے ہوتا صف پہلی مین روایت کیا اس حدیث کو ابوداود نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین روایت کیا اس حدیث کو بہی دارقطنی نے اور کہا اسناد اسکی حسن ہے اور روایت کیا اسکو حاکم نے اور کہا صحیح ہے اوپر شرط بخاری اور مسلم کے اور روایت کیا اسکو بیہقی نے اور کہا حسن صحیح ہے تیسری حدیث وَعَنْہُ قَالَ تَرَكَ النَّاسُ التَّاْمِیْنَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ حَتّٰی یُسْمِعَھَا اَھْلَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ فَیَرْتَجُّ بِھَا الْمَسْجِدُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ ترک کردیا لوگون نے آمین کہنا اور تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہتے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہتے آمین یہانتک کہ سناتے تہے اول صف والون کو پہر گونجتی ساتہ اسکے مسجد روایت کیا اسحدیث کو ابن ماجہ نے **فائدہ** یعنے جب حضرت کے آمین کہنے کی آواز اول صف والے سن لیتے بعد اسکے سب صحابہ جو جماعت مین ہوتے اس قدر زور سے پکار کر آمین کہتے تہے کہ انکی آواز سے مسجد بہی گونج اوٹہتی تہی چوتہی حدیث عَنْ عَطَاءٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَدْرَکْتُ مِائَتَیْنِ مِنَ

۲ حدیث ابوداود کی صحیح ہے انہا کے نصف الحاجۃ جو ہے
۳ ابن عباس ترجمہ کی الاوطار میں
۴ یہ حدیث ابن ماجہ کی ہے صحیح ہے
۵ ملا علی قاری حنفی نے لکہا ہے تضعیف اس کی مشکوٰۃ میں

الصَّحَابَةِ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ وَلَا الضَّالِّيْنَ رَفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِاٰمِيْنَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ روایت ہی عطا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ پایا مین نے دو سو آدمی کو صحابہ سے جب کہے امام ولا الضالین بلند کرتے آوازین اپنی ساتھ آمین کہنے کے روایت کیا اسحدیث کو بیہقی نے اور ابن حبان نے بیچ صحیح اپنی کے

پانچوین حدیث قَالَ عَطَاءٌ اٰمِيْنَ دُعَاءٌ وَاَمَّنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ وَرَاءَهٗ حَتّٰى اِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً وَكَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يُنَادِي الْاِمَامَ لَا تَفُتْنِيْ بِاٰمِيْنَ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَدَعُهٗ وَيَحُضُّهُمْ وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ خَبَرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ کہا عطا نے آمین دعا ہے اور آمین کہا ابن زبیر نے اور جو پیچھے اسکے تھے یہان تک کہ تحقیق گونج اٹھی مسجد اور ابو ہریرہ پکار کر کہدیتے تھے امام کو کہ مت فوت کرا مجھ سے کہنا آمین کا اور کہا نافع نے نہین چھوڑتے تھے اسکو یعنے آمین پکار کر کہنے کو ابن عمر بلکہ رغیب دیتے تھے لوگون کو اور سنا نافع نے ابن عمر سے کہ آمین پکار کر کہنے مین حدیث ہے روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے

چھٹی حدیث عَنْ عَطَاءٍ اَدْرَكْتُ مِائَتَيْنِ مِنَ الصَّحَابَةِ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ وَلَا الضَّالِّيْنَ سَمِعْتُ لَهُمْ رَجَّةً بِاٰمِيْنَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ روایت ہی عطا سے کہ پایا مینے دو سو آدمی کو صحابہ سے بیچ اس مسجد کے جب کہے امام ولا الضالین سنا مین نے انکی آواز ساتھ آمین کہنے کے روایت کیا اسحدیث کو بیہقی نے

ساتوین حدیث عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّالِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب پڑھتے یعنے پہونچتے ولا الضالین تک کہتے آمین اور بلند کرتے ساتھ آمین کہنے کے آواز اپنی کو روایت کیا اس حدیث کو ابوداود

(حاشیہ: ۵ حدیث صحیح بخاری ... جلد ۱ صفحہ ... ۶ ... ۷ حدیث ... ابوداود ...)

فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہا حافظ یعنے ابن حجر نے سند اسکی صحیح ہے اور صحیح کہا اسکو دارقطنی نے **آٹھوین** حدیث **عن** نُعَیْمِ الْمُجْمِرِ قَالَ صَلَّیْتُ وَرَاءَ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ثُمَّ قَرَأَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ حَتّٰی اِذَا بَلَغَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ وَیَقُوْلُ کُلَّمَا سَجَدَ وَاِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوْسِ اللّٰهُ اَکْبَرُ ثُمَّ یَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنِّیْ لَاَشْبَهُکُمْ صَلٰوةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ النَّسَآئِیُّ وَابْنُ خُزَیْمَةَ روایت ہی نعیم مجمر سے کہا نماز پڑھی مینے پیچھے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پس پڑہی ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پہر پڑہی سورہ فاتحہ یہانتک کہ جب پہونچے ولا الضالین تک کہا آمین اور کہتے تہے جب سجدہ کرتے اور جب کھڑے ہوتے بیٹھنے سے اللہ اکبر پھر کہتے جب سلام پہیرتے قسم ہے اسکی جسکے ہاتھہ مین ہی میری جان تحقیق مین زیادہ مشابہ ہون تم مین نماز سے ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کیا اسحدیث کو نسائی اور ابن خزیمہ نے **نوین** حدیث **عن** عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ فِیْ بَابِ الْجَهْرِ بِاٰمِیْنَ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جب کہا ولا الضالین کہا آمین روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے بیچ باب پکار کر کہنے آمین کے **دسوین** حدیث **عن** عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَالَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ وَسَمِعْنَاهَا مِنْهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ فِیْ بَابِ الْجَهْرِ بِاٰمِیْنَ روایت ہی عبد الجبار بن وائل سے اس نے نقل کی اپنے باپ سے کہا نماز پڑہی مین نے ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس جب کہا آنحضرت

حاشیہ:

۸ یہ مضمون نیل الاوطار میں ہے ... صفحہ ...

۹ من ... یہ حدیث ... بلوغ المرام ... کے باب ... صلوٰۃ

۱۰ ... یہ حدیث ابن ماجہ ...

۱۱ ... یہ حدیث ابن ماجہ ... صفحہ ۶۲

صلے اللہ علیہ وسلم نے) ولا الضالین کہا آمین پس سنا ہم سب نے (یعنے جتنے لوگ
جماعت مین تھے آمین کو) حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا اسحدیث
کو ابن ماجہ نے بیچ باب پکار کر کہنے آمین کے **گیارہوین** حدیث **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ
قِرَاءَۃِ اُمِّ الْقُرْاٰنِ رَفَعَ صَوْتَہٗ وَقَالَ اٰمِیْنَ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَحَسَّنَہٗ وَالْحَاکِمُ
وَصَحَّحَہٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم جب فارغ ہوتے تھے پڑھنے سورۂ فاتحہ کے سے اونچی کرتے آواز
اپنی اور فرماتے آمین روایت کیا اسحدیث کو دارقطنی نے اور حسن ٹھیرایا اسکو اور
حاکم نے اور صحیح ٹھیرایا اسکو **بارہوین** حدیث **عن** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ
وَلَا الضَّالِّیْنَ فَقَالَ اٰمِیْنَ مَدَّ بِہَا صَوْتَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ
وَابْنُ مَاجَۃَ **ترجمہ** روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا سنا
مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس
کہا آمین دراز کی ساتھ آمین کہنے کے آواز اپنی روایت کیا اسحدیث کو ترمذی
اور ابوداود اور ابن ماجہ نے **فائدہ** کہا ترمذی نے اور بیچ اس باب کی روایت
ہے حضرت علی اور ابی ہریرہ سے اور وائل بن حجر کی حدیث حسن ہی اور یہی کہتی
تھے بہت لوگ اہل علم سے اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تابعین سے
اور جو پیچھے انکے تھے اعتقاد رکھتے تھے یہ کہ بلند کرے مرد آواز اپنی کو ساتھ
آمین کہنے کے اور نہ پوشیدہ کرے اسکو اور یہی کہتے تھے امام شافعی اور امام
احمد اور اسحاق **تیرہوین** حدیث **عن** بِلَالٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ اَنَّہٗ
قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبِقْنِیْ بِاٰمِیْنَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ

روایت ہی حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ اس نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نہ سبقت کرو مجھہ سے ساتھہ آمین کہنے کے روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد
نے **فائدہ** یہ جو بلال نے حضرت کو کہا کہ نہ سبقت کرو مجھہ سے ساتھہ آمین کہنے کے
مراد اسکی اس بات کے کہنے سے یہ ہے کہ جب مین سورہ فاتحہ اپنی آپ کے پیچھے تمام
کرلیا کرون تب آپ آمین کہا کرین پس اسحدیث سے امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کا پڑہنا
اور آمین پکار کر کہنا یہ دونون باتین ثابت ہوئین **چودہوین حدیث عَنْ**
عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاحَسَدَتْکُمُ
الْیَھُوْدُ عَلٰی شَیْئٍ مَاحَسَدَتْکُمْ عَلَی السَّلَامِ وَالتَّامِیْنِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ فِیْ بَابِ
الْجَھْرِ بِاٰمِیْنَ روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُس نے نقل کی نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین حسد کرتے تم سے یہود اور کسی چیز کے جسقدر کہ حسد
کرتے ہین تم سے سلام کرنے مین اور آمین کہنے مین روایت کیا اسحدیث کو ابن
ماجہ نے بیچ باب پکار کر کہنے آمین کے **فائدہ** اسحدیث سے سلام اور آمین
کہنے پر یہود کے حسد کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم اور حضرت کے اصحاب نماز مین پکار کر آمین کہتے تہے کیونکہ اگر یہود
انکے آمین پکار کر کہنے کی آواز نہ سنتے تو حسد کس طرح کرتے پس حاصل اسکا
یہ ہوا کہ جو شخص آمین پکار کر کہنے کو برا جانتا ہے اس مین اور یہود مین کچہ فرق
نہین **پندرہوین حدیث عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاحَسَدَتْکُمُ الْیَھُوْدُ عَلٰی شَیْئٍ مَاحَسَدَتْکُمْ
عَلٰی آمِیْنَ فَاَکْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ اٰمِیْنَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ فِیْ بَابِ الْجَھْرِ بِاٰمِیْنَ
روایت ہی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہین حسد کیا تم پر یہود نے کسی چیز مین جیسا کہ حسد کیا تم پر آمین

حدیث ابن ماجہ کہ باب اول میں ہے صفحہ ۶۲ میں

حدیث ابن ماجہ کے باب اول میں ہے صفحہ ۶۲ میں

کہنے مین بس زیادتی کرو کہنے مین آمین کے روایت کیا یہ حدیث کو ابن ماجہ نے بیچ باب پکار کر کہنے آمین کے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اس حدیث کی اسناد مین طلحہ بن عمرو نے اور کلام کی ہے اس مین بہت سے اہل علم نے **سولھوین حدیث بیہقی** نے مرفوع روایت کی ہے کہ حسد کیا یہود نے اوپر قبلہ کے وہ قبلہ کہ ہدایت کیے گئے ہم طرف اسکی اور گمراہ کیے گئے یہود قبلہ سے اور حسد کرتے ہین یہود اوپر جماعت کے اور حسد کرتے ہین اوپر آمین کہنے ہماری کے پیچھے امام کے اور بیچ ایک روایت طبرانی کے یون ہے تحقیق یہود نہین حسد کرتے مسلمانون پر اوپر فضل کے تین کامون سے جواب دینا سلام کا اور قائم کرنا صفون کا اور کہنا اُن کا پیچھے امام اپنے کے بیچ نماز فرض کے آمین اور بیچ دوسری روایت کے ابن عدی سے حسد کرتے ہین تم پر یہود اوپر کہنے سلام کے اور قائم کرنے صفون کے اور کہنے آمین کے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلام کا جواب دینا اور نماز مین صفون کا قائم کرنا اور امام کے پیچھے فرض نماز مین آمین کہنا یہ تینون کام افضل ہین اور ان تینون کامون سے یہود حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت حسد کرتے تھے پس اگر اب بھی کوئی شخص سلام کے جواب دینے کو یا نماز مین صفون کے قائم کرنے کو یا آمین پکار کر کہنے کو برا جانے تو اس مین اور یہود مین کچھ فرق نہین ہے **سترھوین حدیث** عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ بَابِ جَهْرِ الْمَاْمُوْمِ بِالتَّاْمِیْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہے امام غیر المغضوب علیہم

ولا الضالين پس کہو تم آمين پس تحقيق شان يہ ہے کہ جس کے قول نے موافقت کيا
قول سے فرشتون کے بخشے جاتے ہين واسطے اسکے وہ جو اگلے ہين گناہ اسکے
روايت کيا اسحديث کو بخاری نے بيچ باب پکار کر کہنے مقتدی کے آمين کو ۞

فائدہ امام نووی نے شرح صحيح مسلم مين اس حديث کے نيچے لکھا ہے قول
حضرت صلے اللہ عليہ وآلہ وسلم کا جب کہے امام غير المغضوب عليہم ولا الضالين
پس کہو تم آمين اس مين دليل ظاہر ہے واسطے اسکے جو کيا اصحاب ہمارے
نے اور ان کے سوا اورون نے بيشک آمين کہنی مقتدی کی ہو ساتھ آمين
کہنے امام کے نہ پيچھے اسکے پس جب کہے امام ولا الضالين کہے امام اور مقتدی
ملکر آمين

اٹھارہوين حديث **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ اٰمِيْنَ وَقَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ فِي السَّمَآءِ اٰمِيْنَ فَوَافَقَتْ
اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

ترجمہ اور روايت ہے اسی سے کہ تحقيق رسول اللہ صلے اللہ عليہ وسلم نے فرمايا جس
وقت کہتا ہے ايک تمہارا آمين اور کہتے ہين فرشتے بيچ آسمان کے آمين پس
موافقت ہوتا ہے ايک ان دونون کا دوسرے کو بخشے جاتے ہين واسطے
اسکے وہ کہ اگلے ہين گناہ اسکے روايت کيا اسحديث کو بخاری اور مسلم
نے

انيسوين حديث **وَعَنْهُ** اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ
فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَقُوْلُ اٰمِيْنَ وَاِنَّ الْاِمَامَ يَقُوْلُ اٰمِيْنَ فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهٗ
تَاْمِيْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ فِي بَابِ جَهْرِ
الْاِمَامِ بِاٰمِيْنَ اور روايت ہے انہين سے کہ کہا فرمايا رسول خدا صلے
اللہ عليہ وآلہ وسلم نے جب کہے امام غير المغضوب عليہم ولا الضالين پس کہو

بھی آمین پس تحقیق فرشتے کہتے ہین آمین اور تحقیق امام کہے آمین پس جو شخص
کہ موافق ہوا آمین اسکی آمین فرشتون کے کی بخشے جاتے ہین واسطے اوسکے
وہ کہ اگلے ہین گناہ اوسکے روایت کیا اس حدیث کو نسائی نے بیچ باب پکار کر
کہنے امام کے آمین کو بیسوین حدیث وَعَنْهُ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْقَارِئُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَامِيْنُهٗ
تَامِيْنَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ فِيْ بَابِ جَهْرِ الْاِمَامِ
بِاٰمِيْنَ اور روایت ہی بہی انہین سے اونہون نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ و
سلم سے کہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس وقت آمین کہے پڑہنے
والا قرآن کا (یعنے امام) پس آمین کہو اسلیے کہ تحقیق فرشتے آمین کہتے
ہین پس جو شخص کہ موافق ہوا آمین اسکی آمین فرشتون کے بخشے جاتے ہین
واسطے اوسکے وہ کہ اگلے ہین گناہ اسکے روایت کیا اس حدیث کو نسائی نے
بیچ باب پکار کر کہنے امام کے آمین کو اکیسوین حدیث وَعَنْهُ اَيْضًا
اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ
تَامِيْنُهٗ تَامِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اٰمِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوُدَ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَمَالِكٌ ترجمہ اور روایت ہی بہی انہین سے کہ تحقیق
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ آمین کہے امام پس آمین کہو
(یعنے جب امام بعد قررت فاتحہ کے آمین پکار کر کہتا ہے اسکی آواز سنکر فرشتے
بہی آمین کہتے ہین پس تم بہی اسوقت آمین کہو) اس لیے کہ تحقیق جو شخص
کہ موافق ہوجاوے آمین اسکی اور آمین فرشتون کی بخشتا ہے اللہ واسطے اسکی
جو آگے گذرے گناہ اسکے کہا ابن شہاب نے اور تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وآلہ وسلم کہتے تھے آمین روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور ابو داؤد
اور ترمذی اور نسائی اور مالک نے **فائل کا** نماز مین آمین پکار کر کہنے کے باب
مین کیس حدیثین کہ جن کا امام اعظم نے خلاف کیا ہے وہ تو گذر چکی ہین لیکن آمین
خفیہ کہنے کے باب مین دلیل امام اعظم کی ان کے مقلد جو حدیثین پیش کیا کرتے
ہین وہ یہ ہین **پہلی حدیث روی** شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرٍ
اَبِي الْعَنْبَسِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقَالَ اٰمِيْنَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهٗ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** روایت کیا شعبہ نے سلمہ بن کہیل سے اُس نے حجر باپ عنبس
کے سے اس نے علقمہ بیٹے وائل کے سے اس نے اپنے باپ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے پڑہا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہا آمین اور پست کیا
ساتھہ اسکے آواز اپنی کو روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے **جواب** اسکا دو
طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ حدیث ضعیف ہی ہرگز لائق حجت پکڑنے کے نہین کیونکہ
ترمذی جو مخرج اس حدیث کا ہے کہا اوس نے کہ سنا مین نے محمد یعنے بخاری سے کہ
کہتے تھے حدیث سفیان کی یعنے جس حدیث مین مَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ یعنے دراز
کیا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھہ آمین کہنے کے آواز اپنی کو آیا ہی
وہ حدیث بہت صحیح ہے شعبہ کی حدیث سے اس باب مین اور خطا کی شعبہ نے اس
حدیث مین کئی جگہہ مین **پہلی خطا** شعبہ راوی کی اس حدیث مین یہ ہے کہا
شعبہ نے حجر عنبس کا باپ ہے سو یہ اسکی خطا ہے حجر تو عنبس کا بیٹا ہے اور کنیت
کیا جاتا ہے ابا سکن **دوسری خطا** شعبہ کی اس حدیث مین یہ ہے کہ شعبہ نے
زیادہ کیا اس حدیث مین علقمہ بن وائل سے اور وہ بیچ اسناد اسحدیث کے نہین
تیسری خطا شعبہ کی اسحدیث مین یہ ہے کہ کہا شعبہ نے پست کیا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ آمین کہنے کے آواز اپنی کو اور یہ اس کا خطا ہے
اور صحیح یہ ہے کہ دراز کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ آمین کہنے کے
آواز اپنی کو اور کہا ملا علی قاری حنفی نے **مرقاۃ شرح مشکوۃ** مین کہ
اس روایت مین شعبہ کی غلطی پر حفاظ حدیث کا اتفاق ہے اور تحقیق صواب معروف
مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ اور رَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ کا ہے اور لفظ مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ کا ترمذی
اور احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور لفظ رَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ کا ابوداؤد
نے اور روایت کیا بیہقی اور ابن حبان نے بیچ صحیح اپنی کے عطا سے کہا پایا مین
نے دو سو آدمی کو صحابہ سے جب کہے امام ولا الضالین بلند کرتے آواز اپنی
ساتھ آمین کہنے کے انتہی شعبہ کی حدیث کے ضعیف ہونے کی ایک وجہ یہ بھی
ہے کہ سماع علقمہ کا وائل سے ثابت نہین چنانچہ کہا ابن حجر نے **تقریب**[1]
التہذیب مین عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ بِضَمِّ الْمُهْمَلَةِ وَسُكُوْنِ الْجِيْمِ
الْحَضْرَمِيُّ الْكُوْفِيُّ صَدُوْقٌ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيْهِ یعنے علقمہ بن وائل بن حجر
ساتھ ضم مہملہ اور سکون جیم کے حضرمی کوفی سچا ہے مگر تحقیق اس نے نہین سنا
ہے اپنے باپ سے انتہی اور وجہ نہ سننے علقمہ کی اپنے باپ وائل سے یہ ہے کہ وہ
اپنے باپ وائل کے مرنے سے چھ مہینے پیچھے پیدا ہوا تھا چنانچہ کہا شیخ ابن
الہمام حنفی نے **فتح القدیر**[2] مین ذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ فِيْ عِلَلِهِ الْكَبِيْرِ قَالَ اِنَّهُ
سَاَلَ الْبُخَارِيَّ هَلْ سَمِعَ عَلْقَمَةُ مِنْ اَبِيْهِ فَقَالَ اِنَّهُ وُلِدَ بَعْدَ مَوْتِ اَبِيْهِ
بِسِتَّةِ اَشْهُرٍ یعنے ذکر کیا ترمذی نے بیچ کتاب اپنی علل کبیر کے کہ پوچھا ترمذی
نے بخاری سے کہ آیا علقمہ نے اپنے باپ سے سنا ہے پس کہا بخاری نے کہ وہ اپنے
باپ کے مرنے سے چھ مہینے پیچھے پیدا ہوا ہے **دوم** شعبہ کی روایت مذکور کے
مخالف شعبہ ہی سے آمین پکار کر کہنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ثابت ہو چکا

[1] له یہ عبارت تقریب التہذیب ... کے صفحہ ١٨١ مین ہے ١٢

[2] له یہ عبارت فتح القدیر ... کے صفحہ ١٢١ مین ہے

ہے چنانچہ فتح القدیر[۱] مین ہے وَقَدْ رَجَّحَ الدَّارَقُطْنِیُّ وَغَیْرُہٗ رِوَایَۃَ سُفْیَانَ بِاَنَّہٗ اَحْفَظُ وَقَدْ رَوَی الْبَیْہَقِیُّ عَنْ شُعْبَۃَ فِی الْحَدِیْثِ رَافِعًا صَوْتَہٗ یعنے تحقیق ترجیح دی ہے دارقطنی وغیرہ نے سفیان کی روایت کو (یعنے جس مین آمین پکار کر کہنا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روایت کیا گیا ہے تحقیق وہ روایت نگاہ رکھی گئی ہے اور تحقیق بیہقی نے روایت کیا ہے شعبہ سے بیچ حدیث کے (آمین کہنے مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا) بلند کرنا آواز کا۔ سوم شعبہ کی حدیث سے یہ ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکار کر آمین نہین کہی ہے خفیہ اپنے دل ہی مین کہی ہے کیونکہ اس مین خود شعبہ کہتا ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑہا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہا آمین اور پست کیا ساتھ اسکے آواز اپنی کو۔ اس سے صاف نکلتا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت زور سے پکار کر آمین نہین کہی درمیانہ آواز سے کہی ہے اور اسکا قائل ہوا ہے شیخ ابن الہمام حنفی بھی چنانچہ فتح القدیر[۲] مین لکہا ہے وَلَوْکَانَ اِلَیَّ فِیْ ھٰذَا شَیْءٌ لَوَفَّقْتُ بِاَنَّ رِوَایَۃَ الْخَفْضِ یُرَادُ بِھَا عَدَمُ الْقَرْعِ الْعَنِیْفِ یعنے اگر میرے پاس اسکی کچہ دلیل ہوتی تو مین یون مطابقت دیتا کہ آہستہ کہنے کی روایت سے مراد یہ ہے کہ کڑک سخت نہ ہو انتہے ہمارا بہی یہی عقیدہ ہے کہ امام زور سے چلا کر آمین نہ کہے اسکو اسی قدر آمین پکار کر کہنی چاہیے کہ جسکو اول صف کے لوگ سن لیوین البتہ مقتدیون کو چلا کر کہنی بہی جائز ہے بلکہ سنت ہے اور حدیثین اس مضمون کی قریب گذرین **دوسری** دلیل حنفیہ کے آمین خفیہ کہنے کے باب مین شیخ عبدالحق حنفی نے شرح سفر السعادت[۳] مین یہ آثار نقل کیے ہین کہ از امیر المؤمنین عمر بن الخطاب روایت کردہ اند کہ اخفا کند امام چہار چیز

[۱] یہ عبارت فتح القدیر چھاپہ ایضاً کے جلد ایضاً کے صفحہ ایضاً میں ہے
[۲] یہ عبارت فتح القدیر چھاپہ ایضاً کے جلد ایضاً کے صفحہ ایضاً میں ہے
[۳] یہ عبارت شرح سفر السعادت چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۳۵ مطبع ۱۲

ر اتعوذ و بسم اللہ و آمین و سبحانک اللهم وبحمدک و در بعض روایات بجای سبحانک
اللهم ربنا لک الحمد آمده و از ابن مسعود رض نیز مثل این آمده سیوطی در جمع الجوامع از
ابی وائل روایت آورده که گفت بودند عمر و علی که جهر نمی کردند بسم اللہ الرحمن الرحیم
و نه تعوذ و نه بآمین رواه ابن جریر والطحاوی و ابن شاهین فی السنة سو جواب
اسکا چار طرح پر ہے اول یہ کہ یہ اثر صحابہ کے ہین مرفوع حدیثین نہین اور
مقابلے مین حدیث مرفوع کے صحابی کا قول یا فعل حجت نہین ہو سکتا اور دلائل
اسکے اس کتاب مین اسی بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ چہارم مین پہلے
گزرے دوم یہ روایتین طبقہ رابعہ کی ہین اور روایت طبقہ رابعہ کی کتاب کی
قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے اس لیے نہین ہوتی ہین کہ اس طبقے کی
حدیثین جو اچھی سے اچھی ہین وہ ضعیف محتمل ہین اور جو بری سے بری ہین
وہ موضوع یا مغلوب سخت کی انکار کی گئی ہین اور مادہ کتاب موضوعات ابن جوزی
کا اسی طبقے کی حدیثین ہین اسیطرح لکھا ہے شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے
حجۃ اللہ البالغہ مین اور چوتھے طبقے کی حدیثون کا لائق اعتبار اور قابل
حجت کے نہ ہونے کا بیان اس کتاب مین اسے بارہوین مغالطے کے جواب
مین مسئلہ ششم مین آگے آویگا انشاء اللہ تعالی سوم روایت ابن مسعود کی
بلا اسناد ہے اسلیے کہ ابراہیم نخعی تک ہی پہونچتی ہے ابن مسعود تک نہین
پہونچتی چنانچہ کہا شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر مین قَولُهُ لِقَولِ ابنِ مَسعُودٍ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنهُ اَربَعٌ اِلَى اٰخِرِهِ الرَّابِعُ التَّحمِيدُ وَالاَربَعَةُ رَوَاهَا ابنُ
اَبِي شَيبَةَ عَن اِبرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ یعنے یہ قول کہ امام چار چیزون کو خفیہ کہے اعوذ
اور بسم اللہ اور آمین اور چوتھی ربنا لک الحمد کو روایت کیا اسکو ابن ابی شیبہ
نے ابراہیم نخعی سے اور یہ ظاہر ہے کہ روایت بلا اسناد جسکی سند مین سقوط

والقطاع ہو معلق کہلاتی ہے اور وہ ضعیف اور مردود شمار کی جاتی ہے اور بیان
اس کا اس کتاب کے بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ نود و یکم مین آگے آویگا
انشاء اللہ تعالی چہارم یہ جو ترمذی اور ابو داود اور دارمی اور ابن ماجہ
کی روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَءَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقَالَ اٰمِیْنَ مَدَّبِہَا
صَوْتَہٗ یعنے سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ پڑھا غیر المغضوب
علیہم ولا الضالین پس کہا آمین دراز کیا ساتھ آمین کہنے کے آواز اپنی کو
کہا ترمذی نے بعد اس حدیث کے وَفِی الْبَابِ عَنْ عَلِیٍّ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یعنے آمین
پکار کر کہنے کے باب مین حضرت علی اور ابی ہریرہؓ سے بھی حدیث آئی ہے اس
سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ آمین پکار کر کہنے کی حدیث کے راویون
مین سے ہین چنانچہ ابن ماجہ مین بیچ باب پکار کر کہنے آمین کے روایت ہے حضرت
علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا
قَالَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ یعنی سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ و
سلم سے جب کہا ولا الضالین کہا آمین **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو
ابن جریر اور طحاوی اور شاہین نے روایت کی ہے کہ حضرت علی آمین پکار کر نہین
کہتے تھے لغو ہے اور لائق ماننے کے ہرگز نہین اور کہا سبل السلام مین اور
دارقطنی نے بیچ سنن کے کہ حضرت علی نماز مین بسم اللہ پکار کر کہنے کے راویون
مین سے ہین اسی طرح لکھا ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام مین یہ دلیل ہے اس
بات پر کہ یہ جو ابن جریر وغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی نماز مین بسم اللہ الرحمن الرحیم
پکار کر نہین پڑھتے تھے یہ بھی لغو ہے اور لائق ماننے کے نہین اھ نیز یہ جو شیخ
عبد الحق صاحب نقل کرتے ہین کہ حضرت عمر رضے اللہ تعالے عنہ نماز مین سبحانک

اللهم الخ خفیہ پڑہتے تھے سو یہ بہی لغو ہے اور مخالف ہی اس حدیث کی جو کہ صحیح مسلم
مین روایت ہی عبدہ سے کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ پکار کر پڑہتے
تہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ
کو غرض کہ نماز مین آمین خفیہ کہنے کے لیے روایات مذکورہ واہیہ سی حجت پکڑنی بجز
تعصب مذہبی کے اور کوئی بات نہین کیونکہ اس امر مین کوئی بہی حدیث صحیح ثابت
نہین ہوئی ہے اگر ہوتی تو شیخ ابن ہمام اور عینی وغیرہ بڑے بڑے حنفی اپنی کتابون
مین ضرور ہی لاتے اور چہپا کر نہ رکہتے **تیسری** دلیل امام اعظم کی آمین خفیہ کہنے
کے باب مین مقلد امام اعظم کے یہ پیش کرتے ہین کہ آمین دعا ہے کیونکہ صحیح بخاری
مین ہی قَالَ عَطَاءٌ اٰمِيْنَ دُعَاءٌ یعنے کہا عطا (تابعی) نے آمین دعا ہے اور
دعا کا پکار کر کہنا بحکم آیت قرآن اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ
الْمُعْتَدِيْنَ یعنے پکارو پروردگار اپنے کو عاجزی سے اور چہپا کر تحقیق وہ دوست
نہین رکہتا حد سے نکلجانے والون کو سو **جواب** اس کا چار طرح پر ہے **اول**
یہ کہ عطا تابعی کے قول مذکور پر اعتقاد جما کر اس بات کا قائل ہو جانا کہ آمین دعا ہے
ایسا ہی جیسا کہ کوئی شخص آیت قرآن لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ سے یہ سمجہ بیٹہے کہ نماز پڑہنی
سے خدا تعالے نے منع فرمایا ہے اور اَنْتُمْ سُكٰرٰى کی طرف دیکہے ہی نہین کیونکہ
عطا نے جہان آمین کو دعا کہا ہے وہان اسکا پکار کر کہنا بہی تو بتلا دیا ہے دیکہ
لیجیے وہ پوری حدیث صحیح بخاری کی یہ ہے **قَالَ** عَطَاءٌ اٰمِيْنَ دُعَاءٌ وَ
اَمَّنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ وَّرَاءَهٗ حَتّٰى اِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً وَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُنَادِيْ
الْاِمَامَ لَا تَفُتْنِيْ بِاٰمِيْنَ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَدَعُهٗ وَيَحُضُّهُمْ وَسَمِعْتُ
مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ خَيْرًا یعنے کہا عطا نے آمین دعا ہے اور آمین کہا عبد اللہ ابن
زبیر نے اور جو پیچہے اسکے تہے یہان تک کہ تحقیق گونج اٹہی مسجد اور ابو ہریرہ کہدیتے

تے امام کو کہ مت فوت کرا مجہہ سو کہنا آمین کا اور کہا نافع نے نہین چہوڑتے تہے اُسکو (یعنے آمین پکار کر کہنے کو) ابن عمر بلکہ ترغیب دیتے تہے لوگون کو (آمین کہنے کے لیے) اور سُنا نافع نے ابن عمر سے کہ آمین پکار کر کہنے مین حدیث ہے **دوم** یہ کہ آیت اُدْعُوْا رَبَّكُمْ الخ کی آجتک کسی مفسر نے بہی خفیہ آمین کہنے کی نہین کیے تفسیر معالم التنزیل اور تفسیر بیضاوی اور تفسیر کبیر اور تفسیر مدارک اور تفسیر جلالین اور تفسیر فتح البیان وغیرہ تفسیرین دیکہہ لیجیے **سوم** آیت اُدْعُوْا رَبَّكُمْ الخ سے آہستہ کہنا دعا کا ثابت ہی نہ آہستہ کہنا آمین کا آہستہ کہنا آمین کا اسے اسوقت ثابت ہو جبکہ آمین دعا ہو اور آمین کا دعا ہونا نہ تو قرآن سے ثابت ہی اور نہ حدیث سے صرف تابعی کے قول سے ثابت ہی اور وہ لائق اعتبار اور قابل حجت پکڑنے کے نہین کیونکہ بے دلیل بات ہے اور آیت اُدْعُوْا رَبَّكُمْ الخ مین مراد اخفا سے نہ بہت چلانا ہے اور نہ ایسا آہستہ کہنا کہ جسکو کوئی بہی نہ سن سکے کیونکہ فرمایا اللہ تبارک وتعالے نے وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا یعنے او رمت آواز بلند کر ساتہہ نماز اپنی کے اور نہ بہت آہستہ کر ساتہہ اسکے اور ڈہونڈہ درمیان اسکے راہ کہا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کہ یہ آیت دعا کے باب مین نازل ہوئی ہے چنانچہ بخاری مین ہے **عَنْ** هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَتْ اُنْزِلَ ذٰلِكَ فِي الدُّعَاءِ روایت ہی ہشام سے نقل کی اس نے اپنے باپ سے اور مت آواز بلند کر ساتھ نماز اپنی کے اور نہ بہت آہستہ کر ساتھ اسکے کہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے نازل ہوئی ہے یہ آیت بیچ دعا کے یہی قول ہے نخعی اور مجاہد اور مکحول کا اور یہ دلیل ہے اس پر کہ میانہ آواز سے دعا مانگنی چاہیے زور سے چلا کر نہ مانگنی چاہیے اور اگر بطور

تنزل مانا بھی جاوے کہ آمین دعا ہے تو اس سے حکم آمین اسیقدر مستفاد ہوا کہ آمین
کو زور سے چلاکر نہ کہین بلکہ میانہ آواز سے کہین جو کہ نہ بہت بلند ہو اور نہ بہت
پست اور یہہ حنفیہ کے مفید مدعا نہین ہے ان کا مدعا اور اُن کا مذہب تو یہی ہے
کہ آمین ایسی آہستہ کہی جاوے کہ جس کو پاس والے بھی نہ سُنین پس اسکو دعا
مانکر بھی کام نہ بنا چہارم اگر ہم فرض بھی کرین کہ مراد آیت ادعوا ربکم الخ
سے ایسی آہستگی ہے جس مین آواز نہ نکلے تو بھی حکم آمین اس سے مستثنے اور مخصوص
رہیگا اسلیے کہ جس پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت اتری اُسی نے آمین
کو بھی اور کئی دعاؤن کو بھی پکار کر کہا ہے پس اگر حکم آمین اور ان دعاؤن
پکار کر کہنے والی کا اس سے مستثنے نہ ہوتا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
آمین وغیرہ دعائین پکار کر کیون کہتے کیا یہ آیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے پیچھے حنفیون کے امام پر اتری ہے و یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی سمجھ مین اسکے معنے نہ آئے و یا دیدہ و دانستہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اس آیت کا خلاف کیا ہے مسلمان کی تو یہ شان نہین ہے کہ ان
مین سے کوئی بات بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے تجویز کرے لیکن
یہ حوصلہ امام اعظم ہی کے مقلدون کا ہے اور کسیکا نہین اور امام اعظم کے
مقلدون کے زعم مین مخالف آیت اُدْعُوْا رَبَّکُمْ الخ کے آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور انکے اصحاب وغیرہ نے جو آمین پکار کر کہی ہے اس باب مین
تو اکیس حدیثین قریب بیان ہو چکی ہین لیکن سوائے آمین پکار کر کہنے کے
اور اور دعائین جو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکار کر کہی ہین اور امام
اعظم کے مقلد ان کو نہین مانتے ہین بعرض نقل مین لاتا ہون دیکھ لیجیے
پہلی دعا مسلم مین روایت ہے عوف بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے

کہا صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جنازة فحفظت من دعائہ
وهو يقول اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه واكرم نزله
ووسع مدخله واغسله بالماء والثلج والبرد ونقه من الخطايا كما
نقيت الثوب الابيض من الدنس وابدله دارا خيرا من داره واهلا
خيرا من اهله وزوجا خيرا من زوجه وادخله الجنة واعذه من
عذاب القبر ومن عذاب النار وفي رواية وقه فتنة القبر وعذاب
النار قال حتى تمنيت ان اكون انا ذلك الميت یعنے نماز پڑہی رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنازہ پر پس یاد رکھی مین نے دعا پڑہنی حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ وہ فرماتے تھے یا الٰہی بخش گناہ اسکے اور رحمت کر
اوس پر اور خلاص کر اسکو مکروہات سے اور معاف کر اس سے (یعنے تقصیرات
اسکی) اور بہتر کر مہمانی اسکی (یعنے جنت مین) اور کشادہ کر قبر اسکی اور پاک کر
اوسکو ساتھ پانی کے اور برف کے اور اولے کے (یعنے پاک کر گناہون سے
ساتھ طرح طرح کی مغفرتون کے) اور پاک کر اسکو گناہون سے جیسا کہ پاک کیا جاتا
ہے کپڑا سفید میل سے اور بدلہ دے اسکو گھر (یعنے اس عالم مین) بہتر گھر اوسکے
سے اور اہل (یعنے خادم) بہتر اہل اسکے سے اور بی بی بہتر بی بی اسکی سے اور
داخل کر اوسکو جنت مین اور پناہ دے اسکو عذاب قبر کے سے یا فرمایا عذاب
دوزخ کے سے اور ایک روایت مین ہے کہ بچا اوسکو فتنے قبر کے سے اور عذاب
آگ کے سے کہا عوف نے کہ جب مین نے یہ دعا حضرت سے اس میت کے لیے سنی
تو رشک لے گیا مین یہانتک کہ آرزو کی مینے کہ ہوتا مین یہ میت (یعنے تو کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے لیے یہ دعا کرتے **فائدہ** امام نووی نے شرح صحیح
مسلم مین لکھا ہے کہ اس حدیث مین اشارہ ہے واسطے پکار کر پڑہنے دعا کے

جنازی کی نماز مین دوسری دعا ابوداؤد اور ابن ماجہ مین روایت ہے واثلہ بن سقع رضے اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا صلّی بنا رسُولُ اللّٰہِ صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلّمَ عَلٰی رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِکَ وَحَبْلِ جِوَارِکَ فَقِہٖ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَھْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ وَارْحَمْہُ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ یعنے نماز پڑھی ساتھ ہمارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص پر مسلمانون مین سے پس سنا مین نے حضرت کو کہ فرماتے تھے یا الٰہی فلانا بیٹا فلانے کا بیچ امان تیری کے ہے (یعنے اسلیے کہ ایمان رکھتا تھا تجھپر اور چنگل مارنے والا ہے ساتھ قرآن کے کہ وہ امن دینے والا ہے) پس بچا اسکو فتنہ قبر کے سے (یعنے عذاب اسکے سے اور عذاب آگ کے سے اور تو صاحب وفا کا ہے (کہ جو عہد اور وعدہ بندون کے ساتھ کیا ہے پورا کرتا ہے) اور تو صاحب حق کا ہے (کہ جو کچھ کہتا ہے اور کرتا ہے حق ہے) یا الٰہی بخشش کر واسطے اسکے اور رحم کر او سپر تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے تیسری دعا بخاری ؒ مین روایت ہے موسی بن عقبہ سے کہا موسی بن عقبہ نے کہ حدیث بیان کی مجھ سے بنت خالد بن سعید بن عاص کی نے اِنَّھَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ یعنے تحقیق اُسنے سنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو حالانکہ وہ پناہ مانگتے تھے قبر کے عذاب سے چوتھی دعا مسلم ؒ مین روایت ہی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا اسوقت کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑہتے تھے نزدیک خانہ کعبہ کے جب گئے حضرت سجدے مین تو مشرکین مکہ نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر اونٹنی کی اوجھری وغیرہ ڈالدی اور ہنسنے لگے جب بی بی فاطمہ رضہ آئین تو اونہون نے اوٹھائی فَلَمَّا قَضٰی

[حاشیہ]

۱ یعنے عہد و پناہ تیری مین ہے یعنی بامان تو ہے

۲ یعنے ابو داؤد و ابن ماجہ بلکہ قریب اس معنی کی روایت ابن ماجہ نے بھی کی ہے فصل بعد از رابع

۳ یعنے روایت کیا بخاری نے اور جاعت کی روایت ساری

۴ یعنے روایت کیا مسلم نے عن مسعود رضی اللہ عنہ سے

۵ یعنے تمام کیا علیہ السلام نے

النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوتہ رفع صوتہ ثم دعا علیہم وکان اذا دعا
ثلاثا واذا سال سال ثلاثا ثم قال اللھم علیک بقریش ثلاث مرات
فلما سمعوا صوتہ ذہب عنہم الضحک وخافوا دعوتہ یعنے پس جب پڑہ
چکے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز اپنی بلند کی آواز اپنی پھر بد دعا کی اُن پر اور تہے
جب دعا کرتے دعا کرتے تین بار اور جب سوال کرتے سوال کرتے تین بار پھر فرمایا یا اللہ
سخت پکڑ قریش کو فرمایا یہ تین بار پس جب سُنی ان لوگون نے آواز حضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چلی گئی ان کی ہنسی اور ڈر گئے بد دعا اُنکی سے **پانچوین**
دعا **بخاری اور مسلم** مین روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا سے
ان یھودیۃ دخلت علیہا فذکرت عذاب القبر فقالت لہا اعاذک
اللہ من عذاب القبر فسألت عائشۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن عذاب القبر فقال نعم عذاب القبر حق قالت فما رأیت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد صلی صلوۃ الا تعوذ باللہ من عذاب
القبر یعنے تحقیق ایک عورت یہودیہ آئی حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس ذکر کیا
اوس نے قبر کے عذاب کا پس کہا اس عورت نے حضرت عائشہ کو پناہ مین رکھے تم کو
اللہ تعالی عذاب قبر کے سے پس پوچھا حضرت عائشہ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے حال عذاب قبر کا پس فرمایا کہ ہان عذاب قبر کا حق ہے کہا حضرت عائشہ
نے پس نہین دیکھا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیچھے اس پوچھنے کے
کہ نماز پڑہی ہو کوئی نماز مگر کہ پناہ پکڑی ساتھہ اللہ کے عذاب قبر کے سے **چھٹی**
دعا **مسلم** مین روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا کُنّا اذا
صلینا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احببنا ان نکون عن
یمینہ یقبل علینا بوجہہ قال فسمعتہ یقول رب قنی عذابک

ف پہلی فصل مین بیان ہے اثبات عذاب القبر کے

يَوْمَ تَبْعَثُ اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ یعنے تہے جب ہم نماز پڑہتے پیچہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوست رکہتے تھے ہم یہ کہ ہوں داہنے حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم توکہ متوجہ ہوں ہمپر ساتھ مونہ اپنے کے (یعنے وقت سلام کے اول ہماری
ہی طرف متوجہ ہوں) کہا براء نے پس سُنا مین نے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
کہ فرماتے تھے (یعنے بعد سلام کے) ای رب میرے بچا مجھکو عذاب اپنے سے اس
دن کہ اٹھاویگا تو یا جمع کرے گا تو اپنے بندون کو **فائدہ** لفظ سمعتہ کا صریح دلیل
ہے اس بات پر کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دعاؤن کو پکار کر کہا ہے اور اس باب
مین چہہ حدیثین تو یہ ہین جو کہ اوپر مذکور ہوئین اور سوائے انکے اور بھی بہت سی
حدیثین ہین کہ جن سی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعاؤن کو پکار کر کہنا ثابت
ہے لیکن امام اعظم کے مقلد بدلیل آیت اُدْعُوا رَبَّكُمْ الخ کے جو ان کو نہین مانتے
ہین تو وجہ اسکی یہی ہے کہ انکے نزدیک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ضرور اس آیتہ
کے معنے نہین سمجہے ہین ورنہ دیدہ ودانستہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت
کبہی نہ کرتے اور آمین اور دعاؤن مذکورین کے پکار کر کہنے سے برا کبہی نہ مانتے
چہارم بدلیل آیت اُدْعُوا رَبَّكُمْ الخ کے اگر آپ ہر دعا کا خفیہ ہی کہنا لازم
جانتے ہین اور جن دعاؤن کا پکار کر کہنا پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول و
فعل سی ثابت ہوچکا ہے انکو بہی آپ نہین مانتے ہین تو پہر الحمد کو اور سوائے
الحمد کے اور اور دعاؤن کو کہ قرآن مین ہین آپ نماز مغرب اور عشا اور فجر مین کیون
پکار کر منع کرتے ہین کیا آپکے امام پر اس باب مین کوئی علاحدہ آیت نازل ہوئی ہے
جسپر آپ عمل کرتے ہین **پنجم** امام اعظم کے مقلد اگر نماز مین آمین پکار کر اسلیے
نہین کہتے ہین کہ آیت ادعوا ربکم الخ کہ جس سی تمسک پکڑتے ہین قطعی ہے اور
حدیثین آمین پکار کر کہنے کی ظنی ہین اور قطعی کے مقابلے مین ظنی پر عمل کرنا

جائز نہین ہی تو جواب یہ ہے کہ آیت اُدْعُوا رَبَّكُمْ الخ کا یہ مطلب ہرگز نہین کہ آمین
پکار کر نہ کہنا چاہیے بلکہ مطلب اسکا تو یہ ہے کہ دعا آہستہ مانگنی چاہیے لیکن
دعا بھی وہان آہستہ مانگنی چاہیے جہان پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آہستہ
مانگی ہے وہان پکار کر ہی مانگنی چاہیے اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالی نے لَقَدْ كَانَ
لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنے البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ رسول
خدا کے پیروی اچھی اور فرمایا اللہ تعالی نے قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي
يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ یعنے کہہ کہ اگر ہو تم چاہتے
اللہ کو پس پیروی کرو میری چاہے تمکو اللہ اور بخشے واسطے تمہارے گناہ تمہارے
کو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور فرمایا اللہ تعالی نے مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ
فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ یعنے جسنے کہا مانا رسول کا پس اسنے کہا مانا اللہ تعالی کا اور
کلام اللہ کے مضامین سے واقف حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ اور
کوئی نہین اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا تعالی کے حکم کے خلاف ذرہ کے
برابر بھی کوئی کام نہین کرتے تھے اور بعض دعاؤن اور نماز مین آمین کا پکار کر
کہنا اگر آیت ادعوا ربکم الخ کے خلاف اور خدا تعالی کی مرضی کے موافق نہ ہوتا تو
اسی وقت وحی نازل ہوتی اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو آمین پکار کر کہنے سے
منع کیا جاتا غرض کہ امام اعظم کے مقلد حنفیہ آمین کہنے کی صحیح حدیث لانے
سے جب مجبور اور عاجز ہو چکے ہین تو ناچار معنے آیت کے خلاف قول وفعل پیغمبر
اور انکے اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین اور محدثین اور مفسرین معتبرین نماز
مین آمین خفیہ کہنے کے لینے لگ گئے ہین اور وجہ اسکی یہ ہے کہ ان کے دلون
مین اور انکی آنکھون پر تقلید کی پٹی لگ رہی ہے اسلیے کہ اپنے امام کے قول
وفعل کے ہوتے ہوئے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل کی کچھ بھی اصل نہین

جانتے ہین اور صاف صاف انکار کر دیتے ہین اور کہتے ہین کہ آیت قطعی ہوتی ہے
اور حدیث ظنی اور قطعی کے مقابلے مین ظنی پر عمل جائز نہین حالانکہ اپنے اِس
قاعدے کے بھی پابند نہین ہین اور بہت سی جگہون مین اس قاعدے کے خلاف عمل
مین لاتے ہین چنانچہ واسطے تصدیق اپنے دعوی کے اب مین چند مسائل اس
قسم کے نقل کرتا ہون دیکھ لیجیے **پہلا مسئلہ** اللہ تعالی نے فرمایا ہے اِنَّ
الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا یعنے تحقیق نماز ہے اور مسلمانون
کے لکھی ہوئی وقت مقرر کی ہوئی ظاہر اس آیت سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ پانچون
نمازین اپنے اپنے وقت پر پڑہنی چاہیین لیکن سفر مین بلکہ لوگون کے دفع
حرج کے لیے بعض اوقات اپنے گھر مین بھی حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جمع
کر کے نماز پڑہی ہے اور بیان اس کا مسئلہ بست و نہم مین انشاء اللہ تعالی آگے
آویگا اور مزدلفہ مین جمع کر کے پڑہنے کے قائل ہین تو امام اعظم اور ان کے مقلد
بھی ہین اور دلیل ان کی یہ حدیث ہے جو کہ بخاری اور مسلم اور ابوداؤد
نسائی مین روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا نہین دیکھا مینے پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم کو کہ نماز پڑہی ہو کوئی نماز بدون وقت اپنے کے مگر دو نمازین کہ
جمع کی درمیان مغرب اور عشا کے مزدلفہ مین اور نماز پڑہی فجر کی اس دن قبل
وقت اپنے کے پس اب غور کر کے انصاف سے کہنا چاہیے کہ یہان قرآن پر سے
عمل کہان چلا گیا اور یہ جو کہتے ہو کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور
قطعی کے ہوتے ہوئے ظنی پر عمل جائز نہین اس قاعدے کو کون اوٹھا کر لے گیا
دوسرا مسئلہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ اُمَّهٰتُکُمْ وَ
بَنٰتُکُمْ وَ اَخَوٰتُکُمْ وَ عَمّٰتُکُمْ وَ خٰلٰتُکُمْ وَ بَنٰتُ الْاَخِ وَ بَنٰتُ الْاُخْتِ وَ اُمَّهٰتُکُمُ
الّٰتِیْٓ اَرْضَعْنَکُمْ وَ اَخَوٰتُکُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَ اُمَّهٰتُ نِسَآئِکُمْ وَ رَبَآئِبُکُمُ

الّتِی فِی حُجُورِکُم مِن نِسَائِکُمُ الّتِی دَخَلتُم بِهِنّ فَاِن لَّم تَکُونُوا دَخَلتُم بِهِنّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیکُم وَحَلَائِلُ اَبنَائِکُمُ الّذِینَ مِن اَصلَابِکُم وَاَن تَجمَعُوا بَینَ الاُختَینِ اِلّا مَا قَد سَلَفَ اِنّ اللّٰهَ کَانَ غَفُورًا رَّحِیمًا وَالمُحصَنٰتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلّا مَا مَلَکَت اَیمَانُکُم کِتٰبَ اللّٰهِ عَلَیکُم وَاُحِلّ لَکُم مَا وَرَاءَ ذٰلِکُم اَن تَبتَغُوا بِاَموَالِکُم یعنے حرام کی گئین اوپر تمہارے مائین تمہاری اور بیٹیان تمہاری اور بہنین تمہاری اور پھوپھیان تمہاری اور خالائین تمہاری اور بیٹیان بھائیون کی اور بیٹیان بہنون کی اور مائین تمہاری جنہون نے دودھ پلایا تمکو اور بہنین تمہاری دودھ سے اور مائین بی بیان تمہاری کی اور اولاد جورؤن تمہاری کی جو بیچ گودیون تمہاری کے ہین بی بیون تمہاری سے جو صحبت کی تم نے ساتھ ان کے پس اگر نہین ہوئے داخل تم ساتھ انکے پس نہین گناہ اوپر تمہارے اور جوروین بیٹون تمہاری کی جو صلب تمہاری سے ہین اور یہ کہ اکٹھا کرو تم درمیان دو بہنون کے مگر جو کچھ کہ گذر التحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور بیاہی ہوئی عورتون مین سے مگر جنکے مالک ہوئے ہین داہنے ہاتھ تمہارے لکھدیا اللہ تعالے نے اوپر تمہارے اور حلال کیا گیا واسطے تمہارے جو کچھ سوای اسکے ہے یہ کہ طلب کرو تم بدلے مالون اپنے کے **فائدہ** ان آیتون سے ایکتو ظاہر مین یہ بات سمجھی جاتی ہے کہ سوای ان عورتون کے کہ جن کا ذکر اللہ تعالی نے کیا ہے اور کوئی بھی عورت حرام نہین اور حدیث سے یہ ثابت ہے کہ اپنی بی بی کی پھوپھی بھی اور اپنی بی بی کی خالہ بھی حرام ہے چنانچہ بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع کیا جاوے درمیان عورت کی اور پھوپھی اوسکی کے اور نہ جمع کیا جاوے درمیان عورت کے اور خالہ اسکی کے اور اسی کے قائل ہین امام اعظم بھی اور

انکے مقلد بھی پس اب غور کرکے انصاف سے کہنا چاہیے کہ یہان قرآن پر سے عمل کہان
چلا گیا اور یہہ جو تم کہتے ہو کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے مقابلے
مین ظنی پر عمل جائز نہین اس قاعدے کو کون اٹھا کرلے گیا **تیسرا مسئلہ** آیت اُمَّهٰتُكُمُ
الّٰتِیٓ اَرۡضَعۡنَكُمۡ وَاَخَوٰتُكُمۡ مِّنَ الرَّضَاعَةِ سے جو کہ اوپر مذکور ہوئی **ظاہر** مین
یہ سمجھا جاتا ہے کہ صرف رضاعی مان اور دودھ کی بہن ہی حرام ہے سوای ان کے
اور سب حلال ہین اور حدیث مین ہے کہ جو چیز بسبب نسب کے حرام ہے وہی بسبب
دودھ پینے کے بھی حرام ہے چنانچہ مسلم مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی
عنہ سے کہ انہون نے کہا یا رسول اللہ کیا ہے خواہش آپ کو بیچ بیٹی چچا اپنے کے کہ
حمزہ ہین پس تحقیق وہ خوب صورت ہے جوان عورتون قریش کی مین پس فرمایا حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رض کو کہ کیا نہین جانتا تو کہ تحقیق حمزہ بھائی میرا
ہے دودھ شریک اور تحقیق اللہ تعالے نے حرام کی بسبب دودھ پینے کے وہ چیز
کہ حرام کی بسبب نسب کے ۔ اور اسی کے قائل ہین امام اعظم بھی اور ان کے مقلد بھی
پس اب انصاف سے کہنا چاہیے کہ یہان قرآن پر سے عمل کہان چلا گیا اور یہہ جو
کہتے ہو کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے ہوتے ہوئے ظنی پر عمل
جائز نہین اس قاعدے کو کون اوٹھا کرلے گیا **چوتھا مسئلہ** فرمایا اللہ تعالی
نے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡٓا اِذَا نُوۡدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنۡ یَّوۡمِ الۡجُمُعَةِ فَاسۡعَوۡا اِلٰی ذِکۡرِ
اللّٰهِ وَذَرُوا الۡبَیۡعَ یعنے اے لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت کہ پکارا جاوے واسطے
نماز کے دن جمعے کے پس شتابی کرو طرف یاد خدا کے اور چھوڑ دو سودا کرنا ۔
ظاہر اس آیت سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ ہر شخص پر جمعہ واجب ہے لیکن حدیثون
مین ہے کہ جمعہ غلام اور لڑکے اور عورت اور بیمار اور مسافر پر واجب نہین اور
حدیثین اس مضمون کی یہ ہین **پہلی** حدیث **روایت** ہے طارق بن شہاب

رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جمعہ حق ہی واجب
ہر مسلمان پر جماعت مین مگر چار پر غلام پر (اگر کسی کے ملک مین ہو) اور عورت پر اور
لڑکے پر اور بیمار پر روایت کیا اسحدیث کو ابو داؤد نے اور کہا نہین سنا طارق نے
نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اور روایت کیا اسکو حاکم نے روایت سی طارق مذکور
کے اس نے نقل کی ابو موسی سے **فائدہ** مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا
ہے کہ کہا مصنف یعنے ابن حجر نے تلخیص مین کہ صحیح کیا اس حدیث کو بہتون نے
اور روایت کیا اسکو شرح سنت مین ساتھ دوسرے لفظ کے ایک شخص قوم بنی
وائل کی سے اور نہین نام لیا گیا اس شخص کا اور مراد مصنف یعنی ابن حجر کی یہ
ہے کہ حدیث ساتھ اس وجہ کے موصول ہوئی اور **عینی شرح** ہدایہ مین لکہا
ہے کہ کہا نووی نے خلاصہ مین کہ یہ حدیث اوپر شرط بخاری اور مسلم کے ہے اور یہہ
حدیث حجت ہی **دوسری حدیث روایت** ہی جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ
تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکہتا ہے ساتہ
اللہ کے اور دن آخرت کے پس فرض ہی اوسپر نماز جمعے کی دن جمعے کی مگر مریض
یا مسافر یا عورت یا لڑکے (نابالغ) یا غلام پر (فرض نہین) پس جو کوئی بے پروا
ہو نماز جمعے سے ساتھ کہیلنے کے یا سوداگری کے بے پرواہی کرتا ہے اللہ سے
اور اللہ بے پروا ہے تعریف کیا گیا۔ روایت کیا اس حدیث کو دارقطنی نے ٭
فائدہ یہ حدیث ضعیف ہے اسلیے کہ کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ اس
حدیث کے راویون مین ایک تو ابن لہیعہ ہے اور دوسرا معاذ بن محمد انصاری
ہے اور یہ دونون راوی ضعیف ہین اور اسی کے قائل ہین امام اعظم بہی اور
اون کے مقلد بہی بلکہ امام اعظم کے نزدیک اندہی پر مطلق جمعہ واجب نہین اور
حدیثون مین اندہے پر جمعے کے واجب نہونے کا ذکر تک نہین ہے پس تعجب ہے

ف ۱ | یہ حدیث ہے بیہقی ۔۔۔ شرح بلوغ المرام ۔۔۔ علیہ و آلہ وسلم ۔۔۔

ف ۲ | مین یہ بیضمون ۔۔۔ شرح ہدایہ ۔۔۔

ف ۳ | مین ۔۔۔ بیضمون ۔۔۔

ف ۴ | نیل الاوطار ۔۔۔ صفحہ ۱۰۳

کہ یہان توظنی سے ہی استدلال نہ کیا اپنی راے سے ہی کام چلا دیا اور اندہیر یہ جمعے کا واجب نہ ہونا بنا لیا پس اب انصاف سے کہنا چاہیے کہ یہان قرآن پر سے عمل کہان چلا گیا اور یہہ جو کہتے ہو کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے مقابلے مین ظنی پر عمل جائز نہین یہان توظنی کو بہی بالاے طاق کہہ دیا اور اپنی ہی راے کو کلام اللہ سے بھی اور حدیث سے بھی مقدم کیا پہر تبلایے تو یہان آپکے اس قاعدے کو کون اوٹہا کرلے گیا **پانچوان مسئلہ** اللہ تعالی نے فرمایا ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ یعنے اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب کہڑے ہو تم واسطے نماز کے پس دہوو مونہون اپنون کو اور ہاتھون اپنون کو کہنیون تک اور مسح کرو سرون اپنون کو اور پاؤن اپنون کو ٹخنون تک ظاہر اس آیت سے تو یہی سمجھا جاتا ہے کہ پانچون نمازون کے واسطے نیا وضو کرنا چاہیے اور حضرت نے ایک وضو سے پانچون نمازون کو بہی پڑہا ہے چنانچہ **مسلم** مین روایت ہے بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑہین کئی نمازین دن فتح مکے کے ساتھہ ایک وضو کے اور مسح کیا اوپر موزون کے پس کہا واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت عمر نے تحقیق کی آپنے آج کے دن ایک چیز کہ نہ تھے کرتے اسکو پس فرمایا قصدًا کیا مینے اسکو اے عمر اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض اصحاب کا یہ دستور تہا کہ جب تک اُن کا وضو نہ ٹوٹتا تب تک نیا وضو نہ کرتے چنانچہ **دارمی** مین روایت ہے انس رضے اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو کرتے تھے واسطے ہر نماز کے اور تہا ایک ہم مین سے کہ کفایت کرتا اسکو ایک وضو جب تک کہ نہ ٹوٹتا **فائدہ** کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ روایت کیا ہے اسحدیث کو جماعت نے مگر مسلم نے اُنہے

اہل حدیث کا پانچوان الزام

پانچہین مسئلہ

مسلم جلد اول صفحہ

دارمی صفحہ

نیل الاوطار جلد اول صفحہ

ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا پہلے حضرت پر فرض تھا پھر منسوخ ہوا چنانچہ حدیث اس
مضمون کی بلاغ المبین مین ایک وضو سے کئی نمازین پڑھنے کے بیان مین ہمنے
نقل کردی ہے لیکن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم عزمیت جانکر ہر نماز کے لیے نیا وضو
کر لیا کرتے تھے اور مذہب امام اعظم کا بھی یہی ہے کہ جبتک وضو ٹوٹے نہین تب
تک نماز پڑہنی اُسسے جائز ہے اب انصاف سے کہنا چاہیے کہ یہان قرآن پر سے عمل
کہان چلا گیا اور یہ جو کہتے ہو کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کی
ہوتے ہوئے ظنی پر عمل جائز نہین اس قاعدے کو کون اوٹھا کرے گیا۔ غرضکہ
حنفیہ نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کو بالکل الٹ پلٹ کردیا ہے اور صحیح
صحیح حدیثون کو اکثر مسائل مین بالکل ترک کردیا ہے میرے خیال مین بھی مطابق
لکھنے مولوی محمد حسین صاحب محدث لاہوری کے کہ جنکی عبارت قریب آتی ہے
حنفیہ کا بیشک یہی اعتقاد ہوگا کہ مسائل دین جیسے کہ ہمارے امام نے سمجھے ہین
ویسے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی نہین سمجھے تہے لیکن چونکہ یہہ
بات صاف صاف عوام مین نہین کہہ سکتے ہین اسلیے اپنے امام کی بات کو
پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پر فوق دینے کی نیت سے خلاف اصول مقررہ
محدثین بمقابلہ احادیث صحیحہ کے احادیث غیر صحیحہ لے آتے ہین اور اگر بڑا زور مارتے
ہین تو بمقابلہ حدیث متفق علیہ کے غیر متفق علیہ پیش کردیتے ہین اور کہین بمقابلہ
حدیث صحیح مرفوع کے کسی صحابی کے قول یا فعل سے حجت پکڑکر حدیث صحیح مرفوع
کو ترک کردیتے ہین اور کہین حدیث صحیح مرفوع کے مقابلے مین آیت قرآن پڑھ
دیتے ہین اور کہتے ہین کہ قرآن کی آیت کے ہوتے ہوے حدیث پر چلنا جائز نہین
ایسے لوگون کے حق مین مولوی محمد حسین صاحب محدث لاہوری نے سچ فرمایا ہے
کہ سبھی حنفی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو صحیح مانکر قدح وجرح سے

سعالم جانکر اسکے مقابلے مین قرآن کی آیت پڑہتے ہین بیشک یہی اعتقاد رکہتے
ہین کہ انحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس آیت کے معنے نہین سمجہے ورنہ حدیث
کے مقابلے مین کبہی قرآن نہ پڑہین بلکہ دونون کو باہم موافق کرین لیکن چونکہ یہ بات
صاف صاف عوام مین نہین کہہ سکتے ہین اسلیے وہ ایک ٹٹی کی آڑ مین شکار
کہیلتے ہین اور اس بری اعتقاد کو اس قاعدی کے ضمن مین ظاہر کرتے ہین کہ آیت
قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے مقابلے مین ظنی پر عمل جائز نہین ہی مگر
چونکہ وہ اس قاعدی کے پابند نہین رہتے اور جہان اس قاعدے پر چلنے سے مذہب
امام کی پیروی چہوٹتی ہے وہان اس قاعدی کو بالاے طاق رکہدیتے ہین اور بمقابلہ
آیت قطعی کے حدیث ظنی بلکہ قول صحابی بلکہ راے فقیہ سے تمسک کرتے ہین تو اس
سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ قاعدہ انکا محض انکار عمل بالحدیث کیلیے آڑ ہے اور در
حقیقت یہ قول امام کو حدیث پر مقدم سمجہتے ہین اور ان کے فہم کو انحضرت صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فہم سے اچہا جانتے ہین اب مین واسطے تصدیق اپنے دعوے
کے ایک مثال جس سے ثابت ہو کہ قاعدہ انکا محض انکار کی آڑ ہے اور حقیقت
مین اسکے پابند نہین ذکر کرتا ہون مسئلہ جمعہ قرآن مین یون ناطق ہے اِذَا نُوْدِیَ
لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ یعنے اے لوگو جو
ایمان لائے ہو جسوقت کہ پکارا جاوے واسطے نماز کے دن جمعے کے پس شتابی
کرو طرف یاد خدا کی اور چہوڑ دو سودا کرنا۔ دیکہو یہ صریح ہے نہین کہ جمعے کے واسطے
بادشاہ یا شہر یا بازار ہونے کی کچہ شرط نہین ہے پہر حنفیہ اس آیت کو نہین مانتے
اور اسکو بمقابلہ ایک قول صحابی کے (کہ وہ بہی صحیح نہین ضعیف ہی) بلکہ بقول ایک
عالم مذہب حنفی کے کہ جسکا قول بالاتفاق حجت نہین ترک کر رہے ہین اور کہتے
ہین کہ جہان شہر نہین حاکم امیر نہین بازار کوچہ نہین وہان جمعہ صحیح نہین اب غور

کرکے انصاف سی کہنا چاہیے کہ یہاں قرآن پر سی عمل کہان چلا گیا افاس قاعدے
کو کون اوٹھا لے گیا اس سے معلوم ہوا کہ یہ پابندی قاعدی کی نہین بلکہ پابند تقلید
اپنے امام کے ہین پس اگر اسکی محافظت قرآن کے اخذ کرنے ہین دیکھتے ہین تو سر
کو ہاتھ مارتے ہین اور اگر وہ تقلید حدیث پر عمل کرنے سے قائم رہتی ہے تو اسکی
طرف دوڑتے ہین انتہے سبحان اللہ ایسے بدعقیدہ لوگ بہی پیغمبر سے محبت اور
انکی حدیث پر چلنے کا دعوی کرتے ہین اور اپنے آپ کو سنت جماعت امت محمدی کہلاتے
ہین ان لوگون کو تو پیغمبر سے کچہ بہی محبت نہین بلکہ ایسے لوگ تو پیغمبر صلے اللہ علیہ و
سلم کے صاف صاف دشمن ہین اور اپنے آپ کو سنت جماعت امت محمدی کہلانی
کا ان کا زبانی جہوٹا دعوی ہے کیونکہ اگر ان کو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت
ہوتی تو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو اپنے امام کے قول کے خلاف ہونے
کی جہتہ سے کبہی ترک نکرتے اور خدا تعالی اور اسکے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم
کے برعکس کبہی نہ چلتے اسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ
حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا
تَسْلِيمًا یعنے کہہ سو قسم ہے تیری رب کی ان کو ایمان نہ ہوگا جب تک تجہی کو منصف
نہ جانین اس ہین جو جہگڑا اوٹھے آپس ہین بہر نہ پاوین اپنے جی ہین خفگی تیرے
فیصلہ سے اور قبول رکھین نا کر۔ اور فرمایا اللہ تعالے نے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ
إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ
تَأْوِيلًا یعنے اے لوگو جو ایمان لائے ہو فرمانبرداری کرو اللہ کی اور کہنا مانو
رسول کا اور جو اختیار والے ہین تم مین سے پس اگر جہگڑا کرو تم بیچ کسی چیز کے
پس پہیر دو اسکو طرف اللہ کی اور رسول کی اگر ہو تم ایمان لاتے ساتہ اللہ کے

لے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ انصاف ۔ ۔ ۔ دیکہیے

اور دن پچھلے کے یہ بہتر ہے اور اچھا ہے خرا مین اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَقَدْ
كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنے البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ
رسول خدا کے پیروی اچھی اور فرمایا اللہ سبحانہ وتعالے نے مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ
فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ یعنے جس نے کہا مانا رسول کا پس اس نے کہا مانا اللہ کا۔ اور فرمایا
اللہ تبارک وتعالے نے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللهُ
یعنے کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ تمکو چاہے اور فرمایا اللہ
تعالے نے وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ
يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا
مُّبِيْنًا یعنے اور نہین لائق ہے واسطے کسی مرد مسلمان کے جسوقت کہ مقرر کرے
خدا اور رسول اسکا کوئی کام یہ کہ ہو واسطے ان کے اختیار کام اپنے سے اور جو کوئی
نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول اسکے کی پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی ظاہر۔ اور فرمایا
اللہ سبحانہ وتعالے نے اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْ
بِهِ اللهُ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ اَلِيْمٌ یعنے
ان کے شریک ہین کہ انہون نے راہ ڈالی ہے انکے واسطے دین کی جسکا حکم دیا
نہین اللہ تعالے نے اور اگر نہ ہوتی بات فیصلے کی تو فیصلہ کردیا جاتا ان مین اور
بیشک ناانصافون کے واسطے عذاب دردناک ہے **فائدہ** یہ آیتین صریح
دلیل ہین اسبات پر کہ جو لوگ اللہ تعالے اور اسکے پیغمبر کے حکم سے خلاف اپنے
اماموں کے راہ نکالی ہوئی پر عمل کرتے ہین وہ لوگ ہرگز ہرگز مسلمان نہین ہین
شرک کی راہ چلنے والے بڑی ناانصاف اور ظالم اور گمراہ ہین اگر اللہ تعالی نے
قیامت کا دن فیصلے کے واسطے نہ ٹھیرا دیا ہوتا تو ابھی انکا فیصلہ ہوکر ان پر
عذاب دردناک ہونے لگتا مگر قیامت کو ہوگا لیکن امام اعظم وغیرہ اماموں

کا اس مین کچھ بھی قصور نہین وہ بری ہین اسلیے کہ انہون نے جو مسائل دین مین
اجتہاد اور استنباط کیا ہے تو اپنے آپ کو صاحب مذہب کہلانے اور لوگون
کے مقتدی بننے کے لیے نہین کیا اور بزرگان دین کی نیت ایسی کدورتون سے
بالکل پاک اور انکے دل ایسے خطرات سے بالکل صاف تھے انکو سوای اپنے ذاتی
فائدے کے اور کوئی غرض نہ تھی اسی واسطے اپنی تقلید سے لوگون کو منع کرتے
رہتے تھے اور جہانتک ان سے ہو سکتا لوگون کے نفع کے واسطے احادیث نبوی
یا اقوال صحابہ سے مسائل کو استخراج کرتے اور لوگون کی ضرورت اور حاجت
کو رفع کرتے اور صاف صاف کہدیا کرتے کہ اگر کوئی بھی قول ہمارا قرآن اور
حدیث کے خلاف پاؤ تو اسے ہرگز نہ مانو اور اسپر عمل کرنا حرام سمجھو امام شعرانی
میزان شعرانی مین فرماتے ہین حفاظ حدیث نے شہرون اور سرحدون کی
طرف سفر کر کر جسوقت حدیثون کو جمع کر لیا تھا اسوقت امام ابوحنیفہ اگر زندہ
ہوتے اور ان حدیثون کو پاتے تو لے لیتے اور تمام مسائل کو جو کہ اپنی رای
اور قیاس سے اونہون نے کہے تھے ترک کر دیتے جیسیکہ اور امامون نے بسبب
جمع ہو جانے حدیثون کے اپنے وقت مین بہ نسبت امام ابوحنیفہ کے بہت ہی
کم قیاس کیا ہے اسیطرح سے ان کے مذہب مین بھی قیاس کم ہوتا اور یہہ بھی احتمال
ہے کہ جس نے امام ابوحنیفہ کی طرف نص پر قیاس مقدم کرنے کو نسبت کیا ہے اس
نے یہ امر آپکے مقلدون کی کلام مین پایا ہے جو امام کے قول پر عمل کرنے کو لازم
سمجھتے ہین اور حدیث کو جو بعد فوت ہونے امام کے صحیح معلوم ہوی چھوڑ دیتے
ہین ولیکن امام معذور ہے اور یہ لوگ معذور نہین اور انکا یہ کہنا کہ ہمارے
امام نے یہ حدیث نہین لی کچھ سند نہین ہو سکتا اسلیے کہ امام کو تو حدیث نہین
پہونچی یا انکے نزدیک صحیح نہین ہوئی ولیکن انکو تو پہونچ گئی اور صحیح ہو چکی ہے

ط عبارت میزان [illegible]

جماعت کے بیان مین

اور سب اماموں کا یہ قول گذر چکا ہے کہ جب حدیث صحیح ہو تو وہی ہمارا مذہب ہے اور حدیث کے سامنے کسیکا بھی قیاس اور عذر نہین چل سکتا ہے بجز اسکے کہ اللہ اور اوسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کو مان لے اور اسپر عمل کرے انتہے مختصرا

مسئلہ سیزدہم

ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَاِنْ کَانَتِ الْعَصْرُ اَوِ الْمَغْرِبُ اَوِ الْفَجْرُ خَرَجَ وَاِنْ اَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِیْهَا لِکَرَاهِیَةِ النَّفْلِ بَعْدَهَا یعنے اگر ہو نماز عصر یا مغرب یا فجر نکلے یعنے مسجد سے اگرچہ شروع ہو موذن تکبیر مین واسطے مکروہ ہونے نفلون کے پیچھے ان کے یعنے ان نمازون کے **فائدہ** یہ عبارت دلیل ہے حنفیہ کی اس بات پر کہ اگر کوئی شخص صبح یا عصر کے فرض پڑھ چکا ہو تو وہ اگر اس مسجد مین چلا جاوے جہان صبح یا عصر کی نماز کی تکبیر یا جماعت ہو رہی ہو تو اسکو امام اعظم کے نزدیک جماعت مین شامل ہونا نہ چاہیے سو اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے امام اعظم نے اس حدیث کا جو کہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی مین روایت ہے یزید بن اسود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا اُس نے شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهٗ فَصَلَّیْتُ مَعَهٗ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِیْ مَسْجِدِ الْخَیْفِ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهٗ وَانْحَرَفَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلَیْنِ فِیْ اٰخِرِ الْقَوْمِ لَمْ یُصَلِّیَا مَعَهٗ قَالَ عَلَیَّ بِهِمَا فَجِیْئَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَکُمَا اَنْ تُصَلِّیَا مَعَنَا فَقَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا کُنَّا قَدْ صَلَّیْنَا فِیْ رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّیْتُمَا فِیْ رِحَالِکُمَا ثُمَّ اَتَیْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّیَا مَعَهُمْ فَاِنَّهَا لَکُمَا نَافِلَةٌ یعنے حاضر ہوا مین ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیچ

حج انکے کے یعنے حجۃ الوداع مین پس نماز پڑہی مین نے ساتھہ انکے نماز صبح کی مسجد خیف مین پس جب پڑہ چکے نماز اپنی اور پہرے نماز سے پس ناگہان آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دیکہا دو شخصون کو بیٹہے ہوئے آخر قوم مین کہ نماز نہ پڑہی تھی اونہون نے ساتھہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فرمایا کہ لے آؤ ان دونون کو میرے پاس پس لائی گئے وہ دونون کہ کانپتا تہا گوشت مونڈہون انکے کا یعنے حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہیبت سی پس فرمایا کس چیز نے باز رکہا تمکو نماز پڑہنے سی ہماری ساتھہ پس کہا اونہون نے یا رسول اللہ تحقیق تہے ہم نماز پڑہ چکے بیچ مکانون اپنے کے فرمایا پس نہ کرو تم ایسا جب وقت کہ پڑہ چکو تم نماز اپنے مکانون مین پہر آؤ تم مسجد مین کہ اس مین جماعت ہوتی ہو پس نماز پڑہو ساتھہ نمازیون کے پس تحقیق یہ نماز تمہاری لیے نفل ہے **فائدہ** کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب مین محجن اور یزید بن عامر سے بہی روایتین آئی ہین اور اہل علم مین سے بہت لوگون کا یہی قول ہے اور ساتھہ اسی کے قائل ہین سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق اتتے اور امام اعظم جو قائل اس کے نہین ہین سو دلیل ان کی حنفیہ یہ پیش کرتے ہین جو کہ **موطا امام مالک** مین روایت ہی نافع سے کہا اس نے کہ تحقیق عبد اللہ بن عمر تہے کہتے کہ جس نے نماز پڑہی مغرب کی یا صبح کی پہر پایا ان دونو کو ساتہ امام کے پہر نہ پڑہے اندونو کو سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ موقوف ہی ابن عمر پر اور روایت موقوف لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی اور بیان اسکا مسئلہ چہارم میں گزرا

مسئلہ چہاردہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ شرح **وقایہ** اور **کنز الدقائق** اور **رد المحتار شرح در المختار** اور **فتاوی عالمگیری** وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے ویکرہ تقدیم العبد لانہ لا یتفرغ للتعلم

[illegible]

وَالْأَعْرَابِيِّ لِأَنَّ الْغَالِبَ فِيهِمُ الْجَهْلُ وَالْفَاسِقُ لِأَنَّهُ لَا يَهْتَمُّ لِأَمْرِ دِينِهِ وَالْأَعْمٰى لِأَنَّهُ لَا يَتَوَقَّى النَّجَاسَةَ یعنے اور مکروہ ہے امامت غلام کی اسلیے کہ وہ فراغت علم سیکھنے کی نہین پاتا اور امامت جنگلی کی اسلیے کہ ان مین جہل غالب ہی اور فاسق کے اسلیے کہ دین کی امر مین اہتمام نہین کرتا اور اندہے کی اسلیے کہ وہ نجاست کو نگاہ نہین رکھتا **فائدہ** یہ عبارت دلیل ہے اس بات پر کہ اندہی کی پیچھے نماز پڑہنی مکروہ ہی اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اسحدیث کا جو کہ **ابوداؤد** مین روایت ہی انس رضی اللہ تعالے عنہ سے اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَخْلَفَ ابْنَ اُمِّ مَکْتُوْمٍ یَؤُمُّ النَّاسَ وَھُوَ اَعْمٰی یعنے خلیفہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ام مکتوم کو کہ امامت کری لوگون کی اور تہے وہ اندہے **فائدہ** کہا منتقی مین کہ روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد اور احمد نے اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا اسحدیث کو بہی ابن حبان نے اپنی صحیح مین اور ابویعلے اور طبرانی نے حضرت عائشہ سے اور روایت کیا اسکو طبرانی نے ساتھ اسناد حسن کے ابن عباس سے۔

مسئلہ پانزدہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی تین حدیثون کے یہ ہے جو کہ **ہدایہ** اور **شرح وقایہ** اور **کنز الدقائق** اور **رد المحتار** اور **فتاوی عالمگیری** وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے وَیَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ وَیَقُوْلُ الْمُؤْتَمُّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ وَلَا یَقُوْلُھَا الْاِمَامُ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ یعنے اور کہی نمازی سمع اللہ لمن حمدہ اور کہے مقتدی ربنا لک الحمد اور نہ کہے امام ربنا لک الحمد نزدیک امام اعظم کے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان تین حدیثون کا پہلی حدیث بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبد اللہ بن عمر

رضی اللہ تعالی عنہا سے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَذْوَ
مَنْکِبَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ وَاِذَا کَبَّرَ لِلرُّکُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ
رَفَعَھُمَا کَذٰلِکَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ وَکَانَ لَا یَفْعَلُ
ذٰلِکَ فِی السُّجُوْدِ یعنے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اوٹھاتے ہاتھ اپنے
برابر مونڈھوں کے جسبہ شروع کرتے نماز اور جسوقت تکبیر کہتے واسطے رکوع کے اور جس
وقت اٹھاتے سر اپنا رکوع سے اٹھاتے دونوں ہاتھ اسیطرح سے اور کہتے سنا اللہ تعالے
نے واسطے اوسکے کہ حمد کی اسکی اے رب ہمارے واسطے تیرے ہے حمد اور تھے
حضرت نہین کرتے تھے بیچ سجدون کے **دوسری حدیث** مسلم مین روایت
ہے عبد اللہ بن ابی اوفے رضی اللہ عنہ سے کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ اِذَا رَفَعَ ظَھْرَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا
لَکَ الْحَمْدُ مِلْأَ الْاَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ یعنے تھے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ اٹھاتے پیٹھ اپنی رکوع سے فرماتے سنا اللہ نے واسطے
اسکے کہ تعریف کی اسکی یا الٰہی اے رب ہمارے واسطے تیرے ہے تعریف
آسمانوں بھر اور زمینوں بھر اور بقدر بھرنے اس چیز کے کہ چاہے تو بعد اسکے
تیسری حدیث بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی
عنہ سے کہ کہا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ
یُکَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْکَعُ ثُمَّ یَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ حِیْنَ
یَرْفَعُ صُلْبَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ ثُمَّ یَقُوْلُ وَھُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ ثُمَّ
یُکَبِّرُ حِیْنَ یَھْوِیْ سَاجِدًا ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ
یَسْجُدُ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ ثُمَّ یَفْعَلُ ذٰلِکَ فِی الصَّلٰوۃِ کُلِّھَا
حَتّٰی یَقْضِیَھَا وَیُکَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَیْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ یعنے رسول

خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھڑے ہوتے تھے نماز کی طرف تکبیر کہتے کھڑے
ہونے کے وقت پھر تکبیر کہتے رکوع کرنے کیوقت پھر کہتے سن لیا اللہ نے جس نے
تعریف کی اس کی جب بلند کرتے اپنی پیٹھ کی ہڈی کو رکوع سے پھر کہتے کھڑے
ہوکے اے رب ہمارے تجھی کو ہے تعریف پھر تکبیر کہتے جب جھکتے سجدے کو پھر تکبیر کہتے
جب اٹھاتے سر اپنا پھر تکبیر کہتے جب سجدہ کرتے پھر تکبیر کہتے جب اٹھاتے سر اپنا
پھر کرتے اسیطرح کل نماز میں ادا کرئے تک اوسکے اور تکبیر کہتے جسدم کھڑے ہوتے
دو رکعتوں سے بیٹھنے کے بعد **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ امام
شافعی اور امام مالک اور عطا اور ابوداؤد اور ابو بردہ اور محمد بن سیرین اور اسحاق
اور داؤد نے دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کی اس بات پر کہ خواہ امام ہو خواہ مقتدی
ہو خواہ اکیلا ہو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ بھی اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بھی کہے امام
اور مقتدی اور اکیلے میں کچھ فرق نہیں اور کہا امام یحییٰ اور ثوری اور اوزاعی
اور روایت کی گئی ہے مالک سے کہ امام اور اکیلا تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور
رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ دونوں کو اکٹھا کہیں اور مقتدی فقط رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ہی
کہے اور کہا امام ابو یوسف اور محمد نے کہ امام بھی اور اکیلا بھی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ
اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اکٹھا کہیں لیکن مقتدی فقط سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ہی
کہے اور کہا ہادی اور قاسم اور امام ابو حنیفہ نے کہ امام اور اکیلا فقط سَمِعَ اللّٰهُ
لِمَنْ حَمِدَہٗ ہی کہیں اور مقتدی فقط رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ہی کہے اور حکایت
کیا ہے اسکو ابن منذر نے ابن مسعودؓ اور ابی ہریرہ اور شعبی اور امام مالک اور
امام احمد سے کہا امام یحییٰ نے کہ میں بھی قائل اسی کا ہوں انتہے اور یہی مروی
ہے ناصر سے تمام ہوئی عبارت نیل الاوطار کی ۔

مسئلہ شانزدہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی چار حدیثون کے یہ ہے جو کہ
در المختار اور ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار
شرح در المختار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے
وَيُكْرَهُ تَحْرِيمًا جَمَاعَةُ النِّسَاءِ وَلَوْ فِي التَّرَاوِيحِ یعنے اور مکروہ تحریمی ہے جماعت صرف
عورتون کی اگرچہ نماز تراویح کی جماعت ہوے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم
نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان چار حدیثون کا پہلی حدیث ابوداود مین
روایت ہے ام ورقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَزُورُهَا فِي بَيْتِهَا وَجَعَلَ لَهَا مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ لَهَا وَأَمَرَهَا أَنْ تَؤُمَّ أَهْلَ
دَارِهَا یعنے اور تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زیارت کرتے اسکی اسکے گھر مین
اور مقرر کیا واسطے اسکے موذن کہ اذان دے اسکے لیے اور حکم کیا اوسکو کہ
امامت کرے اپنے گھر والیون کی فائدہ کہا ابوداود نے کہ کہا عبدالرحمن نے
پس دیکھا مین نے موذن ام ورقہ کا شیخ بوڑہا اور کہا ابن حجر نے بلوغ المرام
مین اور صحیح کہا اسحدیث کو ابن خزیمہ نے اور کہا ابن ہمام نے فتح القدیر مین
کہ کہا سروجی نے کہ اسحدیث کے راویون مین ولید بن جمیع اور عبدالرحمن بن خلاد
انصاری جو ہین ابن قطان نے کہا ہے کہ حال انکا مجھکو معلوم نہین اور ذکر کیا
ہے انکا ابن حبان نے ثقات مین سے اسیطرح لکھا ہے عینی شرح ہدایہ مین
دوسری حدیث عبدالرزاق اور دارقطنی اور بیہقی اور ابن ابی
شیبہ اور حاکم نے روایت کی ہے حضرت عائشہ سے اِنَّهَا اَمَّتِ النِّسَاءَ فَقَامَتْ
وَسْطَ الصَّفِّ یعنے تحقیق اونہون نے امامت کی عورتون کی اور کھڑی ہوئین
درمیان صف کے تیسری حدیث روایت کی ابن ابی شیبہ نے کہ حدیث
کی ہمکو سفیان بن عیینہ نے عمار دہنی سے اسنے روایت کی ایک عورت اپنی

قوم کی سے کہ نام اسکا حجیرہ تہا کہ کہا اس نے اَمَّتْنَا اُمُّ سَلَمَۃَ قَائِمَۃً وَسْطَ النِّسَاءِ یعنے امامت کی ہماری ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کھڑی ہوئین درمیان عورتون کے **فائدہ** کہا شوکانی نے شرح درر البہیہ مین یہ حدیث مسند شافعی اور مسند عبد الرزاق اور دار قطنی مین بھی ہے اور **عینی شرح ہدایہ** مین لکھا ہے کہ ابو ثور اور مزنی اور محمد بن جریر طبری کا یہی مذہب ہے کہ جائز ہے امامت عورتون کی **چوتھی** حدیث روایت کی **بیہقی** نے ساتھ سند اپنی کے حضرت عائشہ سے کہ کہا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا خَیْرَ فِیْ جَمَاعَۃِ النِّسَاءِ اِلَّا فِیْ صَلٰوۃٍ اَوْ جَنَازَۃٍ یعنے بہتری نہین ہے عورتون کی جماعت مین (یعنے عورتون کا اکٹھا ہونا اچھا نہین ہے) مگر بیچ نماز کے (یعنے نماز پنج وقتی کے لیے انکا اکٹھا ہونا یا جنازے کے لیے انکا اکٹھا ہونا منع نہین ہے۔

مسئلہ ہفت دہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف تین حدیثون کے ہے جو کہ **ہدایہ** اور **شرح وقایہ** اور **کنز الدقائق** اور **رد المحتار شرح در المختار** اور **فتاوی عالمگیری** اور **فتاوے قاضی خان** وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے قَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِاِبْہَامَیْہِ شَحْمَۃَ اُذُنَیْہِ وَالْمَرْاَۃُ تَرْفَعُ یَدَیْہَا حِذَاءَ مَنْکِبَیْہَا یعنے اور مرد اٹہاوے دونون ہاتہ اپنے یہانتک کہ لگاوے دونون انگوٹھون کو دونون کانون کی لو کے ساتھ اور عورت اٹہاوے ہاتھون کو دونون مونڈھون تک اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ان تین حدیثون کا **پہلی** حدیث **بخاری** اور **مسلم** مین روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ وَاِذَا کَبَّرَ لِلرُّکُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ

؎ یہ حدیث روضۃ الندیہ شرح درر البہیہ مطبوعہ مطبع علوی لکہنو کے صفحہ ۶ مین ہے

۲؎ یہ عبارت ہدایہ مترجم فارسی چہاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۷۶ مین اور شرح وقایہ چہاپہ نولکشور کے صفحہ ۱۶۹ مین اور کنز الدقائق کلان چہاپہ دہلی کے صفحہ ۱۸ مین اور رد المحتار شرح در المختار چہاپہ دہلی کے جلد اول کے صفحہ ۳۴۲ مین اور فتاوی عالمگیری چہاپہ دہلی کے جلد اول کے صفحہ ۲۶ مین اور فتاوی قاضیخان چہاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۴۱ مین ہے

عہ یہ حدیث مشکوۃ مین باب صفۃ الصلوۃ کے پہلی فصل مین ہے

عہ یہ عبارت عینی شرح ہدایہ چہاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۳۶۰ مین ہے عہ یہ مسئلہ روضۃ الندیہ شرح درر البہیہ مطبوعہ [illegible] لکہنو کے صفحہ [illegible] مین ہے

رفعهما كذلك وقال سمع الله لمن حمده ربنا لك الحمد وكان لا يفعل
ذلك في السجود یعنی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے اوٹھاتے ہاتھ اپنے برابر
مونڈھون کے جبکہ شروع کرتے نماز اور جسوقت تکبیر کہتے واسطے رکوع کے اور جس
وقت اٹھاتے سر اپنا رکوع سے اٹھاتے دونون ہاتھ اسیطرح سے اور کہتے سمع اللہ
لمن حمدہ ربنا لک الحمد یعنے سنا اللہ نے واسطے اسکے کہ حمد کی اسکی یعنے قبول
کی تعریف اسکی اے رب ہمارے واسطے تیرے ہے حمد اور تھے حضرت نہین کرتے تھے
یہ بیچ سجدون کے **دوسری حدیث ابوداود اور دارمی مین اور ترمذی**
اور ابن ماجہ مین روایت ہے ابی حمید ساعدی رضی اللہ تعالی عنہ سے قال في
عشرة من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم انا اعلمكم بصلوة رسول الله
صلى الله عليه وسلم قالوا فاعرض قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا
قام الى الصلوة رفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه ثم يكبر ويضع
راحتيه على ركبتيه ثم يعتدل فلا يصبي رأسه ولا يقنع ثم يرفع
رأسه فيقول سمع الله لمن حمده ثم يرفع يديه حتى يحاذي بهما منكبيه
معتدلا ثم يقول الله اكبر ثم يهوي الى الارض ساجدا فيجافي
يديه عن جنبيه ويفتح اصابع رجليه ثم يرفع رأسه ويثني رجله اليسرى
فيقعد عليها ثم يعتدل حتى يرجع كل عظم في موضعه معتدلا ثم
يسجد ثم يقول الله اكبر ويرفع ويثني رجله اليسرى فيقعد عليها ثم
يعتدل حتى يرجع كل عظم الى موضعه ثم ينهض ثم يصنع في الركعة
الثانية مثل ذلك ثم اذا قام من الركعتين كبر ورفع يديه حتى يحاذي
بهما منكبيه كما كبر عند افتتاح الصلوة ثم يصنع ذلك في بقية
صلوته حتى اذا كانت السجدة التي فيها التسليم اخر رجله اليسرى

مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالُوْا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ

هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ یعنے کہا ابو حمید نے دس شخصوں کو اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے میں

خوب جانتا ہون تمسے نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کو کہا اصحابون نے پس بیان کرو کہا ابی حمید

نے کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہڑے ہوتے طرف نماز کی اٹھاتے دونو ہاتھ اپنے یہانتک

کہ برابر کرتے انکو مونڈہون اپنے کے پہر تکبیر کہتے پہر قرآن پڑہتے پہر تکبیر کہتے اور اٹھاتے دونو

ہاتھہ اپنے یہانتک کہ برابر کرتے ان دونو کو مونڈہون اپنے کے پہر رکوع کرتے اور رکہتے

دونون ہتھیلیان اپنی اپنے گھٹنون پر پہر سیدہی کرتے پیٹھہ اپنی پس نہ جہکاتے سر اپنا اور نہ

بلند کرتے یعنے پیٹھہ اور سر ہموار رکہتے اور پھر اٹھاتے سر اپنا پس کہتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

پہر اٹہاتے دونو ہاتھہ اپنے یہانتک کہ برابر کرتے انکو دونو مونڈہون اپنے کے درحالیکہ سیدہے

کہڑے ہوتے پہر کہتے اَللّٰهُ اَكْبَرُ پہر جہکتے طرف زمین کی سجدہ کے لیے پس دور رکہتے

دونو ہاتہہ اپنے دونو پہلوؤن اپنے سے اور موڑتے انگلیان پاؤن اپنے کی یعنے اس طرح

کہ انگلیان حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی قبلہ کیطرف ہوتین پہر اٹہاتے سر اپنا سجدے سے

اور موڑتے بایان پاؤن اپنا یعنے بچھاتے پس بیٹھتے اسپر پہر آرام کرتے یہانتک کہ آجاتی ہر

ہڈی طرف ٹھکانے اپنے کے پہر سجدہ کرتے پہر کہتے اللہ اکبر اور اٹھتے اور موڑتے بایان پاؤن

اپنا پہر بیٹھتے اس پر یعنے جلسہ استراحت کیلیے پہر آرام کرتے یہانتک کہ آجاتی ہر ہڈی ٹھکانے

اپنے پر پہر کہڑے ہوتے پہر کرتے دوسری رکعت مین مانند اسکی پہر جسوقت کہ کہڑے ہوتے

دو رکعت پڑہکر یعنے بعد تشہد کے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے اور اٹہاتے دونون ہاتہہ اپنے

مونڈہون تک جیسے کہ تکبیر کہی تہی نزدیک شروع کرنے نماز کے پہر کرتے اسی طرح بیچ

باقی نماز اپنی کے یہانتک کہ جب ہوتا وہ سجدہ کہ پیچہے اسکے ہے سلام نکالتے بایان

پاؤن اپنا اور بیٹھتے کولی پر اوپر بائین جانب اپنی کے پہر سلام پہیرتے کہا ان دس

اصحابون نے کہ سچ کہا تو نے اسیطرح تہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے اور

اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے، **تیسری حدیث عَنْ** اَبِی حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ فِی نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا
اَحْفَظُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُہٗ اِذَا کَبَّرَ جَعَلَ یَدَیْہِ
حِذَآءَ مَنْکِبَیْہِ وَاِذَا رَکَعَ اَمْکَنَ یَدَیْہِ مِنْ رُکْبَتَیْہِ ثُمَّ ھَصَرَ ظَھْرَہٗ فَاِذَا رَفَعَ
رَاْسَہٗ اسْتَوٰی حَتّٰی یَعُوْدَ کُلُّ فِقَارٍ مَکَانَہٗ فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ یَدَیْہِ غَیْرَ مُفْتَرِشٍ
وَّلَا قَابِضِھِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَیْہِ الْقِبْلَۃَ فَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ
جَلَسَ عَلٰی رِجْلِہِ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْیُمْنٰی فَاِذَا جَلَسَ فِی الرَّکْعَۃِ الْاٰخِرَۃِ قَدَّمَ
رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْاُخْرٰی وَقَعَدَ عَلٰی مَقْعَدَتِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت
ہے ابی حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا بیچ ایک جماعت کے اصحاب رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کے سے مین خوب یاد رکھتا ہون تم مین سے نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کو دیکھا
مین نے ان کو جسوقت کہ تکبیر کہتے کرتے دونو ہاتھ اپنے مقابل دونو مونڈھون اپنے کی
اور جس وقت کہ رکوع کرتے محکم پکڑتے دونون زانو ساتھ دونو ہاتھون اپنے کے پہر جھکاتے
پیٹھ اپنی (یعنے نا برابر گردن کے ہووے) پس جسوقت کہ اٹھاتے سر اپنا کھڑے ہوتے
سیدھے یہانتک کہ پھر آتا ہر جوڑ ٹھکانے اپنے پس جس وقت کہ سجدہ کرتے رکھتے دونو
ہاتھ اپنے زمین پر اور سامنے رکھتے انگلیان پاؤن اپنے کے طرف قبلے کے پس جس
وقت کہ بیٹھتے بعد دو رکعت کے بیٹھتے اوپر بائین پاؤن اپنے کے اور کھڑا کرتے
داہنا پاؤن اپنا پس جسوقت کہ بیٹھتے بیچ رکعت اخیر کے آگے نکالتے بایان پاؤن
اپنا اور کھڑا کرتے دوسرا یعنے داہنا اور بیٹھتے کولے اپنے پر **فائدہ**
کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ اس سنت مین (یعنے مونڈھون تک اور
کانون تک ہاتھ اٹھانے مین) مرد اور عورتین شریک ہین (یعنے خواہ مرد مونڈھون
تک اوٹھاوین خواہ کانون تک اسیطرح سے عورتین خواہ مونڈھون تک اٹھاوین

[Margin notes: یہ حدیث بخاری کی ... / صفحہ ۱۱۰ ... / ... نیل الاوطار ...]

خواہ کانون تک ہو مرد اور عورتون مین فرق ہونا کسی روایت مین نہین آیا اور یہ جو حنفیہ کہتے ہین کہ مرد کانون تک اٹھاوین اور عورتین مونڈھون تک اٹھاوین اور ان کا مونڈھون تک اوٹھانا انکے ستر مین داخل ہے یہ بدلیل باب ہے۔

مسئلہ ہژدہم

ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے یہ ہے جو کہ رد المحتار شرح در المختار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے قَدَّمْنَا كَرَاهَةَ الْقِيَامِ فِي صَفٍّ خَلْفَ صَفٍّ فِيهِ فُرْجَةٌ لِلنَّهْيِ وَكَذَا الْقِيَامُ مُنْفَرِدًا وَإِنْ لَمْ يَجِدْ فُرْجَةً بَلْ يَجْذِبُ وَاحِدًا مِنَ الصَّفِّ ذَكَرَهُ ابْنُ الْكَمَالِ لَكِنْ قَالُوا فِي زَمَانِنَا تَرْكُهُ أَوْلَى فَلِذَا قَالَ فِي الْبَحْرِ يُكْرَهُ وَحْدَهُ إِلَّا إِذَا لَمْ يَجِدْ فُرْجَةً یعنے ہم پیشتر باب الامامت مین لکھ آئے مکروہ ہونا قیام کا ایک صف مین پیچھے ایسے صف کے جس مین فرجہ ہو (یعنے جس مین تھوڑی سی جگہہ بھی ہو) بسبب نہی کے اور اسی طرح مکروہ ہونا قیام کا تنہا اگرچہ صف مین جگہہ نہ پاوے بلکہ ایک نمازی کو صف مین سے اپنے برابر کھینچ لے ذکر کیا ہے اسکو ابن کمال نے لیکن کہا ہے (صاحب قنیہ وغیرہ نے) کہ ہمارے زمانہ مین نہ کھینچنا بہتر ہے پس بہمین وجہ بحر الرائق مین کہا کہ مکروہ ہے تنہا کھڑا ہونا مگر اس صورت مین کہ صف مین جگہہ نہ پاوے تو تنہا کھڑا ہونا مکروہ نہین اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے حدیث کا عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَلَهُ عَنْ طَلْقٍ لَا صَلٰوةَ لِمُنْفَرِدٍ

صفحہ ۱۷۵ سطر ۲۰ کو مطالعہ کریں۔ ص سے نماز ہو جاتی ہے

ص تا ۱۶ مقابلہ ہے جواب رسالہ مسائل ...

خَلْفَ الصَّلٰوۃِ وَزَادَ الطَّبْرَانِیُّ فِیْ حَدِیْثِ وَابِصَۃَ اَلَا دَخَلْتَ مَعَھُمْ اَوِ اجْتَرَرْتَ رَجُلًا روایت ہی وابصہ بن معبد رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا ایک مرد کو کہ نماز پڑہتا تھا پیچھے صف کے اکیلا پس حکم کیا اس کو کہ پھر پڑہے نماز کو روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور حسن کہا اوسکو اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے کہ اس کی حدیث مین طلق سے نماز نہین ہوتی اکیلے کی پیچھے صف کے اور زیادہ کیا طبرانی نے وابصہ کی حدیث مین کہ کیون نہ داخل ہوا تو ساتھ ان کے صف مین یا کہینچ لیتا تو کسی مرد کو **فائدہ** جو شخص اکیلا صف کے پیچھے نماز پڑہے امام احمد کے نزدیک نماز اسکی نہین ہوتی۔ اور دلیل انکی یہی حدیث ہی اور امام شافعی اور امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ کے نزدیک نماز ہو جاتی ہے۔ اور دلیل ان تینون امامون کی یہ حدیث ہے جو کہ **بخاری** مین روایت ہی ابی بکرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق وہ پہونچا طرف نبی صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی اس حال مین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم رکوع مین تھے پس رکوع کیا اوس نے پہلے اس کے کہ پہونچے صف کو پس ذکر کیا گیا اس فعل کا واسطے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زیادہ کرے تجہ کو اللہ تعالے حرص (نیکی کی) اور مت کر اور زیادہ کیا ابو داؤد نے اس مین پس رکوع کیا سوای صف کے پھر چلے گئے طرف صف کی سو **جواب** اس کا یہہ ہے کہ یہ جو ابو داؤد کی روایت مین ہے کہ پھر چلے گئے طرف صف کی اس سے صاف معلوم ہوا کہ ابی بکرہ بحالت رکوع صف مین چلے گئے تھے اکیلے صف کے پیچھے نماز نہین پڑہتے رہے تھے پس حدیث ابی بکرہ کی ہرگز حجت نہین ہو سکتی اس بات پر کہ صف کے پیچھے ہی اکیلی نماز پڑہنی جائز ہے۔

مسئلہ نوزدہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو حدیثون کے یہہ ہے جو ہدایہ اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَاَمَّا الْاِسْتِوَاءُ قَائِمًا فَلَيْسَ بِفَرْضٍ وَكَذَا الْجَلْسَةُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَالطُّمَانِيْنَةُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَهٰذَا عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ یعنے اور بعد اوٹہانے سر کے رکوع سے کہڑا ہونا فرض نہین اور اسیطرح سے بیٹہنا درمیان دونو سجدون کے کہ اسکو جلسہ کہتے ہین فرض نہین اور اسیطرح رکوع اور سجود کی حالت مین طمانینت فرض نہین اور یہ مذہب امام اعظم اور انکے شاگرد محمد کا ہے سو امام اعظم اور انکے شاگرد محمد نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا پہلی حدیث بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے اِنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الَّتِيْ بَعْدَهَا عَلِّمْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا یعنے یہ کہ ایک شخص داخل ہوا مسجد مین اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ

ركوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ مین طمانینت کے بیان مین ۔ ۹ر

عالمگیری جلد اول صفحہ ۱۰۴ ہدایہ صفحہ ۱۰۰ ... بابن صفۃ الصلوۃ

واٰلہ وسلم بیٹھے تھے مسجد کے کونے مین پس نماز پڑہی اُس شخص نے پہر آیا پس سلام کیا حضرت صلے اللہ علیہ واٰلہ وسلم پر پس فرمایا واسطے اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے تجہ پر ہے سلام پہر جا پس نماز پڑہ پس تحقیق تو نے نہین نماز پڑہی پس پہر گیا وہ پس نماز پڑہی پہر آیا پس سلام کیا پہر فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اور تجہ پر ہے سلام پہر جا پس نماز پڑہ پس تحقیق تو نے نماز نہین پڑہی پس کہا اس شخص نے بیچ تیسری بار کے یا اس بار مین جو بعد تیسری کے ہے یعنے چوتہی بار مین سکہلاؤ مجہکو اے رسول اللہ تعالی کے پس فرمایا کہ جس وقت کہڑا ہو تو طرف نماز کی یعنے ارادہ کرے تو نماز کا پس پورا کر وضو پہر سامنے کہڑا ہو قبلہ کے پہر تکبیر کہہ پہر پڑہ جو آسان ہو ساتہ تیرے قرآن سے پہر رکوع کر یہانتک کہ ٹہیرے تو رکوع مین پہر اٹہا یعنے سر رکوع سے یہانتک کہ سیدہا کہڑا ہووے تو پہر سجدہ کر یہانتک کہ خاطر جمع سے کرے تو سجدہ پہر اوہٹا سر اپنا یہانتک کہ خاطر جمع سے بیٹہے تو پہر سجدہ کر یہانتک کہ خاطر جمع سے کرے تو سجدہ پہر اوہٹا سر اپنا یہانتک کہ خاطر جمع سے بیٹہے تو اور بیچ ایک روایت کے یہ ہے کہ پہر اوہٹا تو سر یہانتک کہ سیدہا کہڑا ہو تو یعنے دوسری رکعت کے لیے پہر کر یہ اپنی ساری نماز مین

باب صفۃ الصلوٰۃ

دوسری حدیث **عن** رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعِدْ صَلٰوتَكَ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ عَلِّمْنِي يَا رَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ اُصَلِّي قَالَ اِذَا تَوَجَّهْتَ اِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ مَا شَاءَ اللهُ اَنْ تَقْرَأَ فَاِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ وَمَكِّنْ رُكُوْعَكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ فَاِذَا رَفَعْتَ فَاَقِمْ صُلْبَكَ وَارْفَعْ رَاْسَكَ حَتّٰى تَرْجِعَ الْعِظَامُ اِلٰى مَفَاصِلِهَا فَاِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِلسُّجُوْدِ فَاِذَا رَفَعْتَ فَاجْلِسْ عَلٰى فَخِذِكَ الْيُسْرٰى ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَسَجْدَةٍ

حتّٰی تَطْمَئِنَّ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ مَعَ تَغْیِیْرٍ یَسِیْرٍ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ مَعْنَاهُ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلتِّرْمِذِیِّ قَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأْ کَمَا اَمَرَکَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَاَقِمْ فَاِنْ کَانَ مَعَکَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَأْ وَاِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَکَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْکَعْ یعنے آیا ایک شخص پس نماز پڑہی مسجد مین پہر آیا پہر سلام کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پہر پڑہ نماز اپنی اس واسطے کہ تونے نماز نہین پڑہی پس کہا اُسنے سکہلاؤ مجہہ کو اے رسول اللہ کے (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ کس طرح پڑہون مین نماز فرمایا جس وقت متوجہ ہو تو طرف قبلہ کے پس اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہہ پہر پڑہ سورہ فاتحہ اور جو کچہہ چاہا اللہ نے یہ کہ پڑہے تو (یعنے سورہ فاتحہ کے ساتہہ اور سورہ جو چاہے وہ پڑہ) پس جس وقت کہ رکوع کرے پس رکہہ اپنے ہاتھون کو اپنے زانوون پر اور ٹہیر تو رکوع اپنے مین اور پہیلا اور برابر رکہہ پیٹہہ اپنی کو پس جسوقت اُٹہاوے تو سر اپنا پس سیدہی کر پیٹہہ اپنی اور اُٹہا سر اپنا یعنے سیدہا کہڑا ہو یہانتک کہ پہر آوین ہڈیان طرف اپنے جوڑون کی پہر جس وقت کہ سجدہ کرے تو پس ٹہیر واسطے سجدے کے پس جسوقت کہ اوٹہاوے تو سر اپنا پس بیٹہہ اوپر بائین ران اپنی کے پہر کرے یہ بیچ ہر رکوع اور سجدے کے یہانتک کہ اطمینان کرے تو (یعنے رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ مین) یہ لفظ ہین مصابیح کے اور روایت کیا اس کو ابوداؤد نے ساتہہ تہوڑے سے تغیر کے اور روایت کی ترمذی اور نسائی نے معنے اس کے اور ترمذی کے ایک روایت مین یون آیا ہے کہ کہا جس وقت چاہے تو کہ کہڑا ہو طرف نماز کی پس وضو کر جیسا کہ حکم کیا تجہہ کو اللہ تعالے نے ساتہہ اسکے پہر کلمہ شہادت پڑہ (یعنے جیسا کہ وضو کے بعد پڑہنا آیا ہے) پہر اچہی طرح نماز ادا کر پس اگر ہو ساتہہ تیرے قرآن (یعنے یاد ہو) تو پس پڑہ قرآن اور اگر نہ ہو یاد قرآن پس اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ اور اَللّٰهُ اَکْبَرُ

کہہ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ پہر رکوع کر **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اس حدیث کو احمد اور ابن حبان بہی لائے ہین اور یہ دلیل ہے اس بات پر کہ طمانینت واجب ہے اور نیز یہ حدیثین ان لوگون کے رد مین ہین کہ جنکو نزدیک طمانینت واجب نہین اور مخالفت کی ہے ان حدیثون کی ابوحنیفہ نے انتہی۔

مسئلہ بستم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا اور ان کے شاگرد امام محمد کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ مین لکہا ہے کہ بیٹہنا درمیان دونو سجدون کے فرض نہین۔ اور اس باب مین وہی عبارت ہدایہ کی ہے جو کہ مسئلہ نوزدہم مین اوپر لکہی گئی ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو **امام اعظم** اور انکے شاگرد امام محمد نے اس مسئلہ مین بہی خلاف کیا ہی انہین دو حدیثون کا جو کہ مسئلہ نوزدہم مین اوپر مذکور ہوئین

مسئلہ بست ویکم

اور ایک مسئلہ امام اعظم اور انکے شاگرد امام محمد کا مخالف پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی دو حدیثون کے یہ ہی جو کہ ہدایہ مین لکہا ہی کہ قومہ مین کہڑا ہونا فرض نہین اور اس باب مین بہی وہی عبارت ہدایہ کی ہے جو کہ مسئلہ نوزدہم مین اوپر گذری اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو **امام اعظم** اور انکے شاگرد محمد نے اس مسئلہ مین بہی انہین دونو حدیثون کا خلاف کیا ہے جو کہ مسئلہ نوزدہم مین پہلے گذرچکی ہین

مسئلہ بست ودوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے یہ ہی جو کہ ہدایہ اور **شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری** وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے وَاسْتَوٰی قَآئِمًا عَلٰی صُدُوْرِ قَدَمَیْہِ وَلَا یَقْعُدُ یعنے دوسرے سجدے کے بعد جب کہ سیدہا ہووے تو بیٹہے نہین **فائدہ** یعنے پہلی

رکعت اور تیسری رکعت مین بعد سر اوٹھانے کے سجدہ دوسرے سے جلسہ استراحت کا نہ کرے
اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم رح نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان
چار حدیثون کا پہلی حدیث بخاری کی اور ترمذی اور نسائی مین روایت ہی مالک
بن حویرث رضی اللہ تعالی عنہ سے اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی فَاِذَا
کَانَ فِیْ وِتْرٍ مِنْ صَلٰوتِہٖ لَمْ یَنْھَضْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ قَاعِدًا وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ
ھٰذَا الْحَدِیْثُ حَسَنٌ صَحِیْحٌ یعنے تحقیق اونہون نے دیکہا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو کہ نماز پڑھتے تہے پس جسوقت ہوتے بیچ طاق رکعت کے نماز اپنی سے نہ کہڑے
ہوتے یہانتک کہ سیدہے بیٹہتے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے دوسری
حدیث بخاری مین روایت ہی ایوب سے اس نے نقل کی ابی قلابہ سے کہ کہا جاءنا
مَالِکُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَصَلّٰی بِنَا فِیْ مَسْجِدِنَا ھٰذَا فَقَالَ اِنِّیْ
لَاُصَلِّیْ بِکُمْ وَمَا اُرِیْدُ الصَّلٰوۃَ لٰکِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُرِیَکُمْ کَیْفَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَالَ اَیُّوْبُ فَقُلْتُ لِاَبِیْ قِلَابَۃَ وَکَیْفَ کَانَتْ
صَلٰوتُہٗ قَالَ مِثْلَ صَلٰوۃِ شَیْخِنَا ھٰذَا یَعْنِیْ عَمْرَو بْنَ سَلَمَۃَ قَالَ اَیُّوْبُ وَ
کَانَ ذٰلِکَ الشَّیْخُ یُتِمُّ التَّکْبِیْرَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ عَنِ السَّجْدَۃِ الثَّانِیَۃِ جَلَسَ
وَاعْتَمَدَ عَلَی الْاَرْضِ ثُمَّ قَامَ یعنے آئے ہمارے پاس مالک بن حویرث رضی اللہ تعالی
عنہ پس نماز پڑہائی بیچ مسجد ہماری کے کہ یہ ہے پس کہا تحقیق مین نماز پڑہاتا ہون تمکو
اور نہین ارادہ کرتا مین نماز کا لیکن ارادہ کرتا ہون یہ کہ دکہلاؤن تم کو جس طرح دیکہا
مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے کہا ایوب نے پس کہا مینے واسطے
ابی قلابہ کے اور کس طرح تہی نماز اسکی کہا ابو قلابہ نے مثل نماز اس شیخ ہماری کی یعنے
عمرو بن سلمہ کی کہا ایوب نے اور تہا یہ شیخ پورا کرتا تکبیر کو اور جسوقت اوٹہاتا سر اپنا
سجدہ دوسرے سے بیٹہتا اور ٹیکتا یعنے ہاتھ اپنے اوپر زمین کے پہر کھڑا ہوتا +

حدیث بخاری
...
صحیح بخاری

فائدہ بخاری اور مسلم کی ایک حدیث اسی مضمون کی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ
کی روایت سے اور ابوداود اور دارمی کی اور ترمذی اور ابن ماجہ کی اسی
مضمون کی ایک حدیث رفاعہ بن رافع کی کی روایت سے یہ دونون حدیثین مسئلہ
نوزدہم مین پہلے گذر چکی ہین جسکو دیکھنا منظور ہو وہان سے دیکھہ لیوے۔ اور
کہا ترمذی نے بیچ حدیث مالک بن الحویرث کے اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا یعنی
صحابہ کا اور یہی کہتے ہین اصحاب ہمارے اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے بعد سر اُٹھانے
کے سجدہ دوسرے سے بیٹھکر اُٹھنا سنت نہین اور دلیل اُنکی یہ حدیث ہے جو کہ ترمذی
مین روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے
ہوتے بیچ نماز کے اوپر کنارے قدمون اپنے کے اور کہا ترمذی نے اسی پر عمل
ہے اہل علم کا سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث مروی ہے خالد بن ایاس سے اور کہا
ترمذی نے خالد بن ایاس ضعیف ہے اہل الحدیث کے نزدیک۔ دلیل دوسری ان لوگون کی جو کہ
قائل اس جلسے کے نہین کہتے ہین کہ اخراج کیا ابن ابی شیبہ نے ابن مسعود سے
کہ وہ اُٹھتے تھے نماز مین اوپر کناری قدمون کے اور نہین بیٹھتے تھے اور تائید اس
کی حضرت علی سے اور اسیطرح ابن عمر اور ابن الزبیر اور حضرت عمر سے بھی پائی جاتی ہے
سو پہلا جواب اسکا یہ ہے کہ مرفوع حدیث کے مقابلہ مین صحابی کا قول یا فعل حجت
ہو نہین سکتا اور دلائل اسکے مسئلہ چہارم مین پہلے گذرے اور دوسرا جواب
اسکا یہ ہے کہ ابن ابی شیبہ وغیرہ کتابین کہ جنسے حنفیہ وغیرہ یہ آثار نقل کرتے ہین طبقہ ثالثہ
کے ہین اور حدیث طبقہ ثالثہ کی کتابون کی مقابل ہین احادیث صحیحہ مرفوعہ کے لائق ماننے
کے نہین ہوتی پس اسی سبب سے کہا سید محمد صدیق حسن خان صاحب نے مسک الختام
شرح بلوغ المرام مین حدیثین کہ بیچ ترک اس جلسہ کے آئی ہین ضعیف ہین جیسا کہ پہچانا
تونے اور جو حدیثین کہ بیچ اثبات اس جلسہ کے وارد ہوئی ہین صحیح ہین پس معارض

ف یہ عبارت ترمذی کی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ [illegible] مین ہے
یہ حدیث ترمذی چھاپہ ایضاً کے صفحہ [illegible] مین ہے
یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام چھاپہ نظامی کے جلد اول کے صفحہ [illegible] مین ہے

نہو گی حدیث ضعیف حدیث صحیح کی اور جبکہ اس جگہہ حدیث معارض حدیث کی نہ ہو سکی تو پھر اثر صحابہ کی کب معارض ہو سکتی ہین خصوصا اس باب مین حدیث بخاری کی اکیلی ہے بیچ اثبات اس مطلب کے کافی ہے +

مسئلہ بست و سوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلعم کی دو حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوے قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَجَلَسَ فِی الْاَخِیْرَۃِ کَمَا جَلَسَ فِی الْاُوْلٰی یعنے اور بیٹھے قعدہ اخیرہ مین جیسا کہ بیٹھتا ہے قعدہ اولی مین۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے ابو حمید ساعدی کی ان دو حدیثون کا جو کہ مسئلہ ہفت دہم مین پہلے گزرین +

قعدہ کے بیان مین

مسئلہ بست و چہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی چھ حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور در المختار اور فتاوی قاضیخان اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَلَا یَتَنَفَّلُ بَعْدَ الْغُرُوْبِ قَبْلَ الْفَرْضِ لِمَا فِیْہِ مِنْ تَاْخِیْرِ الْمَغْرِبِ یعنے اور نہ نفل پڑھے بعد غروب ہونے آفتاب کے پہلے نماز فرض کے اسلیے کہ اسمین مغرب کی نماز کو دیر ہو جاتی ہے **فائدہ** یہ عبارت دلیل ہے حنفیہ کی اسپر کہ بعد غروب ہونے آفتاب کے قبل نماز مغرب کے بھی نفل پڑھنے درست نہین اور یہہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے ان چھہ حدیثون کا پہلی حدیث بخاری مین روایت ہے عبد اللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالی عنہ سے + عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ ثُمَّ قَالَ فِی الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ کَرَاهِیَةَ اَنْ یَّتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً یعنے یہ کہ نبی

نماز مغرب سے پہلے نفل پڑھنے کے بیان مین

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نماز پڑہو پہلے نماز مغرب کے نماز پڑہو پہلے نماز مغرب کے پہر فرمایا تیری
بار اسکے لیے جو چاہے برا جانکر اس بات کو کہ ٹہیراویں اسکو لوگ سنت **فائدہ** یعنے دو بار حضرت نے
فرمایا کہ نماز پڑہو پہلے فرض مغرب کے اور تیسری بار مین یہی فرمایا کہ جو چاہے پڑہے اس سے معلوم
ہوا کہ یہ نماز سنت موکدہ نہین مستحب ہے **دوسری حدیث صحیح ابن حبان** مین روایت ہی
انہین سے اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَکْعَتَیْنِ یعنے تحقیق نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی پہلے مغرب کے دو رکعت **تیسری حدیث مسلم** مین روایت ہی مختار
بن فلفل سے کہ کہا سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ
الْاَيْدِيَ عَلٰى صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكُنَّا نُصَلِّي عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَهٗ اَكَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهُمَا قَالَ كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيْهِمَا فَلَمْ يَاْمُرْنَا
وَلَمْ يَنْهَنَا یعنے پوچہا مینے انس بن مالک سے حال نفل کا پیچہے عصر کے پس کہا تہے عمر مارتے
اسکے ہاتہون کو کہ نیت باندہتا نماز کی پیچہے نماز عصر کے اور ہم تہے پڑہتے نماز بیچ عہد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو رکعتین بعد غروب آفتاب کے پہلے نماز مغرب کے پس کہا مینے واسطے انس
کے کہ تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے ان دونو رکعتون کو کہا کہ تہے دیکہتے ہمکو پس حکم کرتے
ہمکو اور نہ منع کرتے ہمکو **چوتھی حدیث مسلم** مین روایت ہی انہین سے کہ کہا كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ
فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ فَرَكَعُوْا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى
اَنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيْبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسِبُ اَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ
مَنْ يُصَلِّيْهِمَا یعنے تہے ہم مدینہ مین پس جسوقت اذان دیتا اذان دینے والا واسطے نماز مغرب
کے دوڑتے یعنے صحابہ طرف ستونون کی پس پڑہتے دو رکعت یہانتک کہ آدمی مسافر آتا مسجد
مین پس گمان کرتا کہ تحقیق نماز پڑہ چکے بسبب کثرت ان لوگون کے کہ پڑہتے ہین ان دو رکعتون کو
پانچوین حدیث بخاری مین روایت ہی مرثد بن عبد اللہ یزنی سے کہا اَتَیْتُ عُقْبَةَ بْنَ

عَامِرٍ الْجُهَنِیِّ فَقُلْتُ اَلَا اُعْجِبُکَ مِنْ اَبِیْ تَمِیْمٍ یَرْکَعُ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَۃُ اِنَّا کُنَّا نَفْعَلُہٗ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فَمَا یَمْنَعُکَ الْاٰنَ قَالَ الشُّغْلُ یعنے آیا مین عقبہ بن عامر جہنی کے پاس پس کہا مینے کیا نہ تعجب مین ڈالون تجکو فعل ابی تمیم کے سے کہ پڑہتا ہے دو رکعتین پہلے نماز مغرب کے پس کہا عقبہ نے تحقیق تہے ہم (یعنے صحابہ پڑہتے یہ نماز) بیچ زمانہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہا مینے کس چیز نے منع کیا تجہ کو اب کہا شغل (دنیا) نے **چھٹی حدیث** بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبد اللہ بن مغفل رضے اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ کُلِّ اَذَانَیْنِ صَلٰوۃٌ بَیْنَ کُلِّ اَذَانَیْنِ صَلٰوۃٌ ثُمَّ قَالَ فِی الثَّالِثَۃِ لِمَنْ شَاءَ یعنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے درمیان ہر دو اذانون کے نماز ہے درمیان ہر دو اذانون کے نماز ہے پہر فرمایا تیسری بار مین واسطے اس شخص کے کہ چاہیے **فائدہ** مواہب اللدنیہ مین لکھا ہے کہ مذہب امام احمد اور اسحاق اور اصحاب حدیث کا یہی ہے کہ قبل نماز مغرب دو رکعتین پڑہنی مستحب ہین اور کہا امام نووی نے **شرح صحیح مسلم** مین جو لوگ کہتے ہین کہ بعد غروب آفتاب قبل نماز مغرب بسبب دیر ہو جانے کے یہ دو رکعتین پڑہنی جائز نہین ہین سو یہ لڑائی انکی ہے ساتہ سنت کے انتہے اور یہ جو بعض متعصب حنفیہ سوال از آسمان جواب از ریسمان دو رکعت مذکورین کے درست نہونے کے لیے دلیل امام اعظم کی یہ دو حدیثین پیش کرتے ہین **پہلی حدیث** بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابی سعید خدری رضے اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین نماز پیچہے صبح کے یہانتک کہ بلند ہو آفتاب اور نہین نماز پیچہے نماز عصر کے یہانتک کہ غائب ہو آفتاب **سو جواب** اس کا یہ ہے کہ اس حدیث سے یہ ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ بعد غروب آفتاب قبل نماز مغرب نفل پڑہنے جائز نہین ہین بلکہ اسسے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ بعد نماز عصر آفتاب کے غروب ہونے تک نماز پڑہنی درست نہین اور دلیل

پکڑی ساتھ اسحدیث کے واسطے جائز نہ ہونے دو رکعت نفل کے بعد غروب ہونے آفتاب قبل
نماز مغرب لغو ہے دوسری حدیث مسلم مین روایت ہی عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے
کہا تین وقت تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے ہمکو کہ نماز پڑہین ہم انمین
یا دفن کرین ہم ان مین مردون اپنے کو وقت نکلنی آفتاب کے ظاہر یہانتک کہ بلند ہو آفتاب
اور اُس وقت کھڑا ہو سایہ دوپہر کا یعنے ٹھیک دوپہر کو یہانتک کہ ڈہلی آفتاب اور اُس
وقت کہ میل کرے آفتاب واسطے ڈوبنے کے یہانتک کہ ڈوب جاوے آفتاب سو جواب
اسکا یہ ہے کہ یہ بھی سوال از آسمان وجواب از ریسمان ہی دلیل پکڑی ساتھ اس حدیث کے
واسطے جائز نہ ہونے دو رکعت نفل کے بعد غروب آفتاب قبل نماز مغرب لغو اور بیہودہ پن
ہے اسلیے کہ اسحدیث سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ ٹھیک دوپہر کیوقت اور وقت نکلنی آفتاب
اور وقت غروب ہونی آفتاب کے نفل پڑہنے درست نہین۔ اور اسحدیث سے یہ ہرگز ثابت
نہین ہوتا کہ بعد غروب ہونے آفتاب کے بھی نفل پڑہنے جائز نہین ہین ✱

مسئلہ بست وپنجم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی دو حدیثون کے یہ ہی جو کہ در المختار اور فتاوی
عالمگیری اور ذخیرۃ العقبے وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَلَوْ تَکَلَّمَ بَیْنَ
السُّنَّۃِ وَالْفَرْضِ لَا یُسْقِطُھَا وَلٰکِنْ یَنْقُصُ ثَوَابُھَا وَقِیْلَ تَسْقُطُ یعنے اور اگر کلام
کرے درمیان سنت اور فرض کے نہین توڑتی سنتون کو اور لیکن کم ہو جاتا ہے ثواب
انکا اور کہا بعضون نے ٹوٹ جاتی ہین انتہی یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے
اس مسئلہ مین خلاف کیا ہی ان دو حدیثون کا پہلی حدیث مسلم مین روایت ہی حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے کہا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَاِنْ کُنْتُ
مُسْتَیْقِظَۃً حَدَّثَنِیْ وَاِلَّا اضْطَجَعَ یعنے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ پڑھ چکتے
دو رکعتیں فجر کی یعنے سنتین پس اگر ہوتی مین جاگتی بات کرتے مجھ سے اگر مین ہوتی

سنتی لیٹ رہتے دوسری حدیث دارمی میں روایت ہے انہیں سے کہ کہا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ فَاِنْ کَانَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ کَلَّمَنِیْ بِھَا وَاِلَّا خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ یعنے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑھتے دو رکعتیں پہلے فجر کے پس اگر ہوتی واسطے اُنکے کوئی حاجت بات کرتے مجھ سے ساتھ اس حاجت کی اور اگر نہ ہوتی حاجت نکلتے طرف نماز کی **فائدہ** کہا امام نووی نے کہا شرح صحیح مسلم میں کہ اس میں دلیل ہے اس بات پر کہ بعد سنت فجر کے کلام کرنی مباح ہے اور یہی ہے مذہب ہمارا اور مذہب جمہور علماء کا۔

مسئلہ بست وششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی تین حدیثوں کی یہ ہے جو کہ ردّ المحتار شرح در المختار میں لکھا ہے وَحَاصِلُہٗ اَنَّ اِضْطِجَاعَہٗ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِنَّمَا کَانَ فِیْ بَیْتِہٖ لِلْاِسْتِرَاحَۃِ لَا لِلتَّشْرِیْعِ یعنے حاصل اسکا کہ تحقیق لیٹنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سوا اسکو نہیں تھا بیچ گھر اپنے کے واسطے آرام کے نہ واسطے شرع بنانے کے **فائدہ** یہ عبارت دلیل ہے حنفیہ کی اس بات پر کہ امام اعظم کے نزدیک فجر کی سنت اور فرض کے درمیان لیٹنا سنت نہیں سو امام اعظم نے اس مسئلے میں خلاف کیا ہے ان تین حدیثوں کا پہلی حدیث بخاری میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ یعنے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب پڑھتے دو رکعتیں فجر کی لیٹتے داہنے پہلو پر **دوسری حدیث** مسند امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی میں روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمُ الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَلْیَضْطَجِعْ عَلٰی جَنْبِہِ الْاَیْمَنِ یعنے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب پڑھے کوئی تم میں کا دو رکعتیں صبح کی نماز سے پہلے تو لیٹے داہنے کروٹ پر ✣ **فائدہ** کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کہا امام نووی نے شرح

حاشیہ:

حدیث دارمی مطبوعہ ... کے صفحہ ... میں ہے

یہ عبارت نووی کی صحیح مسلم مطبوعہ ... جلد اول کے صفحہ ۲۵۵ میں ہے

یہ عبارت رد المحتار شرح در المختار مطبوعہ ... جلد اول کے صفحہ ۴۹۵ میں ہے

یہ حدیث بخاری ... جلد اول کے صفحہ ... میں ہے

یہ حدیث ترمذی ... باب ما جاء فی الاضطجاع بعد رکعتی الفجر ... میں ہے

صحیح مسلم مین یہ حدیث صحیح ہے بخاری اور مسلم کی شرط پر **راقم** کہتا ہی کہ اگر کوئی شخص بعد
نماز تہجد قبل پڑہنے سنت فجر کے ہی لیٹ جایا کرے تو بھی کفایت کرتا ہے جیسا کہ آگے
آتا ہے **تیسری** حدیث مسلم مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے اِنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ بِاللَّیْلِ اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً یُوْتِرُ
مِنْہَا بِوَاحِدَۃٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْہَا اِضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ حَتّٰی یَاْتِیَہُ الْمُؤَذِّنُ
فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ یعنے تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تہے نماز پڑہتے
رات کو گیارہ رکعتین وتر کرتے ان مین سے ساتھ ایک کے پس جب فارغ ہوتے اس سے
لیٹتے داہنے کروٹ پر یہانتک کہ آتا انکے پاس موذن پس نماز پڑہتے دو رکعتین ہلکی۔
فائدہ سفر السعادت مین لکہا ہی کہ کہا ابن حزم نے بعد سنتون فجر کے داہنے کروٹ
پر لیٹنا فرض ہی جو شخص سنت و فرض کے درمیان لیٹنا ترک کریگا نماز اسکی باطل ہو
جاویگی اور بعض علمانے اسکی تایید مین ایک بڑی جلد تصنیف کی ہے شیخ ابن عربی صاحب
فتوحات اور سوا اسکے اور مشایخ طریقت کا یہی مذہب ہے انتہے اور امام اعظم اور امام
مالک اور جمہور علما جو کہ سنت فجر اور فرض کے درمیان لیٹنا سنت نہین جانتے ہین دلیل
انکی یہ دو حدیثین ہین پہلی حدیث رزین نے روایت کی ہی نافع سے کہ کہا دیکہا ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہما نے ایک شخص کو کہ پڑہی دو رکعت فجر کی (یعنے سنت) پہر لیٹا کہا ابن
عمر رضی اللہ تعالے عنہما نے کیا سبب ہے تیرے لیٹنے کا اوسکو کہا اس شخص نے چاہا مین نے
کہ فصل کرون مین درمیان سنت اور فرض کے کہا ابن عمر نے کونسا فصل سلام سے بڑہکر ہے کہا
اس شخص نے پس تحقیق یہ سنت ہے کہا ابن عمر نے بلکہ یہ بدعت ہی سو جواب اسکا دو طرح ہے
اول یہ کہ اس فعل کو بدعت کہنا ابن عمر کا محض اسکا خطا ہے اسلیے کہ **ابوداود** مین
روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب نماز
پڑہے ایک تمہارا دو رکعتین پہلی صبح کی پس چاہیے کہ لیٹے داہنے کروٹ پر پس کہا

واسطے ابی ہریرہ کے مروان بن الحکم نے کیا نہین کفایت کرتا ایک ہمارے کو چلنا اُس کا طرف مسجد کی یہانتک کہ لیٹے داہنے کروٹ پر کہا عبید اللہ نے یہ حدیث اپنی کے کہ کہا ابوہریرہ نے نہین کہا عبید اللہ نے پس پہونچی یہ بات ابن عمرؓ کو پس کہا ابن عمر نے بہت کیا ابوہریرہ نے اوپر نفس اپنے کے کہا عبید اللہ نے پس کہا گیا واسطے ابن عمرؓ کے کیا انکار کرتا ہے تو چیز کو اس چیز سے جو کہ کہتا ہے ابوہریرہؓ کہا ابن عمر نے نہین ولیکن وہ دلیری کرتا ہے روایت کرنے پر اور ہم دلیری نہین کرتے کہا عبید اللہ نے پس پہونچی یہ بات ابوہریرہ کو پس کہا ابوہریرہؓ نے نہین ہے گناہ میرا اتنا مین یاد رکہتا (یعنے حضرتؐ کے اقوال وافعال کو) اور بہلادیتے وہ **دوم** مرفوع حدیث کے مقابلے مین قول یا فعل صحابی کا حجت نہین ہو سکتا اور دلائل اسکے مسئلہ چہارم مین پہلے گزرے **دوسری** حدیث **ابن ابی شیبہ** مین ہے کہ ابن مسعودؓ نے فجر کی سنت اور فرض کے درمیان مین داہنے کروٹ پر لیٹنے سے انکار کیا ہے اور ابراہیم نخعی تابعی نے اسکو ضجعت الشیطان کہا ہے سو **جواب** اس کا بہی دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ روایت بہی موقوف ہے **دوم** کتاب ابن ابی شیبہ کہ جسکی یہ روایت ہے طبقہ ثالثہ کی کتاب ہے اور روایت طبقہ ثالثہ کی کتاب کے مقابلے مین حدیث مرفوع کے لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی اور دلائل اسکے مسئلہ چہارم مین پہلے گزرے

مسئلہ بست وہفتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف حدیث کے یہ ہے جو کہ **ہدایہ** اور **شرح وقایہ** اور **کنز الدقائق** اور **در المختار** اور **فتاوے عالمگیرے** وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَمَنِ انْتَهٰى اِلَى الْاِمَامِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَهُوَ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اِنْ خَشِيَ اَنْ تَفُوْتَهٗ رَكْعَةٌ وَيُدْرِكُ الْاُخْرٰى يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ یعنے فجر کی نماز کے وقت اگر کوئی شخص مسجد مین

حاشیہ: ہدایہ مطبوعہ مصطفائی صفحہ ۱۴۷ ... شرح وقایہ ... جلد اول صفحہ ... کنز الدقائق ... صفحہ ... در مختار ... فتاوے عالمگیری ... جلد اول ... [illegible]

آوے اور دیکھے کہ فرضوں کی جماعت ہو رہی ہے لیکن اس شخص نے دو رکعت سنت نہین پڑھی
تھی تو اس صورت مین اگر وہ ڈرتا ہے کہ میرے سنتین پڑھنے سے ایک رکعت جماعت
کی جاتی رہے گی اور ایک رکعت ملجاوے گی تو چاہیے کہ دو رکعت سنت مسجد کے دروازے
پر پہلے پڑھ لے پھر جماعت مین داخل ہو جاوے **فائدہ** یہ عبارت دلیل ہے حنفیہ کی
اس بات پر کہ امام اعظم کے نزدیک اگر صبح کے فرضوں کی جماعت ہو رہی ہو تو جس شخص
نے سنتین نہ پڑھی ہون وہ پہلے مسجد کے دروازے پر سنتین پڑھ لے بعد اسکے جماعت
مین شامل ہو جاوے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو **امام اعظم** نے اس مسئلے
مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا جو کہ **مسلم** مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ
سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا
الْمَکْتُوْبَۃَ یعنے جسوقت کہ اقامت کی جاوے نماز (یعنے تکبیر ہو) فرضوں کی پس نہین ہے
کوئی نماز سوای نماز فرض کے **فائدہ** یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ بعد تکبیر فرض نماز
کے نہ نفل پڑھنے درست ہین اور نہ سنت خواہ وقت فجر کی نماز کا ہو خواہ ظہر کی نماز کا خواہ عصر
وغیرہ کا اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور جمہور علما کا اسیطرح لکھا ہے امام نووی نے
شرح صحیح مسلم مین اور حنفیہ جو حدیث مذکور کو نہین مانتے ہین سو وہ اس بات مین
دلیل امام اعظم کی یہ حدیث پیش کرتے ہین جو کہ **بیہقی** مین یہی حدیث اسطرح آئی ہے
اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ اِلَّا رَکْعَتَیِ الصُّبْحِ یعنے جسوقت کہ اقامت
کی جاوی نماز یعنے تکبیر ہو فرضوں کی پس نہین ہے کوئی نماز سوای نماز فرض کے مگر دو رکعتین
صبح کی سو **جواب** اس زیادتی کا یہ ہے کہ نہین قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے حجت اسلیے کہ
فوائد المجموعہ فی احادیث الموضوعہ مین لکھا ہے کہ کہا بیہقی نے یہ زیادتی نہین
ہے اصل اسکا اسلیے کہ اس حدیث مین حجاج بن نصیر اور عباد بن کثیر یہ دونو راوی ضعیف ہین
اور **تقریب التہذیب** مین لکھا ہے کہ حجاج بن نصیر راوی ضعیف ہے اور **تقریب**

التهذیب ہی مین لکھا ہے کہ عباد بن کثیر ثقفی بصری متروک ہے کہا امام احمد نے کہ عباد بن کثیر جھوٹی حدیثین روایت کیا کرتا تھا انتہے اور کہا ترمذی نے کہ حجاج بن نصیر کی حدیثیں ضعیف ہین

مسئلہ بست و ہشتم

۵۲

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی چار حدیثون کے یہہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَاِذَا فَاتَتْهُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ لَا يَقْضِيهِمَا قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ لِاَنَّهُ يَبْقٰى نَفْلًا مُطْلَقًا وَهُوَ مَكْرُوهٌ بَعْدَ الصُّبْحِ وَلَا ارْتِفَاعِهَا عِنْدَ اَبِي حَنِيفَةَ وَاَبِي يُوسُفَ یعنے اور اگر سنت فجر کی فوت ہوئی تو قضا نہ کرے جبتک کہ آفتاب نہ نکلے (کیونکہ فرض توڑ چکا) صرف نفل باقی رہا اور نفل مکروہ ہین بعد صبح کے اور بعد نکلنے آفتاب کے اور یہ مذہب امام اعظم اور ابو یوسف کا ہے سو امام اعظم اور انکے شاگرد ابو یوسف نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے ان چار حدیثون کا پہلی حدیث حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ وَوَصِيفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ بِاَنْطَاكِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَيْسِ بْنِ فَهْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ التَّقَاسِيمِ وَالْاَنْوَاعِ یعنے حدیث کی ہمکو محمد بن اسحاق بن خزیمہ اور وصیف بن عبد اللہ حافظ نے بیچ انطاکیہ کے کہا ان دونون نے حدیث کی ہمکو ربیع بن سلیمان نے کہا اوس نے حدیث کی ہمکو اسد بن موسے نے کہا اس نے حدیث کی ہم سے لیث بن

سعد نے کہا اُس نے حدیث کی ہمکو یحیے بن سعید نے اس نے نقل کی اپنے باپ سے اس نے
اپنے دادا قیس بن فہد رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق اُسنے نماز پڑہی ساتہہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صبح کی اور نہ پڑہی تہین اسنے دو رکعت فجر کی (یعنے سنتین)
پس جب سلام پہیرا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہڑا ہوا پس پڑہی دو رکعتین فجر کی (یعنے
سنتین) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دیکہتے تہے طرف اسکی پس نہ انکار کیا اوس پر
روایت کیا اسحدیث کو ابن حبان نے بیچ صحیح اپنی کے کہ نام اسکا تقاسیم والانواع ہے
دوسری حدیث عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ جَاءَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةَ الْفَجْرِ فَصَلَّى مَعَهُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيِ
الْفَجْرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ قَالَ لَمْ أَكُنْ
صَلَّيْتُهُمَا قَبْلَ الْفَجْرِ فَسَكَتَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَقَالَ الْجَذْرِيُّ
رُوَاتُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ ترجمہ اور روایت ہی یحیے بن سعید سے نقل کی اوس نے اپنے
باپ سے اُسنے اپنے دادا سے کہ تحقیق وہ آیا حال آنکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ رہے
تہے نماز فجر کی پس نماز پڑہی اسنے ساتہہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پس جب سلام
پہیرا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہڑا ہوا پس نماز پڑہی اسنے دو رکعتین فجر کی (یعنے
سنتین) پس کہا واسطے اسکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کونسی ہین یہ دو رکعتین کہا اس
نے نہ پڑہا تہا مینے ان دونو کو پہلے فجر کے (یعنے صبح کے فرضون کے پہلے) پس چپ رہے حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کچہ نہ کہا روایت کیا اسحدیث کو دارقطنی نے اور کہا جذری نے
سب راوی اسکے ثقہ ہین تیسری حدیث عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَطَاءِ
بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ الْغَدَاةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ
رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ شَيْئًا رَوَاهُ ابْنُ حَزْمٍ فِي الْمُحَلّٰى

وَقَالَ الْعِرَاقِیُّ وَاِسْنَادُهٗ حَسَنٌ روایت ہے حسن بن ذکوان سے نقل کی اس نے عطا
بن ابی رباح سے اس نے نقل کی ایک مرد انصار مین سے کہا اوسنے دیکہا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرد کو کہ نماز پڑہتا تہا بعد نماز فجر کے پس کہا اس نے اے
رسول اللہ کے نہ پڑہی تہین مین نے دو رکعتین فجر کی (یعنے سنتین) فجر کی پس پڑہا
مینے انکو اب پس کچہ نہ کہا اس کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے روایت کیا اسکو ابن حزم
نے محلی مین اور کہا عراقی نے اسناد اسکی حسن ہے **چوتہی** حدیث **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ رَکْعَتَیِ
الْفَجْرِ فَلْیُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے ابی ہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے نہ پڑہی ہون سنتین فجر
کی تو پڑہے بعد طلوع آفتاب کے روایت کیا اسکو ترمذی نے **فائدہ** کہا ترمذی نے
نہین پہچانتے ہم اس حدیث کو مگر اسی سند سے اور ابن عمر کے فعل سے بہی یہی مروی ہے
اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہین سفیان ثوری اور شافعی اور احمد
اور اسحاق اور ابن مبارک اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ یہ حدیثین (یعنی
جو کہ اوپر مذکور ہوئین) دلیل ہین اسپر کہ جائز ہے قضا کرنا نفلون راتبہ کا خواہ عذر سے
نہ پڑہے گئے ہون جو بغیر عذر کے اور یہی مذہب ہے عبد اللہ کا اور تابعین مین سے ہے عطا
اور طاؤس اور قاسم بن محمد کا اور ائمہ مین سے ابن جریج اور اوزاعی اور قول جدید شافعی
اور احمد اور اسحاق اور محمد بن حسن اور مزنی کا اور میزان شعرانی مین لکہا ہے کہ
جسکی فوت ہو کوئی چیز سنتون رواتب مین سے چاہیے کہ ادا کرے انکو اور اگرچہ ہون
وہ مکروہ وقتون مین

مسئلہ بست و نہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی آٹھ حدیثون کے یہ ہے جو کہ در المختار اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور فتاوے عالمگیری اور فتاوے قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَلَا یُجْمَعُ بَیْنَ فَرْضَیْنِ فِیْ وَقْتٍ بِعُذْرِ سَفَرٍ وَّمَطَرٍ یعنے اور جمع کرنا دو فرض نمازون کا ایک فرض کے وقت مین جائز نہین سفر اور بارش کے عذر سے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان آٹھ حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ بَیْنَ صَلٰوۃِ الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ اِذَا کَانَ عَلٰی ظَھْرِ سَیْرٍ وَیَجْمَعُ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے درمیان ظہر کے اور عصر کے جس وقت کہ ہوتے سفر مین اور جمع کرتے درمیان مغرب کے اور عشا کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر مین نماز کا جمع کرنا درست ہے خواہ ظہر کے وقت مین ظہر کے ساتھ اسی وقت عصر کو پڑھ لے یا عصر کے وقت مین عصر کے ساتھ اسی وقت ظہر کو پڑھ لے اسی طرح مغرب کو وقت مین مغرب کے ساتھ اسی وقت عشا کو پڑھ لے یا عشا کے وقت مین عشا کے ساتھ اسیوقت مغرب کو پڑھ لے اور یہی مذہب امام شافعی اور امام احمد کا ہے اور نزدیک حنفیہ کے جمع کرنا نماز کا محمول ہے جمع صوری پر یعنے ظہر آخر وقت مین پڑھی اور عصر اول وقت مین سو یہ بات صریح خلاف اس حدیث کے ہی اور حدیثون آیندہ کے بھی ہے **دوسری** حدیث عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَحِلَ جَمَعَ بَیْنَ الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ وَاِنْ یَّرْتَحِلْ قَبْلَ اَنْ تَزِیْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّھْرَ حَتّٰی یَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِی الْمَغْرِبِ مِثْلُ ذٰلِکَ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَحِلَ جَمَعَ بَیْنَ الْمَغْرِبِ

---

۱ یہ عبارت کتاب در المختار مطبوعہ ... کے ... (marginal notes, partly illegible)

۲ بخاری ...

۳ مشکوۃ مین باب صلوۃ السفر ...

وَالْعِشَاءِ وَاِنْ اَرْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَنْزِلَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک میں جسوقت کہ ڈھلتی دوپہر پہلے اس سے کہ کوچ کرین جمع کرتے درمیان ظہر اور عصر کے اور اگر کوچ کرتے پہلے ڈھلنے دوپہر کے دیر کرتے ظہر کو یہانتک کہ اترتے واسطی نماز عصر کے (یعنے عصر کے وقت ظہر اور عصر دونوں پڑہتے) اور مغرب مین کرتے مانند اسی کی جب ڈوبتا آفتاب پہلے کوچ کرنے کے جمع کرتے درمیان مغرب اور عشا کے اور اگر کوچ کرتے پہلے غائب ہونے آفتاب کے دیر کرتے مغرب کو یہانتک کہ اترتے عشا کے لیے پھر جمع کرتے درمیان دونو نمازون کے روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہے **تیسری حدیث** **وَعَنْهُ** قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انہین سی کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ تبوک مین پس تھے پڑہتے نماز ظہر اور عصر کی اکٹھی اور مغرب اور عشا کی اکٹھی روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **چوتھی حدیث** **وَعَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا فَاِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ الْحَاكِمِ فِي الْاَرْبَعِيْنَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ثُمَّ رَكِبَ وَلِاَبِيْ نُعَيْمٍ فِيْ مُسْتَخْرَجِ مُسْلِمٍ كَانَ اِذَا كَانَ فِيْ سَفَرٍ فَزَالَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ ارْتَحَلَ اور روایت ہی انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب کوچ کرتے پہلے جہکنے آفتاب کے دیر کرتے ظہر مین عصر کے وقت

تک پہر اترتے پس جمع کرتے درمیان ان دونون کے پہر اگر جہکتا آفتاب پہلے کوچ کرنے کے نماز پڑہتے ظہر کی پہر سوار ہوتے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت حاکم کے جہل حدیث مین اسناد صحیح سے ہی کہ پڑہی ظہر اور عصر پہر سوار ہوئے اور ابی نعیم کی روایت مسلم کی مستخرج مین ہے جب ہوتے تہے حضرت سفر مین پس جہکتا آفتاب پڑہتے نماز ظہر اور عصر کی اکٹہی پہر کوچ کرتے **پانچوین حدیث عن** ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع بین الصلوۃ فی سفرۃ سافرہا فی غزوۃ تبوک فجمع بین الظہر والعصر والمغرب والعشاء قال سعید فقلت لابن عباس ما حملہ علی ذلک قال اراد ان لا یحرج امتہ رواہ مسلم روایت ہی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا درمیان نماز کے بیچ سفر کے کہ سفر کیا بیچ غزوہ تبوک کے پس جمع کیا درمیان ظہر اور عصر کے اور مغرب اور عشا کے کہا سعید نے پس کہا مینے واسطے ابن عباس کے کس چیز نے اوٹہایا حضرت کو اوپر اسکے (یعنے کس سبب سی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا) کہا ابن عباس نے ارادہ کیا حضرت نے یہ کہ نہ حرج ہو امت کا روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **فائدہ** کہا ترمذی نے بیچ حدیث معاذ بن جبل کے اور اس باب مین حضرت علی اور ابن عمر اور انس اور عبد اللہ بن عمر اور حضرت عائشہ اور ابن عباس اور اسامہ بن زید اور جابر سے بہی (روایت) ہی اور ساتہ اسی کے قائل ہوئے امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق کہتے تہے یہ دونون نہین خوف ہی یہ کہ جمع کرے درمیان دو نمازون کے سفر مین بیچ ایک وقت کے ان دونو وقتون مین سے اور کہا **امام نووی** نے شرح صحیح مسلم مین کہ امام شافعی اور اکثر لوگون نے کہا ہے کہ جائز ہے جمع کرنا ظہر اور عصر کا بیچ دونون وقتون انکے کے جونسے مین ان مین سے کہ چاہے بیچ سفر طویل کے اور بیچ جائز ہونے جمع کرنے نماز کے چہوٹے سفر مین امام شافعی

حدیث پنجم صحیح مسلم سے جمع سفر کا ثبوت

نماز جمع کرنے کی وجہ یہ ہی کہ امت پر حرج نہ ہو

مسئلہ جمع

کے دو قول ہین اور اسکے دونون قولون مین بہت صحیح قول اس کا یہ ہے کہ جس سفر مین قصر کرنا نماز کا درست نہین اس مین جمع کرنا بھی درست نہین اور سفر طویل اٹھتالیس میل ہاشمی ہے اور وہ دو منزلین درمیانہ ہوتی ہین انتہے ملخصا اور کہا امام شوکانی[1] نے درر البہیہ مین درست ہے مسافر کو جمع کرنا نماز کا ساتھ تقدیم تاخیر کے اذان واقامت سے یعنے ظہر کے ساتھ عصر پڑہے یا عصر کے ساتھ ظہر ملاوے اسیطرح مغرب کے ساتھ عشا پڑھے یا عشا کے ساتھ مغرب ملاوے انتہے اور حنفیہ جو نماز عصر اور ظہر کو اور مغرب اور عشا کو سفر مین جمع کرکے پڑہنا درست نہین جانتے سو دلائل انکے یہ ہین پہلی دلیل حنفیہ کی بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور نسائی مین روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا نہین دیکھا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑہی ہو کوی نماز بدون وقت اپنے کے مگر دو نمازین کہ جمع کی درمیان مغرب اور عشا کے مزدلفہ مین اور نماز پڑہی فجر کی اس دن قبل وقت اپنے کے سو جواب اسکا دو طرح پر ہے اول یہ کہ مسک الختام[2] شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ سفر مین (حضرت اور حضرت کے اصحاب کا نماز کو جمع کرکے پڑہنے کو نہ دیکھنا ابن مسعودؓ کا مزدلفہ کے سوائے مضر مقصود کا ہرگز نہین ہے) اسلیے کہ یہ نقل عدم ہے نہ عدم نقل مثبت مقدم ہے منافی پر اور ابن مسعودؓ نے بہت سی چیزون کو بھلا دیا تھا احتمال رکہتا ہے کہ نماز کے جمع کرنے پڑہنے کو بھی بھلا دیا ہو اور بیان اسکا بلاغ کے جلد اول مین رفع الیدین کے بیان مین مفصل لکھا گیا ہے دوم ابن مسعود خود بیان کرتے ہین کہ حضرت سفر مین دو نمازون کو ایک وقت مین جمع کرکے پڑہتے تھے جیسا کہ محدث سلام اللہ نے محلی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ دیکھا مینے مسند ابی یعلے مین طریق ابی لیلی سے اسنے روایت کی ابی قیس ازدی سے اسنے ابن مسعودؓ سے کہ تھے حضرت جمع کرتے

[1] امام شوکانی کی یہ عبارت درر البہیہ کے باب صلوٰۃ المسافرین میں ہے
[2] یہ عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام [illegible] کے جلد اول کے صفحہ ۲۳۳ میں ہے

درمیان دو نمازون کے سفر مین انتہے دوسری دلیل فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتۡ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ کِتٰبًا مَّوۡقُوۡتًا یعنے تحقیق نماز ہے اوپر مسلمانون کے لکھی ہوئی وقت مقرر کی ہوی سو جواب اسکا چار طرح پر ہے اول یہ کہ تعیین اوقات نماز جس طرح سے کہ حضرتؐ کے قول اور فعل سے ہے اسیطرح سے جمع کرنا بہی حضرتؐ کے فعل سے ہے جو کہ جمع کی حضرتؐ نے سو جو کوئی دلیل پکڑے ساتھ اس آیت کے واسطے نہ جمع کرنے نماز کے (سفر) مین پس ٹہیک نہین ہے اسیطرح لکھا ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام مین دوم یہ کہ عمل کلام اللہ پر اگر حدیث سی مقدم ہے تو پہر قصر کرنا نماز کا بالکل درست نہین حالانکہ قصر کرنا نماز کا تمہارے نزدیک وجب ہے اور کلام اللہ کے خلاف ہی کیونکہ فرمایا اللہ تعالی نے اگر خوف کافرون کا ہو تب قصر کرو اور اگر کوئی یہ کہی کہ قصر کرنا نماز کا اللہ کا صدقہ قبول کرنا ہے اور نہ قصر کرنا اسکا احسان رد کر دینا ہے اور یہ گناہ ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے اللہ تعالی کا قول نہین ہے اور یہی ہمارا دعوی ہے کہ مضامین کلام اللہ کے حضرتؐ کے فرمانے یا عمل کرنے پر بہتے حصر ہین اور جمع کرنا نماز کا حضرتؐ کے فعل سے خوب ثابت ہی پس معلوم ہوا کہ آیت اِنَّ الصَّلٰوۃَ الخ سے اوپر جائز نہ ہونے جمع کرنے نماز کے حجت پکڑنی نامقبول ہے سوم یہ کہ کلام اللہ کے مضامین سے واقف حضرتؐ سے زیادہ اور کوئی نہین اور حضرت خدا تعالی کے حکم کی خلاف ذرہ کے برابر بہی کوئی کام نہین کرتے تھے پس جمع کرنا نماز کا سفر مین اگر خدا تعالی کی مرضی اور آیت مذکور کے خلاف ہوتا تو اسیوقت وحی نازل ہوتی اور جمع کرنے سی منع کیا جاتا اسے معلوم ہوا کہ جمع کرنا نماز کا سفر مین خدا کے نزدیک بہی ناپسند نہین چہارم یہ کہ بحکم آیت مذکور اگر جمع کرنا نماز کا تمہارے نزدیک منع ہے تو پہر مزدلفہ مین جو تم جمع کرکے پڑہنے کے قائل ہو اسکی کیا وجہ ہے قرآن سے تو یہ ثابت ہی نہین اور اگر یہ کہو کہ حدیث سے ثابت ہی تو جواب

[illegible] عبارت [illegible] نہین [illegible] عبارت [illegible] بلوغ المرام [illegible] نظامی [illegible]

یہ ہے کہ سفر مین جمع کرنا بہی حدیث ہی سے ثابت ہے پہر تم اسکو کیون نہین درست جانتے
اور اسکا کیون انکار کرتے ہو غرض کہ پیغمبرؐ کی اتباع کو چہوڑنے اور غیر کی تقلید کرنے
سے یہ سب خرابیان لازم آتین اور حق یہ ہے کہ سفر مین جمع کرنا نمازکا تو ایک طرف رہا
اگر کسی بڑی ضرورت کے لیے گہر مین بہی کوئی کبہی جمع کرے تو بہی گناہ نہین ہے جیسا
کہ دلالت کرتی ہین اس بات پر یہ حدیثین جو کہ اب آتی ہین چہٹی حدیث **عَنْ** ابْنِ
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ
وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ فَسَاَلْتُ
سَعِيْدًا لِمَ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمَا سَاَلْتَنِيْ فَقَالَ اَرَادَ
اَنْ لَا يُحْرِجَ اَحَدًا مِّنْ اُمَّتِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ
عنہما سے کہ کہا نماز پڑہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی اکٹھی مدینہ
مین سوائے خوف اور سوائے سفر کے کہا ابو الزبیر نے پس پوچہا مینے سعید سے کس واسطے
کیا حضرتؐ نے اسکو پس کہا سعید نے پوچہا مینے ابن عباس سے جیسا کہ پوچہا تونے مجہہ سے
پس کہا ابن عباسؓ نے ارادہ کیا حضرتؐ نے یہ کہ نہ حرج ہو کسیکا میری امت مین سے
روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے ساتوین حدیث **وَعَنْهُ** قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِيْنَةِ
فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ فِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لِمَ فَعَلَ
ذٰلِكَ قَالَ [illegible] يُحْرِجَ اُمَّتَهٗ [illegible] مُعَاوِيَةَ [illegible] مَا
اَرَادَ اِلٰى ذٰلِكَ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَا يُحْرِجَ اُمَّتَهٗ رَوَاهُ [illegible] ہے
سے کہ کہا جمع کی (نماز) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے درمیان ظہر اور عصر کے اور
مغرب اور عشا کے مدینہ مین سوائے خوف اور سوائے مینہ کے اور بیچ حدیث وکیع کے
ہے کہا کہا مینے واسطے ابن عباسؓ کے کس واسطے کیا حضرتؐ نے اسکو کہا ابن عباسؓ

نے تاکہ تکلیف نہ ہو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کو اور یہہ حدیث ابی معاویہ کی ہے کہ کہا گیا واسطے ابن عباسؓ کے کیا ارادہ کیا حضرتؐ نے اس سے کہا ابن عباسؓ نے ارادہ کیا حضرتؐ نے یہ کہ نہ حرج ہو میری امت کا روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے آٹھوین حدیث

وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ سَبْعًا وَّ ثَمَانِيًا اَلظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ قَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ لَعَلَّهُ فِيْ لَيْلَةٍ مَطِيْرَةٍ قَالَ عَسٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَمَالِكٌ

ترجمہ اور روایت ہے بھی انہین سے کہ کہا نماز پڑھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ مین سات اور آٹھ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کہا ابو ایوب (سختیانی) نے (واسطے جابر کے) شاید یہہ ہو بیچ رات مینہ کے کہا (جابرؓ نے) شاید روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور مالک نے **فائدہ** مراد سات سے سات رکعتین ہین تین تو مغرب کی اور چار عشا کی اور مراد آٹھ سے آٹھ رکعتین ہین چار تو ظہر کی اور چار عصر کی اور امام نوویؒ نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ ائمہ مین سے ایک جماعت کا یہ مذہب ہے کہ گھر مین جمع کرنا نماز کا ضرورت کے لیے جائز ہے واسطے اس شخص کے جو نپڑے اسکو عادت اور یہ قول ابن سیرین اور اشہب کا اصحاب مالک سے ہے اور حکایت کیا ہے اسکو خطابی نے قفال شاشی کبیر سے اس نے اصحاب شافعی سے اس نے ابی اسحاق مروزی سے اس نے جماعت اصحاب حدیث سے اور اختیار کیا ہے ابن المنذر [illegible] باسؓ کا اَرَادَ اَنْ لَا يُحْرِجَ اُمَّتَهٗ یعنے ارادہ کیا حضرتؐ نے یہ کہ [illegible] ی کا پس نہ علت بیان کی (ابن عباسؓ نے) ساتھ مرض کے اور ساتھ کسی اور چیز کے واللہ اعلم انتہے اور امام شعرانیؒ نے کشف الغمہ مین لکھا ہے کہ جمع کرنا حضرتؐ کا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کو مدینہ مین سوای خوف اور سوای سفر کے اور ایک روایت مین ہے سوای مینہ کے جو وارد ہوا ہے

---

۱ یہ عبارت شرح مسلم نووی صفحہ ۲۴۵ جلد اول چھاپہ انصاری دہلی کے صفحہ ۲۴۵ مین ہے

۲ امام نووی کی یہ عبارت صحیح مسلم جلد اول مطبوعہ انصاری دہلی کے صفحہ ۲۴۶ مین ہے

۳ امام شعرانی کی یہ عبارت کشف الغمہ چھاپہ مصر کے صفحہ ۲۰۰ مین ہے

سو نہین پہونچی ہے یہ بات بعض صحابہ کو انتہے اور جو لوگ کہ بڑی ضرورت کے وقت گھر
مین ... نماز جمع کرنے کے قائل نہین ہین دلائل اُنکے یہ ہین **پہلی حدیث ترمذی**
مین روایت ہی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے اسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا جو جمع کرے درمیان دو نمازون کے سواے عذر کے پس تحقیق لایا ایک دروازہ
دروازون بڑے گناہون سے **سو جواب** اس کا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہی کیون کہ
اس حدیث کے راویون مین حنش بن قیس ہے۔ اور کہا ترمذی نے یہ ضعیف ہی نزدیک
اہل حدیث کے ضعیف کہا اسکو امام احمد وغیرہ نے اور محلی **شرح موطا** امام
مالک مین لکھا ہے کہ حنش بن قیس واہی ہے یعنے ضعیف ہی اور کہا حافظ (ابن حجر)
نے کہ لانا حاکم کا اس حدیث کو باعث اسکی غفلت کا ہے اور لایا ہے ابن جوزی اس حدیث
کو موضوعات مین انتہے **دوسری دلیل** موطا امام محمد مین ہے کہ کہا محمد نے
پہونچی ہمکو عمر بن الخطاب سے یہ بات کہ تحقیق حضرت عمر نے لکھا ملکون مین ساتھ منع
کرنے انکے کے یہ بات کہ جمع کرین درمیان دو نمازون کے اور خبر کی اُنکو کہ جمع کرنا درمیان
دو نمازون کے ایک وقت مین بڑا گناہ ہے گناہون سے خبر کی ہمکو ساتھ اس بات کے ایک
بختون نے علی بن حارث سے اس نے مکحول سے **سو جواب** اسکا یہ ہے کہ **اول** تو یہ روایت
موقوف ہی حضرت عمر پر اور روایت موقوف قابل حجت کے نہین ہوتی اور بیان اسکا
مسئلہ چہارم مین پہلے گذرا **دوم** روایت موطا امام محمد کی اگر مرفوع بھی ہوتی
تو بھی صحیح مسلم کی مرفوع حدیثون کے ساتھ ہرگز معارضہ نہ کرسکتی اور روایت موقوف
کی تو اسکے سامنے حقیقت ہی کیا ہے اور کب معارض ہوسکتی ہے۔

مسئلہ سی ام

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلعم کی حدیثون صحیحہ کے یہ ہے جو کہ ہدایہ مین
لکھا ہے وَحَكَى الْحَسَنُ اِجْمَاعَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَى الثُّلُثِ یعنے اور حکایت کی حسن

لے کہ اجماع ہے مسلمانون کا اس بات پر کہ (وتر) تین ہی رکعت ہین (یعنے تین رکعت
سے نہ کم ہین اور نہ زیادہ) اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف
کیا ہے ان تین حدیثون کا پہلی حدیث عن سعد بن ہشام قال انطلقت الی
عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فقلت یا ام المؤمنین انبئینی عن خلق رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت الست تقرأ القرآن قلت بلی قالت فان خلق
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان القرآن قلت یا ام المؤمنین انبئینی عن وتر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت کنا نعد لہ سواکہ وطہورہ فیبعثہ اللہ
ما شاء ان یبعثہ من اللیل فیتسوک ویتوضأ ویصلی تسع رکعات لا یجلس
فیہا الا فی الثامنۃ فیذکر اللہ ویحمدہ ویدعوہ ثم ینہض ولا یسلم فیصلی
التاسعۃ ثم یقعد فیذکر اللہ ویحمدہ ویدعوہ ثم یسلم تسلیما یسمعنا ثم
یصلی رکعتین بعد ما یسلم وہو قاعد فتلک احدی عشرۃ رکعۃ یا بنی
فلما اسن صلی اللہ علیہ وسلم واخذ اللحم اوتر بسبع وصنع فی الرکعتین
مثل صنیعہ فی الاولی فتلک تسع یا بنی وکان نبی اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا صلی صلوۃ احب ان یداوم علیہا وکان اذا غلبہ نوم او وجع عن
قیام اللیل صلی من النہار ثنتی عشرۃ رکعۃ ولا اعلم نبی اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم قرء القرآن کلہ فی لیلۃ ولا صلی لیلۃ الی الصبح ولا
صام شہرا کاملا غیر رمضان رواہ مسلم اور روایت ہے سعد بن ہشام سے
کہ کہا گیا مین طرف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پس کہا مین نے اے
ماں مسلمانون کی خبر دو مجھکو خلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے کہا
حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے کیا نہین پڑہا تو نے
قرآن کہا مین نے کہ ہان پڑہا ہے کہا حضرت عائشہ رض نے پس تحقیق خلق نبی صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تہا قرآن (یعنے جو کچہ کہ قرآن مین اچہے اخلاق وصفات مذکور
ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ اپنے مین حاصل کیے تہے) کہا مینے اے مان
مومنون کی خبر دو مجہکو وتر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سے (یعنے وقت اور
کیفیت اور عدد رکعات اسکی سے) پس کہا تہی مین طیار کرتی واسطے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے مسواک انکی اور پانی وضو انکے کا پس اٹہاتا انکو اللہ جب چاہتا یہ کہ اٹہاوے
اُن کو رات کو پس مسواک کرتے اور وضو کرتے اور نماز پڑہتے نو رکعتین نہ بیٹہتے ان مین
مگر آٹہوین رکعت مین پس یاد کرتے اللہ کو اور تعریف کرتے اللہ کی اور دعا مانگتے
(یعنے التحیات پڑہتے کہ التحیات مین ذکر اور حمد اور دعا ہے) پہر کہڑے ہوتے اور سلام
نہ پہیرتے پس پڑہتے نوین رکعت پہر بیٹہتے پس یاد کرتے اللہ تعالے کو اور تعریف
کرتے اسکی اور دعا مانگتے اس سے پہر پہیرتے سلام کہ سُناتے ہم کو (یعنے پکار
کر سلام پہیرتے کہ ہم سنتے) پہر پڑہتے دو رکعت بعد سلام کے بیٹہے ہوئے پس
یہ ہوئین گیارہ رکعتین اے بیٹے میرے پس جبکہ بڑی عمر کو پہونچے حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اور پہیل گیا گوشت پڑہتے تہے وتر سات رکعتین اور کرتے دو رکعتون میں
مانند کرنے انکے کی پہلی صورت مین (یعنے اسی طرح بیٹہکر پڑہتے) پس یہ ہوئین
نو رکعتین اے بیٹے میرے اور تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہتے کوئی نماز
دوست رکہتے یہ کہ ہمیشگی کرین اسپر اور تہے جبکہ غالب ہوتی انکو نیند یا بیماری (یعنے
مانع ہوتی کہڑے ہونے رات کے سے) پڑہتے اول روز مین بارہ رکعتین اور
نہین جانتی مین مگر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہا ہو قرآن سارا ایک رات
مین اور نہین جانتی مین کہ نماز پڑہی ہو کسی رات مین صبح تک یعنے اول سے
آخر تک اور نہین جانتی مین کہ روزے رکہے ہون سارا مہینہ سوائے رمضان

کے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے دوسری حدیث عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ
اللَّیْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَکْعَةً یُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا یَجْلِسُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا
فِیْ اٰخِرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا تھے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رات میں تیرہ رکعت وتر پڑھتے ان میں ساتھ
پانچ رکعت کے نہ بیٹھتے کسی رکعت میں (یعنے تشہد کے لیے) مگر بیچ آخر اس
کے کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے تیسری حدیث عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰی
کُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِثَلَاثٍ
فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْیَفْعَلْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ
وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابو ایوب رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وتر حق ہے ہر مسلمان پر پس جو شخص
چاہے کہ پڑھے وتر پانچ رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی چاہے کہ وتر
پڑھے تین رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی چاہے کہ وتر پڑھے ایک
رکعت پس چاہیے کہ کرے روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد اور نسائی
اور ابن ماجہ نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ اس
حدیث کو ابن حبان اور دارقطنی اور حاکم نے بھی روایت کیا ہے اور صحیح
کہا ہے اس کو ابو حاتم نے اور ذہلی اور دارقطنی نے علل میں اور موقوف
ٹھیرایا اسکو بیہقی نے اور بہت لوگوں نے کہا حافظ (یعنے ابن حجر نے) کہ حق یہی
ہے کہ یہ موقوف ہے انتہے ایک حدیث بخاری اور مسلم کی ابن عمر کی روایت سے اور ایک حدیث
بھی بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ کی روایت سے اور ایک حدیث بخاری کی نافع کی روایت سے اور

ایک حدیث سعید بن منصور کی بکر بن عبد اللہ مزنی کی روایت سے اور ایک حدیث طحاوی کی
اور ابن عمرؓ کی روایت سے اور ایک حدیث صحیح مسلم کی بھی ابن عمرؓ کی روایت سے اور ایک حدیث
طبرانی کی ابن عباسؓ کی روایت سے اور ایک حدیث بخاری کی بھی ابن عباسؓ کی روایت
سے یہ سات حدیثین مخالف مذہب امام اعظم اور انکے مقلدون کے ایک رکعت وتر پڑھنے
کے باب مین مسئلہ سی و دوم مین آگے آتے ہین

مسئلہ سی و یکم

اور ایک مسئلہ امام اعظمؒ کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے یہ ہے جو کہ عینی[له]
شرح ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے بَلْ يَتَشَهَّدُ عِنْدَ الثَّانِيَةِ
وَلَا يُسَلِّمُ وَيَتَشَهَّدُ عِنْدَ الثَّالِثَةِ وَيُسَلِّمُ یعنے نماز وتر مین دو رکعت پڑھکر تشہد
مین بیٹھے اور سلام نہ پھیرے تیسری رکعت پڑھکر تشہد مین بیٹھے اور سلام پھیرے
اور یہ مذہب امام اعظمؒ کا ہے سو امام اعظمؒ نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث
کا جو کہ اب آتی ہے عَنْ[له] عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ لَا يَقْعُدُ اِلَّا فِي اٰخِرِهِنَّ رَوَاهُ الْحَاكِمُ روایت ہے
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق حضرت صلے اللہ علیہ وسلم تھے وتر کرتے
ساتھ تین رکعت کے نہ بیٹھتے کسی مین مگر انکے آخر مین **فائدہ**[له] ہدایۃ السائل الی
ادلۃ المسائل مین لکھا ہے کہ کہا محمد بن نصر نے نہین پاتے ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے
خبر ثابت صحیح کہ تحقیق حضرت نے وتر پڑھے ہون ساتھ تین رکعت ملی ہوئی کے بعد
اسکے کہا ہان ثابت ہوا حضرت سے کہ تحقیق انھون نے وتر پڑھے ہین تین ولیکن نہین
بیان کیا راوی نے کہ آیا وہ اکٹھی تین رکعت ہین یا جدا ہین یعنے یا دو سلام سے
ہین اور جو حدیثین کہ تین رکعت وتر پڑھنے کے باب مین وارد ہوئی ہین اور جو حدیثین
کہ تین وتر پڑھنے سے منع کے باب مین آئی ہین حافظ ابن حجر نے اُن مین یون تطبیق

له · عینی شرح ہدایہ چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۳۲۹ مین ہے
له · حدیث ذیل [illegible] تخریج ہدایہ الدرایہ کے صفحہ ۱۲۲ مین ہے
له · یہ مضمون ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل چھاپہ بھوپال کے صفحہ ۲۵۹ [illegible] مین ہے

دی ہے کہ نہ پڑھی جاوین تین رکعت ساتھہ دو تشہد کے تاکہ مشابہت نہ ہو ساتھہ نماز
مغرب کے اور کہا کہ حدیثین تین رکعت وتر پڑھنے کی حمل کی گئی ہین ساتھہ ایک تشہد
کے جو کہ آخر مین ہے اور روایت اس فعل کی جماعت سلف سے کی ہے انتہے راقم کہتا
ہے کہ ابن حجر کا اس طرح پر تطبیق دینا یعنے تین رکعت وتر کے بیچ مین نہ بیٹھنا اور
اخیر ہی رکعت مین بیٹھنا موافق ہے حاکم کی اس حدیث کے جو کہ حضرت عائشہ کی روایت
سے اوپر مذکور ہوئی اور امام اعظم کے نزدیک تین رکعت وتر جو دو تشہد کے ساتھ ہین
تو اس باب مین دلیل انکی لئے انکے مقلد یہ حدیث پیش کرتے ہین جو کہ دارقطنی اور بیہقی
نے روایت کی ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
وتر رات کے تین (رکعت) ہین مانند دن کے وتر مغرب کی نماز کے سو جواب
اس کا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے حجت اسلیے
کہ عینی شرح ہدایہ مین لکھا ہے کہ کہا دارقطنی نے کہ نہین روایت کیا اس حدیث
کو اعمش سے مرفوع سوائے یحیے بن زکریا کے اور وہ ضعیف ہے اور کہا بیہقی نے کہ صحیح
بات یہی کہ یہ موقوف ہے ابن مسعود پر اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اس حدیث کے
راویون مین یحیے بن زکریا ابن ابی الحواجب ضعیف ہے

مسئلہ سی و دوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم رح کا مخالف پیغمبر صلعم کی حدیثون صحیحہ کے یہ ہے جو کہ در المختار
مین لکھا ہے لم یفصل بسلام یعنے وتر کی نماز مین نہ فرق کری ساتھ سلام کے اوپر یہ
مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے خلاف کیا ہے اس مسئلہ مین ان پانچ حدیثون
کا پہلی حدیث عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا خَشِیَ اَحَدُکُمُ الصُّبْحَ صَلّٰی رَکْعَۃً
وَّاحِدَۃً تُوْتِرُ لَہٗ مَا قَدْ صَلّٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا فرمایا

١ یہ حدیث عینی شرح ہدایہ چھاپہ لکھنؤ کے جلد اول کے صفحہ ٣٤٣ مین ہے

٢ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد دوسری کے صفحہ ٢١ مین ہے

٣ یہ عبارت درالمختار چھاپہ دہلی کے جلد اول کے صفحہ ٣٠٩ کے حاشیہ پر ہے ١٢

٤ یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب الوتر کے پہلی فصل مین ہے ١٢

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز رات کی دو دو رکعت ہے پس جب ڈرے ایک تمہارا نمودار
ہونے صبح کے سے پڑھے ایک رکعت طاق کر دیگی اسکے لیے جسکو کہ نماز پڑھی ہے
روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے دوسری حدیث عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ اَنْ يَفْرُغَ
مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ
وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا تھے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے درمیان اسکے کہ فارغ ہوں نماز عشا سے فجر تک گیارہ
رکعتیں سلام پھیرتے ہر دو رکعت پر اور وتر کرتے ساتھ ایک رکعت کے روایت کیا اس
حدیث کو بخاری اور مسلم نے تیسری حدیث عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ حَتّٰى يَأْمُرَ
بِبَعْضِ حَاجَتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے نافع سے کہ تحقیق عبداللہ بن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما تھے سلام پھیرتے درمیان ایک رکعت کے اور دو رکعتوں کے بیچ وتر کے
یہانتک کہ حکم کرتے ساتھ بعض حاجت اپنی کے یعنے ایک رکعت اور دو رکعتوں کے
درمیان سلام پھیر کر بوقت ضرورت باتیں بھی کر لیتے تھے روایت کیا اسکو بخاری نے
چوتھی حدیث عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ صَلّٰى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ يَا غُلَامُ اِرْحَلْ لَنَا ثُمَّ قَامَ وَاَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ رَوَاهُ سَعِيدُ
ابْنُ مَنْصُوْرٍ بِاِسْنَادٍ صَحِيحٍ روایت ہے بکر بن عبداللہ مزنی سے کہ کہا نماز پڑھی ابن
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دو رکعتیں پھر کہا اے غلام کوچ کر واسطے ہمارے پھر کھڑے
ہوے اور وتر پڑھا ساتھ ایک رکعت کے روایت کیا اس حدیث کو سعید بن منصور نے ساتھ
اسناد صحیح کے پانچویں حدیث عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ
يَفْصِلُ بَيْنَ شَفْعِهٖ وَوِتْرِهٖ بِتَسْلِيمَةٍ وَاَخْبَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کان یفعلہ رواہ الطحاوی روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تحقیق تہے
فرق کرتے درمیان دو رکعت کے ساتھ سلام کے اور خبر دی انہون نے کہ تحقیق نبی صلے
اللہ علیہ وسلم تہے کرتے اسیطرح روایت کیا اسکو طحاوی نے کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں
اور اسناد اس حدیث کی قوی ہے اور ترمذی نے کہا ہے کہ عمل اوپر اسی کے ہے نزدیک
بعض اہل علم کے صحابہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سے اور تابعین سے اعتقاد کرتے تھے
یہ کہ فصل کرے مرد درمیان دو رکعتون کے اور تیسری کے وتر کرے ساتھ ایک رکعت کے
اور یہی کہتے ہین امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق راقم کہتا ہے کہ
اگر کوئی شخص فقط ایک ہی رکعت وتر پڑہ لیا کرے اور اسکے پہلے کوئی بھی شفع نہ پڑہی
تو بھی کافی ہے اور دلیل اسکی یہ حدیثین ہین جو آگے آتی ہین چھٹی حدیث عن ابن
عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوتر
رکعۃ من اخر اللیل رواہ مسلم روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وتر ایک رکعت ہی آخر رات کو روایت کیا اس حدیث
کو مسلم نے ساتوین حدیث عن ابی ایوب رضی اللہ تعالی عنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوتر حق علی کل مسلم فمن احب ان
یوتر بخمس فلیفعل ومن احب ان یوتر بواحدۃ فلیفعل رواہ ابوداود
والنسائی وابن ماجۃ روایت ہی ابی ایوب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وتر حق ہی ہر مسلمان پر پس جو شخص چاہے کہ پڑہے
وتر پانچ رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی چاہے کہ وتر پڑہے تین رکعت پس
چاہیے کہ کرے اور جو کوئی چاہے کہ وتر پڑہے ایک رکعت پس چاہیے کہ کرے روایت
کیا اس حدیث کو ابوداود اور ابن ماجہ نے آٹھوین حدیث عن ابن عباس
رضی اللہ تعالی عنہما قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصلوۃ اللیل

وَرَغَّبَ فِيْهَا حَتّٰى قَالَ عَلَيْكُمْ بِصَلٰوةِ اللَّيْلِ وَلَوْ رَكْعَةً رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ روایت
ہی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ نماز
رات کو اور ترغیب دی اس مین یہانتک کہ فرمایا کہ تمہاری پر نماز رات کی ہے اگرچہ ہو ایک
ہی رکعت روایت کیا اس حدیث کو طبرانی نے **نوین حدیث** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قِيْلَ لَهٗ هَلْ لَكَ فِيْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُعَاوِيَةَ مَا اَوْتَرَ اِلَّا بِوَاحِدَةٍ
قَالَ اَصَابَ اِنَّهٗ فَقِيْهٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ اَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ
الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهٗ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ فَاَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ
دَعْهُ فَاِنَّهٗ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا گیا واسطے انکے کیا ہی واسطے تمہارے بیچ
امیر المومنین معاویہ کے (یعنے کیا فتوی دیتے ہو انکے اس فعل مین) کہ نہین وتر پڑھتے
مگر ایک رکعت کہا ابن عباس نے اچھا کیا انہون نے تحقیق وہ فقیہ ہین اور ایک روایت
مین ہے کہ کہا ابن ابی ملیکہ نے کہ وتر پڑھے معاویہ نے پیچھے عشا کے ایک رکعت اور نزدیک
اسکے تھا مولی ابن عباس کا پس آیا وہ ابن عباس کے پاس پس خبر دی انکو کہا ابن عباس نے چھوڑ
دو انکو اسلیے کہ انہون نے صحبت رکھی ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اس
حدیث کو بخاری نے **فائدہ** یہ حدیثین صریح دلیل ہین اس بات پر کہ ایک رکعت وتر کہ
جس سے پہلے کچھ بھی نہ پڑھا جاوے درست ہی اور جائز ہے اور اس باب مین اور بھی
حدیثین ہین اور اصل وتر ایک ہی رکعت ہی جیسا کہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور
نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اَوْتِرُوْا يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ یعنے وتر پڑھو اے
قرآن ماننے والو پس تحقیق اللہ تعالیٰ طاق ہے دوست رکھتا ہی طاق کو اور صحیح کہا اس
کو ابن خزیمہ نے اگرچہ وتر کے معنے ایک اور تین اور پانچ اور سات اور نو بھی ہین اور

سب صحیح اور درست اور حضرت کے اقوال وافعال سے ثابت ہے لیکن خدا کے نزدیک زیادہ پسندیدہ
وتر ایک ہی رکعت ہے کیونکہ خدا بھی ایک ہی ہے اور ایک ہی رکعت وتر کو دوست رکھتا ہے
پس اسی سبب سے اکثر وتر پڑہنا حضرت کا ایک ہی رکعت ثابت ہوتا ہے جیسا کہ گذرا اور
محمد صدیق حسن صاحب نے ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل مین لکھا ہے کہ یہی مذہب
ہے جمہور علما کا عراقی نے کہا جو صحابہ کہ ایک رکعت وتر پڑہتے تھے وہ یہ ہین حضرت ابوبکر صدیق
اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی اور سعد بن ابی وقاص اور معاذ بن جبل اور ابی بن
کعب اور ابو موسی اشعری اور ابو الدرداء اور خذیفہ اور ابن مسعود اور ابن عمر اور ابن عباس
اور معاویہ اور تمیم الداری اور ابو ایوب الانصاری اور ابو ہریرہ اور فضالہ بن عبید اور
اور عبد اللہ بن الزبیر اور معاذ بن الحارث قاری اور وہ مختلف ہے بیچ صحت اسکی کے اور
تابعین مین سالم بن عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ اور حسن بصری اور
محمد بن سیرین اور عطا بن ابی رباح اور عقبہ بن عبد الغافر اور سعید بن جبیر اور نافع بن جبیر بن
مطعم اور جابر بن زید اور زہری اور ربیعہ بن ابی عبد الرحمان اور سوا انکے اور بہی ائمہ مین سے
امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور اوزاعی .... اور اسحاق اور ابو ثور اور داؤد
اور ابن حزم ہین اور محلی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ روایت کیا شافعی نے
کہ تحقیق حضرت عمر داخل ہوے مسجد مین پس نماز پڑہی ایک رکعت پس سوا اسکے نہین کہ یہ
نفل ہے پس جو چاہے زیادہ کرے اور جو چاہے کم کرے اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اسکی شافعی
نے کہ تحقیق امر بیچ نفلون کے فراخ ہے یعنی پڑہنے والے کے اختیار ہے خواہ کم پڑہے خواہ زیادہ
اور زرقانی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ یہ بات صحت کو پہنچ چکی ہے کہ صحابہ
کی جماعت نے وتر فقط ایک ہی رکعت پڑہا ہے اور پہلے اسکے کوئی نہین پڑہا اور تحقیق
محمد بن نصر وغیرہ نے روایت کی ہے کہ تحقیق حضرت عثمان نے پڑہا قرآن رات کو ایک ہی
رکعت مین اور نہ پڑہی کوئی اور رکعت اور بخاری مین ہے کہ سعد نے وتر پڑہا ایک ہی رکعت اور

۷ عبارت ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل مطبوعہ ... صفحہ ۲۵۴

۸ عبارت زرقانی شرح موطا امام مالک جلد اول ... صفحہ ...

معاویہ نے وتر پڑہا ایک ہی رکعت اور اچہا جانا اسکو ابن عباس نے اور کہا کہ تحقیق وہ
(یعنے معاویہ) فقیہ ہے اور یہ سب ردّ ہین ابن تین کے قول کا اسلیے کہ کہا اس
نے کہ فقہا نے معاویہ کے اس قول پر عمل نہین کیا اور کہا ابن حجر نے فتح الباری شرح
صحیح البخاری مین کہ ابن تین نے جو کہا ہے کہ فقہا ایک رکعت وتر پڑہنے کے قائل نہین
ہوے ہین انکے اس قول کیطرف التفات نہ کی جاوے اور کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث کے نیچے کہ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ کم سے کم
وتر ایک ہی رکعت ہے اور جو شخص فقط ایک ہی رکعت وتر پڑہا کرے نماز اسکی درست ہے
اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جمہور علما کا اور ابو حنیفہ جو کہتے ہین کہ ایک رکعت وتر جائز
نہین اور ایک رکعت وتر پڑہنے والے کی نماز ہوتی ہی نہین سو رد کرتی ہین انکو اس قول
کو یہ حدیثین (یعنے جو کہ اوپر مذکور ہوئین) اور امام اعظم جو ایک رکعت وتر پڑہنے کے
قائل نہین ہین تو دلیل انکی انکے مقلد اس باب مین یہ حدیث پیش کرتے ہین جو کہ
محلی شرح موطا امام مالک مین ہے کہ روایت کی عبد الحق نے بیچ احکام کے جہت ابن
عبد البر کے اسنے روایت کی خدری سے کہ تحقیق حضرت نے منع کیا ایک رکعت پڑہنے سے یہ کہ نماز
پڑہے مرد وتر کرے ایک سو جواب اسکا یہ ہے کہ ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے
حجت اسلیے کہ محلی شرح موطا امام مالک مین لکہا ہے کہ بیچ اسناد اس حدیث کے عثمان
بن ربیعہ ہے (اور وہ ضعیف ہے) کہا اور غالب بیچ حدیث اسکی کے وہم ہے

مسئلہ سی و سوم

۵۳

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلعم کی صحیح حدیثون کے یہ ہے جو کہ عینی شرح
ہدایہ مین لکہا ہے وَلَا یَجُوزُ الرَّکْعَةُ الْوَاحِدَةُ یعنے ایک رکعت وتر جائز نہین ہے
اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے خلاف کیا ہے اس مسئلہ مین ایک تو اس حدیث
کا جو کہ مسئلہ سی و یکم مین پہلے گذری اور ان حدیثون کا جو کہ مسئلہ سی و دوم مین اوپر مذکور ہوئین

مسئلۂ چہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظمؒ کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیثون کے یہہ ہی جو کہ عینی شرح ہدایہ اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے فِی المُحِیطِ اَن یُوتِرَ قَاعِدًا مَعَ القُدرَۃِ عَلَی القِیَامِ وَلَا عَلَی الرَّاحِلَۃِ مِن غَیرِ عُذرٍ یعنے محیط مین ہی کہ وتر بیٹھکر پڑھنے بہی اور سواری پر پڑھنے بھی بغیر عذر کے جائز نہین ہین اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظمؒ نے خلاف کیا ہے اس مسئلہ مین ان دو حدیثون کا پہلی حدیث عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہُ قَالَ کَانَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی فِی السَّفَرِ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ حَیثُ تَوَجَّہَت بِہٖ یُومِیُٔ اِیمَاءً صَلٰوۃَ اللَّیلِ اِلَّا الفَرَائِضَ وَیُوتِرُ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیہِ روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ کہا تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے سفر مین اپنی سواری پر جسطرف متوجہ کرتی سواری ان کو اشارہ کرتے اشارہ کر نماز پڑہتے سفر مین سواری پر نماز شب کے سوائے فرض کے اور وتر بہی پڑہتے سواری پر روایت کیا اس حدیث کو بخاری او مسلم نے دوسری حدیث وَعَنہُ اَنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوتِرُ عَلَی البَعِیرِ رَوَاہُ مُسلِمٌ روایت ہی اسی سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہے وتر پڑہتے اونٹ پر روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **فائدہ** کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ یہ حدیث دلیل ہے واسطے مذہب ہمارے کے (یعنے شافعیہ) اور مذہب امام مالک اور امام احمد اور جمہور علما کے اس بات پر کہ سفر مین سواری پر وتر پڑہنے جائز ہین منہ سواری کا خواہ کسی طرف کو ہو اور وتر سنت ہین نہین ہین واجب اور کہا ابو حنیفہ نے کہ وتر واجب ہین اور نہین جائز ہے پڑھنا انکا سواری پر اور دلیل ہماری یہ حدیثین ہین جو کہ مذکور ہوئین

مسئلہ سی و پنجم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے قَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ اِنْ صَلّٰی ثَمَانَ رَكَعَاتٍ بِتَسْلِیْمَةٍ جَازَ وَتُكْرَهُ الزِّیَادَةُ عَلٰی ذٰلِكَ یعنے کہا ابو حنیفہ رحمہ نے کہ اگر آٹھ رکعت (نماز نفل) ایک سلام سے پڑھے تو جائز ہے اور آٹھ سے زیادہ نفل پڑھنے ایک سلام سے مکروہ ہین اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے صحیح مسلم کی حدیث کا جو کہ سعد بن ہشام کی روایت سے مسئلہ سی ام مین پہلے مذکور ہوئی

مسئلہ سی و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلعم کی دو حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے لَا یَقْنُتُ فِیْ صَلٰوةٍ غَیْرِهَا یعنے نہ قنوت پڑھے سوای (نماز وتر کے) اور نمازون مین اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا

پہلی حدیث عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقْنُتُ فِی الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے قنوت پڑھتے بیچ نماز صبح کے اور مغرب کے روایت کیا اس حدیث کو مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے +

دوسری حدیث عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ سُئِلَ هَلْ قَنَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَقَالَ نَعَمْ فَقِیْلَ لَهٗ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَبَعْدَ الرُّكُوْعِ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت ہے انس رضی اللہ تعالی

عنہ سے کہ تحقیق وہ پوچھے گئے کیا قنوت پڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ نماز صبح کے پس
کہا ہان پس کہا گیا واسطے ان کے قبل رکوع کے یا بعد رکوع کے کہا بعد رکوع کے
روایت کیا اسحدیث کو ابوداود نے **فائدہ** کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین یہ باب
ہے مستحب ہونے قنوت کا سب نمازون مین جب نازل ہو ساتھ مسلمانون کے کوی حادثہ اور
پناہ دی اللہ اس سے اور مستحب ہے پڑھنا قنوت کا بیچ نماز صبح کے ہمیشہ اور محل اسکے پڑہنے
کا رکوع سے سر اٹہانیکے بعد ہے اخیر رکعت مین اور مستحب ہے بلند پڑہنا قنوت کا مذہب
امام شافعی کا یہی ہے کہ تحقیق سنت ہے پڑہنا قنوت کا بیچ نماز صبح کے ہمیشہ اور شیخ
ابن ہمام نے فتح القدیر مین لکھا ہے کہ کہا حازمی نے بیچ کتاب ناسخ اور منسوخ کے کہ
تحقیق روایت کی گئی ہے یعنے قنوت بیچ نماز فجر کے خلفاء اربعہ وغیرہ لوگون سے
مثل عمار بن یاسر اور ابی بن کعب اور ابی موسی اشعری اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور
برا بن عازب اور انس اور سہل بن سعد ساعدی اور معاویہ بن ابی سفیان اور حضرت
عائشہ کے اور کہا گئے ہین طرف اسکی اکثر صحابہ اور تابعین اور ذکر کیا تابعین مین
سے ایک جماعت کا انتہے اور حنفیہ وغیرہ جو کہ قائل اسکے نہین ہین تو دلیل انکی یہ حدیث
ہے جو کہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے سعید بن طارق
اشجعی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا کہا مینے اپنے باپ کو اے باپ میرے تحقیق نماز پڑہی
تو نے پیچھے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ابی بکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ کے کیا قنوت
پڑہتے تھے وے بیچ نماز فجر کے کہا اے بیٹے میرے یہ بدعت ہے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث
حسن صحیح ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ کہا طیبی نے نفی کرنا اس صحابی کا نہین لازم
آتا نفی قنوت پر کیونکہ اس نے شہادت اسکی نفی کی دی ہے اور جماعت دوسری مثل
حسن اور ابی ہریرہ اور انس اور ابن عباس وغیرہ صحابہ نے شہادت اسکی اثبات کی دی
ہے اور سبل مین کہا ہے اور مروی ہے خلاف اسکا خلفاء اربعہ سے اور تطبیق ان

دونون کی اس طرح پر ہی کہ حضرت کبھی صبح کی نماز مین قنوت پڑہتے تھے اسیطرح لکہا ہے
مسک الختام شرح بلوغ المرام مین

مسئلہ سی و ہفتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلعم کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح
وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی
کتابون مین لکہا ہے لا تجوز فی القری یعنے جمعہ نہین جائز ہے گاؤن مین اور یہہ مذہب
امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہی اس حدیث کا عن ابن
عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال اول جمعۃ جمعت فی الاسلام بعد
جمعۃ جمعت فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ الجمعۃ
جمعت بجواثا قریۃ من قری البحرین قال عثمن قریۃ من قری عبد القیس
رواہ البخاری وابوداود واللفظ لہ روایت ہی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما
سے کہ تحقیق اول جمعہ کہ جمعہ پڑہا گیا اسلام مین پیچہے جمعہ کے کہ جمعہ پڑہا گیا بیچ مسجد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ مدینہ کے البتہ جمعہ ہے کہ جمعہ پڑہا گیا بیچ مسجد جواثا کے
کہ گاؤن ہے گاؤن بحرین سے کہا عثمان نے (وہ) گاؤن ہے گاؤن عبد القیس سے
روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور ابوداود نے اور لفظ اسکے ابوداود کے ہین ۔
فائدہ بخاری نے اس حدیث پر یون باب باندہا ہے کہ یہ باب ہے جمعے کا بیچ قری یعنے گاؤن
کے استنباط اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ پڑہنا گاؤن مین درست ہی اور جواثی گاؤن ہی شہر نہین اور
امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکہا ہے کہ مسجد عبد القیس کے بیچ بحرین کے گاؤن
مین ہے کہ نام اس گاؤن کا جواثی ہے اس سے بہی معلوم ہوا کہ جواثے گاؤن ہے شہر
نہین اور مولوی سلام اللہ حنفی نے محلی شرح موطا امام مالک مین لکہا ہے کہ
جواثی نام گاؤن کا ہے گاؤن بحرین کی اسیطرح ہے بیچ روایت وکیع کے ابن طہمان

سے نزدیک ابو داؤد نے اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اسکے امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق
نے اوپر پڑہنے جمعے کے گاؤن مین **ف** ابو داؤد کی حدیث جو اوپر مذکور ہوئی وکیع
اس کا راوی ہے اور وہ اس حدیث کی یہ تفسیر کرتا ہے کہ جواثے گاؤن ہے اور قسطلانی
شرح صحیح بخاری مین ہے کہ کہا نووی نے کہ مذہب امام شافعی اور محقق
اصولیون کا یہ ہے کہ تحقیق تفسیر راوی کی مقدم ہے جس وقت کہ نہ مخالف ہو ظاہر
کے اس سے بہی معلوم ہوا کہ جواثے گاؤن ہے شہر نہین اور شوکانی نے **نیل الاوطار**
مین لکہا ہی کہ بیچ روایت ابن ابی شیبہ کے ہے کہ عمر بن الخطاب نے طرف اہل بحرین کی
لکہا کہ جمعہ پڑہو جہان کہ ہو تم اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے اور یہ حکم گاؤن اور شہرون
(یعنے) دونو کے لیے ہی اور بیہقی لیث بن سعد سے لایا ہے کہ جمعہ پڑہتے تہے اہل شہر
کے اور اسکے گرد کے رہنے والے بیچ عہد حضرت عمر اور حضرت عثمان کے ساتھ حکم
انکے کے اور بیچ انکے جماعت صحابہ سے تہی اور عبد الرزاق ساتھ اسناد صحیح کے ابن
عمر سے لایا ہے کہ وہ دیکہتے تہے اہل میاہ کو درمیان مکہ اور مدینہ کے کہ جمعہ پڑہتے
تہے اور عیب نہین کرتے تہے اوپر انکے اور بیچ وقت اختلاف صحابہ کے مقرر رجوع
طرف مرفوع کے ہی اور بیچ اس باب کے سوائے اسکے اور بہی حدیثین ہین انتہے اور
محلی شرح موطا امام مالک مین لکہا ہی کہ روایت کیا بیہقی نے کہ تحقیق ابا ہریرہ
نے لکہا طرف حضرت عمر کی کہ پوچہتے تہے ان سے جمعے سے اور وہ بحرین مین تہے پس
لکہا حضرت عمر نے طرف ابو ہریرہ کی کہ جمعہ پڑہو جسجگہہ کہ ہو تم اور امام شعرانی نے **میزان
شعرانی** مین لکہا ہے کہ بیہقی نے روایت کی ہے ام عبد اللہ دوسیہ رضی اللہ تعالی عنہا
سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ واجب ہی اوپر ہر ایک گاؤن کے اور
اگرچہ نہون بیچ اسکے مگر چار یعنے جس گاؤن مین فقط چار آدمی رہتے ہون وہان
بہی ان پر جمعہ فرض ہے اور نیز انہین نے **کشف الغمہ** مین لکہا ہے کہ تہے کہتے ابن مسعود

کہ سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جمعہ واجب ہے ہر گاؤن پر اور اگرچہ
نہون بیچ اسکے مگر چار اور کہا شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ مین کہ حضرت نے
فرمایا کہ جمعہ واجب ہے ہر گاؤن پر ف پس معلوم ہوا کہ گاؤن مین جمعہ پڑھنا بے شک و بے شبہ
جائز ہے اور جو گاؤن مین جمعہ نہ پڑھے یا اس مین درست نجانین وہ قرآن اور حدیث
اور اجماع کے مخالف ہین اسلیے کہ جمعہ فرض ہے فرضون اللہ تعالی کے سے ثابت ساتھ
کلام اور حدیث اور اجماع کے ✤

مسئلہ سی و ہشتم

نماز استسقا کے بیان مین

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلعم کی صحیح حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور کنز
الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا
ہے قَالَ اَبُوْحَنِیْفَةَ لَیْسَ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ صَلٰوۃٌ مَسْنُوْنَةٌ فِی الْجَمَاعَةِ یعنی کہا
ابوحنیفہؒ نے کہ نماز استسقاء مین جماعت کے ساتھ نماز پڑھنی سنت نہین اور یہ مذہب
امام اعظم کا ہے سو امام اعظم رحنے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان تین حدیثون کا
پہلی حدیث عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ اِلَی الْمُصَلّٰی یَسْتَسْقِیْ فَصَلّٰی بِہِمْ
رَکْعَتَیْنِ جَہَرَ فِیْہِمَا بِالْقِرَاءَۃِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ یَدْعُوْ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَحَوَّلَ
رِدَاءَہٗ حِیْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ
سے کہ کہا نکلے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم ساتھ لوگون کے طرف عیدگاہ کی واسطے طلب
مینہ کے پس پڑھی ساتھ صحابہ کے دو رکعت پکار کر پڑھی ان مین قرارت اور سامنے
ہوئے قبلہ کے دعا کرتے تھے اور اٹھائے دونو ہاتھ اپنے یعنے دعا کو لیے اور پھیری چادر
اپنی اسوقت کہ سامنے ہوئے قبلہ کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے دوسری
حدیث عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا مُتَخَشِّعًا مُتَرَسِّلًا مُتَضَرِّعًا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدِ لَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوعَوَانَةَ وَابْنُ حِبَّانَ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا نکلے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فروتنی کرتے کپڑے اچھے نہ پہرے ہوے خشوع کرتے آہستگی کرتے گڑگڑاتے پہر پڑہی دو رکعتیں جیسا پڑہتے ہین عیدین مین نہ خطبہ پڑہا جیسا خطبہ تمہارا ہے کہ پڑہتے ہو تم روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ترمذی نے اور ابوعوانہ اور ابن حبان نے عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ شَكَى النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُحُوطَ الْمَطَرِ فَأَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهُ فِي الْمُصَلَّى وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُونَ فِيهِ فَخَرَجَ حِينَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ شَكَيْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَقَدْ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ أَنْ تَدْعُوهُ وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ عَلَيْنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ حَتّٰى رُئِيَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَأَنْشَأَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ رَعْدًا وَبَرْقًا ثُمَّ أَمْطَرَتْ رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ وَقَالَ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ جَيِّدٌ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا شکایت کی لوگون نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ برسنے بارش کی پس حکم کیا منبر کا پہر رکہا گیا انکے واسطے عیدگاہ مین اور وعدہ کیا لوگون سے ایک دن کا کہ نکلیں سو پہر نکلے جب ظاہر ہوا کنارہ آفتاب کا پہر بیٹہے منبر پر پہر تکبیر کہی اور تعریف کی اللہ کی پہر فرمایا شکوہ کیا تمنے اپنے ملک کی خشکسالی کا اور البتہ حکم فرمایا اللہ نے دعا کرنیکا اس سے اور وعدہ فرمایا

(حاشیہ:) ف: جیسا حدیث ابوداؤد مین ہے ... جیسا ... تک ... سے ... الاستسقاء مین ہے

قبول فرمائیگا تم سے پہر فرمایا سب تعریف اللہ کو ہے جو صاحب ہے ساری جہان کا بڑا مہربان نہایت رحم والا مالک انصاف کے دن کا نہین کوئی لائق پوجنے کے مگر اللہ کرتا ہے جو چاہے ای اللہ تو ہے اللہ نہین لائق پوجنے کے مگر تو بے پروا ہی اور ہم فقیر ہین بہیج ہمپر باران اور کر جو اتارا تونے ہمپر توانائی اور پہنچا ایک وقت تک پہر اٹہائے ہاتہہ اپنے پہر اونچا کیا انکو یہانتک کہ نظر آئی تہی سفیدی انکی دونون بغلون کی پہر پہیری لوگون کیطرف پیٹہہ اپنی اور پلٹ کر اوڑہی اپنی چادر اٹہائے ہوئے تہے اپنے ہاتہہ پہر متوجہ ہوئے لوگونپر اور نیچے اترے اور پڑہی دو رکعتین پہر ظاہر کیا اللہ پاک اور برتر نے (بادل) سو گرجا اور چمکا پہر برسا روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی مستحکم ہے

ف کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ کہا ابو حنیفہ نے کہ استسقا مین نماز پڑہنی سنت نہین ہے بلکہ انکے نزدیک استسقا کیا جاوے ساتہہ دعا کے بغیر پڑہنے نماز کے اور کہا تمامی علمائے سلف اور خلف صحابہ اور تابعین نے اور جو بعد انکے تہے کہ استسقا مین نماز پڑہنی سنت ہے اور اس بات مین سوائے ابو حنیفہ کے کسینے بہی مخالفت نہین کی ہے واللہ تعالے اعلم

مسئلہ سی ونہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ شرح وقایہ اور ہدایہ اور در المختار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے بلا قلب رداء یعنے استسقا مین پلٹ کر چادر نہ اوڑہے اور یہہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا پہلی حدیث ابوداؤد کی حضرت عائشہ کی روایت سے مسئلہ سی وہشتم مین اوپر مذکور ہوئی دوسری حدیث عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اسْتَسْقٰى لَنَا أَطَالَ الدُّعَاءَ وَأَكْثَرَ الْمَسْأَلَةَ قَالَ ثُمَّ تَحَوَّلَ إِلَى الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ فَقَلَبَهُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ وَتَحَوَّلَ النَّاسُ مَعَهُ رَوَاهُ

احمدؒ روایت ہی عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا دیکہا مینے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو جب کہ مینہ مانگا واسطے ہمارے لنبی کی دعا اور بعت کیا سوال کہا راوی نے
پہر پہرے قبلے کیطرف اور پلٹ کر اوڑہی چادر اپنی پس ظاہر چادر کا باطن کردیا (یعنے
چادر کو الٹ دیا) اور پہر لوگ ساتہہ حضرتؐ کی روایت کیا اسحدیث کو احمد نے ف کہا شوکانی
نے نیل الاوطار مین کہ اصل حدیث کی صحیح بخاری مین ہے کہا نووی نے شرح صحیح
مسلم مین کہ امام شافعی اور امام مالک اور جمہور علما نے دلیل پکڑی ہے ساتہہ اسحدیث
کے اس بات پر کہ استسقا مین چادر پلٹ کر اوڑہنی مستحب ہے لیکن ابو حنیفہ اس بات کی قائل
نہین ہین اور نزدیک شافعیہ کے مثل امام کے مقتدیون کو بہی امام کے ساتہہ ہی چادر پلٹ
کر اوڑہنی مستحب ہے اور اسی بات کی قائل ہین امام مالک وغیرہ اور مخالف ہی اس بات کے
(یعنے مقتدیون کی چادر پلٹ کر اوڑہنے کے باب مین) ایک جماعت علما ومین سی اور یہ حدیث
اس شخص کے رد مین ہی جو انکار کرتا ہے اس بات کا اسیطرح لکہا ہے شوکانی نے نیل الاوطار مین

مسئلہ چہلم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلعم کی صحیح حدیثون کے یہ ہی جو کہ ہدایہ اور کنز
الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین باب
الاستسقاء مین لکہا ہے لَا خُطْبَۃَ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ یعنے نماز استسقا مین خطبہ پڑہنا
نہین جائز ہے امام اعظم کے نزدیک سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا
ہے ان دو حدیثون کا پہلی حدیث ابوداود کی اس باب مین بہی وہی ہے جو کہ
حضرت عائشہ کی روایت سی مسئلہ سی و ہفتم مین پہلے گذری دوسری حدیث
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ یَوْمًا یَسْتَسْقِیْ فَصَلّٰی بِنَا رَکْعَتَیْنِ بِلَا اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَۃٍ ثُمَّ خَطَبَنَا وَدَعَا
اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَحَوَّلَ وَجْهَهٗ نَحْوَ الْقِبْلَۃِ رَافِعًا یَدَیْهِ ثُمَّ قَلَبَ رِدَاءَهٗ فَجَعَلَ

أَلَا بِنْ عَلَى الْأَيْسَرِ وَالْأَيْسَرَ عَلَى الْأَيْمَنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے
ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا نکلے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن مینہ مانگنے
کو پس نماز پڑہائی ہمکو دو رکعتین بغیر اذان کی اور بغیر تکبیر کے پہر خطبہ سنایا ہمکو اور دعا مانگی
اللہ عزوجل سے اور پہیرا منہ اپنا طرف قبلے کی دونوں ہاتھ اوٹہائے ہوئے پہر پلٹ کر
اوڑہی چادر اپنی پس کیا داہنی طرف کو بائین طرف اور بائین طرف کو داہنی طرف روایت
کیا اس حدیث کو احمد اور ابن ماجہ نے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت
کیا اسکو ابو عوانہ اور بیہقی نے اور کہا بیہقی نے اکیلا ہوا ہے ساتھ اسکے نعمان بن
راشد اور کہا خلافیات مین کہ راوی اسکے ثقہ ہین **تیسری حدیث** عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ
ابْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
الْمُصَلَّى فَاسْتَسْقَى وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ
الْخُطْبَةِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَا رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت ہے عبد اللہ بن زید رضی
اللہ تعالی عنہ سے کہا نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طرف عیدگاہ کی پس مینہ مانگا
اور پلٹ کر اوڑہی چادر اپنی جب سامنے ہوئے قبلے کے اور شروع کی نماز پہلے خطبہ
کے پہر سامنے ہوئے قبلے کے پہر دعا مانگی روایت کیا اس حدیث کو احمد نے

مسئلہ چہل و یکم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی پانچ حدیثون کے یہ ہے
جو کہ ہدایہ اور رد المختار شرح در المختار مین گہن کی نماز کے باب مین لکھا
ہے صَلَّى الْإِمَامُ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ كَهَيْئَةِ النَّافِلَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رُكُوْعٌ
وَاحِدٌ یعنے نماز پڑہائی امام ساتھ آدمیون کے دو رکعتین مانند ہیئت نفلون
کے (کہ) ہر رکعت مین ایک رکوع اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے
اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان پانچ حدیثون کا **پہلی حدیث** عَنْ عَائِشَةَ

حاشیہ:
ر ہ جو حدیث منتقی الاخبار باب ... صفحہ ۱۱ ...
مسلم ... ۱۲۹ ...
... ۱۵۵ ...
... ۱۱۷ ...

مسئلہ گہن کی نماز کے بیان مین

رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جہر فی صلوۃ الکسوف
بقراءتہ فصلی اربع رکعات فی رکعتین واربع سجدات متفق علیہ وھذا لفظ
مسلم وفی روایۃ لہ فبعث منادیا ینادی الصلوۃ جامعۃ روایت ہے حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پکار کر پڑہی گہن کی نماز
مین قرارت اسکی پس ادا کیے چار رکوع دو رکعت مین اور چار سجدے روایت کیا اس حدیث
کو بخاری اور مسلم نے اور یہ لفظ مسلم کے ہین اور اسکی ایک روایت مین ہے پس بہیجا پکارنے
والے کو کہ پکارو اور نماز جماعت کے لیے دوسری حدیث عن ابن عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہما قال انخسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فصلی فقام قیاما طویلا نحوا من قراءۃ البقرۃ ثم رکع رکوعا طویلا
ثم رفع فقام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا
وھو دون الرکوع الاول ثم سجد ثم رفع فقام قیاما طویلا وھو دون
القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو دون الرکوع الاول ثم رفع
فقام قیاما طویلا وھو دون القیام الاول ثم رکع رکوعا طویلا وھو
دون الرکوع الاول ثم رفع راسہ ثم سجد ثم انصرف وقد تجلت
الشمس فخطب الناس متفق علیہ ترجمہ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے کہا گہن مین آیا آفتاب زمانے مین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑہی اور
قیام کیا طویل برابر سورہ بقرہ کی قرارت کی پہر رکوع کیا لنبا پہر اٹہایا سر پہر کیا قیام طویل
اور وہ کم تہا پہلے قیام سے پہر کیا رکوع طویل اور وہ کم تہا پہلے رکوع سے پہر سجدہ
کیا پہر اوٹہایا سر پہر کیا قیام طویل اور وہ کم تہا پہلے قیام سے پہر کیا رکوع طویل
اور وہ کم تہا اس پہلے رکوع سے پہر سر اٹہایا پہر کیا قیام طویل اور وہ کم تہا اس پہلے
قیام سے پہر رکوع کیا طویل اور وہ کم تہا اس پہلے رکوع سے پہر سر اٹہایا پہر سجدہ

کیا بہ سلام پہیرا اس وقت کہ روشن ہو چکا تہا آفتاب پہر خطبہ سنایا لوگون کو
روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **تیسری** حدیث **وَعَنْهُ** اَنَّهُ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ زَلْزَلَةٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَقَالَ هٰكَذَا صَلٰوةُ
الْاٰيَاتِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ وَذَكَرَ الشَّافِعِیُّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ مِثْلَهٗ دُوْنَ اٰخِرِهٖ **ترجمہ** روایت ہے اسی سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز پڑہی زلزلے مین چہہ رکوع اور چار سجدے سے اور فرمایا اسیطرح ہے نماز نشانیون
کے ظہور کی روایت کیا اسحدیث کو بیہقی نے اور ذکر کیا شافعی نے علی بن ابی طالب رضی
اللہ تعالی عنہ سے اسکی مانند اسکے آخر کے سوا **چوتہی** حدیث **عَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ
اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی
بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** روایت ہے جابر
رضی اللہ عنہ سے کہا گہن مین آیا سورج بیچ زمانے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
جسدن کہ مرے ابراہیم بیٹے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پس کہا نماز پڑہی حضرت
نے ساتہہ لوگون کے (کئے) چہہ رکوع ساتہہ چار سجدون کے روایت کیا اسحدیث
کو مسلم نے **پانچوین** حدیث **عَنْ** اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ
اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی
بِهِمْ فَقَرَاَ سُوْرَةً مِّنَ الطُّوَلِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ
ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَرَاَ بِسُوْرَةٍ مِّنَ الطُّوَلِ ثُمَّ رَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ
سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ يَدْعُوْا حَتّٰی انْجَلٰی كُسُوْفُهَا
رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ** روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا گہن مین آیا
آفتاب بیچ زمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑہائی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم

نے صحابہ کو پس پڑہی ایک سورت لنبی سورتوں مین سی اور رکوع کیے پانچ اور سجدے کیے دو سجدے پہر کہڑے ہوئے دوسری رکعت مین پہر پڑہی ایک سورت لنبی سورتون مین سے پہر رکوع کیے پانچ اور سجدے کیے دو پہر بیٹہے وہ جیسے کہ تہے یعنے ہیئت نماز پر سامنے قبلہ کے دعا مانگتے یہانتک کہ جاتا رہا گہن آفتاب کا روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد نے **فائدہ** نوویؒ نے شرح صحیح مسلم مین لکہا ہے کہ مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی ہے کہ گہن کی نماز مین ہر رکعت مین دو قیام اور دو قراءت اور دو رکوع کرے اور سجدے دو ہی کرے مثل اور نمازون کی اور ساتہ اسی کے قائل ہین امام مالک اور امام احمد اور ابو ثور اور جمہور علماء اور کہا کوفیون نے دو رکعتین پڑہین اور نفلون کی طرح اور دلیل انکی جو روایتین کہ خلاف ان حدیثون کے آئی ہین وہ سب مخالف اور معللہ اور ضعیفہ ہین اور کہا ایک جماعت نے علماؤن مین سے کہ جن مین سی ہین اسحاق بن راہویہ اور ابن خزیمہ اور ابن منذر کہ جس جس طرح سے حضرت سے پڑہنا اس نماز کا ثابت ہوا ہے ان سب طرح سے پڑہنا اس نماز کا جائز ہے پہر کہا نووی نے کہ قوی بات یہی ہے انتہی مختصرا

مسئلہ چہل و دوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی دو حدیثون کے یہ ہی جو کہ **ہدایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری و** غیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے لَيْسَ فِي الْكُسُوفِ خُطْبَةٌ لِأَنَّهُ لَمْ يُنْقَلْ یعنے گہن کی نماز مین خطبہ نہین ہے اسلیے کہ نہین نقل کیا گیا اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے تو **امام اعظم** رحمہ نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا پہلی حدیث **بخاری اور مسلم** کی ابن عباسؓ کی روایت سی مسئلہ چہل و یکم مین اوپر مذکور ہوئی **دوسری** حدیث **عن** اسماء رضی اللہ تعالی عنہا قالت

(حاشیہ: ۱ مضمون صحیح مسلم چہاپہ ... جلد اول ... ۲۹۵ ... ۲ فارسی چہاپہ ... جلد اول ... ۱۵۵ ... کنز الدقائق ... ۳ عالمگیری چہاپہ ... جلد اول صفحہ ۵ ... بخاری ...)

فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ

ترجمہ روایت ہے اسمار رضی اللہ عنہا سے کہا پس پھرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (یعنے نماز گہن کی سے) اور تحقیق روشن ہوا آفتاب پس خطبہ پڑہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تعریف کی اللہ کی ساتھ اس تعریف کی کہ وہ لائق ہے اسکو پہر کہا اما بعد روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکے واسطے بخاری کے ہین

مسئلہ چہل وسوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث صحیح کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری مین لکھا ہے وَیُطَوِّلُ الْقِرَآءَۃَ فِیْھِمَا وَیُخْفِیْ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ یعنے اور لنبی کرے قرارت گہن کی دو رکعتون مین اور خفیہ پڑہے نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے بخاری اور مسلم کی بھی اُس حدیث کا جو کہ حضرت عائشہ کی روایت سے مسئلہ چہل ویکم مین پہلے گذر چکی ہے۔

مسئلہ چہل وچہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا اور انکے شاگرد ابو یوسف اور محمد کا مخالف صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے فَاِنْ قَیَّدَ الْخَامِسَۃَ بِسَجْدَۃٍ بَطَلَ فَرْضُہٗ عِنْدَنَا یعنے اگر اس نے پانچوین رکعت کا سجدہ کر لیا تو باطل ہوئے فرض اسکے ہماری نزدیک **فائدہ** یعنے مذہب امام اعظم اور انکے شاگرد ابو یوسف ومحمد کا یہ ہے کہ کسی نے چار رکعت نماز پڑہنی تہی اور بہولکر پانچ رکعت پڑہ گیا تو پہر صورت مین نماز اسکی باطل ہو جاوے گی از سر نو پڑہنی چاہیے سو اس مسئلہ مین

امام اعظم اور انکے شاگرد ابو یوسف اور محمد نے خلاف کیا ہی اس حدیث کا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّھْرَ خَمْسًا فَقِیْلَ لَہٗ اَزِیْدَ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ وَمَا ذَاکَ قَالُوْا صَلَّیْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ترجمہ روایت ہی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی ظہر کی پانچ رکعت پس کہا گیا واسطے انکے کیا زیادتی کی گئی نماز مین پس فرمایا (تمہارے پوچھنے کا) کیا سبب ہے عرض کیا صحابہ نے پڑہی آپنے نماز پانچ رکعت پس سجدے کیے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے بعد سلام پہیرنے کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** کہا ترمذی نے حدیث ابن مسعود کی حدیث حسن صحیح ہی اور عمل اسپر ہے بعض اہل علم کا کہتے ہین کہ جب نماز پڑہے کوئی شخص ظہر کی پانچ رکعت (بہولکر) پس نماز اسکی جائز ہے پس سجدے کرے سہو کے دو سجدے اور اگرچہ نہ بیٹہے چوتہی رکعت مین اور یہی قول ہے امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض انکے نے جبکہ نماز پڑہے ظہر کی کوئی شخص پانچ رکعت اور نہ بیٹہے چوتہی مین بقدر تشہد کے فاسد ہوتی ہے نماز اسکی اور یہ قول سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا ہے اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ یہ دلیل ہے امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور جمہور سلف اور خلف کی مذہب کی کہ جو شخص کہ بہول کر اپنی نماز مین ایک رکعت زیادہ پڑہجاوی نماز اسکی باطل نہین ہوتی اور کہا ابو حنیفہ اور اہل کوفہ نے کہ اگر بہول کر ایک رکعت زیادہ پڑہجاوے تو نماز اسکی باطل ہوجاتی ہے اور لازم ہے اسکو اعادہ اسکا اور یہ حدیث (اس مسئلہ مین) ابو حنیفہ اور کوفیون کے مذہب کے رد مین ہے

مسئلہ چہل و پنجم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ
اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون
مین لکھا ہے لَا یُصَلّٰی عَلٰی مَیِّتٍ فِیْ مَسْجِدِ جَمَاعَۃٍ یعنے نہ پڑہی جاوی میت پر
نماز جنازہ کی مسجد مین اور یہ مذہب امام اعظم کا اور انکے شاگردون امام محمد اور ابو یوسف
کا ہے سوا امام اعظم اور انکے شاگرد امام محمد اور ابو یوسف نے اس مسئلے مین خلاف کیا
ہے ان تین حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا لَمَّا تُوُفِّیَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ
قَالَتِ ادْخُلُوْا بِہِ الْمَسْجِدَ حَتّٰی اُصَلِّیَ عَلَیْہِ فَاُنْکِرَ ذٰلِکَ عَلَیْہَا فَقَالَتْ وَاللّٰہِ
لَقَدْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی ابْنَیْ بَیْضَاءَ فِی الْمَسْجِدِ سُہَیْلٍ
وَاَخِیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ترجمہ روایت ہی ابی سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے یہ
کہ جب وفات ہوئی سعد بن ابی وقاص کی کہا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے
داخل کرو انکو مسجد مین تا کہ نماز پڑہون مین ان پر پس انکار کیا گیا یہ حضرت
عائشہ پر پس فرمایا حضرت عائشہ نے قسم ہے خدا کی البتہ تحقیق نماز پڑہی ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر دونون بیٹون بیضا کے مسجد مین یعنے سہیل اور بہائی
اسکے کی روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **فائدہ** یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ
جنازے کی نماز پڑہنی عورتون کو بہی جائز ہے اور زرقانی شرح موطا امام مالک
مین لکھا ہے کہ دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے جمہور علمانے اوپر جائز ہونے
نماز کے اوپر جنازے کے مسجد مین اور نووی شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے
کہ یہ حدیث دلیل ہے امام شافعی اور اکثر لوگون کے بیچ جائز ہونے نماز کے اوپر
میت کی مسجد مین اور جو لوگ کہ اس کے قائل ہین انہین مین سے ہین امام احمد اور
اسحاق اور ساتھ اسی کے قائل ہین ابن حبیب مالکی اور کہا ابن ابی ذہب اور

اور ابی حنیفہ اور مالک نے کہ نہین جائز ہے نماز جنازے کی مسجد مین دوسری
حدیث عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ صُلِّیَ
عَلیٰ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِی الْمَسْجِدِ رَوَاہُ مَالِکٌ ترجمہ روایت ہی نافع سی اور اس نے نقل کی
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ تحقیق اس نے کہا کہ نماز پڑہی گئی اوپر عمر بن
خطاب کے مسجد مین روایت کیا اسحدیث کو مالک نے تیسری حدیث وَفِی
ابْنُ اَبِی شَیْبَۃَ وَغَیْرُہٗ اَنَّ عُمَرَ صَلّٰی عَلیٰ اَبِی بَکْرٍ فِی الْمَسْجِدِ وَاَنَّ صُہَیْبًا
صَلّٰی عَلیٰ عُمَرَ فِی الْمَسْجِدِ وَوُضِعَتِ الْجَنَازَۃُ تُجَاہَ الْمِنْبَرِ ترجمہ روایت کی ہے
ابن ابی شیبہ وغیرہ نے کہ نماز پڑھی جنازے کی حضرت عمر نے ابو بکر پر مسجد مین اور صہیب
نے نماز پڑہی جنازے کی حضرت عمر پر مسجد مین اور رکہا گیا جنازہ سامنے منبر کے۔
فائدہ زرقانی شرح موطا امام مالک مین لکہا ہے کہ کہا ابن عبد البر نے کہ
یہ معاملہ صحابہ کے سامنے ہوا اور کسینے انکار اسکے نہ کیا پس ہو گیا اس بات پر اجماع
صحابہ کا سکوتی اور امام اعظم کے نزدیک جو نماز جنازے کی مسجد مین جائز نہین
ہے تو دلیل ان کی اس باب مین انکے مقلد یہ حدیث پیش کرتے ہین جو کہ ابوداؤد
اور ابن ماجہ مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز پڑہے اوپر جنازے کے مسجد مین پس نہین
ہے کوئی چیز واسطے اسکے سو جواب اسکا یہ ہے کہ کہا نووی نے شرح صحیح
مسلم مین یہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ساتھ اسکے حجت کہا امام احمد نے
کہ یہ حدیث ضعیف ہے اکیلا ہوا ہے ساتھ اسکے صالح مولی توءمہ اور وہ ضعیف
ہے انتہی اب اگر کوئی یہ کہے کہ ابی سلمہ کی حدیث جو اوپر گذری اس مین ذکر ہے
انکار کا کہ حضرت عائشہ صدیقہ پر انکار کیا صحابہ نے اور یہ دلیل ہے اوس پر کہ
مسجد مین جنازے کی نماز پڑہنا سنت نہین کیونکہ اگر سنت ہوتی تو صحابہ انکار

نہ کرتے سو اسکا جواب دو طرح پر ہے اول یہ کہ جب صحابہ نے انکار کیا تب حضرت عائشہؓ
نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سہیل پر اور اسکے بھائی پر مسجد مین جنازے کی نماز
پڑہنے کا قصہ صحابہ کو یاد دلایا تو صحابہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو
کچہ جواب نہ دیا یعنے لاجواب ہو گئے دوم بعد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مسجد مین
صحابہ کا جنازے کی نماز پڑہنا حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے جنازے پر ثابت ہے
جیسا کہ موطا امام مالک مین روایت ہی نافع سے اس نے نقل کی عبد اللہ بن عمرؓ
سے کہ تحقیق اس نے کہا کہ نماز پڑہی گئی اوپر عمر بن خطابؓ کے مسجد مین اور حضرت
ابوبکرؓ پر مسجد مین جنازے کی نماز پڑہنے کی حدیث اوپر مذکور ہوئی ۔

مسئلہ چہل و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی دو حدیثون کے یہہ ہے
جو کہ ہدایہ اور کنز الدقائق اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون
مین لکہا ہے وَلَوْ كَبَّرَ الْإِمَامُ خَمْسًا لَمْ يُتَابِعْهُ الْمُؤْتَمُّ یعنے جنازے کی نماز
مین اگر امام پانچ تکبیرین کہے تو مقتدی متابعت اسکی نہ کرے اور یہ مذہب امام
اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثون
کا پہلی حدیث عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ
زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْتُهُ
فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ترجمہ روایت ہی عبد الرحمن بن ابی
لیلے رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ زید بن ارقم تکبیر کہتے تھے ہمارے جنازے پر
چار تکبیر اور بیشک اس نے کہی ایک جنازے پر پانچ تکبیر پہر پوچہا مینے اسکو پس
کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تکبیرین کہتے تہے اسی طرح روایت کیا اس

اس حدیث کو مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے دوسری حدیث
عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ کَبَّرَ عَلٰی سَھْلِ بْنِ حُنَیْفٍ سِتًّا وَقَالَ
اِنَّہٗ بَدْرِیٌّ رَوَاہُ سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَاَصْلُہٗ فِی الْبُخَارِیِّ روایت ہے حضرت
علی رضی اللہ عنہ سے کہ اونھون نے تکبیر کہی سہل بن حنیف پر چھہ اور کہا کہ جنگ
بدر کے مجاہدون مین ہے اور روایت کیا اسکو سعید بن منصور نے اور اصل اسکی بخاری
مین ہی **فائدہ** زرقانی شرح موطا امام مالک مین ہی کہ ابن مسعود جنازہ کی نماز مین
پانچ تکبیرین کہین اور حضرت علی اہل بدر پر چھہ تکبیرین کہا کرتے تھے اور اور صحابہ
پانچ اور صحابہ کے سوای اور لوگون پر چار اور ابن عباس تین کہتے تھے اور انس
کبھی تین کبھی چار اور کہا ترمذی نے کہ اہل علم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحاب وغیرہ
مین سے بعض لوگون کا یہی مذہب ہے کہ جنازہ کی نماز مین پانچ تکبیرین کہنی چاہئین اور
کہا امام احمد اور اسحق نے کہ اگر جنازہ کی نماز مین امام پانچ تکبیرین کہے تو اسکی متابعت کیجاوے

مسئلہ چہل و ہفتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیثون کے یہ ہے جو کہ فتاوی
قاضیخان اور شرح وقایہ اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ
کی کتابون مین لکھا ہے وَیَدْعُوْا فِیْ صَلٰوۃِ الْجَنَازَۃِ بِالْاَدْعِیَۃِ الْمَعْرُوْفَۃِ وَلَا یَقْرَأُ
بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ یعنی اور دعا کرے جنازہ کی نماز مین ساتھہ دعائین مشہورہ کے اور
نہ پڑہے جنازہ کی نماز مین سورہ فاتحہ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم
نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان پانچ حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ طَلْحَۃَ
ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا
عَلٰی جَنَازَۃٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَقَالَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّھَا سُنَّۃٌ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
ترجمہ روایت ہی طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے کہ کہا نماز پڑہی مینے پیچھے ابن

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے جنازے پر پس پڑہی سورہ فاتحہ اور کہا کہ جان رکھو کہ وہ سنت ہے روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے **دوسری حدیث وَعَنْهُ** قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَجَهَرَ حَتّٰى اَسْمَعَنَا فَلَمَّا فَرَغَ اَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ سُنَّةٌ وَحَقٌّ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** اور روایت ہے اسی سے کہ کہا نماز پڑہی مینے پیچھے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اوپر جنازے کے پس پڑہی سورہ فاتحہ اور سورہ اور پکار کر پڑہی یہانتک کہ سنا ہمنے پس جب فارغ ہوئے پکڑا مینے انکو ساتھہ ہاتھہ اپنے کے پس پوچھا مینے انسے (یعنے حال پکار کر پڑہنے سورہ فاتحہ اور سورہ کا) پس کہا سنت اور حق ہے روایت کیا اس حدیث کو نسائی نے **فائدہ** یہ حدیث صریح دلیل ہے اسپر کہ جنازے کی نماز مین سورہ فاتحہ اور اسکے ساتھہ کوئی اور سورہ قرآن کی بہی پکار کر پڑہنی سنت ہے **تیسری حدیث عَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ السُّنَّةُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى جَنَازَةٍ اَنْ يَقْرَاَ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ مُخَافَتَةً ثُمَّ يُكَبِّرَ ثَلٰثًا وَالتَّسْلِيْمُ عِنْدَ الْاٰخِرَةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا سنت ہے بیچ نماز کے اوپر جنازے کے یہ کہ پڑہے بیچ تکبیر پہلی کے سورہ فاتحہ آہستہ پہر تکبیر کہے تین اور سلام پہیرے نزدیک آخر تکبیر کے **چوتہی حدیث عَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ السُّنَّةَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَنْ يُكَبِّرَ الْاِمَامُ ثُمَّ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ بَعْدَ التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى سِرًّا فِيْ نَفْسِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفْسِهٖ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ فِيْ مُسْنَدِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ بن سہیل سے کہ تحقیق خبر دی اسکو ایک مرد نے صحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سے کہ تحقیق سنت ہے بیچ نماز کے یہ کہ تکبیر کہے امام پہر پڑہے

۲ جنازے میں الحمد کا پڑہنا سنت ہے

۳ جنازہ میں الحمد پڑہنا سنت ہے

۳ جنازہ میں الحمد کا آہستہ پڑہنا اور پہلی تکبیر کے بعد پڑہنا اور سلام کا آخر تکبیر کے ہونا سنت ہے

۴ (margin note, partly illegible)

فاتحہ الکتاب بیچ تکبیر پہلی کے آہستہ بیچ دل اپنے کے پہر درود بہیجے اوپر نبی صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے بیچ دل اپنے کے (یعنے آہستہ) روایت کیا اسحدیث کو شافعی نے اپنی مسند مین **فائدہ** کہا شوکانی نے دراری مضیہ شرح درر البہیہ مین کہ کہا ابن حجر نے بیچ فتح (یعنے فتح الباری شرح صحیح البخاری) کے کہ اسناد اسحدیث کی صحیح ہے **راقم** کہتا ہے کہ جس طرح سے نسائی کی حدیث سے جنازی کی نماز مین سورہ فاتحہ اور کسی اور سورہ کا پکار کر پڑہنا سنت ہی معلوم ہوتا ہے اسی طرح سے آہستہ پڑہنا بہی سنت ہی غرضکہ پوکار کر پڑہنا اور آہستہ پڑہنا دونو طرح سے جائز ہے **پانچوین حدیث فی البخاری** قَالَ الْحَسَنُ يَقْرَأُ عَلَى الطِّفْلِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّسَلَفًا وَّاَجْرًا صحیح بخاری مین ہے (بطریق تعلیق کے) کہ کہا حسن بصری نے پڑہتے تہے اوپر جنازی لڑکے کے سورہ فاتحہ اور کہتے یا الٰہی گردان اسکو ہمارے لیے پیشرو اور پیشوا اور ثواب **فائدہ** قسطلانی شرح صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ وصل کیا اس حدیث کو عبد الوہاب بن عطا خفاف نے بیچ کتاب الجنائز اپنی کے ✤

مسئلہ چہل وہشتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے یہ ہے جوکہ ہدایہ اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری اور فتاوے قاضیخان و غیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے يَجُوْزُ دَفْعُهَا اِلٰى مَنْ يَمْلِكُ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ صَحِيْحًا مُكْتَسِبًا یعنے جائز ہے (زکوۃ) دینی اس شخص کو کہ صاحب نصاب نہ ہو اور اگرچہ تندرست اور کسب کرنے کی طاقت بہی رکہتا ہو اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَجُلَانِ

(حاشیہ)

مطبوعہ پ

یعنی مضمون روضۃ الندیہ شرح درر البہیہ مطبوعہ بہوپال کے صفحہ ۱۰۵ مین

مطبوعہ پ

عاینی کلکتہ کے جلد اول صفحہ ۴۲۳ مین

مطبوعہ پ

یعنی بیچ صحیح بخاری کے جلد دوم صفحہ ... مین

مطبوعہ پ

قسطلانی شرح صحیح بخاری چہاپہ لکہنؤ کے جلد اول صفحہ ۳۹ مین

ہدایہ چہاپہ لکہنؤ کے جلد اول صفحہ ۱۸۵ مین اور رد المحتار چہاپہ دہلی کے جلد دوم صفحہ ۷۹ مین اور فتاوی عالمگیری چہاپہ دہلی کے جلد اول صفحہ ۳۶۹ مین اور فتاوی قاضیخان چہاپہ لکہنؤ کے جلد اول صفحہ ۱۲۰ مین

مطبوعہ پ

یعنی مشکوۃ المصابیح چہاپہ دہلی باب من لا تحل لہ الصدقہ کی دوسری فصل مین

أَنَّهُمَا أَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ فَسَأَلَاهُ مِنْهَا فَرَفَعَ فِينَا النَّظَرَ وَخَفَضَهُ فَرَآنَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ إِنْ شِئْتُمَا أَعْطَيْتُكُمَا وَلَا حَظَّ فِيهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

ترجمہ روایت ہی عبید اللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا مجھکو خبر دی دو شخصون نے کہ تحقیق وہ دونون آئے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور حضرت تھے حجۃ الوداع مین اور وہ بانٹتے تھے مال زکوۃ پس مانگا ان دونون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صدقہ مین سی پس وہ دونون کہتے ہین کہ بلند کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر ہم مین اور پست کی یعنے سر سے پاؤن تک ہمین دیکھا پس دیکھا ہمکو قوی پس کہا اگر چاہو تم تو دون مین تم کو اور نہین ہے حصہ اس صدقے مین واسطے غنی کے اور نہ واسطے قوی کے کہ قدرت رکھتا ہو کسب کی روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور نسائی نے **فائدہ** کہا منتقی الاخبار مین کہ کہا امام احمد نے کہ اسناد اسکی بہت کھری ہے نتھے اور لایا ہے اس حدیث کو ابن حجر بلوغ المرام مین حضرت مسند امام احمد ہی کی روایت سی اور کہا کہ قوی کہا اس حدیث کو ابوداؤد اور نسائی نے دوسری حدیث عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ ترجمہ روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال ہے زکوۃ غنی کے لیے اور نہ واسطے صاحب تندرستی کے کہ قوت رکھتا ہو کسب کرنے کی روایت کیا اس حدیث کو ترمذی اور ابوداود اور دارمی نے اور روایت کی احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابی ہریرہ

سے اور کہا ترمذی نے کہ حدیث حسن ہے۔ **فائدہ** شیخ محمد طاہر حنفی نے مجمع البحار میں لکھا ہے کہ مذہب اکثر علما کا یہی ہے کہ قوی کسب کرنے والے کے لیے صدقہ حلال نہیں لیکن مخالف ہوئے ہیں اسکی ابو حنیفہ رح

مسئلہ چہل و نہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے مَنْ كَانَ لَهُ نِصَابٌ فَاسْتَفَادَ فِي أَثْنَاءِ الْحَوْلِ مِنْ جِنْسِهِ ضَمَّهُ إِلَيْهِ وَزَكَّاهُ **ترجمہ** یعنے جو شخص کہ ہو صاحب نصاب پس جو مال کہ سال کے بیچ میں اصل نصاب سے بڑھجاوے اپنی قسم میں ملجاوے گا اور زکوۃ اسکی ادا کرے مثلاً اسکے پاس اس سال میں ایک سو روپیہ رکھا تھا جب چھہ مہینے یا آٹھہ مہینے گزر گئے تو سو روپیہ اور اسکے پاس آگیا تو یہ سو بھی اس پہلے سو کے ساتھہ ملاوے اور زکوۃ دو سو کی دے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے میں خلاف کیا ہے اس حدیث کا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتْ لَكَ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ حَتّٰى يَكُونَ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا نِصْفُ دِينَارٍ فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ وَلَيْسَ فِي مَالٍ زَكٰوةٌ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَهُوَ حَسَنٌ وَقَدِ اخْتَلَفُوا فِي رَفْعِهِ وَلِلتِّرْمِذِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَالرَّاجِحُ وَقْفُهُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہوں تیرے پاس دو سو

لہ عبارت مجمع البحار کی جلد ۲ صفحہ ۲۹ میں
لہ جلد اول ہدایہ
لہ ص۔ ۱۷ حکیم فارسی جلد ۱ صفحہ ۱۸ میں
اور شرح وقایہ جلد اول کنز الدقائق
لہ ص ۲ میں اور رد المحتار جلد ۲ صفحہ ۲۰ میں
لہ جلد دوم فتاوی عالمگیری
لہ ص ۲۱ میں
بلوغ المرام سے

درہم اور گذر جاوے اس پر ایک برس تو اس میں پانچ درہم ہیں اور نہیں ہے تجھ پر
کچھہ یہانتک کہ ہو تیرے پاس بیس دینار اور گذرے اسپر ایک سال سو اس میں آدہا
دینار ہے پہر جو زیادہ ہو تو اسی حساب سے اور نہیں ہے مال میں زکوۃ جب تک کہ گزرے
اس پر ایک برس روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے اور وہ حسن ہے اور تحقیق اختلاف
کیا مرفوع ہونے میں اسکے اور ترمذی کی روایت میں ہے ابن عمرؓ سے جس نے حاصل کیا
مال تو زکوۃ نہیں ہے اسپر جبتک کہ گذرے اسپر ایک سال اور راجح ہے موقوف ہونا اُس کا
فائدہ ایک دینار ساڑہے چار ماشہ کا ہوتا ہے اور بیس دینار کے اس ملک کے حساب سے
ساڑہے سات تولہ ہوتے ہیں سو جسکے پاس ساڑہے سات تولہ سونا ہو اسکا چالیسواں حصہ زکوۃ دے
اور جسکے پاس اس سے کم سونا ہو اسپر زکوۃ نہیں اور یہہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ نصاب سونے
کے ساڑہے سات تولے سونا ہے اور ذکر نصاب زکوۃ چاندی کا مسئلہ پنجاہم میں آگے آتا ہے

مسئلہ پنجاہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے یہہ ہے جو کہ ہدایہ
اور شرح وقایہ اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوی قاضی
خان وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے قَالَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ فِیْ قَلِیْلِ مَا اَخْرَجَتْہُ
الْاَرْضُ وَکَثِیْرِہٖ الْعُشْرُ یعنے کہا امام اعظم نے کہ زمین میں سے خواہ تہوڑی
چیز نکلے خواہ بہت زکوۃ کا اس میں سے دسواں حصہ ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا
ہے امام اعظم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے اسحدیث کا عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ
خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَۃٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ
صَدَقَۃٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ **ترجمہ**
روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی

عشر کا بیان

اللہ علیہ وسلم نے نہین بیچ کم پانچ وسق کے کہجورون مین سے زکوۃ اور نہین پانچ اوقیہ
سے کم مین بیچ چاندی کے زکوۃ اور نہین بیچ کم کے پانچ راس اونٹون سے زکوۃ روایت
کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** پانچ وسق کی تیس من ہوتے ہین زکوۃ
کے دسوین حصہ کی یعنی تین من ہوئے اگر پانچ وسق یعنے تیس من سے کم کہجورین
ہون توان مین زکوۃ واجب نہین اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے پانچ اوقیہ کے دوسو
درہم ہوئے اور دوسو درہم کے ساڑہی باون روپیہ چہرہ شاہی کہ بارہ ماشہ کا ہوتا ہے
ہوتے ہین سو جسکی پاس اسقدر چاندی یا روپے ہون تو وہ چالیسوان حصہ یعنی ایک روپیہ
پانچ آنہ زکوۃ کی اس مین سے دیوے اور جسکی پاس اسقدر چاندی یا روپے نہین تو اسپر زکوۃ واجب نہین

مسئلہ پنجاہ و یکم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی یہ ہے جو کہ ہدایہ
اور شرح وقایہ اور رد المحتار وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے لَا يَصُوْمُ عَنْهُ
الْوَلِيُّ وَلَا يُصَلِّي یعنی میت کیطرف سے ولی نہ روزہ رکہے اور نہ نماز پڑہے اور یہ مذہب امام
اعظم اور امام مالک کا ہے سو امام اعظم اور امام مالک نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے اسحدیث
کا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرے اور اسپر ہو
روزہ روزہ رکہے اسکی طرف سے وارث اسکا روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے

مسئلہ پنجاہ و دوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ
اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری اور
فتاوی قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے اِنْ لَمْ يَنْوِ حَتّٰى اَصْبَحَ

أجزتهُ النية ما بينه وبين الزوال یعنے اگر رات کو فرض روزے کی نیت نہ کرے
تو دن کو زوال کے وقت تک نیت کرنی جائز ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم
نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہی اس حدیث کا عن حفصة ام المؤمنين رضي الله
تعالى عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من لم يبيت الصيام قبل الفجر
فلا صيام له رواه احمد وابو داود والترمذي والنسائي وابن ماجة و
قال الترمذي والنسائي الى ترجيح وقفه وصححه مرفوعا ابن خزيمة
وابن حبان وللدارقطني لا صيام لمن لم يفرضه من الليل **ترجمہ** روایت ہی
حفصہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس نے نہ ٹھیرالیا روزہ پہلے فجر کے تو اسکا روزہ نہین روایت کیا اس حدیث کو
احمد اور ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور جھکے ترمذی اور نسائی
اسکے وقف کی ترجیح کیطرف اور صحیح کہا اسکو مرفوع کرکے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے
اور واسطے دارقطنی کے ہے نہین ہے روزہ اس کا جس نے نہ ٹھیرایا اسی رات سے

مسئلہ پنجاہ و سوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ فتاوی
عالمگیری اور فتاوی قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وكذا
هذا في الايام الكثيرة يدخل قبل غروب الشمس یعنے اور اسیطرح سے بیچ بہت
دنونکے داخل ہو یعنے بیچ جگہہ اعتکاف کے پہلے ڈوبنے آفتاب کے **فائدہ** نووی نے
شرح صحیح مسلم مین اور شیخ عبدالحق نے ترجمہ مشکوۃ مین اور علامہ محمد نے زرقانی
شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ اعتکاف مین بیٹھنے والا داخل ہو بیچ جگہہ
اعتکاف کے پہلے غروب ہونیکے آفتاب کے اور یہ مذہب امام اعظم اور مالک اور شافعی اور
امام احمد بن حنبل کا ہی امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل

نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہی اس حدیث کا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا
قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ
دَخَلَ مُعْتَكَفَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب چاہتے تھے کہ اعتکاف کرین نماز پڑہتے فجر کی پہر داخل ہوتے
اپنے اعتکاف کی جگہہ مین روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** یہ حدیث
صاف دلیل ہی اسپر کہ ابتدا اعتکاف کے بعد نماز فجر کی ہے اور یہی مذہب ہے اوزاعی اور
ثوری اور لیث کا بیچ ایک قول کے اور ائمہ اربعہ جو قائل اسکے نہین ہین سو انکے نزدیک
تاویل اسکی یہ ہے کہ حضرت ساتھہ نیت اعتکاف کے پہلے غروب ہونے آفتاب کے مسجد مین
آتے تھے اور شب کو وہان رہتے جب نماز صبح کی پڑہتے تو اس حجرے مین کہ اعتکاف کے
لیے بورے کا بنایا جاتا تہا داخل ہوتے تا الگ رہین لوگون سے پس ابتدا اعتکاف کی جگہہ
مین صبح کو ہی طرح لکہا ہے شیخ عبد الحق نے ترجمہ مشکوۃ مین سو جواب اسکا یہ ہے
کہ تاویل باطل اور بالکل خلاف ہی ظاہر حدیث کی اور سنت مقدم ہے احتمال عقلی پر ایسا ہی
لکہا ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام مین

مسئلہ پنجاہ وچہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کیحدیث صحیح کے یہ ہی جو کہ ہدایہ اور
کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین
لکہا ہے لَا يَلْبَسُ قَمِيصًا وَلَا سَرَاوِيلَ وَلَا عِمَامَةً یعنے محرم نہ پہنے کرتہ اور نہ پائجامہ
اور نہ عمامہ **فائدہ** ملا علی قاری حنفی نے مرقاۃ شرح مشکوۃ مین لکہا ہے کہ جس محرم
کے پاس تہ بند نہ ہو پائجامہ ہی ہو تو وہ پائجامہ کو توڑ کر اسکا تہ بند بنا لیوے اور اگر پائجامہ
ہی پہنا رہیگا تو اسپر دم آویگا یعنے جانور ذبح کرے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو
امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے اسحدیث کا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ یعنے

الله تعالیٰ عنہما قال سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم یخطب وھو یقول
اذا لم یجد المحرم نعلین لبس خفین واذا لم یجد ازارا لبس سراویل متفق
علیہ ترجمہ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو خطبہ فرماتے تھے کہ جس وقت نہ پاوے محرم پاپوش تو پہنے موزے اور جس وقت
کہ نہ پاوے تہ بند پہنے پائجامہ روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے ۔

مسئلہ پنجاہ و پنجم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ
اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے
عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے من اخر الحلق حتی مضت ایام
النحر فعلیہ دم عند ابی حنیفۃ یعنے جو شخص کہ تاخیر کرے سر کے منڈانے میں
یہاں تک کہ قربانی کے دن گذر جاویں تو اس پر دم لازم آتا ہے امام اعظم کے نزدیک سو امام
اعظم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے اس حدیث کا عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقف فی حجۃ الوداع
بمنی للناس یسئلونہ فجاءہ رجل فقال لم اشعر فحلقت قبل ان اذبح
فقال اذبح ولا حرج فجاء اخر فقال لم اشعر فنحرت قبل ان ارمی
فقال ارم ولا حرج فما سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن شیء قدم
ولا اخر الا قال افعل ولا حرج متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم اتاہ رجل
فقال حلقت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج واتاہ اخر فقال افضت
الی البیت قبل ان ارمی قال ارم ولا حرج ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ٹھیرے حجۃ الوداع میں بیچ منا
کے واسطے لوگوں کے پوچھتے تھے مسائل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پس آیا حضرت

سے پاس ایک شخص اور کہا نہ جانتا تھا مین پس منڈوایا مینے سر اپنا پہلے ذبح کرنے کے
پس فرمایا کہ ذبح کر اب اور نہین گناہ پھر آیا ایک اور شخص اور کہا کہ نہین جانتا تھا مین پس
نحر کی مینے پہلے کنکریون مارنے کے مناروں پر فرمایا اب پھینک کنکریان اور نہین
گناہ پس نہ پوچھے گئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کسی چیز سے کہ مقدم ہوئی یا موخر ہوئی مگر
کہ فرمایا کر اور نہین گناہ روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم
کی یہ ہے کہ آیا حضرت کے پاس ایک شخص اور کہا کہ سر منڈایا مینے پہلے پھینکنے کنکریون کے
فرمایا پھینک نہین گناہ اور آیا ایک اور شخص اور کہا طواف فرض کیا مینے خانہ کعبہ کا
پہلے پھینکنے کنکریون کے فرمایا اب کنکریان پھینک لے اور نہین گناہ۔

مسئلہ پنجاہ و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور
کنز الدقائق اور در المختار وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَلَا يُشْعِرُ عِنْدَ
اَبِي حَنِيفَةَ یعنے نہ زخم کیا جاوے اونٹ کو نزدیک ابی حنیفہ کے اسلیے کہ انکے نزدیک
اشعار مثلہ ہے یعنے تکلیف دینا ہے جیسا کہ ہدایہ وغیرہ مین لکھا ہے وَلِاَبِي حَنِيفَةَ
اَنَّهُ مُثْلَةٌ وَاَنَّهُ مَنْهِيٌّ عَنْهُ یعنے نزدیک ابحنیفہ کے تکلیف دینا ہے اور تکلیف
دینے سے منع کیا گیا ہے سو امام اعظم نے خلاف کیا ہے اس مسئلے مین اسحدیث کا
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهِ فَاَشْعَرَهَا فِي صَفْحَةِ سَنَامِهَا
الْاَيْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ
بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ
وَمَالِكٌ ترجمہ روایت ہو ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا نماز پڑہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی بیچ ذی الحلیفہ کے پہر منگوائی اونٹنی اپنی پس زخم کیا

اونٹنی کو بیچ کنارے کوہان و اہنی اسکی کے اور پونچھ ڈالا خون اسکا اور ہار ڈالا گلے
مین دو جوتیون کا پھر سوار ہوئی اپنی اونٹنی پر (کہ نام اسکا قصوا تھا) پس جبکہ اٹھایا
اونٹنی نے آنحضرت کو بیدا پر (کہ نام ایک جگہہ کا ہے) لبیک کہی ساتھہ حج کے روایت کیا
اسحدیث کو مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور مالک نے **فائدہ** کہا ترمذی نے
کہ سنا مینے ابا سائب سے کہ کہتے تھے کہ ہم بیٹھے تھے ایک جگہہ وکیع کے پاس پھر حدیث
بیان کی انہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اشعار کیا آپنے (یعنے اونٹنی کی کوہان
کو زخم کیا بائین طرف سے) اور کہا کہ ابوحنیفہ کہتے ہین کہ اشعار مثلہ ہے (یعنے تکلیف
دینا ہے) تو کہا ایک شخص نے ابراہیم نخعی سے بھی یہی مروی ہے کہ اشعار مثلہ ہے تو یہ
سنکر سخت غصہ ہوئے وکیع اور کہا کہ مین تو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث تجھکو
بتلاتا ہون اور تو حضرت کی حدیث کے مقابلے مین ابراہیم نخعی کا قول بیان کرتا ہے
لائق اس بات کے ہے تو کہ قید کیا جاوے پھر نہ خلاصی ہو تیری جب تک کہ باز نہ آوے
تو اس بات کے کہنے سے اور کہا ترمذی نے کہ سنا مینے یوسف بن عیسے سے اس نے
سنا وکیع سے کہ کہا جسوقت کہ روایت کیا اس نے اسحدیث کو (یعنے جس حدیث مین
کہ حضرت کے اشعار کرنیکا ذکر ہے) پس کہا نہ دیکھو طرف قول اہل رای کی اس مقدمہ
مین اسلیے کہ اشعار سنت ہے اور قول اہل رائے کا بدعت ہے

مسئلہ پنجاہ و ہفتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی چار حدیثون کے یہ ہے کہ
جسکو شیخ عبدالحق حنفی دہلوی نے ترجمہ مشکوٰۃ مین لکھا ہے کہ مدینہ حرم نہین ہے
اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان چار حدیثون
کا پہلی حدیث عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اَلْمَدِیْنَةُ حَرَامٌ مَا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی

مُحدِثًا فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ
الْقِیَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ترجمہ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ حرام ہے (یعنے مانند حرم مکہ کے ہے جو چیزین
کہ حرم مکہ مین کرنی حرام ہین مدینہ مین بھی حرام ہین) درمیان عیر کے ثور تک پس جو
شخص کہ پیدا کرے مدینہ مین بدعت (یعنے جو چیز کہ مخالف ہو کتاب وسنت کے) یا جگہ
دے مبتدعی کو پس اسپر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی نہین قبول کریگا
اللہ اسسے دن قیامت کے فرض اور نہ نفل روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے دوسری
حدیث عَنْ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَةِ اَنْ یُّقْطَعَ عِضَاهُهَا اَنْ یُّقْتَلَ صَیْدُهَا
وَقَالَ الْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ لَا یَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا
اَبْدَلَ اللّٰهُ فِیْهَا مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِّنْهُ وَلَا یَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰی لَاْوَائِهَا وَجَهْدِهَا
اِلَّا کُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا اَوْ شَهِیْدًا یَّوْمَ الْقِیَامَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ روایت ہے
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق مین حرام کرتا ہون درمیان دونو کنارون سنگستان مدینہ کی یہ کہ کاٹی جاوین
درخت خاردار اسکے یا مارا جاوے شکار اسکا اور فرمایا مدینہ بہتر ہے واسطے انکے یعنے
واسطے رہنے والے مومنین اسکے کے دنیا اور عقبی مین اگر جانین یعنے اسکی بھلائی کو
تو نہ چھوڑین اسکو اور نہ جاوین وہان سے اور کہین واسطے فراغت دنیا کے نہ چھوڑیگا کوئی
اسکو بے رغبتی سے مگر بدلیگا اللہ اسمین اس شخص کو کہ بہتر ہوگا اس سے یعنے نہین ضرر
کریگا مدینہ کو نہ ہونا اسکا بلکہ مفید ہوگا اسکو اور نہین ثابت رہیگا یعنے نہین صبر کریگا
کوئی اسکی سختی اور بھوک پیاس اور اسکی مشقت پر مگر ہونگا مین واسطے اسکے شفاعت
کرنے والا یا کہ گواہ ہون گا یعنے اس کی اطاعت کا دن قیامت کے روایت

کیا اسحدیث کو مسلم نے تیسری حدیث عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم طلع لہ احد فقال ھذا جبل یحبنا ونحبہ
اللھم ان ابراھیم حرم مکۃ وانی احرم ما بین لابتیھا متفق علیہ
ترجمہ روایت ہو انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ظاہر ہوا پہاڑ
احد پس فرمایا یہ پہاڑ ہے دوست رکھتا ہے ہمکو اور دوست رکھتے ہین ہم اسکو
یا الٰہی تحقیق ابراہیم نے حرام کیا مکہ کو (یعنے ظاہر کیا حرام ہونا اسکا) اور تحقیق مین
حرام کرتا ہون اس جگہہ کو کہ درمیان دونو طرفون سنگستان مدینہ کے ہے روایت
کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے چوتھی حدیث عن سلیمان بن ابی عبد اللہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رأیت سعد بن ابی وقاص اخذ رجلا یصید فی
حرم المدینۃ الذی حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلبہ ثیابہ
فجاء موالیہ وکلموہ فیہ فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرم
ھذا الحرم وقال من اخذ احدا یصید فیہ فلیسلبہ فلا ارد علیکم
طعمۃ اطعمنیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولکن ان شئتم دفعت
الیکم ثمنہ رواہ ابوداود ترجمہ روایت ہے سلمان بن ابی عبد اللہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے کہ کہا دیکھا مینے سعد بن ابی وقاص کو کہ پکڑا ایک شخص کو کہ شکار
کرتا تھا بیچ حرم یعنے گردے مدینہ کے وہ حرم کہ حرام ٹھیرایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
سلم نے پس چھین لیے سعد نے کپڑے اسکے پس آئے مالک اسکے اور کلام کیا سعد سے بیچ
مقدمہ اسکے کے پس کہا سعد نے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ٹھیرائی
ہے یہ حرم اور فرمایا ہے کہ جو شخص پکڑے کسیکو کہ شکار کرتا ہو اس مین پس چاہیے کہ
چھین لے اسباب اسکا پس نہین پھیرونگا مین تمپر وہ بخشش کہ دلوائی ہے مجھکو وہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیکن اگر چاہو تم دون مین تمکو مول اسکا (یعنے ازراہ احسان

کے روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے

مسئلہ پنجاہ و ہشتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ وغیرہ فقہ کی ...... کتابون مین لکھا ہے حِيلَةُ الْمِصْرِيِّ إِذَا أَرَادَ التَّعْجِيلَ أَنْ يَبْعَثَ بِهَا إِلَى خَارِجِ الْمِصْرِ فَيُضَحِّي كَمَا طَلَعَ الْفَجْرُ یعنے شہر والے اگر گاؤن مین اپنی قربانی بھیجدیوین تو اس حیلہ سے انکو بعد صبح قبل نماز عید قربانی کرنی جائز ہے اور یہ مذہب امام اعظم اور انکے شاگرد محمد کا ہے سو امام اعظم اور ان کے شاگرد محمد نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے ان چار حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ الْأَضْحٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ بِالنَّاسِ نَظَرَ إِلٰى غَنَمٍ قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلٰى اسْمِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ترجمہ روایت ہے جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے کہا حاضر تھا مین عید اضحے کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو جب ادا کرچکے حضرت نماز اپنی لوگون کے ساتھ دیکھا بکری کیطرف کہ تحقیق ذبح ہوچکی تھی سو فرمایا جس نے ذبح کرلی پہلی نماز کے تو ذبح کرے وہ دوسری بکری اور جس نے نہ ذبح کی ہو تو ذبح کرے نام پر اللہ کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے دوسری حدیث عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ نُصَلِّيَ فَإِنَّمَا هُوَ شَاةُ لَحْمٍ عَجَّلَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ترجمہ روایت ہے براء رضی اللہ عنہ سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دن نحر کے پس فرمایا تحقیق اول اس چیز کا کہ شروع کرین

قربانی کے بیان مین

۱ عبارت ہدایہ کی جلد چہارم کتاب الاضحیہ میں ہے

۲ مشکوٰۃ باب الاضحیہ کی پہلی فصل میں ہے

۳ مشکوٰۃ باب صلوٰۃ العیدین کی پہلی فصل میں ہے

ہم بیچ اس دن اپنے کے یہ ہے کہ نماز پڑھین ہم پھر پھرین اور ذبح کرین پس جس شخص
نے کہ کیا یہ یعنی تقدیم نماز اور خطبہ کی ذبح پر پس تحقیق پہونچا سنت ہماری کو اور جس شخص نے کہ
ذبح کیا پہلے نماز عید سے پس سوای اسکے نہین کہ وہ بکری گوشت کی ہے جلدی کی اسکو
واسطے اہل اپنے کے نہین ہے قربانی سے کچھ روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے
تیسری حدیث وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّمَا یَذْبَحُ لِنَفْسِہٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فَقَدْ
تَمَّ نُسُکُہٗ وَاَصَابَ سُنَّۃَ الْمُسْلِمِیْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ترجمہ اور روایت ہے اسی
سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ذبح کرے پہلی نماز کے پس
سوای اسکے نہین کہ ذبح کرتا ہے واسطے نفس اپنے کے (یعنے اپنے کہانیکے لیے ذبح کی
ثواب قربانی کا نہوا) اور جس نے ذبح کی پیچھے نماز کے پس تحقیق پوری ہوئی قربانی
اسکی اور پہونچا سنت مسلمین کو یعنے موافقت کی انکی طریقہ کی روایت کیا اس حدیث کو
بخاری اور مسلم نے چوتھی حدیث وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَاُ بِہٖ فِیْ یَوْمِنَا ھٰذَا اَنْ نُّصَلِّیَ ثُمَّ نَرْجِعَ
فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ روایت ہے اسی
سے کہ کہا سنا مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے خطبہ پڑھتے ہوئے پس فرمایا تحقیق
اول اس چیز کا کہ شروع کرین ہم ساتھ اسکے بیچ اس دن اپنے کے یہ ہے کہ نماز
پڑھین ہم پھر پھرین ہم پس ذبح کرین ہم پس جو شخص کہ کرے پس تحقیق پہونچا سنت
ہماری کو روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے

مسئلہ پنجاہ و نہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلعم کی صحیح حدیثون کے یہ ہے جو کہ فتاوے
عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے ذُکِرَ فِی الْجَامِعِ الصَّغِیْرِ وَلَا یَعُقُّ

عَنِ الْغُلَامِ وَلَا عَنِ الْجَارِيَةِ وَاِنَّهُ اِشَارَةٌ اِلَى الْكَرَاهِيَةِ كَذَا فِى الْبَدَائِعِ فِى كِتَابِ الْاُضْحِيَةِ ترجمہ یعنے ذکر کیا گیا جامع صغیر مین اور نہ عقیقہ کیا جاوے لڑکے کیطرف سے اور نہ لڑکی کیطرف سے اور تحقیق یہ اشارہ ہے طرف مکروہ ہونے اسکے کے اسیطرح ہم بدائع مین بیچ کتاب اضحیہ کے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان چار حدیثون کا پہلی حدیث عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ الْجَارُوْدِ وَعَبْدُ الْحَقِّ لٰكِنْ رَجَّحَ اَبُوْحَاتِمٍ اِرْسَالَهٗ وَاَخْرَجَ ابْنُ حِبَّانَ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ نَحْوَهٗ ترجمہ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عقیقہ کیا حسن اور حسین کا ایک ایک دنبے سے روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے اور صحیح کہا اس حدیث کو ابن خزیمہ اور ابن جارود اور عبدالحق نے لیکن ترجیح دیا ابوحاتم نے ارسال کو اسکے اور نکالا ابن حبان نے حدیث سے انس کے اسیطرح دوسری حدیث عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُمْ دَخَلُوْا عَلٰى حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَسَاَلُوْهَا عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَاَخْبَرَتْهُمْ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ ترجمہ روایت ہے یوسف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ آئے حفصہ عبدالرحمن کی بیٹی کے پاس پس پوچھا ان سے مسئلہ عقیقہ کا کہ خبر دی انہون نے کہ خبر دی انکو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا لڑکے کے عقیقہ مین دو بکریون کا کہ سن مین برابر ہون اور لڑکی کے عقیقہ مین ایک بکری کا روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے **فائدہ** کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب مین عمل اور ام

ف حدیث ابوداؤد عبدالحق نے صحیح کہا ہے اور ابن جارود اور ابن خزیمہ نے صحیح کہا ہے اور نسائی نے اور کتاب المنتقی میں ہے

ف ترمذی نے صحیح کہا ہے اور ابن ماجہ نے بھی روایت کیا ہے ص ۲۶۲ ج ۲

کرز اور بریدہ اور سمرہ اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو اور انس اور سلمان بن عامر اور ابن سے بھی روایت ہے **تیسری حدیث** عَنْ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ غُلَامٍ مُرْتَهَنٌ بِعَقِیْقَتِهٖ تُذْبَحُ عَنْهُ یَوْمَ سَابِعِهٖ وَیُحْلَقُ وَیُسَمّٰی رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِیُّ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لڑکے گرو ہیں عقیقہ میں اپنے ذبح کیا جاتا ہے اسکے لیے ساتوین دن اسکے اور سر منڈایا جاتا ہے اور نام رکھا جاتا ہے روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا ترمذی نے **چوتھی حدیث** عَنْ اُمِّ کُرْزٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَقِرُّوا الطَّیْرَ عَلٰی مَکِنَاتِهَا قَالَتْ وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِیَةِ شَاةٌ وَلَا یَضُرُّکُمْ ذُکْرَانًا کُنَّ اَوْ اِنَاثًا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ مِنْ قَوْلِهٖ یَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ اِلٰی اٰخِرِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ **ترجمہ** روایت ہے ام کرز رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے قرار دو تم جانوروں کو پرندوں کو انکے گھونسلوں پر کہا ام کرز نے اور سنا مینے حضرت سے کہ فرماتے لڑکے کیطرف سے دو بکریاں (یعنے عقیقہ میں) اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری اور نہیں ضرر کرتا تمکو نر ہوں وہ یا مادہ (یعنے یہ خیال نکرو کہ بیٹے کی طرف سے نر چاہیے اور بیٹی کیطرف سے مادہ) روایت کیا اسحدیث کو ابوداود نے اور روایت ترمذی اور نسائی کرتے ہے قول راوی سے یَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ آخر تک اور کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح ہے

مسئلہ شصتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی تین حدیثوں کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح

حدیث پہلی بخاری کے جلد دوم میں باب ...
العقیقہ مین ہے ... باب اماطۃ الاذی ...
حدیث دوسری ترمذی کے ... فصل دوسری میں ہے ...
... عبارت ... مشکوٰۃ کے جلد ...
... ۲۴ ... اور ...
... ترمذی کے ... پر ... ہے ...
نسخہ ... کے صفحہ ۳۲۰ میں ... اور ...
الذبائح کتاب ... ہے اور ...
... کے ... صفحہ ۴۱ ... اور نسائی ...
... نسائی کے ... کے صفحہ ...
... کے جلد ... ہے ... ترمذی ...
... ہے اور ... ہے ...
عالمگیر ... جلد ...
جلد ... کتاب الاضحیات ...
اور ... کے صفحہ ...
...

تحفۃ السلمین

وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری اور فتاوے
قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَیَجُوزُ بَیعُ الکَلبِ وَالفَهدِ وَالسِّبَاعِ
المُعَلَّمِ وَغَیرِ المُعَلَّمِ فِی ذٰلِكَ سَوَاءٌ یعنے جائز ہے بیع کتے کی اور چیتے کی اور درندون
کی برابر ہے کہ سکھائے ہوئے ہون یا بے سکھائے ہوئے **فائدہ** جس درندے کو شکار کی
تدبیر اور آداب سکھا لیتے ہین اسکو معلم کہتے ہین ورنہ غیر معلم غرضکہ کتا خواہ چیتا جو درندہ
ہو خواہ معلم ہو یا نہ ہو امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک بیع اسکی درست ہے اور امام شافعی
اور امام احمد کے نزدیک بیع اسکی حرام ہے سو اس مسئلہ مین بھی امام اعظم نے خلاف کیا ہے
ان چار حدیثون کا جو کہ مسئلہ نود و پنجم مین اس کتاب مین آگے آوینگی انشاء اللہ تعالی اور دلیل
امام اعظم کی حنفیہ اس مسئلہ مین یہ حدیثین پیش کرتے ہین پہلی حدیث مسند[1] امام
اعظم مین ہے کہ روایت کی ابو حنیفہ نے ہیثم سے انہون نے عکرمہ سے انہون نے ابن
عباس سے کہ رخصت دی تھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قیمت مین کتے شکاری کی **ف**
کہا شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر[2] مین کہ سند اس حدیث کی جید ہے اسواسطے کہ ہیثم نے ذکر
کیا اسکو ابن حبان نے ثقات مین جواب اسکا یہ ہے کہ اس سند کی حدیثون کی سند جید
ٹھیرانا اور اسکی حدیثون کے راویون کو ثقہ کہنا ایسا ہے جیسا کہ کوئی شخص موضوع یعنے
بناوٹی حدیثون کی اسناد مین بعض راوی ثقہ دیکھکر یہ کہدے کہ سند انکی جید ہے اور
راوی انکے ثقہ ہین اور یہ حدیثین لائق عمل کے ہین کیونکہ اس سند کی حدیثین چار وجہ
سے قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنیکے نہین ہین وجہ **اول** یہ ہے کہ اس سند کو امام
اعظم کی جمع کی ہوئی کہنا محض کذب ہے اسلیے کہ اس سند کو محمود بن محمد خوارزمی نے امام
اعظم کے وفات پانے سے بعد پانچسو چوبیس ۵۲۴ برس کے تالیف کیا ہے اور اسکو امام اعظم کے
نام پر لگا دیا ہے اور سلسلہ اسکی اسناد کا محمود بن محمد خوارزمی سے لیکر امام اعظم تک
پانچسو چوبیس برس کے فاصلہ تک کا بالکل ہنا رد ہے کیونکہ امام اعظم سنہ ایکسو پچاس ہجری

[1] یہ عبارت مسند امام اعظم چھاپہ پنجابی کے صفحہ ۱۶۷ مین ہے
[2] یہ مضمون فتح القدیر چھاپہ نولکشور کے جلد ۳ کے صفحہ ۱۴۲ مین ہے

تین سو بہان سو رحلت فرمائے ہیں چنانچہ کہا ابن حجر نے تقریب التہذیب میں النعمان
ابن ثابت الکوفی ابو حنیفۃ الامام یقال اصلہ من فارس ویقال مولی
بنی تیم فقیہ مشہور من السادسۃ مات سنۃ خمسین ومائۃ علی الصحیح
ولہ سبعون سنۃ ترجمہ یعنے نعمان بیٹا ثابت کا کوفے کے رہنیوالے امام ابوحنیفہ
کوئی کہتا ہے کہ اصل ان کی فارسی ہیں اور کوئی کہتا ہے کہ بنی تیم کے آزاد کردہ غلام ہیں
یہ فقیہ مشہور ہیں چھٹے طبقے سے صحیح مذہب یہ ہے کہ ۱۵۰؁ ایک سو پچاس ہجری میں فوت ہوئے
ہیں اور انکی عمر ستر برس کی ہوئی اور مسند خوارزمی مشہور مسند امام اعظم سنہ چھ سو چوہتر ہجری
میں رائج ہوئی ہے چنانچہ کہا شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے بستان المحدثین میں
کہ مسند امام اعظم کہ بالفعل مشہور است تالیف قاضی القضاۃ ابو المؤید محمد بن محمود بن محمد
الخوارزمی است کہ در سنہ ششصد وہفتاد وچہار آن را رائج ساختہ انتہے اب غور کیجیے کہ
جس حدیث میں سے فقط ایک ہی راوی چھوٹا ہوا ہو وہ حدیث تو مرسل یعنے ضعیف کہلاتی
ہے اور لائق اعتبار اور حجت پکڑنیکے ہوتی ہے نہیں بھلا جس کتاب کی حدیثوں کے پانچ
سو چوبیس برس کے عرصہ کے راویوں کا پتہ ہی ندارد ہو اس کتاب کی حدیثوں کا کیا ہی
ٹھکانا ہے اور ہماری دانست میں حنفیہ نے مسند خوارزمی مشہور مسند امام اعظم کو اپنے دل
کی تسکین کیلیے امام اعظم کے نام پر اسلیے نسبت کر دیا ہے تاکہ امام مالک اور امام شافعی
اور امام احمد بن حنبل کیطرح یہ بھی حدیث کی جمع کرنیوالے لوگوں میں شمار کیے جاویں۔
نقل مشہور ہے ٭ پیران نمے پرند مریدان می پرانند ٭ امام اعظم کو تو بجز سترہ روایتوں
کے اور کوئی روایت ہی نہیں ملی تھی چنانچہ عبد الرحمن بن محمد بن خلدون حضرمی نے
کتاب تاریخ عبر دیوان المبتدا والخبر فی ایام العرب والعجم والبربر میں لکھا ہے
اعلم ان الائمۃ المجتہدین تفاوتوا فی الاکثار من ہذہ الصناعۃ والاقلال
فابو حنیفۃ یقال بلغت روایتہ الی سبعۃ عشر حدیثا او نحوہا ومالک

۱ یہ عبارت تقریب التہذیب مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۳۶۲ میں ہے
۲ یہ عبارت بستان المحدثین چھاپہ [illegible] کے صفحہ ۲۴ میں ہے
۳ یہ عبارت اس کتاب کی جلد [illegible] مطبوعہ [illegible] کے صفحہ [illegible] میں اور یہ کتاب بہت معتبر [illegible] ہے اور اسکے [illegible] نقلی نسخہ [illegible] سرکاری کتب خانہ میں بھی موجود ہے جس کا جی چاہے عبارت ان میں سے دیکھ لیوے ۱۲

اِنَّمَا صَحَّ عِنْدَہٗ مَا فِیْ کِتَابِ الْمُوَطَّا وَغَایَتُھَا ثَلٰثُ مِائَۃِ حَدِیْثٍ وَنَحْوُھَا وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِیْ مُسْنَدِہٖ خَمْسُوْنَ اَلْفَ حَدِیْثٍ وَلِکُلٍّ مَا اَدَّاہُ اِجْتِھَادُہٗ ترجمہ یعنی تو جان رے کہ ائمہ مجتہدین حدیث کی قلت و کثرت مین متفاوت تھے کہتے ہین کہ امام ابو حنیفہ کی روایتین حدیث کی سترہ ہوئی ہین یا اسکی مثل اور مالک کے نزدیک وہی حدیثین صحت کو پہونچی ہین جو موطا مین ہین اور وہ نہایت تین سو ہین یا مثل اسکی اور احمد بن حنبل کے مسند مین پچاس ہزار حدیثین ہین اور ہر ایک کے لیے اسقدر حدیثین ہین جو انکے اجتہاد نے سمجھ پہونچائی ہین انتہے اسیوطی محدثین کے دفتر مین ابو حنیفہ کا کہین نام بہی نہین اور کتب صحاح ستہ مین انکی روایتہ کا کہین نشان بہی لیکن یہ جو بعض حنفیہ نے لکھا ہی کہ امام اعظم کے پاس کئی صندوق حدیث کی کتابون کے تہے اور یہی لکھا ہی کہ امام اعظم نے تین سو مشائخ سے سماع حدیث کی کی ہے اور انکے سند کی روایت پانچ آدمیون نے ان سے کی ہے اور سب امام اعظم کے استاد علم کے چار ہزار آدمی ہین یہ تو حنفیہ کی خانہ ساز باتین ہین انکو کوئی نہین مانتا اور ایسی بناوٹی دل سے تراشی ہوئی باتون کو سچا کوئی نہین جانتا بلکہ حق گو بعض حنفیہ بہی ایسی باتون کی قائل نہین اور اپنے حنفیون بہائیون کی ایجاد انکو سمجھتے ہین اور بیان اسکا اس کتاب کے تیرہوین مغالطے کے جواب مین آگے آویگا انشاءاللہ تعالی غرضکہ سند خوارزمی مشہور مسند امام اعظم کو امام اعظم کیطرف نسبت کرنا ایسا ہی جیسا کہ کہا ہی شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے بستان المحدثین مین پس این مسند را نسبت بحضرت امام کردن ازان باب ست کہ مسند ابی بکر ا مثلا از مسند امام احمد نسبت بحضرت ابو بکر صدیق نمائیم و از تصانیف الیشان انگاریم دوم مسند خوارزمی مشہور مسند امام اعظم طبقہ رابعہ کی کتاب ہے جیسا کہ کہا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حجۃ اللہ البالغہ مین کہ مسند خوارزمی کتاب طبقہ رابعہ کی ہے اور شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے عجالہ نافعہ مین و طبقہ احادیثے کہ

سوا یہ عبارت بستان المحدثین کی ہے ۴ صفحہ میں ہے

یہ عبارت حجۃ اللہ البالغہ کی ہے ۱۵۲ صفحہ میں

یہ عبارت عجالہ نافعہ کی ہے ۵ صفحہ میں ہے ۱۲

کہ نام ونشان آنہا در قرون سابقہ معلوم نبود ومتاخران آنرا رعایت کردہ اند پس حال
آنہا از دو شق خالی نیست یا سلف تفحص کردند وآنہا را اصلے نیافتہ اند مشغول بروایت
آنہا میشدند یا یافتند ودران قدحی وعلتے دیدند کہ باعث شد ہمہ آنہا نرا بر ترک روایت
آنہا وعلی کل تقدیر این احادیث قابل اعتماد نیستند کہ در اثبات عقیدہ یا عملے بآنہا تمسک
کردہ شود انتہے اور کہا شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ مین حدیثین طبقہ رابعہ
کی جو اچہی سی اچہی ہین ضعیف محتمل ہین اور جو بری سے بری ہین وہ موضوع یا مقلوب سخت
انکار کی گئی ہین اور مادہ کتاب موضوعات ابن جوزی کا اسی طبقہ کی حدیثین ہین انتہی
سوم حدیث مسند خوارزمی مشہور مسند امام اعظم کی بسبب انقطاع پانچسو چہبیس برس
کے راویون کے فاصلے کے مردود سمجہی جاوے گی اسلیے کہ حدیث بلا اسناد جسکے مبدا
سند مین سقوط وانقطاع ہو معلق کہلاتی ہے اور وہ ضعیف اور مردود شمار کی جاتی ہے
اور بیان اسکا مسئلہ نود ویکم مین آگے آویگا انشاء اللہ تعالی پس ایسی کتاب کی حدیثونکو
شیخین کی حدیثون سی مقابلہ کرانا بلکہ شیخین کی حدیثون سے بہی انکو مقدم سمجہنا بجز
تعصب مذہبی کے اور کیا سمجہا جاویگا ❊ پس ایسی چاہیے شاباش ایسی چاہیے ❊ مقلدونکو
گو خواہ کوئی کتنا ہی قرآن اور حدیثین سناوی اور دکہلاوی یہ حضرات تو اپنے مذہب کا
خلاف کبہی نہین کرینگے اور قرآن اور حدیث پر کبہی نہ چلینگے اور یہ وہ بات ہی کہ دین جائی
پر مذہب نہ جائی دوسری حدیث ترمذی مین روایت ہی ابہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
کہ کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیمت سی کتے کی مگر کتے شکاری کی جواب
اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہی اسلیے کہ کہا ترمذی نے یہ حدیث اسوجہ سی نہین ہے صحیح اور
ابو المہزم یعنے جو کہ اسحدیث کی راویون مین سے ہی نام اسکا یزید بن سفیان ہی اور کلام کی ہی
اسمین شعبہ بن حجاج نے اور تقریب التہذیب مین لکہا ہی کہ ابو المہزم تمیمی بصری کہ نام
اسکا یزید اور کہا گیا ہے عبد الرحمن بن سفیان متروک ہی تیسرے طبقہ سے تیسری حدیث

نسائی مین روایت ہی ابی الزبیر سے اسنے نقل کی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بیع کتے کی سے اور بلی کی سے مگر کتے شکاری
کی جواب اسکا دو طرح پر ہے اول یہ کہ یہ حدیث صحیح نہین اسلیے کہ اسحدیث کی راویون
مین سے حجاج بن محمد اور حماد بن سلمہ یہ دونو راوی ثقہ تو ہین لیکن اخیر عمر مین حافظہ انکا
کا خلط ملط ہوگیا تہا اسیطرح لکہا ہے تقریب التہذیب مین اور کہا ابو عبد الرحمن
نسائی نے اسحدیث کی اخیر مین کہ (یہ حدیث منکر ہے اور کہا ترمذی نے اور کہ یہ جو روایت
کی گئی ہے جابر سے نقل کی اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی (یعنے جو حدیث کہ ابو ہریرہ
کی روایت سے اوپر مذکور ہوئی) اسناد اسکی صحیح نہین دوم یہ حدیث مخالف ہے جابر ہی
کی اسحدیث صحیح کے جو کہ مسلم مین روایت ہے ابی الزبیر سے کہ کہا اسنے پوچھا مینے جابر
سے مول لینے بلی اور کتے کی سے پس کہا جابر نے جہڑکا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے *
چوتھی حدیث دارقطنی مین روایت ہے ابی الزبیر سے نقل کی اسنے جابر رضی اللہ
تعالی عنہ سے کہ کہا منع کیا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قیمت سے بلی کے اور کتے کے مگر شکاری
کتے کی جواب اسکا تین طرح پر ہے اول یہ کہ حدیث ضعیف ہے اسلیے کہ اسحدیث کے
راویون مین ایک تو حماد بن سلمہ ہے اور حال اسکا اوپر کی حدیث مین گذر چکا اور دوسرا سوید
بن عمرو ہے اور تقریب التہذیب مین لکہا ہی کہ سوید بن عمرو کلبی ابو الولید کوفی عابد
ہے اسکے حق مین ابن حبان نے بہت برا کلمہ کہا ہے دوم یہ حدیث بہی مخالف ہے صحیح مسلم
کی اسحدیث کی جو کہ جابر ہی کی روایت سے اوپر مذکور ہوئی سوم دارقطنی کہ جسکی یہ حدیث
ہے طبقہ ثالثہ کی کتاب ہے اور کتاب طبقہ ثالثہ مخالف حدیث صحیح کے ہرگز قابل اعتبار اور
لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی چنانچہ شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ عجالہ نافعہ مین فرماتے
مین و طبقہ ثالثہ احادیثی کہ جماعت از علما متقدمین بر زمان بخاری و مسلم یا معاصرین آنہا
یا لاحقین آنہا در تصانیف خود روایت کردہ اند التزام صحت ننمودہ و کتب آنہا در شہرت

ف ١ عبارت نسائی کی چہاپہ دہلی ... صفحہ ٢٠٢ مین
ف ٢ عبارت تقریب التہذیب کی ... مطبع فاروقی دہلی ... صفحہ ٦٥ مین
ف ٣ عبارت ... صفحہ ١٠٦ مین
ف ٤ عبارت ... صفحہ ١٣ مین
ف ٥ عبارت ... صفحہ ٣٢ مین
ف ٦ عبارت تقریب التہذیب کی ... صفحہ ١٥٢ مین
ف ٧ عبارت عجالہ نافعہ کی ... صفحہ ١٢ مین

وقبول در مرتبه طبقه اولی وثانیه نرسید هرچند مصنفین آن کتب موصوف بودند به تبحر در
علوم حدیث و وثوق وعدالت وضبط و احادیث صحیح وحسن وضعیف بلکه متهم بالوضع نیز
درآن کتب یافته میشود ورجال آن کتب بعضی موصوف بعدالت اند وبعضی مجهول و اکثر آن
حدیث معمول به نزد فقهاء نشده اند بلکه اجماع برخلاف آنها منعقد گشته انتهی **پانچوین**
حدیث **بیہقی** نے روایت کی ہے حسن بن ابی جعفر سے نقل کی اوس نے ابی الزبیر سے اس
نے جابر سے اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کو (یعنے جو کہ دارقطنی کے روایت سے
اوپر گذری) **جواب** اسکا بھی تین طرح سے ہے **اول** یہ کہ کہا سید محمد مرتضی حسینی حنفی
نے **عقود الجواہر المنیفہ** مین کہ اس حدیث کا راوی حسن بن ابی جعفر نہین ہے قوی اور
تقریب التہذیب مین لکھا ہے کہ حسن بن ابی جعفر جعفری بصری ضعیف الحدیث
ہے **دوم** یہ حدیث بھی مخالف ہے جابر ہی کی اس حدیث صحیح کے جو کہ مسلم کی روایت سے
اوپر مذکور ہوئی **سوم** بیہقی کی جسکی یہ حدیث ہے کتاب طبقہ ثالثہ کی ہے اور حدیث کتاب
طبقہ ثالثہ کی مخالف حدیث صحیح کے قابل اعتبار اور لائق حجت کے نہین ہوتی اور بیان
اسکا اوپر گذرا اسیواسطے کہا علامہ محمد نے **زرقانی شرح موطا** امام مالک مین کہ
حدیث جابر کی شکاری کتے کی بیع کے جائز ہونے مین جو آئی ہے سو ضعیف ہے ساتھ اتفاق
ائمہ حدیث کی انتہے **چھٹی** حدیث **طحاوی** نے روایت کی ہے عمرو بن شعیب سے اس نے روایت
کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص نے حکم کیا ایک شکاری
کتے کے قاتل پر چالیس روپئے کا اور کھیت کے کتے پر ایک مینڈھے کا **جواب** اسکا تین طرح
سے ہے **اول** یہ کہ یہ روایت موقوف ہے اور روایت موقوف مقابل مین مرفوع حدیثون کے لائق
حجت پکڑنے کے نہین ہوتی اور دلائل اسکے اس کتاب مین پہلے گذرے **دوم**
یہ کہ اسکے راویون مین ابن جریج راوی ضعیف ہے اسلیے کہ **تقریب التہذیب**
مین لکھا ہے کہ عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج اموی چھٹے طبقے سے مدلس ہے اور مرسل

روائتیں بیان کیا کرتا تھا **سوم** یہ کہ طحاوی کتاب طبقہ ثالثہ کی ہے اور روایت طبقہ ثالثہ کی کتاب کے مقابل روایت صحیح کے قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے نہیں ہوتی اور بیان اسکا قریب گزرا **راقم** کہتا ہے کہ حنفیہ نے کتے اور بلی کی بیع کے جائز کرنیکے لیے اور اپنے مذہب کے بنانے اور بخاری اور مسلم وغیرہ صحیح صحیح حدیثوں کے باطل کرنے کے واسطے زور تو بہت ہی لگایا لیکن آخر کار کسی سے کچھ بن آیا اسلیے کہ اس باب مین حنفیہ جتنی حدیثین لائے ہین ان سب حدیثوں سے شکاری کتے کی بیع کا جائز ہونا ثابت ہوتا ہے نہ یہ کہ ہر قسم کے کتے کی بیع جائز ہوئی اُن سے ثابت ہوا اور عجوبہ بات یہ ہے کہ ان مین سے بھی کوئی حدیث ثابت نہین ہے سب ضعیف اور واہی ہی ہین چنانچہ بیان انکا اوپر گذرا پس اسی سبب سے **شیخ ابن الہمام** رئیس حنفیہ کہ جس نے تائید مذہب حنفی کی اپنے اوپر لازم و واجب سمجھ لی ہوئی تھی اور جہانتک اس سے ہو سکتا تھا حنفی مذہب کے بنانے اور صحیح صحیح حدیثوں کے باطل کرنیکے واسطے روایات غیر صحیحہ اور واہیہ سے حجت پکڑ کر حیلہ سازیاں کیا کرتا تھا وہ بھی اس مقدمہ مین لاچار ہو کر **فتح القدیر** مین لکھہ گیا ہے کہ احادیث صحیحہ مین اسکا استثنا مذکور نہین اور کہا امام نووی نے **شرح صحیح مسلم** مین کہ جو حدیثین کہ شکاری کتے کی بیع کے جائز ہونے مین وارد ہوئی ہین بالاتفاق ضعیف ہین ذکر کیا ہے مینے ان کو شرح مہذب مین بیچ باب بائخوربعہ کے

۴ عبارت فتح القدیر چھاپہ نولکشوری کے جلد ۳ صفحہ ۱۰۹ مین ہے **۵** عبارت نووی کی صحیح مسلم چھاپہ نولکشوری کے جلد دوم کے صفحہ ۲۰ مین ہے **۶** عبارت فتاوی قاضیخان چھاپہ نولکشوری کے جلد دوسری کے صفحہ ۳۲۳ مین اور فتاوی عالمگیری چھاپہ دہلی کے جلد ۳ کے صفحہ ۱۲ مین ہے

مسئلہ تصدت و یکم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے یہ ہے جو کہ **فتاوے قاضیخان** اور **فتاوے عالمگیری** مین لکھا ہے بَیۡعُ السِّنَّوۡرِ وَالسِّبَاعِ وَالۡوَحۡشِ وَالطَّیۡرِ جَائِزٌ عِنۡدَنَا مُعَلَّمًا کَانَ اَوۡ لَمۡ یَکُنۡ یعنے بیچنا بلی اور

درندے وحشی اور جانور کا جائز ہے نزدیک ہمارے سکھایا ہوا ہو یا بے سکھایا ہوا ✣

فائدہ یہ عبارت دلیل ہے حنفیہ کی اسپر کہ بلی کا بیچنا امام اعظم کے نزدیک جائز ہے سو امام اعظم نے خلاف کیا ہے اس مسئلے مین حدیث کا عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ فَقَالَ زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ روایت ہے ابی الزبیر سے کہا پوچھا مینے جابر سے مول لینے سے بلی اور کتے کے پس کہا جابر نے جھڑکا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **فائدہ** کتے اور بلی کی بیع کے جائز ہونے مین دلیل امام اعظم کی جو کہ حدیثین غیر صحیحہ اور واہیہ حنفیہ لائے ہین وہ سب حدیثین بھی اور انکو جواب بھی مسئلہ شصتم مین قریب مذکور ہوئی یہان حاجت انکی نقل کرنے کی نہین جسکو دیکھنا منظور ہو وہان سے دیکھ لے

مسئلہ شصت و دوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف ہے پیغمبر ص کی حدیث کی یہ ہے جو کہ در المختار مین لکھا ہے بِخِلَافِ الشَّاةِ الْمُصَرَّاةِ فَلَا يَرُدُّهَا مَعَ لَبَنِهَا أَوْ صَاعِ تَمْرٍ بَلْ يَرْجِعُ بِالنُّقْصَانِ یعنی بخلاف بکری بندکی گئی کے پس نہ واپس کرے خریدار اسکو ساتھ دودھ اسکے کے یا ساتھ ایک صاع کہجورون کے بلکہ لیوے اسکو کم قیمت کر کے **فائدہ** اس مسئلے مین امام اعظم اور امام محمد نے جن احادیث کا خلاف کیا ہے وہ حدیثین قریب آوینگی اور ان مین فرمایا ہے پیغمبر نے کہ اونٹنی اور بکری کے تھن مین نہ جمع رکھو دودہ گاہک کے دکہلانے کیواسطے سو جو ان کو مول لیوے وہ بعد دوہنے کے دو کام مین مختار ہے خواہ رکھے خواہ پھیر دیوے تین سیر کہجور عوض دودہ کے ساتھ دیکر سو کہا امام اعظم اور امام محمد انکے شاگرد نے کہ مخالفت کی جلدی اس حدیث کی اور اس اونٹنی یا بکری کو مشتری واپس نہ دیوے بلکہ اسکی قیمت مقررہ سے کچھ کم کر دیوے اور اس حدیث کی مخالفت کرنیکی وجہ انکی یہ ہے کہ انکے نزدیک یہ حدیث مخالف انکی اصول

کے ہی چنانچہ رد المحتار شرح در المختار مین لکھا ہی ولم یاخذ ابو حنیفۃ ومحمد
بہ لانہ خبر مخالف للاصول ترجمہ یعنے اور نہین لیا (یعنے نہین عمل کیا) ابو حنیفہ
اور محمد نے ساتھہ اس حدیث کی اسلیے کہ وہ حدیث مخالف ہی اصول کی **فائدہ** اسحدیث
سے معلوم ہوا کہ جو حدیث کہ حنفیہ کے اصول کے موافق ہو اسکو تو حنفیہ مانتے ہین اور جو انکے
اصول کے خلاف ہو اسکو لغو اور مردود جانتے ہین لیکن تعجب ہے کہ اپنے مونہہ سے میان مٹھو
لوگ بہی پیغمبر سے محبت اور انکی حدیث پہ چلنے کا دعوی کرتے ہین اور اپنے آپ کو سنت جماعت
امت محمدی کہلاتے ہین اور اپنی پناہ مین رکہے ایسے مذہب سے ان لوگون کو تو پیغمبرؐ سے
کچہہ بہی محبت نہین بلکہ یہ لوگ تو پیغمبرؐ کے صاف صاف دشمن ہین اور اپنے آپ کو سنت
جماعت امت محمدی کہلانیکا انکا زبانی جہوٹا دعوی ہے اگر انکو پیغمبر صلعم سے محبت
ہوتی تو پیغمبر صلعم کی حدیث کو اپنے امام کے قول اور اصول کے خلاف ہونیکی جہت سے کبہی
ترک نکرتے اور اپنے آپکو جہنم کیطرف لے جانیکی راہ کو کبہی صاف نکرتے اسلیے کہ فرمایا اللہ
تعالی نے وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَمْرًا أَنْ يَكُوْنَ
لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِيْنًا
یعنے اور نہین لائق ہے واسطے کسی مرد مسلمان کے اور نہ عورت مسلمان کے جسوقت کہ
مقرر کری خدا اور رسول اسکا کوئی کام یہ کہ ہو واسطے انکے اختیار کام اپنے سے اور جو کوئی نافرمانی
کری اللہ کی اور رسول اسکے کی پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی ظاہر سو جاننا چاہیے کہ مسئلہ
مذکور مین امام اعظم اور انکے شاگرد امام محمد نے خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا پہلی
حدیث عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدُ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا
إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ترجمہ روایت ہے
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ نہ تہن مین جمع

رکہو دودہ اونٹنی اور بکری کے گاہک کے دکہانیکو سو جو ان کو مول لیوے وہ بعد دوہنے
کے دو کام مین مختار ہی خواہ رکہے خواہ پہیر دیوے اسکو ایک صاع کہجور اعوض اسکے دودہ
کے ساتہہ دیکر روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **دوسری حدیث بخاری**[۱۰]
مین روایت ہی ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُحَفَّلَةً فَرَدَّهَا
فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَزَادَ الْإِسْمَاعِيلِيُّ مِنْ تَمْرٍ یعنے جو مول لیوی
بکری ہتہن مین دودہ بہرے کو بس پہیر دے اسکے ساتھہ ایک صاع یعنے عوض اسکے دودہ
کے اور زیادہ کیا اس حدیث مین اسمٰعیلی نے کہجور سے **فائدہ** دغاباز لوگ کئی دن
کا دودہ گای بکری کا بند رکہتے ہین تا مول لینیوالا دہوکے سی مول لیوی سو فرمایا کہ بعد
لینے کی اسکو اختیار ہے خواہ رکہے خواہ پہیر دے ایک صاع کہجور دودہ کی عوض بدلہ دیکر
کہا **ترمذی**[۱۱] نے کہ اس باب مین انس اور ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے بہی
روایت ہی اور اسیپر عمل ہی ہمارے اصحاب کا کہ انہین مین سے ہین امام شافعی اور
امام احمد اور اسحاق اور کہا امام **نووی**[۱۲] نے کہ یہی مذہب ہے ہمارا اور اسکے قائل ہین
امام مالک اور لیث اور ابن ابی لیلے اور ابو یوسف اور ابو ثور اور فقیہ محدث اور یہ بات
صحیح موافق سنت کی ہے اور کہا جمہور علمائے اسکی مخالفت کرنیوالونکے جواب مین کہ
جب کوئی بات سنت سی ثابت ہوجاوی تو نہ رد کیا جاوے اسکو ساتہہ عقل کے انتہے مختصرا

مسئلہ بست و سوم

امدا ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کی یہ ہے جو کہ **ہدایہ**[۱۳]
اور **شرح وقایہ** اور **کنز الدقائق** اور **رد المحتار شرح در المختار** اور **فتاوی**
عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے اِذَا قَالَ الْمَوْلٰی لِمَمْلُوْکِہٖ اِذَا مِتُّ فَاَنْتَ
حُرٌّ عَنْ دُبُرٍ مِنِّیْ اَوْ اَنْتَ مُدَبَّرٌ اَوْ قَدْ دَبَّرْتُکَ فَقَدْ صَارَ مُدَبَّرًا ثُمَّ لَا یَجُوْزُ بَیْعُہٗ
یعنے جب مولی نے اپنے مملوک سی کہا جب مرجاؤن مین تو تو آزاد ہے بعد میرے یا تو مدبر ہے

[۱۰] یہ حدیث بخاری کی چھاپہ احمدی کے پارہ ۹ کے صفحہ ۴۰۷ مین ہے
[۱۱] ترمذی چھاپہ دہلی کے صفحہ ۲۲۴ مین ہے
[۱۲] یہ مضمون صحیح مسلم [illegible] شرح نووی چھاپہ مطبع الکتاب کے جلد دوسرے کے صفحہ ۵ مین ہے
[۱۳] یہ عبارت ہدایہ مترجم فارسی چھاپہ لکہنؤ کے جلد دوسرے کے صفحہ ۴۰۴ مین اور شرح وقایہ چھاپہ [illegible] کے صفحہ ۲۴۳ مین اور کنز الدقائق کلان چھاپہ لکہنؤ کے صفحہ ۱۴۷ مین اور رد المحتار شرح در المختار چھاپہ دہلی کے جلد ۳ صفحہ ۲۲ مین اور فتاوی عالمگیری چھاپہ دہلی کے جلد دوسرے کے صفحہ ۱۰ مین ہے

یا مینے بیچا کو مدبر کیا پس ہوا وہ مدبر یہ ہے نہیں جائز ہے بیع اسکی **فائدہ** مدبر اسکو کہتے ہین

جسکو کہے مولا اسکا کہ مرنیکے بعد تو آزاد ہے مذہب امام اعظم کا یہی ہے کہ مدبر کی بیع جائز

نہیں سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ

تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ غَيْرُهٗ فَبَلَغَ النَّبِيَّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ

دِرْهَمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيُّ

بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ ثُمَّ

قَالَ ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ

عَنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِي قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَقُولُ فَبَيْنَ يَدَيْكَ

وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ **ترجمہ** روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہ ایک شخص

نے انصار مین سے مدبر کیا غلام کو اور نہ تھا اسکے پاس کچھ مال سوا اس غلام کے پس پہونچی

یہ خبر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا کون شخص ہے کہ خریدے اسکو مجھہ سے پس خریدا اسکو

نعیم بن نحام نے بدلے آٹھہ سو درہم کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور مسلم

کی ایک روایت مین یون ہے پس خریدا اسکو نعیم بن عبد اللہ عدوی نے آٹھہ سو درہم کو پس

لایا نعیم آٹھہ سو درہم روبرو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس دیے حضرت نے وہ درہم اس شخص کو

پہر فرمایا خرچ کر پہلے اپنی جان پر پس ثواب حاصل کر بسبب اسکے پہر اگر بچ رہے کچھ پس خرچ

کر اپنے اہل و عیال پر پس اگر بچ رہے اہل و عیال تیرے سے کچھ پس واسطے ناتے دارون

تیرے کے ہے پہر اگر بچ رہے ناتے دارون تیرے سے کچھ پس اسطرح اور اسطرح کہتا ہے راوی

یعنے تفسیر کرتا ہے اسطرح اور اس طرح کی کہ خرچ کر آگے اپنے اور داہنے اپنے اور بائین

اپنے یعنے دے سائلون کو کہ آگے اور داہنے اور بائین تیرے جمع ہون **ف** کہا شوکانی

نے نیل الاوطار مین کہ کہا نووی نے کہ مذہب جمہور علماء کا یہ ہے کہ نہین جائز ہے بیع مدبر

ف ۱ یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب النفقات الخ فصل اول مین ہے

ف ۲ یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد پانچ کے صفحہ ۲۴۲ مین ہے

کی کسی طرح سے بھی اور یہ حدیث ان کی رد مین ہے اور مطلق حاجت کے لیے جائز ہے بیع مدبر کی
نزدیک عطا اور ہادی اور قاسم اور مؤید باللہ اور ابو طالب کے اور اسی بات کی طرف میل کی ہے
ابن دقیق العید نے اور کہا کہ جو کوئی منع کرے مطلق مدبر کی بیع کو یہ حدیث اس پر حجت ہے ؛

مسئلہ شصت و چہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی پانچ حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ **شرح وقایہ**
اور **کنز الدقائق** اور **رد المحتار** اور **فتاوی عالمگیری** اور **فتاوے**
قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے إِذَا حَصَلَ الْإِيجَابُ وَالْقَبُولُ
لَزِمَ الْبَيْعُ وَلَا خِيَارَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَّا مِنْ عَيْبٍ أَوْ عَدَمِ رُؤْيَةٍ **ترجمہ**
یعنے جب ایجاب وقبول دونو پائے گئے تو بیع لازم ہوگئی اب کسی کو اختیار نہین مگر (خریدی
ہوئی چیز مین) اگر کچھ عیب نکل آوے یا اسکو دیکھا نہ ہو تو بیع ٹوٹ سکتی ہے اور یہ مذہب
امام اعظم کا ہے سو امام **اعظم** نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے ان پانچ حدیثون کا **پہلی**
حدیث **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا
بَيْعَ الْخِيَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا فرمایا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچنے والا اور مول لینے والا ہر ایک ان مین سے اختیار رکھتا
ہے اوپر صاحب اپنے کے (یعنے اسکا کہ ثابت رکھے بیع کو یا فسخ کرے) جبتک کہ جدے نہ
ہون مگر بیع خیار مین (یعنے جس بیع مین شرط کی ہوگی کہ اختیار ہے مجھے چاہونگا رکھونگا
اس چیز کو اور چاہون گا نہ رکھون گا تو اس مین باوجود جدے ہونیکے اختیار باقی رہتا ہے)
روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **دوسری** حدیث **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ
مِنْ بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَإِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ

فَاِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ اور روایت ہی اسی سے
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت خرید و فروخت کرین بائع اور مشتری پس
ہر ایک ان مین سی اختیار رکھتا ہی اپنی بیع مین جب تک کہ نہ جدی ہووین یا ہو بیع انکی
بہ شرط خیار کے پس جسوقت کہ ہوگی بیع انکی بہ شرط خیار کے پس تحقیق وجب ہوا اختیار روایت
کیا اس حدیث کو مسلم نے تیسری حدیث وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَخْتَارَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَسَنٌ صَحِيْحٌ ترجمہ اور روایت ہی اسی سی کہا سنا مینے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بائع اور مشتری ساتھہ اختیار کے ہین جب تک کہ نہ جدی ہون
مگر یہ کہ شرط کرین اختیار کی اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے چوتھی حدیث
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْبَائِعُ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَفْقَةَ
خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُّفَارِقَهٗ خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَقِيْلَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ الْجَارُوْدِ وَفِيْ
رِوَايَةٍ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا مِنْ مَّكَانِهِمَا ترجمہ روایت ہی عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالی
عنہ سے نقل کی اس نے اپنے باپ سے اس نے اسکے دادا سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بیچنے والے اور خریدنے والے مختار ہین پھیرنے کے جبتک کہ جدی ہون مگر
یہ کہ ہو بیع خیار اور حلال نہین اسکو کہ جدا ہو اس سی خوف سی اسکے کہ پھیر دی اسکو روایت
کیا اس حدیث کو احمد اور ابوداود اور ترمذی اور النسائی اور دارقطنی اور ابن خزیمہ اور
ابن جارود نے اور ایک روایت مین جب تک کہ جدی ہون جگہہ سی اپنے فائدہ کہا
ترمذی نے یہ حدیث حسن ہی پانچوین حدیث عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا

فَاِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا بُوْرِکَ لَھُمَا فِیْ بَیْعِھِمَا وَاِنْ کَتَمَا وَکَذَبَا مُحِقَتْ بَرَکَةُ بَیْعِھِمَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ترجمہ روایت ہی حکیم بن حزام رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بائع اور مشتری ساتھ خیار کے ہین جب تک کہ نہ جدی ہون اور اگر سچ کہین بائع اور مشتری یعنے بیچ صفت بیع اور ثمن اسکے کے اور بیان کیے عیب بیع اور ثمن کے برکت دی جاتی ہے واسطے ان دونو کے بیچ معاملہ بیچنے کہونچنے انکے کے اور اگر چہپایا عیب اور جہوٹ بولے دور کیجاتی ہے برکت انکی بیچنے کہونچنے کی روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے

مسئلہ شصت و پنجم

اور ایک مسئلہ امام اعظم[رح] کا مخالف پیغمبر صلعم کی تین حدیثون کے یہہ ہی جو کہ ہدایہ اور کنز الدقائق وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے مَنْ بَاعَ ثَمَرَةً لَمْ یَبْدُ صَلَاحُھَا اَوْ قَدْ بَدَا جَازَ الْبَیْعُ یعنے جو شخص کہ بیچے پہل کہ نہین ظاہر پختگی اسکی یا ظاہر ہو پختگی اسکی جائز ہے بیع اوسکی اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے ان تین حدیثون کا پہلی حدیث عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُھَا نَھَی الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَکَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاحِھَا قَالَ حَتّٰی تَذْھَبَ عَاھَتُہٗ ترجمہ روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیع سے میوی کی جبتک کہ ظاہر ہو پکنا اسکا منع فرمایا بیچنے اور خریدنے والے کو روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مین ہے کہ جب پوچہے جاتے تہی پکنے سے اسکے فرماتے جب تک کہ جاتی رہے آفت اسکی دوسری حدیث عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

سَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تَزْهُوَ قِيْلَ وَمَا زَهْوُهَا قَالَ تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ ترجمہ روایت ہی انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سی
کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع سے خرما کے جبتک کہ زہو ہووے کسی نے
پوچھا اور کیا ہے زہو ہونا اسکا فرمایا سرخ ہوا اور زرد ہو روایت کیا اس حدیث کو بخاری
اور مسلم نے اور یہ عبارت بخاری کی ہے تیسری حدیث وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَ
الْحَاكِمُ ترجمہ اور روایت ہی اسی سی کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع سی
انگور کے جبتک سیاہ ہوا اور بیع سے غلہ کے جب تک پختہ ہو روایت کیا اس حدیث کو
احمد اور ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان اور حاکم نے۔

مسئلہ شصت و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر ص کی صحیح حدیث کی یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح
وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری اور
فتاوے قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے يَجُوْزُ بَيْعُ الرُّطَبِ
بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ یعنے جائز ہے بیع تر کھجوروں کی ساتھ سوکھی
کھجوروں کے برابر برابر نزدیک امام اعظم کے سوا امام اعظم نے اس مسئلہ میں خلاف
کیا ہی اس حدیث کا عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ اشْتِرَاءِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ فَقَالَ
اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ قَالُوْا نَعَمْ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ ترجمہ روایت ہی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا

۶۵ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الرخصۃ فی العرایا و بیع الاصول والثمار میں ہے
۶۶ کا ترجمہ فارسی ہدایہ کے جلد ۳ صفحہ ۶۵ میں اور شرح وقایہ کے صفحہ ۲۹۰ میں اور کنز الدقائق کے صفحہ ۲۷۶ میں اور رد المحتار چھاپہ دہلی کے جلد ۴ صفحہ ۲۰۲ میں اور فتاوی عالمگیری چھاپہ کلکتہ کے جلد ۳ صفحہ ۲۹۰ میں اور فتاوی قاضیخان چھاپہ دہلی کے جلد ۲ صفحہ ۴۱۲ میں ہے
۶۷ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الربا میں ہے

سنا میںنے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے بیچنے سے تر کھجور کے ساتھہ سوکھی کھجور کے پس فرمایا کیا کم ہوجاتی ہے تر کھجور جب خشک ہوجاوے کہا گیا البتہ پہر منع فرمایا اس سے روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ابن مدینی اور ترمذی اور ابن حبان اور حاکم نے

مسئلہ تصدت و مفتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی دو حدیثون کے ہے جو کہ ہدایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے عَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ وَهٰذَا اِذَا كَانَ يَضُرُّ بِاَهْلِ الْبَلَدِ فَاِنْ كَانَ لَا يَضُرُّ فَلَا بَاْسَ بِهٖ یعنے اناج لیکر بنجارے چلے آتے ہین تو شہر کے باہر جاکر ان سے غلہ خرید کرنا مکروہ ہے جب شہر والونکو ضرر پہونچے اور اگر ضرر نہ پہونچے تو کچہ خوف نہین ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مَا قَوْلُهٗ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُوْنُ لَهٗ سِمْسَارًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ ترجمہ روایت ہے طاؤس سے نقل کی اس نے ابن عباس رضے اللہ عنہما سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ آگے بڑہکر خریدو تاجرون سے اور نہ بیچے واسطے شہری گاون کے رہنے والے کی کہا میںنے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کیا ہے اسکی یہ بات نہ بیچے واسطے شہری گاؤن کے رہنے والے کی کہا نہ ہووے اسکا وہ دلال روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور عبارت بخاری کی ہے دوسری حدیث عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرٰى مِنْهُ فَاِذَا اَتٰى سَيِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ روایت ہے ابو ہریرہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ آگے جا ملو تم قافلے سے
کہ لایا ہو غلہ وغیرہ پھر جو جا ملا اس سے اور خرید اس سے پس جس وقت کہ آوے بازار مین
پس وہ مختار ہے درمیان پھیرنے اور رکھنے کے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے

مسئلہ شصت وہشتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف صحیح حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے يَنْعَقِدُ نِكَاحُ الْحُرَّةِ الْعَاقِلَةِ الْبَالِغَةِ بِرِضَائِهَا وَاِنْ لَمْ يَعْقِدْ عَلَيْهَا وَلِيٌّ بِكْرًا كَانَتْ اَوْ ثَيِّبًا عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ فِيْ ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ ترجمہ یعنے منعقد ہوتا ہے نکاح عورت آزاد عاقلہ بالغہ کا اسکی رضی کے ساتھہ اور اگرچہ اسکا نکاح اسکے ولی نے نہ کیا ہو عورت خواہ باکرہ ہو خواہ ثیبہ ہو امام اعظم اور ابی یوسف کی مذہب مین بیچ ظاہر روایت کی سوا امام اعظم اور انکے شاگرد ابی یوسف نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان پانچ حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَاِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ اَبُوْ عَوَانَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بولی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت نے نکاح کیا بلا اذن اپنے ولی کی تو نکاح اسکا باطل ہے پھر اگر صحبت کی اس نے تو اسکی واسطے مہر ہے اس سبب سے کہ خدمت لی فرج سے اسکے پھر اختلاف کرین ولی تو سلطان ولی ہے اسکا جسکا کوئی ولی نہین روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابو داود اور ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو ابو عوانہ اور ابن حبان اور حاکم نے ف ابو داود اور ترمذی نے فقط

فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ کو تین بار روایت کیا ہے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا یحییٰ بن سعید انصاری اور یحییٰ بن ایوب اور سفیان ثوری اور بہت حافظوں نے ابن جریج سے مانند اسکی دوسری حدیث عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَۃُ الْمَرْاَۃَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْاَۃُ نَفْسَهَا فَاِنَّ الزَّانِیَةَ هِیَ الَّتِیْ تُزَوِّجُ نَفْسَهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کرے عورت کسی عورت کا اور نہ نکاح کرے عورت اپنا اسلیے کہ تحقیق زنا کرنیوالی وہ ہے کہ نکاح کرتی ہے اپنا آپ روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ اور دارقطنی نے اور راوی اسکے معتبر ہین ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اس حدیث کو بیہقی نے بھی روایت کیا ہے کہا ابن کثیر نے کہ صحیح موقوف ہونا اسکا ہے ابوہریرہ پر اور دارقطنی مین ہے کہ جو عورت کہ نکاح اپنا آپ ہی یعنے بدون اذن ولی کی کرتی تھی اسکو ہم زانیہ کہتے تھے اور کہا حافظ (یعنی ابن حجر نے) کہ لایا ہے بیہقی اس حدیث کو ایک طریق سے موقوف اور ایک طریق سے مرفوع تیسری حدیث عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ ترجمہ روایت ہے ابوموسی رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نہین نکاح بغیر ولی کے روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا اس حدیث کو بھی ابن حبان اور حاکم نے اور صحیح کہا ان دونوں نے اور ذکر کیا حاکم نے اس حدیث کو بہت طرق مین اور کہا کہ تحقیق صحیح ہوی ہے روایت بیچ اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیون سے اور وہ یہ ہین حضرت عائشہ اور ام سلمہ اور زینب

حدیث منتقی الاخبار مطبوعہ بلیغ فاروقی دہلی صفحہ ۲۶ مین ہے۔ نیل الاوطار باب لا نکاح الا بولی مطبوعہ مصر جلد ۶ صفحہ ۱۲۵ مین ہے
مشکوٰۃ باب الولی فی النکاح مطبوعہ انصاری دہلی صفحہ ۲۷۰ مین ہے
نیل الاوطار باب لا نکاح الا بولی مطبوعہ مصر جلد ۶ صفحہ ۱۲۵ مین ہے

نبت جحش سے اور ذکر کیا اُس نے اس باب مین تیس صحابہ کا چوتھی حدیث عَنْ عِکْرِمَۃَ بْنِ خَالِدٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ جَمَعَتِ الطَّرِیْقُ رَکْبًا فَجَعَلَتِ امْرَأَۃٌ مِّنْھُنَّ ثَیِّبٌ اَمْرَھَا
بِیَدِ رَجُلٍ غَیْرِ وَلِیٍّ فَاَنْکَحَھَا فَبَلَغَ ذٰلِکَ عُمَرُ فَجَلَدَ النَّاکِحَ وَالْمُنْکِحَ وَرَدَّ نِکَاحَھَا رَوَاہُ
الشَّافِعِیُّ وَالدَّارَقُطْنِیُّ ترجمہ روایت ہے عکرمہ بن خالد رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا اس نے
اکٹھے ہوئے سوار راہ مین پس کیا ایک عورت ثیبہ نے کام اپنا بیچ ہاتھ ایک مرد کے بدون ولی کے
پس نکاح کیا اُس نے پس پہونچی یہ خبر حضرت عمرؓ کو پس کوڑے مارے حضرت عمر نے اس شخص کو جس نے
نکاح کیا اور کوڑے مارے اس شخص کو جسنے بیچ مین ہو کر نکاح کروایا اور توڑ دیا نکاح انکا روایت
کیا اس حدیث کو شافعی اور دارقطنی نے پانچوین حدیث عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ مَا کَانَ اَحَدٌ
مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ فِی النِّکَاحِ بِغَیْرِ وَلِیٍّ مِنْ عَلِیٍّ کَانَ
یَضْرِبُ فِیْہِ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ ترجمہ روایت ہے شعبی سے کہ کہا اس نے نتھا کوئی شخص
اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سے بہت سختی کرنیوالا بیچ نکاح کے بغیر ولی کے حضرت علیؓ سے
تھے حضرت علی مارتے بغیر ولی کے نکاح کرنیوالی کو روایت کیا اس حدیث کو دارقطنی نے **فائدہ**
کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ گئے ہین اسطرف حضرت علیؓ اور حضرت عمرؓ اور ابن عباسؓ اور
ابن عمرؓ اور ابن مسعودؓ اور ابو ہریرہؓ اور عائشہؓ اور حسن بصری اور ابن المسیب اور ابن شبرمہ اور ابن
ابی لیلے اور عترت اور امام احمد اور اسحاق اور شافعی اور اہل علم کہتے ہین کہ نہین جائز ہے
نکاح بغیر ولی کی کہا ابن منذر نے کہ اس باب مین کسی صحابہ سے بہی خلاف اسکا مجھے معلوم
نہین ہوا انتہے اور امام اعظم جو قائل اسکے نہین ہین تو دلیل انکی اس باب مین انکے مقلد
یہ حدیث پیش کرتے ہین جو کہ مسلم مین روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے یہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِھَا مِنْ وَلِیِّھَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاْذَنُ فِیْ
نَفْسِھَا وَاِذْنُھَا صُمَاتُھَا یعنے عورت شوہر دیدہ لائق تر ہے ساتھ نفس اپنے کے اپنے ولی سے
اور کواری طلب اذن کی کیجاوے بیچ ذات اپنی کے اور اذن اسکا چپ رہنا اسکا ہے سو جواب

اسکا دو طرح پر ہی اول یہ کہ اس حدیث سے یہ مراد نہین کہ بدون ولی کی عورت شوہر دیدہ اگر نکاح اپنا آپ ہی کرلی تو جائز ہے بلکہ مراد اس سے یہ ہے کہ نکاح اُسکا ولی بدون اسکی رضا کی نہین کرسکتا ہے دوم عورت کو ولی سے نکاح کا اذن لینے کے باب مین صاف صاف اور صریح صریح حدیثین ہین اور یہ حدیث صریح نہین ہی اور حدیث صریح کے ہوتے ہوئے غیر صریح پر عمل جائز نہین ہوتا اسی طرح لکھا ہی نووی نے شرح صحیح مسلم مین اور شوکانی نے نیل الاوطار مین اور زرقانی نے شرح موطا امام مالک مین۔

مسئلہ شصت و نہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہی جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون میں لکھا ہے اِذَا خَرَجَ اَحَدُ الزَّوْجَيْنِ اِلَيْنَا مِنْ دَارِ الْحَرْبِ مُسْلِمًا وَقَعَتِ الْبَيْنُوْنَةُ بَيْنَهُمَا یعنے اگر کافر مرد یا اسکی عورت مسلمان ہو کر دار الحرب سے دار الاسلام مین آجاوے تو انکا نکاح آپسمین نہین رہتا ٹوٹ جاتا ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہی اس حدیث کا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ رَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْنَتَهٗ زَيْنَبَ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ بَعْدَ سِتِّ سِنِيْنَ بِالنِّكَاحِ الْاَوَّلِ وَلَمْ يُحْدِثْ نِكَاحًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهٗ اَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ ترجمہ روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ پھیری نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب ابی العاص بن ربیع کو چھہ برس کے ساتھہ پہلی نکاح کے اور نہ نکاح نیا کیا اسکا روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو احمد اور حاکم نے

مسئلہ ہفتادم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی چار حدیثون کے یہ ہی جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ

اور کنز الدقائق اور رد المحتار شرح در المختار اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی
قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے اذا کان لرجل امرأتان حرتان
فعلیہ ان تبدل بینھما فی القسم بکرین کانتا او ثیبین او احدھما بکرا
والاخری ثیبا یعنے اگر کسی کی دو عورتین ہون آزاد پس واجب ہے اوسپر کہ برابری
کرے درمیان انکے بیچ نوبت کے خواہ وہ دونو باکرہ ہون خواہ ہون شوہر دیدہ یا ہو ان مین
سے ایک باکرہ اور دوسری شوہر دیدہ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سوا امام اعظم نے اس
مسئلے مین خلاف کیا ہے ان چار حدیثون کا پہلی حدیث عن[۱] ابی قلابۃ عن انس
رضی اللہ تعالی عنہ قال من السنۃ اذا تزوج الرجل البکر علی الثیب
اقام عندھا سبعا وقسم واذا تزوج الثیب اقام عندھا ثلاثا ثم قسم قال ابو قلابۃ ولو شئت
لقلت ان انسا رفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ ترجمہ روایت ہے ابو قلابہ
سے کہ نقل کی اس نے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا سنت نبی ہے جسوقت کہ
نکاح کرے مرد عورت باکرہ سے ثیب پر رہے باکرہ کے پاس سات رات پھر تقسیم کرے (یعنے
نوبت درمیان نئی اور پرانی کے) اور جسوقت کہ نکاح کرے ثیب سے رہے اسکے پاس تین رات
پھر تقسیم کرے کہا ابی قلابہ نے اگر چاہتا مین کہتا مین کہ انس نے پہونچائی ہے یہ حدیث
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے دوسری حدیث
عن[۲] ابی بکر بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم حین تزوج ام سلمۃ واصبحت عندہ قال لھا لیس بک علی
اھلک ھوان ان شئت سبعت عندک وسبعت عندھن وان شئت ثلثت
عندک ودرت قالت ثلث وفی روایۃ انہ قال لھا للبکر سبع وللثیب
ثلث رواہ مسلم ترجمہ روایت ہے ابی بکر بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نکاح کیا ام سلمہ سے اور صبح کی ام سلمہ نے حضرت کے

۱ یہ حدیث مشکوۃ مین باب القسم کے پہلی فصل مین ہے

۲ یہ حدیث مشکوۃ مین باب القسم کے پہلی فصل مین ہے اور صحیح مسلم مین ہے اور ابن ماجہ کے صفحہ ۱۴۲ مین ہے ۱۲

باختیار دیا انکو کہ نہین ہی بسبب تیرے اوپر اہل تیرے کے ذلت اگر چاہے تو سات رات رہون تیرے
تیرے پاس اور سات سات رات رہون اور سب بی بیون کے پاس اور اگر چاہے تو تین رات رہون
تیری پاس اور دورہ کرون مین کہا ام سلمہ نے تین راتین ہیے میرے پاس اور ایک روایت مین ہے
کہ حضرت نے فرمایا واسطے ام سلمہ رضہ کے نزدیک باکرہ کے رہنا سات رات ہی اور ثیبہ کے پاس تین
رات روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **تیسری حدیث** **عَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِلْبِکْرِ سَبْعَۃُ اَیَّامٍ وَ
لِلثَّیِّبِ ثَلٰثٌ ثُمَّ یَعُوْدُ اِلٰی نِسَآءِہٖ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ **ترجمہ** روایت ہی انس رضی اللہ
تعالی عنہ سے کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے واسطے باکرہ کے سات
رات رہنا ہی اور واسطے شوہر دیدہ کے تین رات پہر عود کرنے طرف عورتون اپنی کے روایت
کیا اسکو دارقطنی نے **چوتھی حدیث** **وَعَنْہُ** قَالَ لَمَّا اَخَذَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ صَفِیَّۃَ اَقَامَ عِنْدَھَا ثَلٰثًا وَکَانَتْ ثَیِّبًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ **ترجمہ**
اور روایت ہی اسی سے کہ کہا جبکہ لیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو رہی پاس اسکے تین
راتین اور تہی وہ ثیبہ روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابوداؤد نے **فائدہ** کہا شوکانی نے
نیل الاوطار مین کہ ابوداؤد کی اسحدیث کی مرد صحیح ہین اور نیز کہا شوکانی نے نیل الاوطار
مین کہ کہا حافظ (یعنے ابن حجر نے) کہ حدیث انس کی حجت ہی کوفیون پر اسلیے کہ ان کے
نزدیک اصحاب مین باکرہ اور شوہر دیدہ یکسان ہین اور یہی یہ حدیث حجت ہی اوزاعی پر اسلیے
کہ اسکے نزدیک ہی شوہر باکرہ کے پاس تین راتین اور شوہر دیدہ کے پاس دو راتین انتہی

مسئلہ ہفتاد و یکم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیث کی یہ ہے جو کہ ہدایہ اور کنز الدقائق
اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون
مین لکہا ہی دَاِنْ تَزَوَّجَ حُرٌّ اِمْرَاَۃً عَلٰی خِدْمَتِہٖ اِیَّاھَا سَنَۃً اَوْعَلٰی تَعْلِیْمِ الْقُرْاٰنِ

بحدیث منتقی الاخبار صفحہ ... مطبوعہ ... حدیث منتقی الاخبار ... ایضاً ... بحوالہ ... نیل الاوطار ... کنز الدقائق ... قاضیخان ... (حاشیہ)

فَلَہَا مَہْرُ مِثْلِہَا ترجمہ یعنے اور اگر آزاد مرد نے نکاح کیا عورت کو اوپر خدمت اسکی کے یہ
کہ خدمت کری اسکی کے یہ کہ خدمت کری اسکی ایک برس یا اوپر تعلیم کرنے قرآن کی پس واسطے
اسکے ہے مہر مثل اسکا **فائدہ** یعنے اگر نکاح کرے کسی عورت سے اور مہر مقرر کری اسکے برس
دن کی خدمت کرنی یا قرآن پڑہا دینا اسکو تو یہ مہر باندہنا اسکو کافی نہوگا اور مہر مثل اسکو دینا
آویگا اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہی اس حدیث کا
عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
جَاءَتْہُ امْرَاَۃٌ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ وَہَبْتُ نَفْسِیْ لَکَ فَقَامَتْ طَوِیْلًا
فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ زَوِّجْنِیْہَا اِنْ لَّمْ تَکُنْ لَکَ فِیْہَا حَاجَۃٌ فَقَالَ
ہَلْ عِنْدَکَ مِنْ شَیْءٍ تُصْدِقُہَا قَالَ مَا عِنْدِیْ اِلَّا اِزَارِیْ ہٰذَا قَالَ فَالْتَمِسْ
وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِیْدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ یَجِدْ شَیْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہَلْ مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَیْءٌ قَالَ نَعَمْ سُوْرَۃُ کَذَا وَ سُوْرَۃُ
کَذَا فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُکَہَا بِمَا مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ انْطَلِقْ
فَقَدْ زَوَّجْتُکَہَا تُعَلِّمُہَا مِنَ الْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ ترجمہ روایت ہی سہل بن سعد
رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی ایک عورت اور کہا اس نے
یا رسول اللہ تحقیق بخشی مینے جان اپنی واسطے آپکے اور کھڑی رہی دیر تک (یعنی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم ساکت تھے کچہ جواب ہست نیست کا ندیا) پس کھڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول
اللہ نکاح کردو میرا اس سے (یعنے حکم کرو اسکو نکاح کرنیکا مجہ سے) اگر نہین ہے آپکو اسمین کچہ حاجت
پس فرمایا حضرت نے کیا ہے تیرے پاس کچہ چیز کہ مہر مین دیوے تو اسکو کہا اس شخص نے کہ نہین میرے
پاس کچہ مگر تہبند میرا یہ فرمایا حضرت نے پس ڈہونڈلا (یعنے کوئی چیز) اور اگرچہ ہو ایک انگوٹھی لوہے
کی پس ڈہونڈہا اس نے اور نہ پائی کوئی چیز پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے ساتہہ
تیرے قرآن سے کچہ (یعنے تجہکو کچہ قرآن یاد ہے) کہا اس شخص نے کہ ہان سورہ فلانی اور فلانی

پس فرمایا نکاح کردیا مینے تیرا اس سے بسبب اس چیز کے کہ ساتھ تیرے ہے قرآن سے اور ایک روایت مین ہے کہ کہا پس تحقیق نکاح کردیا مینے تیرا اس سے پس سکھلا اسکو قرآن سے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے مقرر کرنا مہر کا قرآن کی سورتین پڑہا دینی پر اور یہی جائز ہے قرآن پڑہا کر اسکی پڑہائی لینا اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور اس بات کے قائل ہین عطا اور حسن بن صالح اور مالک اور اسحق وغیرہ اور ایک جماعت قائل اسکی نہین ہوئی اور انہین مین سے ہین زہری اور ابو حنیفہ اور یہ حدیث اور حدیث صحیح اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا کِتَابُ اللّٰهِ یعنی تحقیق زیادہ تر لائق ہے وہ چیز کہ لو تم اوپر اسکے مزدوری اللہ کی کتاب ہے یہ دونو حدیثین رد کرتی ہین اس شخص کے قول کو جو منع کرتا ہے اسکو اور نقل کیا قاضی عیاض نے کہ جائز ہے مزدوری لینا قرآن کے پڑہانے پر نزدیک تمام علما کے سوا ابو حنیفہ کے اور زرقانی شرح موطا امام مالک مین لکھا کہ قرآن کی پڑہائی لینی جائز ہے اور اسی کے قائل ہین جمہور اور تینون امام لیکن برا جانا ہے اسکو ابو حنیفہ اور اسکے شاگردون اور ایک جماعت نے انتہی اور زہری اور ابو حنیفہ وغیرہ جو لوگ کہ عورت کا مہر قرآن کی سورتین اسکو پڑہا دینی باندہنے کے جواز کے قائل نہین ہین دلائل انکے اس باب مین یہ ہین **پہلی** دلیل سعید نے اپنی سنن مین روایت کی ہے ابی النعمان ازدی سے کہ نکاح کردیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا اوپر (پڑہا دینے) سورتون کے قرآن سے پہر فرمایا نہ ہوگا واسطے کسیکے بعد تیرے یہ مہر سو جواب اس کا یہ ہے کہ کہا ابن تیمیہ نے منتقے الاخبار مین کہ یہ حدیث مرسل ہے اور کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ یہ حدیث مرسل ہے اور اسکے بعض راویون مین جہالت ہے اور حدیث مرسل لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی **دوسری** دلیل ابوداؤد مین کہ کہا محمد بن راشد نے کہ تہا کہتا مکحول کو (قرآن کی) سورتین مہر مقرر کرنا جائز نہین واسطے کسی کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور روایت کی ہے ابو عوانہ نے طریق لیث بن سعد سے مانند اسکی سو جواب

اعتبار ہے بعد دو برس کے دودہ پلانیکا اور تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن
اور نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ اس
آیت مین رد ہے ابو حنیفہ کے قول کا اسلیے کہ ابو حنیفہ کے نزدیک مدت دودہ پلانیکی اڑہائی
برس ہے اور اس مین رد ہے (ابو حنیفہ کے شاگرد) زفر کے قول کا بہی اسلیے کہ اسکے
نزدیک مدت دودہ پلانیکی تین برس ہے تیسری آیت فرمایا اللہ تعالی نے سورہ لقمان مین
حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ یعنے اٹہاتی ہے اسکو ماں اسکی
سستی پر سستی کے اور دودہ چہوڑانا اسکا بیچ دو برس کے ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
رَضِيَ اللهُ تَعَالَىٰ عَنْهُمَا قَالَ لَا رِضَاعَ إِلَّا فِي الْحَوْلَيْنِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَابْنُ
عَدِيٍّ مَرْفُوعًا وَمَوْقُوفًا وَرَجَّحَا الْمَوْقُوفَ ترجمہ اور روایت ہے ابن عباس رضی
اللہ تعالی عنہما سے کہا نہین دودہ چہوڑانا مگر دو برس مین روایت کیا اسحدیث کو دارقطنی
اور ابن عدی نے سند مرفوع سے اور موقوف سے اور ترجیح دی دونون نے موقوف کو ف
کہا ترمذی نے دودہ پینا نہین حرام کرتا مگر جو کم ہو دو برس سے اور جو ہو بعد دو برس پورے
کے پس تحقیق نہین حرام کرتا کسی چیز کو اور عمل اسی پر ہے اکثر اہل علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے اصحاب وغیرہ لوگون کا (یعنے تابعین اور تبع تابعین کا) اور کہا ابن ہمام نے
فتح القدیر مین کہ مدت دودہ چہوڑانیکی نزدیک امام محمد اور ابو یوسف اور امام شافعی
اور امام مالک اور امام احمد بن حنبل کے دو برس ہے اور کہا امام نووی نے شرح صحیح
مسلم مین کہ تمام علماء صحابہ اور تابعین اور علماء شہرون کے جو پہلے گذر چکے ہین اور سوقت
مین موجود ہین یہی کہتے ہین کہ نہین ثابت ہوتی حرمت مگر ساتہ دودہ پلانیکے کم
دو برس مین لیکن (تمام جہان کے خلاف) ابو حنیفہ کہتے ہین کہ اڑہائی برس مین
حرمت ثابت ہوتی ہے انتہی

مسئلہ ہفتاد و چہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ
ہدایہ اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین
لکہا ہی وَلَا یُقْبَلُ فِی الرَّضَاعِ شَهَادَةُ النِّسَاءِ یعنے واسطے ثبوت رضاع کے
عورتون کی گواہی قبول نکیجاوے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے
اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابٍ فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ قَدْ
أَرْضَعْتُكُمَا فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ
فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ روایت ہی عقبہ
بن الحارث رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق اس نے نکاح کیا یحیے کی مان کو جو بیٹی
تہی ابی اہاب کی پہر آئی ایک عورت اور بولی مین نے دودہ دیا ہے تم دونون کو پہر پوچہا
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا کہ کیا ہوگا اور تحقیق کہا گیا سو کہا گیا پہر جدا
کردیا عقبہ نے اور نکاح کیا عورت نے دوسرے کو روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے
فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ واسطے
ثبوت رضاع کے ایک اکیلی عورت کی گواہی بہی قبول ہے اور واجب ہے عمل اسپر اور یہی
مروی ہے عثمان اور ابن عباس اور زہری اور حسن اور اسحاق اور اوزاعی اور احمد بن
حنبل اور ابی عبید سے لیکن کہا ابی عبید نے کہ واجب ہی عمل مرد پر ساتھ گواہی ایک عورت
کے پس جدا کردے خود ہی عورت کو اور نہین ہے واجب حکم اسکا حاکم پر یعنے حاکم کے
کہنے پر حصر نہ رکہے خود ہی اسکو جدا کردے

مسئلہ ہفتاد و پنجم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کی یہ ہے جو کہ

ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابوں مین لکھا ہی قَلِیْلُ الرَّضَاعِ وَکَثِیْرُہٗ سَوَآءٌ اِذَا حَصَلَ فِیْ مُدَّۃِ الرَّضَاعِ یَتَعَلَّقُ بِہِ التَّحْرِیْمُ یعنے تھوڑا اور بہت دودہ پینا برابر ہے جبکہ مدت رضاع کے اندر ہووے تعلق رکہتا ہے ساتہہ اسکے حرام ہونا اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سوا امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّۃُ وَالْمَصَّتَانِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین حرام کرتا ہی ایک بار چوسنا اور دو بار چوسنا روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے دوسری حدیث وَعَنْہَا قَالَتْ کَانَ فِیْمَا اُنْزِلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَّعْلُوْمَاتٍ یُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَّعْلُوْمَاتٍ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْمَا یُقْرَاُ مِنَ الْقُرْاٰنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ترجمہ اور روایت ہی اسی سی بولی تھین بیچ چیزون جو اتری ہی قرآن سی دس رضاعتین جو معلوم ہین حرام کرتی ہین پہر منسوخ ہوئین ساتہہ پانچ کے جو معلوم ہین پہر وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ اس مین ہی جو پڑہا جاتا ہے قرآن سے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ ابن مسعود اور حضرت عائشہ اور عبد اللہ بن الزبیر اور عطا اور طاؤس اور سعید بن جبیر اور عروہ بن زبیر اور لیث بن سعد اور شافعی اور احمد بیچ ظاہر مذہب اپنے کے اور اسحاق اور ابن حزم اور جماعت اہل علم کا یہی مذہب ہے کہ پانچ بار دودہ چوسنا حرام کرتا ہے اور پانچبار سے کم چوسنا حرام نہین کرتا اور دلیل انکی یہی حدیثین ہین (یعنے جو کہ اوپر مذکور ہوئین) اور روایت کی گئی ہے یہی بات امام علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ سے ✤

مسئلہ ہفتاد و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے ہے جو کہ ہدایہ
اور شرح وقایہ اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی قاضیخان
غیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے اِذَا قَالَ الزَّوجُ لَیسَ حَملُكِ مِنِّی فَلَا لِعَانَ وَهٰذَا
قَولُ اَبِی حَنِیفَةَ وَزُفَرَ یعنے جب کہے خاوند عورت کو کہ حمل تیرا مجھ سے نہیں ہے تو نہیں ہے
لعان اور یہ قول یعنی یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے میں خلاف کیا ہے
الحدیث کا عَن سَهلِ بنِ سَعدِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنهُ قَالَ اِنَّ عُوَیمِرَ
العَجلَانِیَّ قَالَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ اَرَاَیتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امرَاَتِهٖ رَجُلًا اَیَقتُلُهٗ
فَیَقتُلُونَهٗ اَم کَیفَ یَفعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ قَد اُنزِلَ
فِیكَ وَفِی صَاحِبَتِكَ فَاذهَب فَاتِ بِهَا قَالَ سَهلٌ فَتَلَاعَنَا فِی المَسجِدِ
وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِندَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَیمِرٌ
کَذَبتُ عَلَیهَا یَا رَسُولَ اللّٰهِ اِن اَمسَکتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ اُنظُرُوا فَاِن جَاءَت بِهٖ اَسحَمَ اَدعَجَ العَینَینِ عَظِیمَ
الاَلیَتَینِ خَدَلَّجَ السَّاقَینِ فَلَا اَحسِبُ عُوَیمِرًا اِلَّا قَد صَدَقَ عَلَیهَا وَاِن
جَاءَت بِهٖ اُحَیمِرَ کَاَنَّهٗ وَحَرَةٌ فَلَا اَحسِبُ عُوَیمِرًا اِلَّا قَد کَذَبَ عَلَیهَا
فَجَاءَت بِهٖ عَلَی النَّعتِ الَّذِی نَعَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ مِن تَصدِیقِ
عُوَیمِرٍ فَکَانَ بَعدُ یُنسَبُ اِلیٰ اُمِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیهِ ترجمہ روایت ہے سہل بن سعد ساعدی
رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تحقیق عویمر عجلانی صحابی نے کہا یا رسول اللہ خبر دو مجھکو حکم اس
شخص کے سے کہ پاوے ساتھ عورت اپنی کے ایک شخص اجنبی کو یعنے اور یقین کرے کہ اس نے
زنا کیا ہے اسکی عورت سے کیا قتل کرے اسکو یعنے جائز ہے قتل اسکا پس قتل کرینگے
وارث مقتول اس قاتل کو کہا کیا کرے یعنے آیا صبر کرے عار پر یا کچھ اور کرے پس

لعان کے مسئلہ میں امام صاحب کا خلاف ۷۶

ہدایہ باب اللعان مطبوعہ مصطفائی ۱۳۰۰ھ
شرح وقایہ مطبوعہ یوسفی صفحہ ۱۲۷
رد المحتار مطبوعہ مصر جلد ۲ صفحہ ۸۷۷
فتاوی عالمگیری مطبوعہ مصطفائی جلد اول
فتاوی قاضیخان مطبوعہ نولکشور جلد اول صفحہ ۲۰۷
بخاری کتاب الطلاق باب اللعان
مسلم کتاب اللعان

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وحی اتاری گئی بیچ قضیہ تیرے کے اور عورت تیری کے پس جا اور بلا لا عورت اپنی کو کہا سہل نے پس لعان کی دونون نے (یعنی میان بیوی نے مسجد مین اور مین تہا ساتھہ اور لوگون کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب فارغ ہوئے دونون لعان سے کہا عویمر نے جہوٹ بولا مین اسپر یا رسول اللہ اگر رکہون مین اسکو پہر طلاق دی اسکو تین بار پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھو اگر لاوے یہ عورت بچہ کو (یعنے جو اسکے حمل مین ہے) سیاہ رنگ اور بہت کالی ہون آنکھین اسکی اور بڑی ہون کولی اور بہرا ہوا ہو گوشت دونو پنڈلیون مین پس نہین گمان کرونگا مین عویمر کو مگر یہ کہ سچ کہا اس نے اسپر (یعنے جس شخص کیطرف نسبت زنا کی تہی وہ ایسا ہی تہا پس اگر بچہ اس طرحکا پیدا ہوگا تو معلوم ہوگا کہ اسکے نطفے سے ہے اور اگر لائے بچہ سرخ رنگ گویا کہ بامنی کے رنگ کا ہے پس نہین گمان کرونگا عویمر کو مگر کہ جہوٹ بولا اسپر (یعنے عویمر سرخ رنگ کا تہا اگر بچہ سرخ رنگ کا ہوا تو عویمر ہی کا ہوگا پس معلوم ہوگا کہ جہوٹا ہے بہتان کیا بیوی پر) پس لائی بچہ کو اس صفت پر کہ بیان کیا تہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سچی کرنے عویمر کی سے (یعنے اس زانی کی صورت کا جنا) پس تہا لڑکا پیچہے اسکے نسبت کیا جاتا تہا طرف مان اپنی کی (یعنے موجب فرمانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ یعنے بیٹا صاحب فراش کا ہے اور زانی کو محرومی ہے) روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے۔

مسئلہ ہفتاد و ہفتم

گری ہوئی چیز اٹھانے کے بیان مین

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے فَاِنْ كَانَتْ اَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ عَرَّفَهَا اَيَّامًا وَاِنْ كَانَتْ عَشَرَةً فَصَاعِدًا عَرَّفَهَا حَوْلًا وَقِيْلَ الصَّحِيْحُ اِنَّ شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ الْمَقَادِيْرِ لَيْسَ بِلَازِمٍ وَيُفَوَّضُ اِلٰى رَاْيِ الْمُلْتَقِطِ يُعَرِّفُهَا اِلٰى اَنْ يَغْلِبَ عَلٰى ظَنِّهٖ اَنْ

صَاحِبُهَا لَا يَطْلُبُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَتَصَدَّقُ بِهٖ **ترجمہ** یعنے اگر کوئی شخص جو چیز پڑی
ہوئی پاوے (وہ) اگر قیمت مین کم دس درہم سے ہو تو مشہور کرے لوگون مین چند روز اور اگر قیمت
مین دس درہم یا دس درہم سے زیادہ ہو تو مشہور کرے لوگون مین برس دن تک اور بعضون نے
کہا صحیح یہ ہے کہ ان مقدارون مین سے لازم ایک بھی نہین اور یہ موقوف ہے پڑی ہوئی
چیز پانے والے کی راے پر سو مشہور کرے لوگون مین اتنی مدت کہ ظن غالب ہو کہ اب
کوئی نہین آنیکا اور نہین طلب کریگا بعد اس مدت کے پھر صدقہ کرے اسکو اور یہ مذہب
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہے سو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے
ان تین حدیثون کا **پہلی حدیث** **عَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ
جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ
عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَشَاْنُكَ بِهَا
قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ
قَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاءُهَا وَحِذَاءُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى
يَلْقَاهَا رَبُّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے زید بن خالد رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا
ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا اس نے حضرت سے حال پڑی ہوئی
چیز پانے کا پس فرمایا پہچان رکھ ظرف اسکا یعنے جس مین پڑی ہوئی چیز ہو اور پہچان
رکھ سربند اسکا پھر مشہور کر اسکو لوگون مین ایک برس پس اگر آوے مالک اسکا و یدے
اس کو اور اگر نہ آیا مالک اسکا پس اپنے کام مین لا اسکو کہا اس شخص نے پس گم ہوئی بکری
کا کیا حکم ہے فرمایا کہ وہ واسطے تیرے ہے یا واسطے بھائی تیرے کے یا واسطے بھیڑیے
کے کہا اس نے پس گم ہوئے اونٹ کا کیا حکم ہے فرمایا کہ کیا کام ہے تجھے اس سے
یعنے چھوڑ دے اسکو اور نہ لے اسلیے کہ وہ ضائع نہین ہوتا اسکے ساتھ مشک اس کی ہے
اور موزے اسکے وارد ہوتا ہے پانی پر اور کھاتا ہے درخت مین سے یہانتک کہ ملے مالک

اسکا دوسری حدیث وَعَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ عَنِ اللُّقْطَۃِ فَقَالَ عَرِّفْھَا سَنَۃً ثُمَّ اعْرِفْ وِکَآءَھَا وَعِفَاصَھَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِھَا فَاِنْ جَآءَ رَبُّھَا فَاَدِّھَا اِلَیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ترجمہ اور روایت ہے اسی سے کہ تحقیق اُس نے کہا کہ آیا ایک مرد طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پوچھا اُس نے حال پڑی ہوئی چیز کے پانے کا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر پاوے کوئی شخص پڑی ہوئی کوئی چیز تو مشہور کرے لوگوں میں اسکو ایک برس تک پھر پہچان رکھے سر بند اسکا اور ظرف اسکا پھر خرچ کرے اسکو پس اگر آیا مالک اسکا پس دے اسکے تئیں اسکو تیسری حدیث عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ اَصَابَ مِنْہُ مِنْ ذِیْ حَاجَۃٍ غَیْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَۃً فَلَا شَیْءَ عَلَیْہِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَیْءٍ مِّنْہُ فَعَلَیْہِ غَرَامَۃُ مِثْلَیْہِ وَالْعُقُوْبَۃُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْہُ شَیْئًا بَعْدَ اَنْ یُّؤْوِیَہُ الْجَرِیْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَیْہِ الْقَطْعُ وَذَکَرَ فِیْ ضَالَّۃِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ کَمَا ذَکَرَ غَیْرُہٗ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقْطَۃِ فَقَالَ مَا کَانَ مِنْھَا فِی الطَّرِیْقِ الْمِیْتَاءِ وَالْقَرْیَۃِ الْجَامِعَۃِ فَعَرِّفْھَا سَنَۃً فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُھَا فَادْفَعْھَا اِلَیْہِ وَاِنْ لَّمْ یَاْتِ فَھُوَ لَکَ وَمَا کَانَ فِی الْخَرَابِ الْعَادِیِّ فَفِیْہِ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَرَوٰی اَبُوْدَاؤدَ عَنْہُ مِنْ قَوْلِہٖ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقْطَۃِ اِلٰی اٰخِرِہٖ ترجمہ روایت ہے عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے (یعنے شعیب سے) اور شعیب نے اپنے دادا سے اس نے نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپ سوال کیے گئے میوے لٹکے ہوئے سے (یعنے درخت میں) پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو صاحب حاجت کا پہونچے اُس سے اس حال میں کہ نہ بھرنے والا ہو جھولی کو پس نہیں گناہ اوسپر اور جو شخص کچھ نکالے کچھ میوے سے (یعنے کھاوے اور جھولی باندھکر نکلے) پس اوسپر

له مسلم میں بھی یہ حدیث ہے

له ابوداؤد میں بھی یہ حدیث ہے

بدلہ ہے دو مثل اسکے اور سزا اور جو شخص کہ چراوے میوے مین سے کچھ بعد اسکے کہ ٹھکانا دیا
ہو اسکو کھلیان نے پس پہونچی سپر کے مول کو پس اوسپر ہے ہاتھ کاٹنا اور ذکر کیا راوی
نے بیچ گم ہوئے اونٹ اور بکری کے جیسا کہ ذکر کیا اور راویون نے کہا راوی نے اور سوال
کیے گئے حضرت حکم پڑی ہوئی چیز کے پائی سے پس فرمایا کہ جو چیز پڑی ہوئی ہو بیچ راہ آمد
ورفت کی اور گاؤن آباد کے کہ لوگ وہان رہتے ہون پس لوگون مین مشہور کر اسکو
برس روز تک پس اگر آوے مالک اسکا دیدے اسکو اور اگر نہ آیا پس وہ واسطے تیرے
ہے اور جو چیز پڑی ہوئی ہو بیچ ویرانہ قدیم کے پس اس مین اور مال گڑے ہوئے مین
پانچوان حصہ خدا کی راہ مین ہے روایت کیا اس حدیث کو نسائی نے اور روایت کی
ابوداؤد نے اسی سے قول اسکے سے اور سوال کیے گیے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم لقطہ
سے آخر حدیث تک **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا اس حدیث
کو حاکم نے اور صحیح کہا اسکو اور حسن کہا اسکو ترمذی نے

مسئلہ ہفتاد و ہشتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور
شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی
کتابون مین لکھا ہے یجوز الالتقاط فی الشاۃ والبقر والبعیر یعنے جائز ہے پکڑنا بکری
اور گائے اور اونٹ کا **ف** یعنے اگر کسی کی بکری یا گائے یا اونٹ گم ہو جاوے تو
اسکا پکڑ لینا جائز ہے اور رد المحتار مین ہے کہ پکڑنا ان کا مستحب ہے اور فتاوی عالمگیری
مین ہے کہ پکڑنا انکا افضل ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس
مسئلے مین خلاف کیا ہے بھی بخاری اور مسلم کی اس حدیث کا جو کہ زید بن خالد
کی روایت سے مسئلہ ہفتاد و ہفتم مین اوپر مذکور ہوئی۔

مسئلہ ہفتاد و نہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کی یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح
وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی
کتابون مین لکھا ہے وَإِنْ كَانَ الْمُلْتَقِطُ غَنِيًّا لَمْ يَجُزْ لَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا یعنے اگر
پڑی ہوئی چیز کو غنی نے اوٹھا لیا ہے تو اسکو اپنے کام مین لانا جائز نہین ہے اور یہہ
مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظمؒ نے اس مسئلہ مین بھی خلاف کیا ہے انہین
مین حدیثون کا جو کہ مسئلہ ہفتاد و ہفتم مین پہلے گذر چکی ہین ۔ اور کہا شوکانی نے
نیل الاوطار مین کہ مذہب جمہور علما کا یہی ہے کہ پڑی ہوئی چیز کو خواہ غنی نے اٹھا
لیا ہو خواہ فقیر نے ہر ایک کو بعد شہرہ کرنے کے اپنے کام مین لانا جائز ہے اسلیے کہ حدیثین
جو اس باب مین روایت کی گئی ہین ان مین یہ مذکور نہین کہ فقیر تو پڑی ہوئی چیز کو اپنے
کام مین لے آوے لیکن غنی اپنے کام مین نہ لاوے حکم حضرت کا خواہ فقیر ہو خواہ غنی ہو سب کیلیے

مسئلہ ہشتادم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہی جو کہ ہدایہ اور شرح
وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی
کتابون مین لکھا ہی لُقَطَةُ الْحِلِّ وَالْحَرَمِ سَوَاءٌ یعنے حکم پڑی چیز کے پانے کا حل،
اور حرم مین برابر ہے اور یہ مذہب امام اعظم اور انکے شاگردون ابو یوسف اور محمد کا
ہے سو امام اعظم اور انکے شاگردون نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا +
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى
عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ روایت ہی عبد الرحمن بن عثمان تیمی رضی اللہ
تعالی عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا حاجیون کی گری ہوئی چیز
کے لینے سے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل
الاوطار مین کہ مذہب جمہور علما کا یہ ہے کہ مکہ مین پڑی ہوئی چیز کا اپنے ملک میں

مانے کے لیے اٹھا لینا درست نہیں ہے خاص شہور کرنیکے لیے اٹھا لینا جائز ہے۔

مسئلہ ہشتاد و یکم

اور ایک مسئلہ امام اعظم اور انکے شاگرد ابو یوسف کا مخالف پیغمبر کی آٹھہ حدیثون کے
یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار شرح در المختار
اور فتاوے عالمگیری اور فتاوے قاضیخان وغیرہ کتب فقہ مین لکھا
ہے وَعَصِيرُ الْعِنَبِ إِذَا طُبِخَ حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ حَلَالٌ وَإِنِ
اشْتَدَّ وَهٰذَا عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ یعنے اور شیرہ انگور کا جب پکایا جاوے
یہانتک کہ اسکی دو تہائی جل جاوے اور ایک تہائی رہجاوے تو حلال ہے اور اگرچہ
اس مین شدت ہوجاوے (یعنے سکر پیدا ہوجاوے) اور یہ مذہب ابو حنیفہ اور ابو یوسف
کا ہے **فائدہ** نور الہدایہ ترجمہ اردو شرح وقایہ مین لکھا ہے کہ مثلث انگور کا اس
کو کہتے ہین کہ انگور کا پانی لیکر پکایا جاوے یہانتک کہ اسکی دو تہائی جل جاوے
اور ایک تہائی رہجاوے پھر اسکو رکھہ چھوڑین یہانتک کہ اس مین شدت ہوجاوے اور
جھاگ اٹھنے لگے (یعنے شراب بن جاوے) اسیطرح اس مین بعد جلانے کے پتلا
کرنے کے لیے تھوڑا سا پانی ڈالکر پھر پکاوین اور اسکو رکھہ چھوڑین تو درست ہین یعنے
مثلث (یعنے پینا اس شراب کا) ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک اور ہدایہ اور
شرح وقایہ وغیرہ کتب مذکور مین لکھا ہے وَنَبِيذُ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ مَطْبُوخًا
أَدْنَى طَبْخَةٍ وَإِنِ اشْتَدَّ إِذَا شُرِبَ مَا لَمْ يُسْكِرْ بِلَا لَهْوٍ وَطَرَبٍ ش بَلْ لِقَصْدِ
التَّقَوِّي ترجمہ یعنے اسیطرح نبیذ کھجور کا اور انگور خشک کا جب تھوڑا سا پکا لیا جاوے
اگرچہ اس مین نشہ پیدا ہوجاوے لیکن ان تینون قسم کی شراب کا اس مقدار تک
پینا درست ہے کہ نشہ نہ کرے اور لہو و طرب کے قصد سے نہ پیے بلکہ قوت کے لیے پیے
ف فتاوی قاضیخان مین لکھا ہے کہ نبیذ کہتے ہین ہر مستی والے انگور

کے پانی سے کچا ہو خواہ پکا یا ہوا ہو اور ہدایہ ...... وغیرہ کتب مذکورہ مین لکھا ہے لِاَنَّ الْمُفْسِدَ هُوَ الْقَدَحُ الْمُسْكِرُ وَهُوَ حَرَامٌ عِنْدَنَا یعنے اسلیئے کہ فساد کرنے والا وہ ہی پیالہ ہے جو نشہ لانے والا ہے اور وہ حرام ہے نزدیک ہمارے یعنے اخیر کا پیالہ جو کہ نشہ لاتا ہے وہی حرام ہے اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہے اِذَا شَرِبَتْ تِسْعَةُ اَقْدَاحٍ مِنْ نَبِيْذِ التَّمْرِ فَاَوْجَدَ اِلَيْهِ الْعَاشِرُ فَسَكَرَ لَمْ يُحَدَّ كَذَا فِي السِّرَاجِيَّةِ یعنے کھجور کی نبیذ کے اگر نو پیالے پیے اور نشہ نہ آوے دسوان پیالہ پینے کے بعد نشہ آوے تو حد نہ ماری جاوے **فائدہ** یعنے نو پیالون تک تو یہہ شراب پینی حلال ہے لیکن اگر دسوان پیالہ پینے کے بعد نشہ آوے تو حد اسوقت بھی واجب نہ ہوگی بلکہ حد اس وقت وجب ہوگی کہ شراب اس قدر پیئے کہ زمین اور آسمان کو بھی نہ پہچان سکے اور شراب پینی حرام اس وقت ہوگی جبکہ بیہودہ بکنے لگجاوے چنانچہ شرح وقایہ اور در المختار اور فتاوے عالمگیری مین لکھا ہے اِعْلَمْ اَنَّ السُّكْرَ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِيْ حَقِّ وُجُوْبِ الْحَدِّ اَنْ لَا يَعْرِفَ شَيْئًا حَتَّى الْاَرْضَ مِنَ السَّمَاءِ وَفِيْ حَقِّ حُرْمَةِ الْاَشْرِبَةِ اَنْ يَهْذِيَ وَعِنْدَهُمَا اَنْ يَهْذِيَ مُطْلَقًا وَاِلَيْهِ مَالَ اَكْثَرُ الْمَشَايِخِ ترجمہ یعنے جان تو کہ حد نشہ کی نزدیک ابی حنیفہ رح کے واجب اسوقت ہوتی ہے کہ کچھ پہچانے یہانتک کہ زمین کو آسمان سے (فرق نہ کر سکے) اور حرمت مین شرابون کے یہ ہے کہ بیہودہ بکنے لگجاوے اور یہی مذہب ہے ابو یوسف اور محمد کا اور اسیطرف مائل ہوئے ہین اکثر مشائخ سو امام اعظم اور انکے شاگرد ابو یوسف و محمد نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اُن آٹھہ حدیثون کا پہلی حدیث عن عمر رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْخَمْرُ مَاخَامَرَ الْعَقْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ترجمہ روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا نازل ہوئے

عبارت ہدایہ و عینی کے ۴ جلد ۴۷ صفحہ کی

عبارت فتاوی عالمگیری جلد ۲ صفحہ ۲۹۷ جلد ۴ کے ہے

عبارت شرح وقایہ جلد ۲ صفحہ ۲۶۰ اور در المختار اور فتاوی عالمگیری کے جلد ۲ صفحہ ۴۷۴

الحدیث مسلم کتاب الاشربہ و بخاری باب ما جاء فی ان الخمر ما خامر العقل

مسئلہ ہفتاد و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کی یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی قاضیخان غیرہ فقہ کی کتابوں مین لکھا ہے اِذَا قَالَ الزَّوْجُ لَیْسَ حَمْلُكِ مِنِّیْ فَلَا لِعَانَ وَھٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَزُفَرَ یعنے جب کہے خاوند عورت کو کہ حمل تیرا مجھ سے نہیں ہے تو نہیں ہے لعان اور یہ قول یعنی یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہی اس حدیث کا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اِنَّ عُوَیْمِرَ الْعَجْلَانِیَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ اِمْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَیَقْتُلُهٗ فَیَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ کَیْفَ یَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ فِیْكَ وَفِیْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَاْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا فِی الْمَسْجِدِ وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَیْمِرٌ کَذَبْتُ عَلَیْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَکْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَسْحَمَ اَدْعَجَ الْعَیْنَیْنِ عَظِیْمَ الْاِلْیَتَیْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَیْنِ فَلَا اَحْسِبُ عُوَیْمِرًا اِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَیْهَا وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُحَیْمِرَ کَاَنَّهٗ وَحَرَةٌ فَلَا اَحْسِبُ عُوَیْمِرًا اِلَّا قَدْ کَذَبَ عَلَیْهَا فَجَاءَتْ بِهٖ عَلَی النَّعْتِ الَّذِیْ نَعَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِیْقِ عُوَیْمِرٍ فَکَانَ یُنْسَبُ اِلٰی اُمِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ترجمہ روایت ہی سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تحقیق عویمر عجلانی صحابی نے کہا یا رسول اللہ خبر دو مجھکو حکم اس شخص کے سے کہ پاوی ساتھ عورت اپنی کے ایک شخص اجنبی کو یعنے اور یقین کریں کہ اسنے زنا کیا ہے اسکی عورت سے کیا قتل کرے اسکو یعنے جائز ہے قتل اسکا پس قتل کرینگے وارث مقتول اس قاتل کو کہا کیا کرے یعنے آیا صبر کرے عار پر یا کچھ اور کرے اس

ہدایہ کے جلد ۲ صفحہ ۲۵ میں
عبارت بعینہ ہدایہ کے جلد ۲ صفحہ ۲۸ میں
اور شرح وقایہ کے صفحہ ۲۵ میں
اور رد المحتار کے جلد ۲ صفحہ ۵۹ میں
اور فتاوی عالمگیری کے جلد ۱ صفحہ ۵۵۰ میں
اور فتاوی قاضیخان کے جلد ۱ صفحہ ۳۸۰ میں
اور مشکوۃ کے صفحہ ۲۸۸ میں
باب اللعان
اور مسلم کے صفحہ ۴۸۹ میں
فصل اول میں

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وحی اتاری گئی بیچ قضیہ تیرے کے اور عورت
تیری کے پس جا اور بلا لا عورت اپنی کو کہا سہل نے پس لعان کی دونون نے یعنی میان
بیوی نے مسجد مین اور مین تہا ساتہہ اور لوگون کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پس جب فارغ ہوئے دونون لعان سی کہا عویمر نے جہوٹ بولا مین اسپر یا رسول اللہ اگر رکہون
مین اسکو بہر طلاق دی اسکو تین بار بہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھو اگر لاوے
یہ عورت بچہ کو (یعنے جو اسکے حمل مین ہے) سیاہ رنگ اور بہت کالی ہون آنکھین اسکی
اور بڑی ہون کولی اور بہرا ہوا ہو گوشت دو نو پنڈلیون مین پس نہین گمان کرونگا مین
عویمر کو مگر یہ کہ سچ کہا اس نے اسپر (یعنے جس شخص کیطرف نسبت زنا کی تہی وہ ایسا
ہی تہا پس اگر بچہ اس طرحکا پیدا ہوگا تو معلوم ہوگا کہ اسکے نطفے سے ہے اور
اگر لاوے بچہ سرخ رنگ گویا کہ بامنی کے رنگ کا ہے پس نہین گمان کرونگا عویمر کو مگر
کہ جہوٹ بولا اسپر (یعنے عویمر سرخ رنگ کا تہا اگر بچہ سرخ رنگ کا ہوا تو عویمر ہی کا
ہوگا پس معلوم ہوگا کہ جہوٹا ہے بہتان کیا بیوی پر پس لائی بچہ کو اس صفت پر کہ بیان
کیا تہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ کرنے عویمر کی سے ہے (یعنے اس زانی کی صورت کا
جنا) پس تہا لڑکا پیچہے اسکے نسبت کیا جاتا تہا طرف مان اپنی کی (یعنے بموجب فرمانے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ یعنے بیٹا صاحب فراش
کا ہے اور زانی کو محرومی ہے) روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے۔

مسئلہ مفتاد و ہفتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبرؐ کی صحیح حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ وغیرہ فقہ کی
کتابون مین لکہا ہے فَاِنْ كَانَتْ اَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ عَرَّفَهَا اَيَّامًا وَاِنْ كَانَتْ
عَشَرَةً فَصَاعِدًا عَرَّفَهَا حَوْلًا وَقِيْلَ الصَّحِيْحُ اِنَّ شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ الْمَقَادِيْرِ لَيْسَ
بِلَازِمٍ وَيُفَوَّضُ اِلٰى رَاْيِ الْمُلْتَقِطِ يُعَرِّفُهَا اِلٰى اَنْ يَغْلِبَ عَلٰى ظَنِّهٖ اَنْ

صَاحِبُهَا لَا يَطْلُبُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَتَصَدَّقُ بِهٖ **ترجمہ** جبتے اگر کوئی شخص چیز پڑی
ہوئی پاوے (وہ) اگر قیمت مین کم دس درہم سے ہو تو مشہور کرے لوگون مین چند روز اور اگر قیمت
مین دس درہم یا دس درہم سے زیادہ ہو تو مشہور کرے لوگون مین برس دن تک اور بعضون نے
کہا صحیح یہ ہے کہ ان مقدارون مین سے لازم ایک بھی نہیں اور یہ موقوف ہے پڑی ہوئی
چیز پانے والے کی رائے پر سو مشہور کرے لوگون مین اتنی مدت کہ ظن غالب ہو کہ اب
کوئی نہیں آئیگا اور نہیں طلب کریگا بعد اس مدت کے پھر صدقہ کرے اسکو اور یہ مذہب
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہے سو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے
ان تین حدیثون کا پہلی حدیث **عَنْ** زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ
جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَہٗ عَنِ اللُّقَطَۃِ فَقَالَ اعْرِفْ
عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَشَأْنُكَ بِهَا
قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ
قَالَ مَالَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاءُهَا وَحِذَاءُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى
يَلْقَاهَا رَبُّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے زید بن خالد رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا
ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا اس نے حضرت سے حال پڑی ہوئی
چیز پانے کا پس فرمایا پہچان رکھ ظرف اسکا یعنی جس مین پڑی ہوئی چیز ہو) اور پہچان
رکھ سر بند اسکا پھر مشہور کر اسکو لوگون مین ایک برس پس اگر آوے مالک اسکا دیدے
اس کو اور اگر نہ آیا مالک اسکا پس اپنے کام مین لا اسکو کہا اس شخص نے پس گم ہوئی بکری
کا کیا حکم ہے فرمایا کہ وہ واسطے تیرے ہے یا واسطے بھائی تیرے کے یا واسطے بھیڑیے
کے کہا اس نے پس گم ہوئے اونٹ کا کیا حکم ہے فرمایا کہ کیا کام ہے تجھے اس سے
یعنی چھوڑ دے اسکو اور نہ لے اسلیے کہ وہ ضائع نہیں ہوتا اسکے ساتھ مشک اس کی ہے
اور موزی اسکے وارد ہوتا ہے پانی پیا اور کھاتا ہے درخت مین سے یہانتک کہ ملے مالک

ط بہ حدیث مشکوٰۃ مین باب اللقطہ کے بیچ فصل پہلی کے ہے

اسکا دوسری حدیث وَعَنْهُ اَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا
ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَاِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَادِّهَا اِلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ اور روایت ہے
اسی سے کہ تحقیق اُس نے کہا کہ آیا ایک مرد طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پوچھا اُس نے حال
پڑی ہوئی چیز کے پانے کا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر پاوے کوئی شخص پڑی
ہوئی کوئی چیز تو مشہور کرے لوگوں میں اسکو ایک برس تک پھر پہچان رکھے سربند اسکا اور ظرف
اسکا پھر خرچ کرے اسکو پس اگر آیا مالک اسکا پس دیوے اسکے تئیں اسکو تیسری حدیث
عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ اَصَابَ مِنْهُ
مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ
غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوْبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ اَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ
فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَذَكَرَ فِيْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ كَمَا ذَكَرَ
غَيْرُهُ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْهَا فِي الطَّرِيْقِ الْمِيْتَاءِ وَالْقَرْيَةِ
الْجَامِعَةِ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَا اِلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَأْتِ
فَهُوَ لَكَ وَمَا كَانَ فِي الْخَرَابِ الْعَادِيِّ فَفِيْهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
وَرَوٰى اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهٖ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ اِلٰى اٰخِرِهٖ ترجمہ روایت ہے
عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے (یعنے شعیب سے) اور شعیب نے اپنے
دادا سے اس نے نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپ سوال کیے گئے میوے لٹکے
ہوئے سے (یعنے درخت میں) پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو صاحب حاجت
کا پہونچے اُس سے اس حال میں کہ نہ بھرنے والا ہو جھولی کو پس نہیں گناہ اوسپر اور جو
شخص کہ نکالے کچھ میوے سے (یعنے کھاوے اور جھولی باندھکر نکلے) پس اوسپر

بدلا ہے دو مثل اسکے اور سزا اور جو شخص کہ چراوے میوے مین سے کچھ بعد اسکے کہ ٹھکانا دیا ہوا اسکو کھلیان نے پس پہنچے سپر کے مول کو پس اوسپر ہے ہاتھہ کاٹنا اور ذکر کیا راوی نے بیچ گم ہوئے اونٹ اور بکری کے جیسا کہ ذکر کیا اور راویون نے کہا راوی نے اور سوال کیے گئے حضرت حکم پڑی ہوئی چیز کے پائے سے پس فرمایا کہ جو چیز پڑی ہوئی ہو بیچ راہ آمد و رفت کی اور گاؤن آباد کے کہ لوگ وہان رہتے ہون پس لوگون مین مشہور کر اسکو برس روز تک پس اگر آوے مالک اسکا دیدے اسکو اور اگر نہ آیا پس وہ واسطے تیرے ہے اور جو چیز پڑی ہوئی ہو بیچ ویرانہ قدیم کے پس اس مین اور مال گڑے ہوئے مین پانچوان حصہ خدا کی راہ مین ہے روایت کیا اسحدیث کو نسائی نے اور روایت کی ابوداؤد نے اسی سے قول اسکے سے اور سوال کیے گیے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم لقطہ سے آخر حدیث تک **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا اسحدیث کو حاکم نے اور صحیح کہا اسکو اور حسن کہا اسکو ترمذی نے۔

مسئلہ ہفتاد و ہشتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے یَجُوْزُ الْاِلْتِقَاطُ فِی الشَّاۃِ وَالْبَقَرِ وَالْبَعِیْرِ یعنے جائز ہے پکڑنا بکری اور گائے اور اونٹ کا **ف** یعنے اگر کسی کی بکری یا گائے یا اونٹ گم ہو جاوے تو اسکا پکڑ لینا جائز ہے اور رد المحتار مین ہے کہ پکڑنا ان کا مستحب ہے اور فتاوی عالمگیری مین ہے کہ پکڑنا انکا افضل ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے بہی بخاری اور مسلم کی اس حدیث کا جو کہ زید بن خالد کی روایت سے مسئلہ ہفتاد و ہفتم مین اوپر مذکور ہوئی۔

مسئلہ ہفتاد و نہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کی یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح
وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی
کتابون مین لکھا ہے وَاِنْ كَانَ الْمُلْتَقِطُ غَنِيًّا لَمْ يَجُزْ لَهُ اَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا یعنے اگر
پڑی ہوئی چیز کو غنی نے اوٹھا لیا ہے تو اسکو اپنے کام مین لانا جائز نہین ہے اور یہہ
مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم رح نے اس مسئلہ مین بھی خلاف کیا ہے انہین
مین حدیثون کا جو کہ مسئلہ ہفتاد و ہفتم مین پہلے گذر چکی ہین۔ اور کہا شوکانی نے
نیل الاوطار مین کہ مذہب جمہور علما کا یہی ہے کہ پڑی ہوئی چیز کو خواہ غنی نے اٹھا
لیا ہو خواہ فقیر نے ہر ایک کو بعد شہرہ کرنے کے اپنے کام مین لانا جائز ہے اسلیے کہ حدیثیں
جو اس باب مین روایت کی گئی ہین ان مین یہ مذکور نہین کہ فقیر تو پڑی ہوئی چیز کو اپنے
کام مین لے آوے لیکن غنی اپنے کام مین نہ لاوے حکم حضرت کا خواہ فقیر ہو خواہ غنی ہو سب کے لیے

مسئلہ ہشتادم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح
وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی
کتابون مین لکھا ہے لُقَطَةُ الْحِلِّ وَالْحَرَمِ سَوَاءٌ یعنے حکم پڑی چیز کے پانے کا حل
اور حرم مین برابر ہے اور یہ مذہب امام اعظم اور انکے شاگردون ابو یوسف اور محمد کا
ہے سو امام اعظم اور انکے شاگردون نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا +
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى
عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ روایت ہے عبد الرحمن بن عثمان تیمی رضی اللہ
تعالی عنہ سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا حاجیون کی گری ہوئی چیز
کے لینے سے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے فائدہ کہا شوکانی نے نیل
الاوطار مین کہ مذہب جمہور علما کا یہ ہے کہ مکہ مین پڑی ہوئی چیز کا اپنے ملک میں

لانے کے لیے اٹھا لینا درست نہیں ہے خاص شوہر کرنے کے لیے اٹھا لینا جائز ہے۔

مسئلہ ہشتاد و دوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم اور انکے شاگرد ابو یوسف کا مخالف معتبر کی آٹھ حدیثوں کے
یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار شرح در المختار
اور فتاوے عالمگیری اور فتاوے قاضیخان وغیرہ کتب فقہ میں لکھا
ہے وَعَصِيرُ الْعِنَبِ إِذَا طُبِخَ حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ حَلَالٌ وَإِنِ
اشْتَدَّ وَهٰذَا عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ یعنے اور شیر انگور کا جب پکایا جاوے
یہانتک کہ اسکی دو تہائی جل جاوے اور ایک تہائی رہجاوے تو حلال ہے اور اگرچہ
اس میں شدت ہوجاوے (یعنے سکر پیدا ہوجاوے) اور یہ مذہب ابو حنیفہ اور ابو یوسف
کا ہے **فائدہ** نور الہدایہ ترجمہ اردو شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ مثلث انگور کا اس
کو کہتے ہیں کہ انگور کا پانی لیکر پکایا جاوے یہانتک کہ اسکی دو تہائی جل جاوے
اور ایک تہائی رہجاوے پھر اسکو رکھ چھوڑیں یہانتک کہ اس میں شدت ہوجاوے اور
جھاگ اٹھنے لگے (یعنے شراب بن جاوے) اسیطرح اس میں بعد جلانے کے پتلا
کرنے کے لیے تھوڑا سا پانی ڈالکر پھر پکاویں اور اسکو رکھ چھوڑیں تو درست ہیں یعنی
مثلث (یعنے پینا اس شراب کا) ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک اور ہدایہ اور
شرح وقایہ وغیرہ کتب مذکور میں لکھا ہے وَنَبِيذُ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ مَطْبُوخًا
أَدْنٰى طَبْخَةٍ وَإِنِ اشْتَدَّ إِذَا شُرِبَ مَا لَمْ يُسْكِرْ بِلَا لَهْوٍ وَطَرَبٍ ش بَلْ لِقَصْدِ
التَّقَوِّي ترجمہ یعنے اسیطرح نبیذ کھجور کا اور انگور خشک کا جب تھوڑا سا پکا لیا جاوے
اگرچہ اس میں نشہ پیدا ہوجاوے لیکن ان تینوں قسم کی شراب کا اس مقدار تک
پینا درست ہے کہ نشہ نہ کرے اور لہو و طرب کے قصد سے نہ پیے بلکہ قوت کے لیے پیے
ف فتاوی قاضیخان میں لکھا ہے کہ نبیذ کہتے ہیں ہر مستی والے انگور

کے پانی سے کچا ہو خواہ پکایا ہوا ہو اور ہدایہ ...... وغیرہ کتب مذکورہ مین لکھا ہے لِاَنَّ
المُفسِدَ هُوَ القَدَحُ المُسکِرُ وَهُوَ حَرَامٌ عِندَنَا یعنے اسلیے کہ فساد کرنے والا وہ ہی
پیالہ ہے جو نشہ لانے والا ہے اور وہ حرام ہے نزدیک ہمارے یعنے اخیر کا پیالہ جو کہ نشہ
لاتا ہے وہی حرام ہے اور **فتاوی عالمگیری** مین لکھا ہے اِذَا شَرِبَ تِسعَةُ
اَقدَاحٍ مِن نَبِیذِ التَّمرِ فَاَوجَدَ اِلَیهِ العَاشِرَ فَسَکَرَ لَم یُحَدَّ کَذَا فِی
السِّرَاجِیَّةِ یعنے کھجور کی نبیذ کے اگر نو پیالے پیے اور نشہ نہ آوے دسوان پیالہ پینے
کے بعد نشہ آوے تو حد نہ ماری جاوے **فائدہ** یعنے نو پیالون تک تو یہہ
شراب پینی حلال ہے لیکن اگر دسوان پیالہ پینے کے بعد نشہ آوے تو حد اسوقت
بہی واجب نہ ہوگی بلکہ حد اس وقت واجب ہوگی کہ شراب اس قدر پیئے کہ زمین اور
آسمان کو بہی نہ پہچان سکے اور شراب پینی حرام اس وقت ہوگی جبکہ بیہودہ بکنے لگجاوے
چنانچہ شرح وقایہ اور در المختار اور فتاوے عالمگیری مین لکھا ہے اِعلَم
اَنَّ السُّکرَ عِندَ اَبِی حَنِیفَةَ فِی حَقِّ وُجُوبِ الحَدِّ اَن لَا یَعرِفَ شَیئًا حَتّٰی
الاَرضَ مِنَ السَّمَاءِ وَفِی حَقِّ حُرمَةِ الاَشرِبَةِ اَن یَّهذِیَ وَعِندَهُمَا اَن
یَّهذِیَ مُطلَقًا وَاِلَیهِ مَالَ اَکثَرُ المَشَائِخِ ترجمہ یعنے جان تو کہ حد نشہ کی
نزدیک ابی حنیفہ کے واجب اسوقت ہوتی ہے کہ کچہ پہچانے یہانتک کہ زمین کو
آسمان سے (فرق نہ کرسکے) اور حرمت مین شرابون کے یہ ہے کہ بیہودہ بکنے لگجاوے
اور یہی مذہب ہے ابو یوسف اور محمد کا اور اسیطرف مائل ہوئے ہین اکثر مشائخ سو
امام اعظم اور انکے شاگرد ابو یوسف و محمد نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان
آٹھہ حدیثون کا **پہلی حدیث** عَن عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنهُ قَالَ نَزَلَ تَحرِیمُ
الخَمرِ وَهِیَ مِن خَمسَةٍ العِنَبِ وَالتَّمرِ وَالعَسَلِ وَالحِنطَةِ وَالشَّعِیرِ وَالخَمرُ
مَا خَامَرَ العَقلَ مُتَّفَقٌ عَلَیهِ ترجمہ روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا نازل ہوئے

ف عبارت ہدایہ کی جلد دوم کے صفحہ ۴۵۹ میں ہے
ف عبارت فتاوی عالمگیری کی جلد دوم کے صفحہ ۲۰۰ میں ہے
ف عبارت شرح وقایہ کی صفحہ ۱۵ میں اور در المختار کی صفحہ ۲۵۲ میں اور عالمگیری کی جلد دوم صفحہ ۲۰۰ میں ہے
ف مرادام سے ایک امام ابو حنیفہ کا
[illegible]

کئے ہیں دونو روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **فائدہ** کہا امام نووی[۱] نے شرح صحیح مسلم میں
کہ یہ حدیث صریح دلیل ہے اسپر کہ حد مارنی کافر پر واجب ہے ۔

مسئلہ ہشتاد و چہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثوں کے یہ ہے جو کہ ہدایہ[۲] اور شرح وقایہ
اور کنز الدقائق اور رد المحتار وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے وَلَا يُقِيمُ الْمَوْلَى
الْحَدَّ عَلَى عَبْدِهٖ اِلَّا بِاِذْنِ الْاِمَامِ یعنی اور نہ مارے حد سولا غلام اپنے کو مگر ساتھ اذن
امام کے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے ان تین
حدیثوں کا **پہلی حدیث** عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا
الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ اِنْ
زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ
اللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ[۳] **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جس وقت کہ زنا کرے لونڈی ایک تمہاری کی اور ظاہر
ہو زنا اسکا پس مارے اسکو حد اور نہ عار دلاوے اسپر پھر اگر زنا کرے پس مارے اسکو حد اور نہ
عار دلاوے پھر اگر زنا کرے تیسری بار اور ظاہر ہو زنا اوسکا پس چاہیے کہ بیچ ڈالے اسکو اگرچہ
بدلے بالوں کی رسی کے ہو (یعنے بدلے حقیر چیز کے) روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم
نے اور لفظ اسکے مسلم کے ہیں **دوسری حدیث** عَنْ عَلِیٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ رَوَاهُ
اَبُوْدَاوُدَ[۴] وَهُوَ فِيْ مُسْلِمٍ[۵] مَوْقُوْفٌ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کرو حد اپنی لونڈی غلاموں پر روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد
نے اور وہ مسلم میں موقوف ہے **تیسری حدیث** عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ خَطَبَ عَلِيٌّ

[۱] یہ عبارت امام نووی کی صحیح مسلم چھاپہ انصاری کی جلد دوسری کے صفحہ ۷۰ میں ہے
[۲] یہ عبارت ہدایہ چھاپہ انصاری کی جلد دوسری کے صفحہ ۴۹۶ میں ہے اور شرح وقایہ چھاپہ یوسفی کی جلد دوسری کے صفحہ ۳۱۲ میں ہے اور کنز الدقائق کلاں چھاپہ دہلی کے صفحہ ۲۲۵ میں ہے اور رد المحتار چھاپہ مصر کی جلد تیسری کے صفحہ ۲۱۴ میں ہے
[۳] یہ حدیث مشکوٰۃ کے باب الحدود کی فصل اول میں ہے
[۴] یہ حدیث ابو داؤد کے باب الحدود میں ہے
[۵] یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ انصاری کی جلد دوسری کے صفحہ ۷۱ میں ہے

كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَقِيْمُوْا عَلٰى اَرِقَّائِكُمُ الْحَدَّ مَنْ اَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ روایت ہی ابی عبد الرحمن رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا اس نے خطبہ پڑھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر کہا ای لوگو قائم کرو اپنے غلامون پر حد خواہ وہ محصن ہون خواہ نہ ہون روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے۔

مسئلہ ہشتاد و نہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثون کے ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے وَلَا يُجْمَعُ فِي الْبِكْرِ بَيْنَ الْجَلْدِ وَالنَّفْيِ یعنے جس عورت کی شادی نہ ہوئی ہو اگر وہ زنا کرے تو اسکو شہر سے نکالدینا اور درے مارنے دونو کام جائز نہین اور یہہ مذہب امام اعظم کا ہے سوا امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان دونو حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذُوْا عَنِّيْ خُذُوْا عَنِّيْ قَدْ جَعَلَ لَهُنَّ سَبِيْلًا اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ روایت ہی عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو مجہ سے (یعنے یہ حکم بیچ مقدمہ زنا زانیہ کے) کہ تحقیق مقرر کی اللہ تعالے نے واسطے عورتون کے راہ غیر محصن مرد کہ زنا کری ساتہ عورت غیر محصنہ کے سو درے مارنے چاہیین اور نکالدینا وطن سی برس روز تک اور محصن مرد کہ زنا کرے محصن عورت سی سو کوڑے مارنے چاہیین اور سنگسار کرنا روایت کیا اسحدیث کو امام مسلم نے دوسری حدیث عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاْذَنْ لِيْ اَنْ اَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ اِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى

هٰذَا فَزَنٰی بِامْرَأَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلٰی ابْنِیَ الرَّجْمَ فَافْتَدَیْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّجَارِیَةٍ لِّیْ ثُمَّ اِنِّیْ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلٰی اِبْنِیْ جَلْدَ مِائَةٍ وَّتَغْرِیْبَ عَامٍ وَّاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلٰی امْرَأَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاَقْضِیَنَّ بَیْنَکُمَا بِکِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِیَتُكَ فَرَدٌّ عَلَیْكَ وَاَمَّا ابْنُكَ فَعَلَیْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِیْبُ عَامٍ وَاَمَّا اَنْتَ یَا اُنَیْسُ فَاغْدُ عَلٰی امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ترجمہ روایت ہی ابی ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ تعالی عنہما سے یہ کہ تحقیق دو شخص جھگڑتے آئے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ایک نے ان دونوں میں سی کہ حکم کرو درمیان ہمارے ساتھ کتاب اللہ کی اور کہا دوسرے نے کہ ہان یا رسول اللہ پس حکم کرو درمیان ہمارے ساتھ کتاب اللہ کے اور پروانگی دیجیے مجھکو کہ کلام کرون میں کہ صورت قضیہ کی کیا ہی فرمایا کہ کلام کر کہا اس شخص نے کہ تحقیق تھا بیٹا میرا مزدور اس شخص کے ہان پس زنا کیا اسکی عورت سی پس خبر دی مجھکو لوگون نے یہ کہ اوپر بیٹے میرے کے سنگساری ہے پس بدلہ دیا مینے اسکی طرف سی سو بکریان اور ایک لونڈی اپنی (یعنے اسکے سنگسار ہونیکی بدلے یہ دین) پھر تحقیق مینے پوچھا عالمون سی پس خبر دی مجھکو یہ کہ اوپر بیٹے میری کے سو درے ہین اور برس نکالدینا (یعنے بسبب محصن نہ ہونے اسکے کے) اور سوا اسکے نہین کہ سنگساری اسکی عورت پر ہی (یعنے اسلیے کہ وہ محصنہ تھی) پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہی حکم کرونگا مین درمیان تمہارے ساتھ کتاب اللہ کے پر بکریان تیری اور لونڈی تیری پس پھیر آوینگی تیری پاس اور بیٹے تیرے پر سو درے ہین اور برس دن کا نکالدینا اور خطاب کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس کو کہ اے انیس جا اسکی عورت پاس اگر اقرار کرے زنا کا تو سنگسار کر اسکو پس اقرار کیا اس عورت نے پس سنگسار کیا انیس نے اس عورت

کو روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے ؂

مسئلہ ہشتاد و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر خدا صلعم کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدآیہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوے قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے لا یُقتَلُ الرَّجُلُ بِعَبدِہٖ یعنے جو شخص اپنے غلام کو قتل کر ڈالے اسکو نہ قتل کرنا چاہیے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے اس حدیث کا عَن سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَن قَتَلَ عَبدَہٗ قَتَلنَاہُ وَ مَن جَدَعَ عَبدَہٗ جَدَعنَاہُ رَوَاہُ اَحمَدُ وَاَبُودَاوٗدَ وَالتِّرمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابنُ مَاجَۃَ وَحَسَّنَہُ التِّرمِذِیُّ وَھُوَ مِن رِوَایَۃِ الحَسَنِ البَصرِیِّ عَن سَمُرَۃَ وَ قَدِ اختُلِفَ فِی سَمَاعِہٖ مِنہُ وَفِی رِوَایَۃِ اَبِی دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیِّ وَمَن خَصیٰ عَبدَہٗ خَصَینَاہُ وَصَحَّحَ الحَاکِمُ ھٰذِہِ الزِّیَادَۃَ ترجمہ روایت ہے سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قتل کریگا اپنے غلام کو ہم قتل کرینگے اس کو اور جو شخص کہ کاٹیگا اعضا اپنے غلام کے کاٹینگے ہم اعضا اسکے روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور حسن کہا اسکو ترمذی نے اور وہ روایت سے حسن بصری کے ہے سمرہ سے اور اختلاف کیا گیا ہے سننے میں اسکے اس سے اور ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں ہے کہ جو خوجا کریگا اپنے غلام کو خوجا کر ڈالینگے ہم اسکو اور صحیح کہا حاکم نے اس زیادتی سے۔

مسئلہ ہشتاد و ہفتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدآیہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں

مین لکھا ہے لا قطع فی الفاکھۃ علی الشجر والزرع الذی لم یحصد یعنے درخت
پرسے میوہ چرانے والی کا ہاتھہ نہ کاٹا جاوے بسبب چرانے میوے کے درخت اور کھیتی
مین جو کہ ہنوز نہین کاٹی گئی ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے
مین خلاف کیا ہے ابو داود اور نسائی کی اس حدیث کا جو عمرو بن شعیب کی روایت
سے مسئلہ ہفتاد و ہفتم مین پہلے مذکور ہوئی

مسئلہ ہشتاد و ہشتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلعم کی صحیح حدیثون کے یہ ہے جو کہ رد المحتار
شرح در المختار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے فلا
قطع بنقرۃ وزنہا عشرۃ لا تساوی عشرۃ مضروبۃ ولا بدینار قیمتہ دون
عشرۃ یعنے پس ہاتھ کاٹنا نہین جائز ہے بسبب چرانے چاندی کی اس ڈلی سے جو بوزن
دس درم ہے مگر دس درم مضروب کے برابر نہین قیمت مین اور قطع نہین اس دینار سے
جسکی قیمت دس درم سے کم ہو اور یہہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے
مین خلاف کیا ہے ان تین حدیثون کا پہلی حدیث عن عائشۃ رضی اللہ تعالی
عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقطع ید السارق الا بربع
دینار فصاعدا متفق علیہ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
کہ نقل کیا اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نہ کاٹا جاوے ہاتھہ چور کا بسبب
چرانے چوتھائی دینار کے یا زیادہ کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے
دوسری حدیث عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال قطع النبی صلی
اللہ علیہ وسلم ید سارق فی مجن ثمنہ ثلثۃ دراہم متفق علیہ ترجمہ روایت
ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا کاٹا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھہ چور کا بیچ
چرانے ایک سپر کے کہ قیمت اسکی تین درہم تھی روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم

ف یہ عبارت رد المحتار شرح در المختار کی جلد ۳ کے صفحہ ۱۹۳ مین اور فتاوی عالمگیری کی جلد دوسری کے صفحہ ۱۷۱ مین ہے ۱۲

ف یہ حدیث مشکوۃ مین باب قطع السرقہ کے پہلی فصل مین ہے

ف یہ حدیث مشکوۃ مین باب مذکور کے فصل اول مین ہے ۱۲

نے تیسری حدیث عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا لعنت کرے اللہ چور کو کہ چراتا ہے بیضہ پس کاٹا جاتا ہے ہاتھ اسکا اور چراتا ہے رسی پس کاٹا جاتا ہے ہاتھ اسکا روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے

مسئلہ ہشتاد و نہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر ص کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے اِذَا قَضٰى عَلٰى رَجُلٍ بِالْقَطْعِ فِيْ سَرِقَةٍ فَوُهِبَتْ لَهٗ لَمْ يُقْطَعْ یعنے جب حکم کیا قاضی نے چور کے ہاتھ کاٹنے کا بعد اسکے جسکی چوری ہوئی وہ اگر چور کو بخشدے تو قاضی کو ہاتھ کاٹنا درست نہیں اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے میں خلاف کیا ہے اسحدیث کا عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالىٰ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ لَمَّا اَمَرَ بِقَطْعِ الَّذِيْ سَرَقَ رِدَاءَهٗ فَشَفَعَ فِيْهِ هَلَّا كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ بِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ جَارُوْدَ وَالْحَاكِمُ ترجمہ روایت ہے صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو جب حکم فرمایا ہاتھ کاٹنے کا اسکے جسنے چرائی چادر اسکی پس سفارش کی حق میں اسکے کیوں نہ ہوئی یہ سفارش پہلے اسکے کہ لاوے تو میرے پاس اسکو روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ابن جارود اور حاکم نے فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ روایت کیا ہے اسحدیث کو مالک نے موطا میں اور شافعی اور حاکم نے بہت طرق سے اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ چور کو امام کے پاس لیجانیکے بعد اسکو اپنی چیز بخشدینی کر

له یہ حدیث مشکوۃ میں باب قطع السرقہ کے فصل اول میں ہے ۱۲

سه ہدایہ چھاپہ انصاری کے جلد دوم کتاب السرقہ کے صفحہ ۵۳۳ میں ہے اور فتاوی عالمگیری چھاپہ کلکتہ کے جلد دوم کے صفحہ ۳۵۳ میں ہے ۱۲

سه یہ حدیث بلوغ المرام کے باب حد السرقہ میں ہے ۱۲

سه مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد ہفتم کے صفحہ ۲۹۳ میں ہے ۱۲

حد ساقط نہین ہوتی اور اسپر اجماع کیا گیا ہے اور یہ جو روایت کی گئی ہے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ مطلق بخشد نیہ سے چور پر حد نہین آتی سو یہ حدیث اس بابین انکے رد مین ہے

مسئلہ نودم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے اِنْ وَهَبَ هِبَةً لِذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهُ لَمْ يَرْجِعْ فِيهَا یعنے اگر کوئی شخص ذی محرم کو کوئی چیز بخشدے تو اسکو واپس لینی نہین آتی اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدُ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ وَمَثَلُ الَّذِي يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ ترجمہ روایت ہے ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین حلال واسطے آدمی کے یہ کہ دیوے کچھ پھر رجوع کرے اسمین مگر باپ کو رجوع کرنا درست ہے اس چیز مین کہ دی بیٹے اپنے کو اور مثل اس شخص کے کہ دیتا ہے کچھ پھر رجوع کرتا ہے اس مین مانند کتے کی ہے کہ کھایا یہانتک کہ جسوقت پیٹ بھر گیا قے کر ڈالی پھر چاٹنے لگا اپنی قے روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ترمذی نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ دوقطنی نے کہا ہے اسحدیث کو ابن حبان اور حاکم نے اور صحیح کہا ان دونون نے اسکو اور یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ حرام ہے رجوع کرنا بعد بخشدینے کے پھر کہا بعد اسکے نقل کرکے فتح الباری سے کہ یہی مذہب ہے جمہور علما کا اور کہا کوفیون نے کہ نہین جائز ہے رجوع کرنا باپ کو

حد ساقط ہونا ہدایہ کے صفحہ ۵۲۳ جلد ۲ مین ہے بیعبارت چھاپہ انکے صفحہ ۳۲۳ مین اور شرح وقایہ کے جلد ۲ مین ہے کنز الدقائق کے صفحہ ۴۲ مین ہے رد المحتار چھاپہ مصر کے صفحہ ۵۹۰ جلد ۴ مین ہے فتاوی عالمگیری کے جلد ۴ صفحہ ۳۸۷ مین ہے مشکوۃ کے باب العطایا مین ہے نیل الاوطار کے جلد ۵ صفحہ ۲۳۴ مین ہے

بعد بخشدینے کے خواہ بیٹا چھوٹا ہو خواہ بڑا ہو جبکہ قبض کر چکا ہو سو یہ انکی بے دلیل بات ہے

مسئلہ نود و یکم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف حدیث کی یہ ہے کہ حکم قاضی کا تمام عقود اور فسوق مثل نکاح اور طلاق اور بیع اور اقالہ میں امام اعظم کے نزدیک نافذ ہی ظاہراً و باطناً چنانچہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور فتاوی عالمگیری اور در المختار اور فتاوی قاضیخان وغیرہ میں لکھا ہی وَكُلُّ شَيْءٍ قَضَى بِهِ الْقَاضِي فِي الظَّاهِرِ بِتَحْرِيمِهِ فَهُوَ فِي الْبَاطِنِ كَذَلِكَ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَكَذَا إِذَا قَضَى بِإِحْلَالٍ ترجمہ یعنے اور جس چیز کو حکم کرے ساتھ اسکے قاضی ظاہر میں ساتھ حرام کرنے اسکے کے پس وہ (حکم) باطن میں بھی اسیطرح ہے نزدیک ابحنیفہ کے اور اسیطرح ہے جبکہ حکم کرے قاضی ساتھ حلال کرنے کے مثلاً کوئی شخص کسی عورت پر دعوی کرے کہ یہ میری جورو ہے اور قاضی کے سامنے جھوٹے گواہ پیش کر کے مقدمہ جیت لی اور وہ عورت اسکو ملجاوی تو وہ عورت بحسب ظاہر بھی اسکی بی بی ہے اور اس سے صحبت کرنا بھی اس شخصکو حلال ہے یعنے خدا کے نزدیک بھی اسیطرح ہو گیا اور مرد کو اس عورت کے لے لینے کا خدا کے نزدیک کچھ مواخذہ نرہا اور یہی حکم ہے عورت کے لیے بھی چنانچہ ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے وَمَنِ ادَّعَتْ عَلَيْهِ امْرَأَةٌ أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا وَأَقَامَتْ بَيِّنَةً فَجَعَلَهَا الْقَاضِي امْرَأَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ تَزَوَّجَهَا وَسِعَهَا الْمُقَامُ مَعَهُ وَأَنْ تَدَعَهُ يُجَامِعُهَا وَهَذَا عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ رح یعنے اگر عورت دعوی کرے کسی شخص پر اس بات کا کہ میرا اس سے نکاح ہی اور گواہ لے آوی (یعنے جھوٹے) اور قاضی حکم کر دی اسکی عورت ہونیکا اور نہ تہا نکاح اس مرد کا اس عورت کے ساتہہ تو جائز ہے اس عورت کو جماع کروانا اسی اور یہ مذہب ابحنیفہ کا ہی انتہے اسیطرح ہی اگر کسی کے مکان کا کسینے جھوٹا دعوے کیا کہ مینے اس سے خرید لیا ہے اور جھوٹے گواہ گذر لئے اور قاضی نے حکم دیا اسکی بیع کا تو ہو گیا اسیطرح ہی امام اعظم نے خلاف کیا ہے اس مسئلہ میں اس حدیث کا عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنَّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ وَلَعَلَّ بَعْضَکُمْ اَنْ یَّکُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِیَ لَهٗ عَلٰی نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَیْتُ لَهٗ بِشَیْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِیْهِ فَلَا یَاْخُذَنَّهٗ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ **ترجمہ** روایت ہی ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہین کہ مین آدمی ہون اور تحقیق تم جھگڑتے آتے ہو طرف میری اور شاید کہ بعض تمہارا ہو وے خوب تقریر کرنے والا ساتھ دلیل اپنی کے بعض سے پس حکم کرتا ہون مین واسطے اسکے اوپر مانند اس چیز کے کہ سنتا ہون مین اس سے پس وہ شخص کہ حکم کرون مین واسطے اسکے ساتھ کسی چیز کے حق بھائی اسکے سے پس لیوے اسکو پس سوا اسکے نہین کہ حکم کرتا ہون مین واسطے اسکے ایک ٹکڑا آگ سے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** خلاف کیا ہے اس مین امام اعظم کا امام ابو یوسف اور امام محمد نے اور کہا موافق شافعی کے معدن شرح کنز الدقائق اور مستخلص مین لکھا ہے وَقَالَ اَبُوْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ وَالشَّافِعِیُّ لَا یَنْفُذُ بَاطِنًا یعنے اور کہا ابو یوسف اور محمد اور شافعی نے کہ نہین جاری ہوتی قضا باطن مین یعنے اللہ تعالی کے نزدیک اور اسیطرح سے خلاف کیا ہے امام اعظم کا امام زفر نے اور امام مالک اور امام احمد بن حنبل نے اس مسئلے مین اور کہا موافق حدیث ام سلمہ کے جو کہ اوپر مذکور ہوئی اور دلیل امام اعظم کی حنفیہ یہ پیش کرتے ہین کہ جسکو ذکر کیا امام محمد نے مبسوط مین کہ پہونچا ہمکو حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ ایک شخص نے انکے پاس گواہ قائم کر دیے ایک عورت کے نکاح پر اور عورت نے انکار کیا تو حضرت علی نے حکم دیدیا عورت کو کہ جاوے مرد کے پاس تو کہا عورت نے کہ اس مرد نے نہین نکاح کیا ہے مجھ سے اب اگر آپنے ایسا ہی حکم کیا ہے تو آپ نکاح تو پڑھوا دیجیے فرمایا حضرت علی نے مین نہین تجدید کرتا نکاح کی نکاح کر دیا تیرا دونون شاہدون نے سو جواب اس کا دو طرح سے ہے **اول** یہ کہ یہ حدیث بلا اسناد ہی اور حدیث بلا اسناد جسکی سند یا اسناد مین سقوط و انقطاع ہو

سکا اس سے جب ... کنز الدقائق کا ... عن ۲۵۱ ... اس کی ...

معلق کہاتی ہے اور وہ ضعیف اور مردود شمار کی جاتی ہے چنانچہ نخبۃ الفکر مین لکہا ہی
ثُمَّ الْمَرْدُوْدُ اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ لِسَقْطٍ اَوْ طَعْنٍ فَالسَّقْطُ اِمَّا اَنْ يَّكُوْنَ مِنْ مَبَادِي
السَّنَدِ مِنْ مُصَنِّفٍ اَوْ مِنْ اٰخِرِهٖ بَعْدَ التَّابِعِيِّ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَالْاَوَّلُ الْمُعَلَّقُ
پہر مردود یا یہ کہ ہو واسطے گرنے (اسناد) کے یا طعن (راوی) کے سو گرنا اسناد
کا یا یہ ہے کہ ہو ابتدا سند سی مصنف سے یا آخر سند کے سے بعد تابعی کے یا سوا اسکی کے
پس اول معلق ہی اور منہج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول مین لکہا ہی کہ اکثر
محدثین نے ذکر حدیث معلق کا قسم مردود مین (شمار) کیا ہی انتہے اب اگر کوئی کہے کہ نخبۃ الفکر
اور منہج الوصول کی عبارت سی معلوم ہوتا ہے کہ حدیثین معلق جو کہ بخاری مین ہین وہ بہی ضعیف
ہی ہونگی سو جواب اس کا یہ ہے کہ منہج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول
مین لکہا ہی کہ بخاری جسقدر حدیثین معلق لایا ہے ان سب کو ابن حجر نے اپنی کتاب التشویق
الی وصل التعلیق مین وصل کر دیا ہے علاوہ اسکے فتح الباری اور قسطلانی اور کرمانی وغیرہ
بخاری کی شرحون مین بخاری کی معلق حدیثون کا وصل ہونا ثابت ہی اور بالفرض اگر اسکی
کسی حدیث معلق کا وصل ہونا پایۂ ثبوت کو نہ پہونچ سکے اور معارض ہو حدیث صحیح کے تو اسکو
بہی لائق عمل کے نہ سمجہا جاویگا دوم یہ روایت موقوف ہی حضرت علی پر اور روایت موقوف
قابل حجت کی نہین ہوتی اور بیان اسکا مسئلہ چہارم مین پہلے گذرا

مسئلہ نود و دوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ
اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار شرح در المختار اور فتاوی
عالمگیری وغیرہ مین لکہا ہے وَمَنْ اَفْلَسَ وَعِنْدَهٗ مَتَاعٌ لِرَجُلٍ بِعَيْنِهٖ اِبْتَاعَهٗ
مِنْهُ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ اُسْوَةٌ لِلْغُرَمَاءِ فِيْهِ یعنے ایک شخص مفلس ہو گیا اور اسکے
پاس وہ چیز ہے جو اسنے خرید کی تو اسکا بائع اور قرضخواہون کے ساتھ مساوی ہے

بیع اسکے اور یہہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ مَالَهٗ بِعَیْنِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ اَفْلَسَ اَوْ اِنْسَانٍ قَدْ اَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَیْرِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ترجمہ روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پاوی اپنا بعینہ مال کسی مفلس مرد کے پاس یا آدمی مفلس کے پاس تو اس مال کا وہی زیادہ تر لائق ہے اور قرضداروں کی نسبت (یعنے جس نے اپنا مال کسی کے ہاتھ بیچا اور مول لینے والا مفلس او قرضدار ہو گیا قیمت نہین دے سکتا تو وہ اپنے مال کو اگر بعینہ پاوے تو لے لیوے اور بیع کو باطل کر دیوے اور قرضداروں کا اس مین حق نہین) روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور کہا ترمذی نے اس باب مین سمرہ اور ابن عمر سے بھی روایتین آئی ہین۔ اور کہا امام شعرانی نے میزان شعرانی مین کہ یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ امام ابوحنیفہ جو قائل اسکے نہین ہین سو اس باب مین تاویلین انکی مردود اور ضعیف ہین اور جو کہ اس باب مین حضرت علی اور ابن مسعود کی روایت کی سند لیتے ہین سو وہ ثابت نہین انتہے۔

مسئلہ نود وسوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے لَا تُرَدُّ الْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعِیْ یعنے مدعی پر قسم نہ دیجاوے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا پہلی حدیث عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِیَمِیْنٍ وَّشَاهِدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ اِسْنَادُهٗ جَیِّدٌ ترجمہ روایت ہے ابن عباس

[حاشیہ: یہ حدیث بخاری کے چھاپے احمدی کے جزو ۳۳ صفحہ ۳ مین ہے اور مسلم کے چھاپے نولکشوری کے جلد ۲ صفحہ ۱۹ مین ہے ۔ یہ عبارت ترمذی کے چھاپے احمدی کے جلد اول صفحہ ۱۵۳ میں ہے ۔ یہ مضمون میزان شعرانی کے چھاپے مصری کے جلد دوسرے صفحہ ۸۶ مین ہے ۔ یہ عبارت امام نووی کی صحیح مسلم کے چھاپے نولکشوری کے جلد دوسرے صفحہ ۱۹ میں ہے ۔ یہ عبارت ہدایہ کے چھاپے نولکشوری کے جلد ۳ صفحہ ۲۰۹ میں اور شرح وقایہ کے چھاپے یوسفی کے جلد ۳ صفحہ ۱۰۲ میں ہے ۔ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الشہادات میں ہے]

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ مقرر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا قسم اور گواہ پر روایت کیا اسحدیث کو مسلم اور ابوداؤد اور نسائی نے اور کہا اسناد اسکی جید ہے دوسری حدیث عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ قَالَ وَقَضٰى بِهَا عَلِيٌّ فِيْكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ ترجمہ روایت ہے جعفر بن محمد سے اس نے نقل کی اپنے باپ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ساتھ قسم کے ساتھ ایک گواہ کے کہا اور حکم کیا ساتھ اسی کے حضرت علی نے بیچ تمہارے روایت کیا اسحدیث کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ دلیل پکڑی ہے ساتھ حدیثون باب کے جماعت اصحاب اور تابعین نے اور جو لوگ کہ بعد انکے ہوئے ہین کہتے ہین کہ جائز ہے حکم ساتھ گواہ اور قسم مدعی کے اور حکایت کیا ہے اسکو صاحب بحر نے امیر المومنین علی اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور ابی اور ابن عباس اور عمر بن عبد العزیز اور شریح اور شعبی اور ربیعہ اور فقہا مدینہ اور ناصر اور ہادویہ اور مالک اور شافعی ۔

مسئلہ نود و چہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظم اور انکے شاگردون ابو یوسف و محمد کا مخالف پیغمبر کی دو حدیثون کو یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق وغیرہ مین لکھا ہے مَنِ امْتَنَعَ مِنَ الْجِزْيَةِ اَوْ قَتَلَ مُسْلِمًا اَوْ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ زَنٰى بِمُسْلِمَةٍ لَمْ يَنْتَقِضْ عَهْدُهٗ ترجمہ یعنے جو ذمی جزیہ دینے والا جزیہ دینے سے انکار کرے یا کسی مسلمان کو مار ڈالے یا گالی دے نبی علیہ السلام کو یا کسی مسلمان عورت سے زنا کرے تو ان امور سے اسکا عہد نہین ٹوٹتا اور رد المحتار شرح در المختار مین ہے وَاَمَّا اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَاَصْحَابُهٗ فَقَالُوْا لَا يَنْقُضُ الْعَهْدَ

الہ حدیث ترمذی چھاپہ ... صفحہ ۲۵۲ مین ہے

الہ بیضاوی نیل الاوطار ... چھاپہ ... جلد ۸ صفحہ ۲۵۶ مین ہے

الہ مصطفائی ... صفحہ ۲۰۷ مین اور شرح وقایہ ... اور کنز الدقائق ... صفحہ ۱۹۵

الہ ... جلد ۳ صفحہ ۲۹۲ مین ہے

زندیق ساب ...

بِسَبٍّ وَّلَا يُقْتَلُ الذِّمِّيُّ بِذٰلِكَ یعنے ہو لیکن ابو حنیفہ اور اصحاب اُسکے یعنے ابو یوسف و محمد بس کہتے ہین کہ نہین ٹوٹتا عہد ساتہہ گالی دینے (نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے) اور نہ قتل کیا جاوے ذمی بسبب اس بات کے انتہے امام اعظم اور انکے شاگردون ابو یوسف و محمد نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان صریح دو حدیثون کا پہلی[له] حدیث عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ يَهُوْدِيَّةً كَانَتْ تَشْتِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيْهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتّٰى مَاتَتْ فَاَبْطَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمَهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تحقیق ایک عورت یہودیہ برا کہتی تہی حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اور عیب و طعن کرتی تہی حضرت مین پس گلا گہونٹا اُسکا ایک شخص نے یہانتک کہ مرگئی پس معاف فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خون اُسکا روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد نے دوسری[که] حدیث عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ اَعْمٰى كَانَتْ لَهٗ اُمُّ وَلَدٍ تَشْتِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيْهِ فَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِيْ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ اَخَذَ الْمِغْوَلَ فَجَعَلَهٗ فِيْ بَطْنِهَا وَاتَّكَأَ عَلَيْهَا فَقَتَلَهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا اشْهَدُوْا اَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ ترجمہ روایت ہے ابن عباس رضے اللہ تعالے عنہما سے کہ تحقیق ایک اندہا کہ تہے اسکے پاس حرم گالی دیتی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اور عیب و طعن کرتی تہی حضرت مین پہر منع کرتا تہا وہ اندہا اس کو اس بات سے پس باز نہ آتی تہی وہ پہر جب ہوئی ایک رات لی اس اندہے نے ایک لکڑی سینخ لگی ہوئی پس کہا اسکو اسکے پیٹ مین اور تکیہ کیا اسپر (یعنے زور سے دبایا اسکو) پس قتل کیا اسکو پس پہونچی خبر اوسکی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا خبردار گواہ رہو تحقیق خون اسکا رائگان ہے روایت کیا اسحدیث کو ابو داؤد نے فائدہ کہا ابن حجر نے

[له] یہ حدیث ابوداؤد و حیاۃ ... اول و دلیل ... جلد دوم صفحہ ۴۳۲ میں ہے ۱۲

[که] یہ حدیث ابوداؤد ... صفحہ ۲۴۲ ... حیاۃ ... اور بلوغ المرام میں ... باب قتال الجانی و قتال المرتد میں ہے ۱۲

بلوغ المرام میں کہ راوی اس حدیث کی معتبر ہین اور یہ دو نو حدیثین دلیل ہین اسپر کہ ذمی جب برا کہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو تو توڑ دیتا ہے عہد و ذمہ کو پس وہ حربی ہے سیاح الدم اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہی یہ دو نو حدیثین دلالت کرتی ہین اس بات پر کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والا لائق قتل کے ہے ساتھہ حد شرعی کے اور خون اسکا رائگان ہی یعنے اسکو قتل کرنا گناہ نہین پس اگر مسلمان ہے تو گالی دینی اسکی اسکا مرتد ہونا ہے اگر اس نے توبہ نہین کی ہی تو قتل کیا جاوے کہا ابن بطال اور ابن منذر نے کہ اجماع ہو چکا ہے اس بات پر کہ جو شخص گالی دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واجب ہے قتل کر دینا اسکا اور حکایت کی گئی ہے یہی بات اوزاعی اور لیث اور شافعی اور احمد اور اسحاق سے اگر وہ توبہ نکرے تو اسکو قتل کرنا چاہیے اور اگر وہ ذمی ہی تو بھی قتل کیا جاوے انتہے اسیکا قائل ہوا ہے شیخ ابن حنفی بھی چنانچہ فتح القدیر مین ہی کہ اگر ذمی جزیہ دینے والا ازراہ تمرد اور شرارت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گالی دے تو عہد ٹوٹ جاوے گا اور وہ قابل قتل کے ہے کیونکہ ذمی سے جزیہ حقیر سمجھکر لیا جاتا ہے اور جب وہ ہماری پیغمبر کو برا کہنے لگے تو گویا ہم اسے عاجز ہوئے انتہے

مسئلہ نود و پنجم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی چار حدیثون کی یہ ہے جو کہ چلپی حاشیہ شرح وقایہ مین محیط سے نقل کر کے لکھا ہی اِنَّ مَا اَخَذَتْهُ الزَّانِيَةُ اِنْ كَانَ بِعَقْدِ الاِجَارَةِ فَحَلَالٌ عِنْدَ الاَعْظَمِ لِاَنَّ اَجْرَ المِثْلِ طَيِّبٌ وَاِنْ كَانَ السَّبَبُ حَرَامًا یعنے جو چیز کہ لے عورت زنا کرنے والی (بدلے زنا کرنے کے اگر لیا ہے مقرر کر کر یعنے جس طرح سے کہ کسبیان اپنی خرچی زنا کرنے سے پہلے مقرر کر لیتی ہین تو حلال ہی امام اعظم کے نزدیک اسلیے کہ تحقیق مزدوری یعنی مثل کی طیب ہے خواہ وہ سبب کہ جسکی بدلے وہ مزدوری لیتی ہے حرام ہی ہے) انتہے اسی سبب سے امام اعظم

علیہ الرحمۃ کے نزدیک جو شخص کہ خرچی دیکر کسی عورت سے زنا کرے اوس پر حد واجب نہین چنانچہ فتاوی قاضیخان اور کنز الدقائق مین لکہا ہے ولو استاجر امرأۃ لیزنی بھا فزنی بھا لا یحد فی قول ابی حنیفۃ یعنے اور اگر خرچی دے عورت کو واسطے زنا کرنے کے اسکے پس اگر زنا کیا اس نے ساتھہ اسکے نہ حد ماری جاوے اسکو بموجب قول ابو حنیفہ کے سوا امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان چار حدیثوں کا پہلی حدیث عن ابی مسعود الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن ثمن الکلب ومھر البغی وحلوان الکاھن متفق علیہ روایت ہے ابی مسعود انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مول کتے کے سے اور خرچی عورت زانیہ کی سے اور اجرت کاہن کی سے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے دوسری حدیث صحیح ابن حبان مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حرام ہے زانیہ کی خرچی اور قیمت کتے کی اور کمائی پچھنی لگانے والے کی تیسری حدیث عن رافع بن خدیج رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمن الکلب خبیث ومھر البغی خبیث وکسب الحجام خبیث رواہ مسلم ترجمہ روایت ہے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مول کتے کا حرام ہے اور خرچی زناکار عورت کی حرام ہے اور کمائی سینگی کہینچنے والے کی حرام ہے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے چوتھی حدیث عن ابی جحیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن ثمن الدم وثمن الکلب وکسب الامۃ رواہ البخاری ترجمہ روایت ہے ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مول خون کے سے اور کتے کے سے اور خرچی لونڈی زانیہ کی سے روایت کیا اس حدیث کو بخاری

۱ عبارت فتاوی قاضیخان کی جلد چہارم کے صفحہ ۲۰۶ مین اور کنز الدقائق بحاشیہ مولوی محمد احسن صاحب کے صفحہ ۱۶۱ مین ہے

۲ یہ حدیث مشکوۃ کے باب الکسب میں ہے

۳ یہ حدیث فتح الباری مطبوعہ مصر کی جلد دوم کے صفحہ ۲۷۱ مین ہے

۴ یہ حدیث مشکوۃ کے باب الکسب میں ہے

۵ یہ حدیث بخاری مطبوعہ احمدی مطبع کی جلد اول کے صفحہ ۲۹۸ میں ہے

نے **فائدہ** مجمع البحار مین لکھا ہے کہ مراد خبیث سے حرام ہونا ہے مول کتے کا اور خرچی
عورت زانیہ کی اسلیے کہ کتا پلید ہے اور زنا حرام ہے اور بدلا دینا اسپر حرام ہے اور
زرقانی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ خرچی عورت زانیہ کی حرام ہے اور اسپر
اجماع ہے اور امام نووی علیہ الرحمۃ نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ مول کتے کا
اور خرچی عورت زانیہ کی حرام ہے اور اسپر اتفاق ہے تمام مسلمانون کا اور کہا ترمذی
نے اور اس باب مین حضرت عمرؓ اور ابن مسعودؓ اور جابرؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور
ابن عمرؓ اور عبداللہ بن جعفر سے بہی روایتین آئی ہین انتہے اب رہا ایک مسئلہ تو کاہن
کی اجرت اور دوسرا سینگی کہینچنے والی کی کمائی کا سو بیان انکا بلاغ المبین کے دوسرے
جلد مین کیا گیا ہے جسکو دیکہنا منظور ہو وہان سے دیکہہ لے۔

مسئلہ نود و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی دو حدیثون کے یہ ہے جو کہ
ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری
وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے قَالَ اَبُوْحَنِيْفَةَ الْمُزَارَعَةُ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ بَاطِلَةٌ
یعنے کہا ابوحنیفہ نے کہ مزارعت ساتھہ تہائی اور چوتہائی کے باطل ہے **فائدہ** یعنے
اگر کوئی شخص اپنی زمین اس غرض سے کسیکو دیوے کہ وہ اس مین کہیتی کرے اور اس سے
اپنا حصہ مقرر کر لیوے تو جائز نہین ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے
اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا پہلی حدیث **عَنْ** عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَفَعَ اِلٰی یَھُوْدِ
خَیْبَرَ نَخْلَ خَیْبَرَ وَاَرْضَھَا عَلٰی اَنْ یَعْتَمِلُوْھَا مِنْ اَمْوَالِھِمْ وَلِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَطْرُ ثَمَرِھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی
عنہما سے یہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیے یہود خیبر کو درخت کہجور خیبر کے اور زمین

اسکی اس شرط پر کہ محنت کرین اس مین اپنے مالون سے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ و
سلم کے لیے ہو آدہا سو اُسکا روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے دوسری حدیث قالہ
عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطٰی خَیْبَرَ الْیَهُوْدَ اَنْ یَّعْمَلُوْهَا
وَیَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ترجمہ روایت ہے اسی
سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا خیبر یعنے درخت اور زراعت خیبر کی یہو
کو اس شرط پر کہ محنت کرین اس مین اور کھیتی کرین اسمین اور یہو یہود کے لیے آدہا اس
چیز کا کہ نکلے اس سے روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے فائدہ کہا نووی نے شرح
صحیح مسلم مین کہ کہا ابن ابی لیلے اور ابو یوسف اور محمد اور باقی کے کوفیون اور فقہا
محدثین اور احمد اور ابن خزیمہ اور ابن شریح اور دوسرون نے کہ کسی سے حصہ مقرر کرکر
خواہ کوئی کسیکو فقط درخت دیدیے خواہ فقط زمین ہی دیدی خواہ درخت بہی اور
زمین بہی یعنے دونو چیزین دیدین جائز ہے اسلیے کہ ظاہر حدیث سے یہی ثابت ہے
اور یہی بہتر ہے اور اسکے جواز کے باب مین ابن خزیمہ نے ایک کتاب طیار کی ہے اور
جو حدیثین کہ اسکے منع کے باب مین مروی ہین ان کا جواب اس نے اسمین دیدیا ہے

مسئلہ نود و ہفتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی تین حدیثون کے یہ ہے
جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور فتاوے عالمگیری وغیرہ
فقہ کی کتابون مین لکھا ہے اِذَا حَلَفَ الْکَافِرُ ثُمَّ حَنَثَ فِیْ حَالِ کُفْرِہٖ اَوْ
بَعْدَ اِسْلَامِہٖ فَلَا حِنْثَ عَلَیْہِ یعنے جب کافر قسم کہا کر خواہ حالت کفر مین توڑ
دے خواہ اسلام لا کر توڑ دے وفا کرنا اسکا اس پر لازم نہین فائدہ کہا طیبی نے
نہین صحیح ہے نذر اسکی اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ
مین خلاف کیا ہے ان تین حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ

ف ۱ یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی کے صفحہ ۳۱۲ مین ہے

ف ۲ یہ مضمون صحیح مسلم ... کے جلد دوسری ... صفحہ ۱۴ مین ہے

ف ۳ یہ عبارت ہدایہ چھاپہ ... فارسی ... صفحہ ۲۵ مین اور ... کنز الدقائق ... صفحہ ۱۵۲ ... عالمگیری ... جلد ... صفحہ ۹۱ مین ہے

ف ۴ یہ حدیث مشکوۃ ... مین باب ... فصل ... مین ہے

اللہ تعالیٰ عنہما ان عمر سال النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال کنت نذرت فی
الجاہلیۃ ان اعتکف لیلۃ فی المسجد الحرام قال واوف بنذرک متفق علیہ
ترجمہ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ کہ حضرت عمر نے پوچھا حضرت نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے کہا نذر کی تھی میں نے جاہلیت میں کہ اعتکاف کروں گا میں ایک رات
مسجد حرام میں فرمایا پوری کر نذر اپنی روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے
دوسری حدیث عن ثابت بن الضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال نذر
رجل علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینحر ابلا ببوانۃ فاتے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ فقال ہل کان فیہا وثن یعبد قال
لا قال فہل کان فیہا عید من اعیادہم فقال لا فقال اوف نذرک فانہ
لا وفاء لنذر فی معصیۃ اللہ ولا فی قطیعۃ رحم ولا فیما لا یملک ابن ادم
رواہ ابوداود والطبرانی وہو صحیح الاسناد ولہ شاہد من حدیث کردم
عند احمد ترجمہ روایت ہے ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ نذر کی ایک
مرد نے عہد میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ کہ قربانی کرے اونٹ بوانہ میں پھر آیا وہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر پوچھا ان سے فرمایا کیا ہے اس میں بت کہ پوجا جاتا
ہے بولا نہیں فرمایا پھر کیا ہوتا ہے اس میں میلا میلوں میں سے کافروں کے سو بولا
نہیں پھر فرمایا پوری کر نذر اپنی سو بیشک پوری نہ کرنی چاہیے نذر گناہ میں اللہ تعالیٰ
کے اور نہ کاٹنے میں صلہ رحم کے اور نہ اس کام میں کہ نہیں اختیار رکھتا ہے آدمی
روایت کیا اس حدیث کو ابوداود اور طبرانی نے اور وہ صحیح الاسناد ہے اور اسکا شاہد ہے
حدیث سے کردم کے نزدیک احمد کے تیسری حدیث عن میمونۃ بنت کردم رضی اللہ
تعالیٰ عنہما ان اباہا سال النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ انی نذرت
ان انحر ببوانۃ فقال ابہا وثن او طاغیۃ قال لا قال اوف بنذرک رواہ

ف یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الایمان والنذور میں ہے ۱۲
ف یہ حدیث اور زوائد الصحیحین میں ہے ۱۲ سلیمان بن علوی کی ... کے ۱۲ میں ہے

احمد و ابن ماجه و رجال اسناده رجال الصحیح ترجمہ روایت ہی میمون بنت
کردم رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ تحقیق اسکے باپ نے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے پس کہا یا رسول اللہ تحقیق نذر مانی تھی مینے یہ کہ ذبح کرون مین بوانہ مین پس فرمایا
کیا اس مین ہے بت یا طاغیہ کہا نہین فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری کر نذر
اپنی روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابن ماجہ نے اور راوی اسکی اسناد کے صحیح مین

مسئلہ نود و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کی یہ ہے جو کہ ہدایہ
اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری
اور فتاوی قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے مَنْ نَحَرَ نَاقَةً اَوْ ذَبَحَ
بَقَرَةً فَوَجَدَ فِیْ بَطْنِهَا جَنِیْنًا مَیِّتًا لَمْ یُؤْکَلْ اَشْعَرَ اَوْ لَمْ یُشْعِرْ یعنے جو شخص اونٹنی
یا گائے کو ذبح کرے اور اسکے پیٹ مین سے مرا ہوا بچا نکلے تو نہ کہاوے خواہ اسکے بال
ہون خواہ نہ ہون اور یہ مذہب امام اعظم اور انکے شاگردون زفر اور حسن بن زیاد کا ہے
سو امام اعظم اور انکے شاگردون نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا عَنْ
اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
ذَکَاةُ الْجَنِیْنِ ذَکَاةُ اُمِّهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ ترجمہ روایت ہے ابی
سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ذبح کرنا پیٹ
کے بچے کا ذبح کرنا اسکی مان کا ہے روایت کیا اس حدیث کو احمد نے اور صحیح کہا اس کو
ابن حبان نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ صحیح کہا اس حدیث کو
ابن حبان نے اور ابن دقیق العید نے اور حسن کہا اسکو ترمذی نے اور کہا حاکم نے اس
باب مین حضرت علی اور ابن مسعود اور ابی ایوب اور براء اور ابن عمر اور ابن عباس اور کعب
بن مالک سے بھی روایتین آئی ہین اور زیادہ کیا تلخیص مین یعنے ابن حجر نے کہ جابر اور

ابی امامہ اور ابی الدرداء اور ابی ہریرہ سی بہی روایتیں ہین اور جس طریقہ کے ساتہہ احمد نے اس حدیث کو روایت کیا ہی اس مین کوی بہی ضعیف راوی نہین ہے اور ذبح کرنا پیٹ کے بچے کا ذبح کرنا اسکی مان کا ہے یہ مذہب ہے ثوری اور شافعی کا اور حسن بن زیاد اور ابو یوسف اور محمد ابو حنیفہ کے شاگردون کا یہی مذہب ہے مالک کا لیکن انکے نزدیک شرط یہ ہی کہ اگر بچے کے بال نکلے ہوئے ہین تو حلال ہے ورنہ نہین اور دلیل مالک کی یہ حدیث ہی جو کہ موطا امام مالک مین روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تہے کہتے عبد اللہ بن عمر جب ذبح کی جائے اونٹنی تو اسکے پیٹ کے بچے کی بہی ذکات ہوجائیگی بشرطیکہ اس بچے کے تمام اعضا پوری ہو گئے ہون اور بال نکل آئے ہون اور موطا امام مالک مین روایت ہی سعید بن المسیب سے کہ تہے کہتے سعید بن المسیب کہ ذکاۃ پیٹ کے بچہ کی اوسکی مان کی زکوۃ سے ہوجاویگی جب وہ بچہ پورا ہوگیا ہو اور بال نکل آئے ہون سو جواب ان دونون حدیثون کا یہ ہے کہ یہ دونون صحابہ کے قول ہین مرفوع حدیثین نہین ہین اور قول صحابہ کا مقابلے مین حدیث مرفوع کے لائق اعتبار اور قابل حجت پکڑنے کی نہین ہوتا اور دلائل اسکے مسئلہ چہارم مین اس کتاب مین پہلے گزرا

مسئلہ نود و نہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی دو حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری اور فتاوے قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے یُکْرَہُ لَحْمُ الْفَرَسِ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَھُوَ قَوْلُ مَالِکٍ یعنے مکروہ ہے گوشت گہوڑیکا امام اعظم کے نزدیک اور وہی قول ہے مالک کا سو امام اعظم اور امام مالک نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی یَوْمَ الْخَیْبَرِ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ وَاَذِنَ فِیْ لُحُوْمِ

الخیل متفق علیہ ترجمہ روایت ہی جابر رضی اللہ عنہ سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دن خیبر کے کہانے گوشت گدہون گہر کے پلے ہوؤن کے سے اور اذن فرمایا بیچ کہانے گوشت گہوڑون کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **دوسری حدیث** عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہا قالت نحرنا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرسا فاکلناہ متفق علیہ **ترجمہ** روایت ہی اسماء بیٹی ابی بکر رضی اللہ تعالے عنہا سے کہا ذبح کیا ہمنے بیچ زمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گہوڑا پس کہایا ہمنے اسکو روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **ف** کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ مذہب شافعی اور جمہور سلف و خلف کا یہی ہے کہ گوشت گہوڑیکا مباح ہے مکروہ نہین اور اسی بات کے قائل ہین عبداللہ بن زبیر اور فضالہ بن عبید اور انس بن مالک اور اسماء بنت ابی بکر اور سوید بن غفلہ اور علقمہ اور اسود اور عطا اور شریح اور سعید بن جبیر اور حسن بصری اور ابراہیم نخعی اور حماد بن سلیمان اور احمد اور اسحاق اور ابو یوسف اور محمد اور داؤد اور جمہور محدثین وغیرہ اور مکروہ جانا ہے اسکو ایک طائفہ نے کہ ان مین سے ہین ابن عباس اور حکم اور مالک اور ابو حنیفہ اور کہا ابو حنیفہ نے کہانا اسکا حرام نہین لیکن جو کہاوے وہ گنہگار ہے انتہے ابو حنیفہ کے نزدیک گہوڑیکا گوشت کہانا جو مکروہ ہے اس باب مین انکے مقلد یہ دلائل پیش کرتے ہین پہلی دلیل فرمایا اللہ تعالی نے والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینۃ یعنے اور گہوڑے بنائے اور خچرین اور گدہے کہ انپر سوار ہوؤ اور زینت سو جواب اس کا یہ ہے کہ اس آیت مین تو اللہ تعالی نے یہی فرمایا ہے کہ گہوڑا سوار ہونے اور زینت کے لیے بنایا گیا ہی یہ نہین فرمایا کہ اسکا کہانا بہی مکروہ ہے اور اگر کہانا اس کا مکروہ ہوتا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خلاف قرآن اسکے کہانے کا لوگون کو کبہی ارشاد نہ فرماتے **دوسری دلیل** ابو داؤد اور نسائی مین

ہہ روایت منتقی الاخبار
صحیح بخاری
مطبوعہ دہلی کے صفحہ ۸۳۰ میں
ہے
ہہ
صحیح مسلم مطبوعہ
دہلی کے صفحہ ۱۵۰
ہہ
بنے مسلم مطبوعہ دہلی
ہہ
مشکوۃ میں بابیہ
ہہ

روایت ہی خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہانے گوشت گھوڑے کے سے اور خچرون کے سے اور گدہون کے سے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہی نہین قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے حجت کیونکہ کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم[ف۱] مین کہ اتفاق کیا ہے علماء حدیث کے اماموں وغیرہ نے کہ یہ حدیث ضعیف ہی اور کہا بعضوں نے کہ یہ منسوخ ہے روایت کیا دارقطنی اور بیہقی نے موسی بن ہارون حمال حافظ سے کہا اُس نے یہ حدیث ضعیف ہی اسلیے کہ اس حدیث کی اسناد مین جو صالح بن یحیے ہے وہ بہی اور اسکا باپ بہی پہچانا نہین جاتا اور کہا بخاری نے اس حدیث مین نظر ہے اور کہا بیہقی نے اسناد اسکی مضطرب ہی اور کہا خطابی نے (بہی) کہ اسکی اسناد مین نظر ہے اور صالح بن یحیے کا سماع اپنے باپ سے اور اس کا اپنے دادا سے پہچانا نہین جاتا ہے اور کہا ابو داؤد نے یہ حدیث منسوخ ہے اور کہا نسائی نے حدیث گھوڑی کا گوشت (مباح ہونے) کی بہت صحیح ہے اور حدیث خالد کی (یعنے گھوڑیکا گوشت منع ہونے کی اگر صحیح بہی ہو تو بہی اسکے منسوخ ہونے کا شبہ پڑتا ہے انتہی اور کہا ابن حجر نے تقریب التہذیب[ف۲] مین کہ صالح بن یحیے بن مقدام بن معدیکرب کندی شامی (یعنے جو کہ گھوڑیکا گوشت منع ہونے کی حدیث کے راویون مین سے ہی) لین ہے چھٹے طبقے مین سی۔

مسئلہ صدم

اور ایک یہ مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے[ف۳] یکرہ اکل الطافی منہ یعنے جو مچھلی کہ خود بخود مر کر الٹی ہو جاوے کہانا اسکا مکروہ ہی اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا[ف۴] عن

ف ۱ یہ مضمون صحیح مسلم چھاپہ انگریزی کے جلد دوسری کے صفحہ ۱۵۱ مین ہے

ف ۲ یہ مضمون تقریب التہذیب مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۱۰ مین ہے

ف ۳ یہ عبارت ہدایہ مترجم فارسی چھاپہ انگریزی کے جلد چہارم کے صفحہ ۵۷ مین اور شرح وقایہ چھاپہ انگریزی کے صفحہ ۳۴۳ مین اور کنز الدقائق چھاپہ دہلی کے صفحہ ۵۴۳ مین اور رد المحتار چھاپہ دہلی کے جلد پانچوین کے صفحہ ۱۹۵ مین اور فتاوی عالمگیری چھاپہ دہلی کے جلد پانچوین کے صفحہ ۔۔۔ مین اور فتاوی قاضیخان چھاپہ انگریزی کے جلد چوتھی کے صفحہ ۳۴۳ مین ہے

ف ۴ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب الصید ۔۔۔ مین ہے

اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْبَحْرِ
ھُوَ الطَّھُوْرُ مَاءُہٗ وَالْحِلُّ مَیْتَتُہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَ
ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَاللَّفْظُ لَہٗ وَصَحَّحَہٗ ابْنُ خُزَیْمَۃَ وَالتِّرْمِذِیُّ رَوَاہُ مَالِکٌ وَ
الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ **ترجمہ** روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق مین دریا کے پاک کرنے والا ہے پانی اس کا اور حلال ہے مردہ
اس کا روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ابی شیبہ نے اور
لفظ اسیکا ہی اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ اور ترمذی نے روایت کیا اسکو مالک اور شافعی
اور احمد نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین صحیح کہا اس حدیث کو ابن منذر
اور ابن مندہ اور بغوی نے اور کہا بغوی نے اتفاق کیا گیا ہے اس کی صحت پر اور
کہا ابن اثیر نے شرح مسند مین کہ یہ حدیث صحیح مشہور ہے روایت کیا ہے اسکو اماموں
نے اپنی کتابون مین اور دلیل پکڑی ہے ساتھہ اسکے اور مرد اسکے معتبر ہین اور کہا
ابن ملقن نے البدر المنیر مین کہ یہ حدیث صحیح بزرگ ہے اور نیز کہا شوکانی نے نیل الاوطار
مین کہ مذہب جمہور علما کا یہی ہے کہ مردہ دریا کا خواہ خود بخود مر جاوے خواہ شکار کیا
جاوے یکسان ہی لیکن کہا حنفیہ نے اور ہادی اور قاسم اور امام یحییٰ نے اور مؤید
باللہ نے ایک قول مین کہ جب تک اسکو کوئی آدمی نہ مارے و یا پانی اسکو نہ پھینکدے و یا
اسکو پانی چھوڑ کر نہ چلا جاوے تب تک حلال نہین اور جو مچھلی خود بخود مر جاوے و یا
اسکو کوئی حیوان مار ڈالے وہ حلال نہین ہے اور دلیل انکی اس باب مین یہ دو حدیثین
ہین پہلی حدیث ابوداؤد مین روایت ہی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ
کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چیز کہ پھینک دے اسکو دریا یا جسکو پانی چھوڑ کر چلا
جاوے پس کھاؤ اسکو اور جو کہ مرے اس مین اور تیرے پس مت کھاؤ اسکو سو جواب اس
کا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہی نہین قائم ہوتی ہے ساتھہ اسکے حجت اسلیے کہ کہا شوکانی

نے نیل الاوطار مین کہ اس حدیث کے راویون مین یحییے بن سلیم راوی جو ہے وہ سچا تو ہے
لیکن حافظہ اُسکا برا ہے اور کہا نسائی نے نہین ہے قوی اور کہا یعقوب نے جب وہ حدیث بیان
کرے اپنی کتاب سے تو حدیث اسکی حسن ہے اور جب وہ حدیث بیان کرے حفظ پس حدیث اسکی ٹہیک بہی
سمجہی جاویگی اور انکار بہی کیا جاویگا اور کہا ابو حاتم نے وہ نہ تہا حافظ اور کہا ابن حبان
نے کہ معتبرون مین تو تہا لیکن خطا کرتا تہا اور حرص کرتا تہا حدیث کے مرفوع کرنے پر اور کہا
ابن حجر نے کہ یہ حدیث مرفوع تو نہین لیکن موقوف صحیح ہے اور معارض ہے اسکے قول ابوبکر
وغیرہ صحابہ کا یعنے جن کے نام اوپر مذکور ہوئے اور تقریب التہذیب مین لکہا ہے
کہ یحییے بن سلیم طائفی نزیل مکہ سچا ہے برے حفظ والا نوین طبقے مین سے انتہے دوسری
حدیث دارقطنیؒ نے روایت کی ہے ابی احمد زبیری سے انہنے ثوری سے مرفوعًا
بہی اسی مضمون کی سو جواب اسکا یہ ہے کہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا
دارقطنی نے مخالف ہوا ہے اسکے وکیع وغیرہ پس موقوف کیا ان سبنے اس حدیث
کو ثوری پر اور صواب بہی یہی ہے انتہے یعنی ٹہیک بات یہی ہے کہ یہ حدیث مرفوع نہین موقوف
ہی ہے اور روایت موقوف مقابلے مین حدیث صحیح مرفوع کے قابل اعتبار و لائق حجت
پکڑنے کے نہین ہوتی اور بیان اسکا اس کتاب مین مسئلہ چہارم مین پہلے گذرا۔

تیرہوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام اعظم کے مقلد حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ امام اعظم کے پاس
حدیث کی کتابون کے کئی صندوق تہے اور امام اعظم نے سوا جماعت صحابہ کے تین سو تابعین
مشائخ سے سماع حدیث کی کی ہے اور انکی مسند کی روایت پانچ سو آدمیون نے ان سے کی ہے
اور سب سے امام اعظم کے استاد علم کے چار ہزار آدمی ہین اس بات کو شیخ عبد الحق حنفی
دہلوی نے شرح سفر السعادتؒ مین نقل کیا ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ تو شیخ
عبد الحق وغیرہ حنفیہ کی خانہ ساز باتین ہین انکو بجز بعض متعصب امام اعظم کے مقلدون

کہ کوئی نہین مانتا اور ایسی بناوٹی دل سے تراشی ہوئی باتون کو سچا کوئی نہین جانتا بلکہ بعض
حق گو حنفیہ بہی ایسی باتون کے قائل نہین جو اپنے حنفی بہائیون کی ایجاد انکو سمجہتے ہین
دیکہو صحابہ سے امام اعظم کا سماع ثابت ہونے سے علما محققین نے انکار کر دیا ہے اور اسکا رد لکہہ
دیا ہے چنانچہ کہا ملا علی قاری حنفی نے شرح نخبۃ الفکر مین عَنِ السَّخَاوِيِّ اَنَّ المُعْتَمَدَ
اَنَّهُ لَا رِوَايَةَ لِلْاِمَامِ عَنْ اَحَدٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ بِصِغَرِهِ فِي زَمَنِ اِدْرَاكِهِ اِيَّاهُمْ
یعنے روایت ہے سخاوی سے کہ لائق اعتماد کے یہ بات ہے کہ امام ابو حنیفہ کو کسی صحابہ سے انکو
زمانے صحابہ مین کمسن ہونے کے سبب روایت نہین ہے اور کہا امام نووی شارح صحیح
مسلم نے تہذیب الاسما مین قَالَ الشَّيْخُ اَبُو اِسْحَاقَ فِي الطَّبَقَاتِ هُوَ النُّعْمَانُ
اِبْنُ ثَابِتِ بْنِ زَوْطَى بْنِ مَاهٍ مَوْلَى تَيْمِ اللهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ وُلِدَ سَنَةَ ثَمَانِيْنَ مِنَ
الْهِجْرَةِ وَتُوُفِّيَ بِبَغْدَادَ سَنَةَ خَمْسِيْنَ وَمِائَةٍ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِيْنَ سَنَةً
اَخَذَ الْفِقْهَ مِنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ وَكَانَ فِي زَمَانِهِ اَرْبَعَةٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ
اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي اَوْفٰى وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَاَبُو الطُّفَيْلِ
وَلَمْ يَاْخُذْ عَنْ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ترجمہ یعنے کہا شیخ ابو اسحاق نے طبقات مین کہ وہ
نعمان بن ثابت بن زوطی بن ماہ مولی تیم اللہ بن ثعلبہ کے ہین سنہ اسی ہجری مین
پیدا ہوئے اور بغداد مین سنہ ایک سو پچاس مین فوت ہوئے اور انکی عمر ستر برس کی
تہی سیکہا علم فقہ کا حماد بن ابی سلیمان سے اور انکے زمانے مین چار اصحاب موجود تہے
انس بن مالک اور عبد اللہ بن ابی اوفے اور سہل بن سعد اور ابو الطفیل ولیکن ابو حنیفہ
نے ان مین سے کسی سے بہی کچہ نہین لیا اور کہا شیخ ابن طاہر حنفی نے تذکرہ موضوعات مین
وَكَانَ فِي اَيَّامِ اَبِي حَنِيْفَةَ اَرْبَعَةٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بِالْبَصْرَةِ وَ
عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي اَوْفٰى بِالْكُوْفَةِ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ بِالْمَدِيْنَةِ وَاَبُو
الطُّفَيْلِ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ بِمَكَّةَ وَلَمْ يَلْقَ وَاحِدًا مِّنْهُمْ وَلَا اَخَذَ عَنْهُ وَاَصْحَابُهُ

له یہ عبارت معیار الحق کے صفحہ ... مین ہے ۱۲
سه یہ عبارت معیار الحق چہاپہ الضیا کے صفحہ ... مین ہے ۱۲
سه یہ عبارت معیار الحق چہاپہ الضیا کے صفحہ ... مین ہے ۱۲

يَقُولُونَ اِنَّهُ لَقِيَ جَمَاعَةً مِنَ الصَّحَابَةِ وَرَوٰى عَنْهُمْ فَلَمْ يَثْبُتْ ذٰلِكَ عِنْدَ اَهْلِ النَّقْلِ ترجمہ یعنے ابوحنیفہ کے زمانہ مین چار صحابی موجود تہے انس بن مالک بصرہ مین اور عبداللہ بن ابی اوفی کوفہ مین اور سہل بن سعد ساعدی مدینہ مین اور ابوطفیل عامر بن اللہ مکہ مین لیکن ملاقات ابوحنیفہ کی ان مین سی ایک سے بہی ثابت نہین اور نہ ان سی اونہون نے کچھ لیا ہے اور جو ابوحنیفہ کے اصحاب کہتے ہین کہ انہون نے ایک جماعت صحابہ سے ملاقات کی ہی اور ان سی روایت بہی انہون نے کی ہی سو یہ بات ائمہ نقل کے نزدیک ثبوت کو نہین پہونچی اسیطرح لکہا ہے قاضی علامہ شمس الدین ابن خلکان نے وفیات الاعیان مین بہی اور حافظ الحدیث ابن حجر عسقلانی نے امام اعظم کو چہٹے طبقے مین شمار کیا ہی چنانچہ تقریب التہذیب مین لکہا ہی اَلنُّعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ الْكُوفِيُّ اَبُوْحَنِيْفَةَ الْاِمَامُ يُقَالُ اَصْلُهُ مِنْ فَارِسٍ وَيُقَالُ مَوْلٰى بَنِيْ تَيْمٍ فَقِيْهٌ مَشْهُوْرٌ مِنَ السَّادِسَةِ یعنے نعمان بیٹا ثابت کوفی کا رہنے والا امام ابوحنیفہ کوئی کہتا ہی کہ یہ اصل مین فارسی ہین اور کوئی کہتا ہے کہ یہ بنی تیم کے آزاد کردہ غلام ہین یہ فقیہ مشہور ہین چہٹے طبقے سے اور چہٹا طبقہ ان لوگون کا ہے جنکو کسی صحابی سی ملاقات نہین ہوئی چنانچہ خود ابن حجر مقدمہ کتاب مذکور مین فرماتے ہین اَلسَّادِسَةُ طَبَقَةٌ عَاصَرُوا الْخَامِسَةَ لٰكِنْ لَمْ يَثْبُتْ لَهُمْ لِقَاءُ اَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ كَابْنِ جُرَيْجٍ یعنے طبقہ چہٹا پانچوین طبقے کا ہم عصر ہے لیکن کسی صحابہ سی ملاقات کرنی چہٹے طبقے کی لوگون کی ثابت نہین مثل ابن جریج کے انتہے اب اگر کوئی کہے کہ ملاقات کرنی امام ابوحنیفہ کی صحابہ مذکورین سی بروایت اعلام الاخبار اور طحاوی وغیرہ کے ثابت ہی سو جواب اسکا یہ ہے کہ اس باب مین جتنی روایتین حنفیہ لائے ہین سب واہیات اور ظنیات اور موضوع ہین صحیح ایک بہی نہین اور بیان انکا معیار الحق مین مفصل موجود ہے جسکو تحقیق منظور ہو وہان سے دیکہہ لے اور یہ جو حنفیہ کہتے ہین کہ امام اعظم نے تین سو تابعین مشائخ سے سماع حدیث

عبارت مسند الجن ... حنفی ... صحابہ ... تقریب التہذیب ... طبقہ ... صحابی ... [illegible]

کی کی ہے اور سب کے سب امام اعظم کے استاد علم کے چار ہزار آدمی ہین سواس بات کو محی سید
صدیق حسن خان صاحب جو آجکل بباعث کثرت تصانیف و تالیف پہلے علماؤن پر بھی سبقت
لے گئے ہین اپنی کتاب اتحاف النبلاء مین رد کرتے ہین اور فرماتے ہین ولہذا جمعے از
اہل الحدیث گفتہ اند کہ بضاعت وی در حدیث مزجاۃ است (یعنے قلیل) وآنکہ گفتہ اند کہ مشائخ
وی بچہار ہزار کس میرسند محتاج سند ہست وازاثر ہمین مبالغہاست کہ خطیب وابن
جوزی وغیر ہما بروی طعن کردہ اند وابو نعیم درحلیہ ذکر او ننمودہ انتہے اور یہ جو شیخ عبد الحق
نے لکھا ہے کہ امام اعظم کے پاس حدیث شریف کی کتابون کے کئی صندوق تھے یہ بھی
سب جھوٹ اور بناوٹ ہے بھلا اگر امام اعظم کے پاس حدیث کی کتابون کے صندوق
ہوتے تو کیا انکے مقلدون مین سے کسی کے پاس نہ پہونچتین کیا ان کو کیڑا کہا گیا یا دریا برد
ہو گئین ویا ہمراہ امام قشیری کے صندوق کو دریا مین ڈالکر خواجہ خضر کے پاس رکھی
گئین تاکہ جسوقت عیسی علیہ السلام قیامت کے قریب نزول فرمائین تو انکو دستور العمل
بنائین جسکا قصہ طحاوی نے شرح در المختار مین بعض جہلا حنفیہ سے نقل کیا ہے اور اسکو
بوجوہ عدیدہ باطل کیا گیا ہے اور اسکی ابتدا مین کہا ہے وَالَّذِیْ یَنْبَغِیْ لِلطَّائِفَۃِ
الْحَنَفِیَّۃِ اَلَّا یَتَکَلَّمُوْا بِھٰذِہِ الْاَلْفَاظِ الْمُوْھِمَۃِ فَاِنَّھَا مُوْجِبَۃٌ لِلتَّکَلُّمِ فِیْھِمْ بَلْ
اِنَّ بَعْضَ الْحُمَقَاءِ یَسُبُّوْنَ الْاِمَامَ وَیَنْقُوْنَ عَنْہُ الْاِجْتِھَادَ یعنے طائفہ حنفیہ کو لائق
ہے کہ ایسے الفاظ وہم انداز نہ بولین کیونکہ لوگون کے برا کہنے کا سبب ہوتے ہین بلکہ
بعض احمق امام کو گالیان دینگے اور ان کے اجتہاد کو مٹائین گے اور طحطاوی
مین لکھا ہے اِنَّ مِثْلَ ھٰؤُلَاءِ الْجَھَلَۃِ لِفَرْطِ تَعَصُّبِھِمْ وَعِنَادِھِمْ لَیْسَ مَطْمَحُ نَظَرِھِمْ
اِلَّا تَفْضِیْلَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَلَوْ بِمَا لَا اَصْلَ لَہٗ وَلَوْ بِمَا یُؤَدِّیْ اِلَی
الْکُفْرِ وَلَیْسَ عِنْدَھُمْ عِلْمٌ بِفَضَائِلِہِ الْجَمِیْلَۃِ الَّتِیْ اُلِّفَتْ فِیْھَا الْکُتُبُ فَیَرْضَوْنَ
بِالْاَکَاذِیْبِ وَالْاِفْتِرَاتِ الَّتِیْ لَا یَرْضَی اللّٰہُ وَلَا رَسُوْلُہٗ وَلَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ نَفْسُہٗ

وَلَوْ سَمِعَهَا اَبُوْحَنِيْفَۃَ لَاَفْتٰی بِکُفْرِ قَائِلِهَا ترجمہ یعنے بیشک ان جاہلون جیسے اپنے بہت
تعصب اور عناد کے سبب از بجز اسکے کہ ابوحنیفہ کو اور دن پر بزرگی دین) کہین نظر نہین
رکہتے مگر ابوحنیفہ کو بزرگی دینے کی طرف اگرچہ ایسی جیسے ہو جسکے لیے کچہ اصل نہین اور اگرچہ
وہ تفصیل کفر کی طرف انکو پہونچادے انکو ابوحنیفہ کے ان فضائل کا حکم نہین جن
مین کتابین تصنیف ہوچکی ہین اور وہ جہوٹ اور افترا سے خوش ہوتے ہین جسکو
خدا اور رسول پسند نہین کرتے اور نہ ابوحنیفہ پسند بلکہ ابوحنیفہ اگر ان باتون کو سنتے
تو ان کے قائل پر کفر کا فتاوی لگاتے غرض کہ امام اعظم کے کئی صندوق کتابون کے
تو ایک طرف رہے اگر حدیث کی ایک کتاب بہی انکی جمع کی ہوئی ہوتی تو اسکا اثر ہدایہ
اور شرح وقایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین ضرور پایا جاتا خصوصا طحاوی اور عینی
اور ابن ہمام تو ضرور ہی اس سے نقل لاتے بلکہ ان کی ذات سے تو یہ بہی امید تہی کہ اسکے
مقابلے مین بخاری اور مسلم اور موطا وغیرہ کتابون کی صحیح صحیح حدیثین جو کہ اسوقت
مین بہی موجود ہین سب کو رد کردیتے اور کسی کو بہی نہ مانتے۔ لیکن اسکا بڑا افسوس کہ انکی
جمع کی ہوئی نہ چہوٹی نہ بڑی کوئی کتاب بہی حدیث کی نہین لیکن باوجود اس بات کے
بہی حنفیہ یہی کہے جاتے ہین کہ جن کتابون کی حدیثین ہمارے مذہب کی دلیل ہین وہ کتابین
عرب مین موجود ہین چنانچہ شیخ عبدالحق دہلوی نے شرح سفر السعادت مین لکہا ہے
کہ نظر در کتب حنفیہ کہ در دیار عرب مشہور ست باید انداخت تا حقیقت حال منکشف گردد
ومواہب الرحمٰن کتابیست درین مذہب شارح او التزام کردہ کہ دلیل از آیت قرآن و احادیث
صحیحین بیارد سویہ بہی شیخ صاحب وغیرہ امام اعظم علیہ الرحمۃ کے مقلدون کی خانہ ساز
بات ہے۔ کتاب برہان شرح مواہب الرحمٰن لاہور مین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی
کے پاس موجود ہے اور وہ اپنے ضمیمہ کے نمبر مذکور مین لکہتے ہین کہ اس مین عینی اور فتح
القدیر بلکہ اسکے شاگرد حلبی سے بڑہکر کوئی بات بہی نہین غرضکہ اب انکا کوئی حیلہ

یہی حدیث پر عمل کیسے ہین نہیں ہو سکتا اور اتباع سنت کی نسبت کوئی عذر معقول خیال مین نہین آسکتا لیکن بعد اسکے خام خیال اتبک بہی ایک گمان ردی پر بلا دلیل چلے گئے ہی چلے جاتے ہین اور یہ عذر بدتر از گناہ پیش لا کر بہی چلے جاتے ہین حالانکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا یعنی اور تحقیق گمان نہین کفایت کرتا حق سے کچھہ

حسن ظن سے بخیر ہیں ثبات
تم سے جا بجا دکھاتے ہین
دین کی تحقیق مین اگر مشکل
ہے تمہارے امام کے نزدیک
عمل سکے جو ہو حدیث نبی
ہمکو قول رسول سے کیا کام
یہ ہے دین انکا اور یہ اسلام
ہو کہان جتنے گر خلاف نبی
ہین اسیران ربقہ تقلید
چلتے اسپر ہی یہ نہین ناکام
لیک معلوم ہمکو اب یہ ہوا
ہوتے ان سے اگر نہ یہ بیزار
اور نہ تقلید انکی کرتے کبھی
شیفتہ جسپہ ہین یہ سودائی

انتے ہین نہین کسی کی بات
کہ سیاہ انہین یہ ہو کہوٹا
ہو گئے انکے چراغ عقل کے گل
پہر نہ پوچھین کسی سے یہ نادان
چہوڑ دین اسکو یہ سفیہ وغبی
ہم مقلد ہین ہمکو ہے انکار
یہ عقیدہ ہے انکا اور یہ کلام
مطلقا کیجو تم نہ اسپہ عمل
ہینگے نادان ایسے بے فہمید
ہم سمجھتے تہے ہین جو تقلیدی
ہین یہ منکر امام سے بہی سدا
تہے مقلد یہ جن کے کہلاتے
دیکہتے جسمین ہے خلاف نبی
نفس و شیطان کے دام مین یہ لوگ

ایک رد یہ کہین جو پاتے ہین
تو سراسر پڑی ہمین ٹوٹا
کوئی کہدے کہ مسئلہ یہ ٹہیک
ہین وہی مان دلمین ہو شادان
اور کہین ہم نہ مجتہد نہ امام
ہے کفایت امام کی گفتار
کہہ گئی ہین یہ خود امام سبہی
جان لیجو کہ ہے وہ ایک ڈہل
کہہ گئی ہین مانین جو انکو امام
ہین فقط سنکر حدیث نبی
ہے دلیل اسکی سن لے ای دنیا
انکا کہنا سر آنکہہ پر رکہتے
کس نے تقلید ایسی بتلائے
لگ گئی ہین اسیکا ہے یہ روگ

چودہوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام اعظم کے مقلد حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ جو مرتبہ امام اعظم کا ہے ائمہ مین سے اور کسیکا بہی نہین ہے اسلیے کہ امام اعظم کی فضیلت مین انکا نام

لیکن صریح جار حدیثین اجکی ہین یہلی حدیث یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ اَبُوْحَنِیْفَۃَ
وَھُوَ سِرَاجُ اُمَّتِیْ یعنے ہوگا بیچ امت میری کے ایک مرد کہا جاویگا واسطے اسکے ابو حنیفہ
اور وہ چراغ ہے امت میری کا سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع ہی یعنے جہوٹی
بناوٹی دل سے گھڑی ہوئی ہے کہا امام شوکانی نے **فوائد المجموعۃ فی الاحادیث
الموضوعۃ** مین کہ یہ حدیث موضوع ہے اسلیے کہ بیچ اسناد اسحدیث کی ایک تو ماسون بن
احمد سلمی ہے اور دوسرا احمد بن عبد اللہ جوئباری ہے اور یہ دو شخص حدیثون کے بنانیوالے
ہین اور بنایا ہے اسکو ان دونو مین سے ایک نے اور کہا شیخ ابن طاہر حنفی نے **مجمع البحار**
مین کہ کہا صغانی نے (حدیث) سِرَاجُ اُمَّتِیْ اَبُوْحَنِیْفَۃَ مَوْضُوْعٌ یعنے ابو حنیفہ میری
امت کا چراغ ہے موضوع ہے یعنے جہوٹی بناوٹی دل سے گھڑی ہوئی حدیث ہی اور کہا
ملا علی قاری حنفی نے **موضوعات کبیر** مین (حدیث) اَبُوْحَنِیْفَۃَ سِرَاجُ اُمَّتِیْ
مَوْضُوْعٌ بِاتِّفَاقِ الْمُحَدِّثِیْنَ یعنے ابو حنیفہ میری امت کا چراغ ہے موضوع حدیث ہے
اور اسپر محدثین کا اتفاق ہی اور کہا شیخ عبد الحق حنفی نے **تحصیل التعرف** مین
وَقَدْ یُرْوٰی اَحَادِیْثُ فِیْ فَضْلِہٖ حَکَمَ الْمُحَدِّثُوْنَ بِوَضْعِھَا وَاَشْعَرُھَا اَبُوْحَنِیْفَۃَ
سِرَاجُ اُمَّتِیْ وَسَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ اَبُوْحَنِیْفَۃَ ھُوَ سِرَاجُ اُمَّتِیْ اِلٰی
یَوْمِ الْقِیَامَۃِ ترجمہ یعنے اور تحقیق جو حدیثین کہ روایت کی گئی ہین امام ابو حنیفہ کی
بزرگی مین حکم کیا ہے محدثین نے ساتھہ موضوع ہونے انکے کے اور بہت مشہور ہونا انکا
ابو حنیفہ چراغ ہے میری امت کا اور ہوگا میری امت مین ایک مرد کہ کہا جاویگا واسطے
اسکے ابو حنیفہ کہ وہ چراغ ہے میری امت کا قیامت کے دن تک اور نیز شیخ عبد الحق
نے **شرح سفر السعادت** مین لکہا ہی کہ در تنزیہ الشریعۃ از انس مے آرد یَکُوْنُ فِیْ
اُمَّتِیْ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ اَضَرُّ عَلٰی اُمَّتِیْ مِنْ اِبْلِیْسَ + وَیَکُوْنُ فِیْ
اُمَّتِیْ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ اَبُوْحَنِیْفَۃَ وَھُوَ سِرَاجُ اُمَّتِیْ وگفتہ کہ جوزقانی این حدیث را

ازانس آورده و در اسناد وی احمد جوباری است و راوی وے مامون سلمی و یکے
ازین دو وضع کرده این حدیث را علیه من الله ما یستحقه یعنے جس چیز کا جو مستحق
ہے اللہ اسکو ویسا ہی کرے اور کہا ملا علی قاری حنفی نے زین الحلم شرح عین العلم
مین فورد من طرق لکنها کلها واهیة ابو حنیفة سراج امتی حدیث
موضوع کما قال الصغانی وغیره یعنے ابو حنیفہ چراغ ہے میری امت کا جو کہ وارد
ہوا ہے بہت طریقوں سے لیکن وہ سب کے سب واہی ہین اور یہ حدیث موضوع ہے جیسا کہ
کہا ہے صغانی وغیرہ نے دوسری حدیث سیاتی بعدی رجل یقال له النعمان بن
ثابت الکوفی ویکنی بابی حنیفة لیحیین دین الله و سنتی علی یدیه یعنے
آویگا میرے پیچھے ایک مرد کہا جائیگا واسطے اسکے نعمان بن ثابت رہنے والا کوفے
کا اور کنیت کیا گیا ساتھ ابو حنیفہ کے تاکہ بہتر ای کرے اللہ کے دین کی اور میری
سنت کی اوپر ہاتھ اپنے کے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث بھی جھوٹی بناوٹی دل
سے گھڑی ہوئی ہے کہا نور الدین علی نے کتاب مختصر تنزیه الشریعه
المرفوعه عن الاخبار الشنیعه الموضوعه مین کہ یہ حدیث ایک ٹکڑا ہے انس
کی حدیث کا طریق ابان سے روایت کی اس سے ابو المعلی بن فہاجر مجہول نے اور روایت
کی اس سے محمد بن یزید بن عبد اللہ سلمی متروک نے اور پایا اُس نے طریق جوباری
سے اور کافی ہے تجھکو (اس حدیث کے موضوع ہونے کی دلیل) اسکا جھوٹا ہونا
اور کہا شیخ عبد الحق نے شرح سفر السعادت مین کہ یہ حدیث بھی اسی قسم
کی یعنے جھوٹی بناوٹی دل سے گھڑی ہوئی ہے جیسے کہ حدیث سراج امتی ہے جو کہ اوپر
مذکور ہوئی تیسری حدیث یخرج فی امتی رجل یقال له ابو حنیفة و
بین کتفیه خال یحیی الله تعالی علی یدیه سنتی یعنے نکلیگا میری امت مین
ایک مرد کہا جائیگا واسطے اس کے ابو حنیفہ اور ہوگا درمیان مونڈھون اسکے کی

ایک حال زندہ کرے گا اللہ تعالی اوسکے ہاتہہ سکے میری سنت کو جو مٹی (حدیث)
حضرت علی سے روایت ہے اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِرَجُلٍ مِّنْ كُوفَتِكُمْ هٰذِهٖ يُكْنٰى بِاَبِىْ حَنِيْفَةَ
قَدْ مُلِئَ قَلْبُهٗ عِلْمًا وَّحِكَمًا وَسَيَهْلِكُ بِهٖ قَوْمٌ فِىْ اٰخِرِ الزَّمَانِ الْغَالِبُ
عَلَيْهِمُ التَّنَافُ يُقَالُ لَهُمُ الْبَنَانِيَةُ كَمَا هَلَكَتِ الرَّفَضَةُ بِاَبِىْ
بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ترجمہ یعنے کیا نہ خبر دون مین تمکو
حال ایک شخص تمہارے کوفے کے رہنے والے کے سے کہ وہ ہے کنیت کیا جائیگا
ساتھ ابی حنیفہ کے تحقیق بہرا جائیگا اس کا دل علم اور حکمتون سے اور قریب
ہے کہ ہلاک ہوگی قوم بسبب اسکے بیچ آخر زمانے کے کہ ہوگی ان کو ابو حنیفہ
سے بہت نفرت کہا جائیگا واسطے انکے بنانیہ (ہلاک ہونگے وہ) جیسے کہ ہلاک
ہوئے رافضی ساتھ ابو بکرؓ اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے سو جواب ان دونون
حدیثون کا یہ ہے کہ یہی موضوع ہین اسلیے کہ کہا شیخ عبد الحق نے تحصیل
التعرف مین وَقَدْ يُرْوٰى اَحَادِيْثُ فِىْ فَضْلِهٖ حَكَمَ الْمُحَدِّثُوْنَ
بِوَضْعِهَا یعنے اور تحقیق جو حدیثین کہ روایت کی گئی ہین امام ابو حنیفہ کی
بزرگی مین حکم کیا ہے محدثین نے ساتھہ موضوع ہونے ان کے کے یعنے امام
ابو حنیفہ کے بزرگی مین جتنی حدیثین آئی ہین محدثین کے نزدیک سب موضوع
ہین کوی بہی صحیح نہین اور کہا ملا علی قاری حنفی نے موضوعات کبیر
مین وَمِنْ ذٰلِكَ مَا وَضَعَهُ الْكَذَّابُوْنَ فِىْ مَنَاقِبِ اَبُوْحَنِيْفَةَ وَالشَّافِعِىْ
عَلَى التَّنْصِيْصِ عَلٰى اِسْمِهِمَا وَكَذَا مَا وَضَعَهُ الْكَذَّابُوْنَ اَيْضًا فِىْ
ذَمِّهِمَا ترجمہ یعنے انہین مین سے ہے وہ جو بنایا اسکو جہوٹون نے بیچ
تعریف ابو حنیفہ اور شافعی کے ان کا نام لیکر اور اسیطرح کی حدیثین بنائی
ہین جہوٹون نے بیچ مذہب ان دونون کے اور کہا مجد الدین فیروز آبادی

صاحب قاموس نے سفر السعادت مین کہ در باب فضائل شافعی و ابی حنیفہ و ذم ایشان چیزے صحیح نشدہ و ہرچہ دران باب ست مجموع مفتری و موضوع ست اور کہا سید محمد نذیر حسین صاحب نے معیار الحق مین کہ یہ سب (روائتین جو کہ ابو حنیفہ کی تعریف مین لوگون نے لکھی ہین) واہیات اور مفتریات اور موضوعات مین اور وضعین اسکے (یعنے ان روایتون کے بنانے والے) مصداق ہین اس حدیث کے (جو کہ بخاری مین روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے اس نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ) یعنے جو جہوٹ بولے مجہ پر جانکر پس ٹہکانا سمجہے اپنا دوزخ۔ اور ناقلین اسکے نے اگر باوجود علم بالوضع کے ان کو نقل کی ہین تو فاسق ہین بالاجماع کیونکہ روایت کرنا حدیث موضوع کا حرام ہے اتفاقًا اور اگر بسبب جہل کے ان کے موضوع ہونے سے نقل کی ہین تو جاہل اور معذور ہین اور موضوع ہونا ان واہیات کا ان کے الفاظ اور معنے سے ظاہر ہے اور محدثین نے بہی تنبیہ کی ہے اور بیان اسکا اوپر گزرا۔

پندرہوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام اعظم کے مقلد حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ امام اعظم کی بزرگی اور ائمہ پر اسلیے زیادہ ہے کہ انہون نے چالیس برس تک ایک وضو سے نماز عشا اور صبح کی پڑہی ہے اور ہر شب مین ہزار رکعت نماز پڑہا کرتے تہے اس بات کو خطیب نے تاریخ بغداد مین نقل کیا ہے اور طحطاوی مین ہے کہ جس مقام پر امام اعظم نے وفات پائی ہے وہان انہون نے ستر ہزار قرآن ختم کیے ہین سو جواب اسکا دو طرح پر ہے اول یہ کہ یہ بات بالکل غلط اور واہیات اور موجب مذمت

---

۱ یہ عبارت شرح سفر السعادت چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۲۲۵ میں ہے
۲ یہ عبارت معیار الحق چھاپہ دہلی کے صفحہ ۲ میں ہے
۳ یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی کے صفحہ ۲۱ میں ہے
۴ یہ عبارت معیار الحق چھاپہ دہلی کے صفحہ ۱۲ میں ہے

امام اعظم کے ہے نہ یہ کہ انکی تعریف کا باعث ہوا انھون نے جو اپنے آپ کو ایک بہاری
تکلیف اور مشقت مین ڈال رکھا تھا کیا ان کو اتنی بھی خبر نہ تھی کہ یہ بدعت
ہے کیونکہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر بہر مین ایک شب کو تیرہ رکعت سے زیادہ
نوافل نہین پڑہے اور نہ کبہی تمام شب جاگے بلکہ تیسرا حصہ شب کا جاگتے اور دو
حصے سویا کرتے اور اس پر زیادتی کرنے والے کو فرماتے کہ یہ شخص میری سنت
سے نفرت کرتا ہے اور یہ ہم مین سے نہین اور ایسا ہی ختم کرنا قرآن کا بہی سات
دن سے ورے درست نہ رکہتے اور فرماتے کہ تین دن سے کم مدت مین قرآن پڑہنے
والا تو قرآن کو سمجھتا ہی نہین چنانچہ مسلم مین روایت ہی ہشام سے کہ کہا
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے وَلَا اَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ
الْقُرْاٰنَ كُلَّهُ فِيْ لَيْلَةٍ وَلَا صَلّٰى لَيْلَةً اِلَى الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا
غَيْرَ رَمَضَانَ یعنے نہین جانتی ہین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پڑہا ہو قرآن سارا
ایک رات مین اور نہین جانتی ہین کہ نماز پڑہی ہو کسی رات مین صبح تک (یعنے اول سے
آخر تک) اور نہین جانتی ہین کہ روزے رکہے ہون سارا مہینہ سواے رمضان کے
اور بخاری اور مسلم مین روایت ہی انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا جَاءَ
ثَلٰثَةُ رَهْطٍ اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِهَا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا اَيْنَ
نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ
وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّي اللَّيْلَ اَبَدًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا
اَصُوْمُ النَّهَارَ اَبَدًا وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ
اَبَدًا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا
وَكَذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهٗ لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّيْ

۸ یہ حدیث مشکوٰۃ مین باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی پہلی فصل مین ہے

وَارْقُدُ وَاتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي ترجمہ یعنے تین
شخص طرف بیبیون نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی پوچھتے ہوئے عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی پس جبکہ خبر دیے گئے ساتہہ اسکے گویا کہ کم جانا اسکو پس کہا کہ ہین کہان
ہین ہم بہ نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور تحقیق بخشے اللہ نے واسطے ان کے
جو پہلے کیے گناہ اور جو پیچھے کیے پس کہا ایک نے ان مین سے پس مین نماز پڑہا کرونگا
تمام رات ہمیشہ اور کہا دوسرے نے مین روزے رکہا کرونگا دن کو ہمیشہ اور نہ افطار
کرونگا اور کہا تیسرے نے پس مین الگ رہونگا عورتون سے پس نہ نکاح کرونگا کبہی
پس تشریف لائے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم طرف انکی پس فرمایا حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے تمنے کہا تہا ایسا اور ایسا اور ایسا خبردار ہو قسم ہے خدا کی کہ تحقیق مین
البتہ بہت ڈرتا ہون بہ نسبت تمہارے اللہ تعالی سے اور بہت تقوی کرتا ہون نسبت
تمہاری اللہ تعالی سے اور بہت تقوی کرتا ہون بہ نسبت تمہاری واسطے اللہ تعالی کے
لیکن مین روزے بہی رکہتا ہون اور افطار بہی کرتا ہون اور نماز بہی پڑہتا ہون رات کو
اور سوتا بہی ہون اور نکاح بہی کرتا ہون عورتون سے پس جس شخص نے اعراض کیا طریقے
میرے سے پس نہین ہے مجہ سے **تیسری حدیث** بخاری اور مسلم مین عبداللہ
بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ کہا قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا
عَبْدَ اللّٰهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ
اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَ
إِنَّ لِعَيْنَيْكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ
حَقًّا لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ
كُلِّهِ صُمْ كُلَّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَاقْرَءِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ
أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ أَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوُدَ صِيَامُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ

وَاقْرَأْ فِیْ کُلِّ سَبْعِ لَیَالٍ مَرَّۃً وَلَا تَزِدْ عَلٰی ذٰلِکَ ترجمہ یعنے فرمایا مجھکو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبد اللہ کیا نہین خبر دیا گیا مین (یعنے خبر پہونچی ہے مجھکو)
یہ کہ تو روزے رکھتا ہے دن کو (یعنے ہر دن) اور قیام کرتا ہے تمام رات (یعنے ہر شب)
پس کہا مینے سچ ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتا ہون فرمایا نہ کر روزے بھی رکھہ
اور افطار بھی کر اور قیام بھی کر اور سو بھی رہ اس واسطے کہ واسطے بدن تیرے کی
تجھہ پر حق ہے (یعنے بہت مشقت مین نہ ڈال تا بیمار و ہلاک نہ ہو جاوے) اور واسطے
انکھون تیری کے تجھہ پر حق ہے (یعنے کبھی سویا بھی کر تا آنکھین آرام پاوین) اور
تحقیق تیری بی بی کا بھی تجھہ پر حق ہے (یعنے اسکے ساتھہ سو اور صحبت اور مخالطت
کر) اور تحقیق تیرے مہمان کا بھی تجھہ پر حق ہے (یعنے کلام کر ان سے اور خاطر داری
اور کھانا کھا انکے ساتھہ) نہ روزہ رکھا جس نے کہ روزہ رکھا ہمیشہ روزے تین دن
کے ہر مہینے سے روزے ہمیشگی کے ہین روزے رکھہ ہر مہینے مین تین دن (یعنے ایام
بیض کے یا مطلق تین روزے) اور پڑھ قرآن مہینے مین (یعنے ہر مہینے مین ایک ختم
کر لیا کر) کہا مینے طاقت رکھتا ہون مین زیادہ اس سے فرمایا زیادہ رکھہ بہترین روزہ
روزہ داؤد کا روزہ رکھنا ایک دن اور افطار کرنا ایک دن اور پڑھ قرآن بیچ
سات رات کے ایک بار اور نہ زیادہ کر اوس پر یعنے جو کہ مذکور ہوا روزون اور ختم
کا چوتھی حدیث بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہا اُس نے
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصَّلٰوۃِ اِلَی اللّٰہِ صَلٰوۃُ دَاوٗدَ
وَاَحَبُّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰہِ صِیَامُ دَاوٗدَ کَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَیَقُوْمُ ثُلُثَہٗ
وَیَنَامُ سُدُسَہٗ وَیَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے بہترین نمازون مین طرف اللہ تعالی کے نماز داؤد علیہ السلام کی ہے اور بہترین
روزون مین طرف اللہ تعالی کے روزے داؤد علیہ السلام کے تھے وہ سوتے آدھی رات

اور قیام کرتے تہائی رات اور پہر سوتے چھٹے حصہ رات کے مین اور روزہ رکھتے ایکدن اور افطار کرتے ایک دن پانچوین حدیث بخاری اور مسلم[۱] مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا كَانَ تَعْنِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِي اٰخِرَهٗ ثُمَّ اِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ قَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ يَنَامُ فَاِنْ كَانَ عِنْدَ النِّدَآءِ الْاَوَّلِ جُنُبًا وَثَبَ فَاَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَآءَ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ جُنُبًا تَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے اول شب اور زندہ رکھتے آخر شب کو (یعنے بیدار رہتے) پہر اگر ہوتی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حاجت طرف اہل اپنے کی (یعنے صحبت کی) ادا کرتے حاجت اپنی پہر سوتے پس اگر ہوتے وقت پہلی اذان کے جنبی تو اوٹہتے اور ڈالتے اپنے پر پانی اور اگر نہ ہوتے جنبی وضو کرتے نماز کے لیے پہر پڑہتے دو رکعتین سنت فجر کی دوم ہر شب مین ہزار رکعت نماز پڑہنی عقلاً بہی دشوار ہے اسلیے کہ تمام رات کے درجہ اوسط مین بارہ گہنٹے ہوتے ہین اور چار گہنٹے ان مین سے منہا کرنے چاہیین تین گہنٹے اول سوشب کے کہ ان مین کہانا پینا شب کا اور استنجا طہارت اور وضو اور نماز عشا کی ادا ہو اور ایک گہنٹہ آخر سے شب کے کہ اس مین وقت فجر کی آمد آمد ہوتی ہے اور نوافل نہین پڑہے جاتے تو باقی رہے آٹھ گہنٹے تو ان مین اگر ہزار رکعت پڑہتے تہے تو فی گہنٹہ سوا سو رکعت کا مع ادائے ارکان یعنے رکوع وسجود وقیام وقعدہ وقومہ وجلسہ وقرارت کے اور مع لحاظ واجبات اور سنن اور مستحبات ایک گہنٹے کی میعاد مین عقل سلیم محال جانتی ہے ہان جس طرح سے کہ قفال مروزی نے امام ابوحنیفہؒ کی نماز سلطان محمود بادشاہ کو پڑہکر دکہلائی تہی اگر اس طرح سے پڑہی جاوے تو ایک ہزار نہین

آٹھہ گہنٹے کے اندر دو ہزار رکعت سے بہی زیادہ رکعتین پڑہی جاتی ہین اور ابوحنیفہ
کی نماز جو قفال مروزی نے پڑہی تہی وہ یہ ہے دیکہو جیسے امام الحرمین ابو المعالی عبد
الملک جوینی نے کتاب مغیث الخلق فی اختیار الحق مین لکہا ہے کہ سلطان محمود
بادشاہ امام ابوحنیفہ کے مذہب پر تہا اور علم حدیث کی حرص رکہتا تہا اور مشائخ سے
حدیث سنتا اور استفسار کیا کرتا تہا پس اکثر احادیث کو اس نے موافق مذہب شافعی
کے پایا تو اس کے دل مین اس مذہب کی محبت پڑ گئی پس اس نے فقہا کو جمع کیا اور
ان سے ایک مذہب کے دوسرے مذہب پر ترجیح کا مطالبہ کیا تو اس بات پر سب کا اتفاق
ہوا کہ دونون مذہب کے موافق دو رکعت نماز پڑہنی چاہیے پس اس نماز مین نظر اور فکر
کرنے سے جو مذہب اچہا معلوم ہو اسکو اختیار کرنا چاہیے پس قفال مروزی نے نماز
پڑہنی شروع کی تو وضو کو پوری شرطون سے ادا کیا اور لباس اور استقبال قبلہ
بہی بخوبی کیا اور نماز کے ارکان اور ہیئتین اور فرض اور سنتین اور آداب کو بوجہ
کمال ادا کیا اور ایسی نماز پڑہی جس سے کمی کرنا شافعی کے نزدیک درست نہین ہے اور
دو رکعت اس طور سے ادا کین جو کہ ابوحنیفہ کے نزدیک جائز ہون پس کتے کی کہال
دباغت دی ہوئی کو پہن لیا اور اسکی چوتہائی کو نجاست سے آلودہ کیا اور کہجور کے نچوڑ
سے بدون نیت وضو کیا ایسے موقع پر کہ موسم گرم تہا اور میدان فراخ تہا پس
مکہیان اور مچہر اسپر جمع ہو گئے اور وضو بہی الٹا کیا یعنے پہلے بایان پاؤن دہویا
پہر دہنا پہر بایان ہاتہ کہنی تک دہویا پہر داہنا پہر چوتہائی سر کا الٹا مسح کیا پہر الٹا

ہونہ دہویا پہر ناک مین تین تین بار پانی دیا پہر تین کلی کی پہر ہاتہہ دہوئے) پہر جب نماز مین
داخل ہوا تو بجائے تکبیر کے زبان فارسی مین کہا۔ کہ خدا بزرگ ست) اور بجای قرات
فارسی مین آیت قرآن مُدْهَامَّتَانِ کا ترجمہ کیا۔ یعنے دو برگ سبز کہا پہر بجای سجود
مرغ کیطرح سوا فرق کے دو ٹہونگین مارلین اور بجائے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ
کے گوزہ ماردیا اور کہا اے سلطان یہ نماز ابوحنیفہ کی ہے بادشاہ نے کہا کہ اگر اس
طرح کی نماز ابوحنیفہ کی نہ ہوئی تو مین تجہہ کو مار ڈالون گا ایسی نماز تو کوئی بہی صاحب
دین جائز نہ رکہے گا پس حنفیون نے ابوحنیفہ کی اس طرح نماز ہونے سے انکار کیا
پس قفال مروزی نے حنفی مذہب کی کتابین طلب کین اور بادشاہ نے ایک نصرانی
کو جو ذی علم تہا شافعی اور حنفی مذہب کی دونون کی کتابین پڑہنے کا حکم دیا تو
ابوحنیفہ کی نماز ویسی ہی پائی گئی جس طرح سے قفال مروزی نے پڑہکر دکہائی تہی پہر
بادشاہ نے ابوحنیفہ کے مذہب کو چہوڑ دیا اور شافعی کے مذہب کو اختیار کرلیا انتہی
راقم کہتا ہے عجب نہین کہ اسوقت کے حنفی بہی اس قصہ کو دیکہکر چونک اٹہین
اور کہنے لگین کہ یہ افترا ہے اس طرح کی نماز ابوحنیفہ کے نزدیک جائز نہین تو جواب
یہ کہ یہ ہرگز ہرگز افترا نہین ابوحنیفہ کے نزدیک اس طرح پر نماز پڑہنی بیشک وبے
شبہ جائز ہے دیکہو **مسئلہ اول** کتے کی کہال دباغت دی ہوئی کو پہنکر نماز
کے جائز ہونے کے لیے ہدایہ اور شرح وقایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا
ہے كُلُّ اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ وَجَازَتِ الصَّلٰوةُ فِيْهِ وَالْوُضُوْءُ مِنْهُ اِلَّا جِلْدَ
الْخِنْزِيْرِ وَالْاٰدَمِيِّ یعنے جو چمڑا کہ دباغت دیا گیا پس تحقیق پاک ہوا اور جائز ہے نماز
پڑہنی بیچ اسکے اور وضو اسے مگر چمڑا سور اور آدمی کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ
سوائے سور اور آدمی کے چمڑے کی خواہ کتے کا چمڑا ہو خواہ بہیڑیے وغیرہ کا امام ابوحنیفہ
کے نزدیک پاک ہے اور اسکو پہنکر یا اسکو نیچے بچہا کر نماز پڑہنی جائز ہے اور بموجب اسی

۴ یہ مضمون ہدایہ [illegible] نامی پریس [illegible] جلد اول کے صفحہ ۲۲ مین اور شرح وقایہ [illegible] سنہ ۱۲[illegible]

روایت ہدایہ اور شرح وقایہ کی بیچاری قفال نے کتے کے چمڑے دباغت دیے ہوئے کو پہنکر
ابوحنیفہ کی نماز پڑہی تہی لیکن اگر غور سے دیکھیے تو کتب حنفیہ سے صاف ثابت ہے کہ اگر کتے کے
چمڑے کو دباغت بہی نہ دیا جاوے تو بہی اسپر نماز پڑہنی درست ہے منع نہیں ہے چنانچہ
فتاوی قاضیخان مین لکہا ہے وذکر الناطفی عن محمد اذا صلی علی جلد
کلب او ذئب قد ذبح جازت صلوتہ یعنے اور ذکر کیا ناطفی نے کہ روایت کی
امام محمد سے جبکہ نماز پڑہی جاوے اوپر کتے کے چمڑے کے یا بہیڑیے کے چمڑے کے اگر ذبح
کیا گیا ہے تو جائز ہے نماز اسکی اس سے معلوم ہوا کہ کتا اور بہیڑیا وغیرہ اگر بسم اللہ کہکر
ذبح کیا جاوے تو اسکا چمڑا بلا دباغت بہی پاک ہے اور دباغت دینے سے تو امام ابویوسف
کے نزدیک سور کا چمڑا بہی پاک ہوجاتا ہے بلکہ انکے نزدیک تو اسکی بیع بہی جائز ہے چنانچہ
منیۃ المصلی مین لکہا ہے اما اذا ذبح بالتسمیۃ وصلی معہ لحمہ او جلدہ
قبل الدباغۃ یجوز الا الخنزیر اذا ذبح بالتسمیۃ لا یطہر واما اذا دبغ
جلدہ ففی ظاہر الروایۃ عن اصحابنا لا یطہر وعلیہ عامۃ المشائخ وروی
عن ابی یوسف یطہر ویجوز بیعہ یعنے جن چیزون کا گوشت حرام ہے اگر وہ
ذبح کی جاوین ساتہہ بسم اللہ کے اور نماز پڑہی جاوے ساتہہ گوشت اسکے کے یا چمڑے
اسکے کے پہلے دباغت دینے کے تو جائز ہے مگر سور جب ذبح کیا جاوے ساتہہ بسم اللہ
کے تو بہی نہین پاک ہوتا اور لیکن جب دباغت دیا جاوے چمڑا اسکا بموجب ظاہر
روایت ہماری اصحاب کے پاک نہین ہوتا اور یہی مذہب ہے عام مشائخ کا اور روایت کی
گئی ہے ابویوسف سے کہ پاک ہوجاتا ہے اور جائز ہے بیع اسکی

مسئلہ دوم

نجاست سے چوتہائی کپڑا آلودہ ہوئے ہوئے کے ساتہہ نماز جائز ہونے کے لیے ہدایہ وغیرہ فقہ
کی کتابون مین لکہا ہے وان کانت مخففۃ کبول ما یوکل لحمہ جازت الصلوۃ

[1] یہ عبارت فتاوی قاضیخان چہاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۱۱ مین ہے
[2] یہ عبارت منیۃ المصلی چہاپہ لاہور کے صفحہ ۳۰ مین ہے
[3] یہ عبارت ہدایہ مترجم فارسی چہاپہ ... کے صفحہ ۵۲ مین ہے ۱۲

مَعَہٗ حَتّٰی یَبْلُغَ رُبْعَ الثَّوْبِ یعنے اگر نجاست خفیفہ جیسے کہ پیشاب ان حیوانون کا کہ گوشت انکا حلال ہے جائز ہے نماز ساتھ اسکے یہانتک کہ پہونچے چوتھائی کپڑے کو

مسئلہ سوم

نبیذ تمر سے وضو کرنیکے لیے ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے فَاِنْ لَمْ یَجِدْ اِلَّا نَبِیْذَ التَّمْرِ قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ یَتَوَضَّأُ بِہٖ وَلَا یَتَیَمَّمُ یعنے اگر سوا نبیذ تمر یعنے چھوہارے کے پانی کے پانی نہ ملے تو کہا ابو حنیفہ نے وضو اس سے کرے تیمم نکرے مسئلہ چہارم وضو کے واسطے نیت کو واجب نہونیکے لیے شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر مین لکھا ہے لَا یَفْتَقِرُ اعْتِبَارُہَا اِلٰی اَنْ یَنْوِیَ یعنے وضو کے لیے حاجت نیت کی نہین ہے اسیطرح لکھا ہے عینی نے شرح ہدایہ مین مسئلہ پنجم وضو کے لیے ابو حنیفہ کے نزدیک ترتیب واجب نہین مستحب ہے چنانچہ عینی شرح ہدایہ مین لکھا ہے عِنْدَ الْقُدُوْرِیِّ النِّیَّۃُ وَالتَّرْتِیْبُ وَالْاِسْتِیْعَابُ مِنَ الْمُسْتَحَبَّاتِ یعنے نزدیک قدوری کے نیت اور ترتیب اور سب اعضاؤن کا دہونا مستحب ہے مسئلہ ششم اللہ اکبر کی جگہہ زبان فارسی مین خداے بزرگ ست کہنے کے لیے اور قراءت کو زبان فارسی مین پڑہنے کے لیے ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے فَاِنِ افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ بِالْفَارِسِیَّۃِ اَوْ قَرَأَ فِیْہَا بِالْفَارِسِیَّۃِ اَوْ ذَبَحَ وَسَمّٰی بِالْفَارِسِیَّۃِ وَھُوَ یُحْسِنُ الْعَرَبِیَّۃَ اَجْزَأَہٗ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ یعنے اگر شروع کرے نماز زبان فارسی مین یعنے اگر بجاے اللہ اکبر خداے بزرگ ست کہے یا پڑہے (یعنے قراءت) زبان فارسی مین یا ذبح کرے اور پڑہے بسم اللہ زبان فارسی مین اگرچہ عربی بہی اچہی جانتا ہو جائز ہے نماز اسکی نزدیک ابی حنیفہ کے مسئلہ ہفتم نماز مین مثل آیت مدہامتان کی چہوٹی سی آیت کے پڑہنے کے لیے فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَمِنْہَا الْقِرَاءَۃُ وَفَرْضُہَا عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ یَتَاَدّٰی بِاٰیَۃٍ وَاحِدَۃٍ وَاِنْ کَانَتْ قَصِیْرَۃً کَذَا فِی الْمُحِیْطِ یعنے

عبارت ہدایہ وغیرہ از قسم خون فاسد ۔ عبارت ہدایہ کی جلد اول ۔ عبارت ہدایہ کی جلد اول ۔ صفحہ ۴۸ مین عبارت فتح القدیر ۔ عبارت فتح القدیر کی جلد اول ۔ عبارت عینی شرح ہدایہ ۔ عبارت عینی کی جلد اول ۔ صفحہ ۱۰۹ مین ۔ عبارت عینی ۔ عبارت ہدایہ ۔ صفحہ ۹۵ مین عبارت فارسی ۔ عبارت ہدایہ جلد اول ۔ صفحہ ۹۰ مین عبارت عالمگیری ۔ عبارت عالمگیری کی جلد اول ۔ صفحہ ۸۵ مین

اور اس مین سی ہے قرارت اور وہ ابوحنیفہ کی نزدیک فرض اسیقدر ہے کہ پڑہی جاوے ایک
آیت اگرچہ ہو چہوٹی **مسئلہ ہشتم** رکوع اور سجود مین طمانینت فرض نہ ہونیکے لیے یعنے
رکوع مین فقط جہکنے اور سجدون مین کوے کی طرح دو ٹہونگین مارنے سے نماز جائز ہوجانے
کے لیے **فتاوی قاضیخان** مین لکہا ہے[۱] وَیُکْرَہُ تَرْکُ الطُّمَانِیْنَةِ فِی الرُّکُوْعِ
وَالسُّجُوْدِ وَهُوَ اَنْ لَّا یُقِیْمَ صُلْبَهٗ یعنے رکوع اور سجود مین طمانینت کا چہوڑ دینا مکروہ
ہے اور معنے طمانینت کی یہ ہین کہ نہ سیدہی کرے پیٹہہ اپنی کو یعنے کوے کیطرح فقط دو
ٹہونگین ہی مارلیوے **مسئلہ نہم** نماز سی ساتہہ کام اپنے کے نکلنے کے لیے یعنی بجاے
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ خواہ گوز ماردی خواہ کچہہ اور کام کرنے لگ جاوے اسکے جائز ہونے
کے لیے ہدایہ اور **شرح وقایہ**[۲] اور **کنز الدقائق** وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے
وَاِنْ تَعَمَّدَ الْحَدَثَ فِیْ هٰذِهِ الْحَالَةِ اَوْ تَکَلَّمَ اَوْ عَمِلَ عَمَلًا یُنَافِی الصَّلٰوةَ
تَمَّتْ صَلٰوتُهٗ لِاَنَّهٗ تَعَذَّرَ الْبِنَاءُ لِوُجُوْدِ الْقَاطِعِ لٰکِنْ لَّا اِعَادَةَ عَلَیْهِ
لِاَنَّهٗ لَمْ یَبْقَ عَلَیْهِ شَیْءٌ مِّنَ الْاَرْکَانِ یعنے اور اگر بعد تشہد قبل سلام جان کر
بے وضو ہو جاوے (یعنے گوز مار دے یا پاخانہ یا پیشاب کر دے) بیچ اس حالت کے
یا بات کرے یا کوئی کام کرے ایسا کام کہ جس سے نماز جاتی رہتی ہے تو پوری (یعنے
درست) ہو جاتی ہے نماز اسکی اسلیے کہ اس صورت مین یہ نہین ہو سکتا کہ وضو کر کی
سلام پہیرے کیونکہ یہ کام نماز کے قطع کرنے والے ہین لیکن اس صورت مین دہرانا
نماز کا فرض نہین ہے اسلیے کہ ارکان مین سی اسپر کوئی چیز باقی نہین رہی اور
کنز الدقائق مین لکہا ہے[۳] وَالْخُرُوْجُ بِصُنْعِهٖ یعنے اور نکلنا (یعنے نماز سے)
ساتہہ کام اپنے کے **فائدہ** کہا میر سید شریف نے خلاصہ کیدانی کی شرح مین فَاِنْ
قِیْلَ الْخُرُوْجُ مِنَ الصَّلٰوةِ قَدْ یَکُوْنُ بِمَعْصِیَةٍ کَالْکِذْبِ وَالْمَعْصِیَةُ لَا تُوْصَفُ
بِالْوُجُوْبِ قُلْنَا الْخُرُوْجُ مِنْ حَیْثُ اَنَّهٗ خُرُوْجٌ لَا یَتَّصِفُ بِالْمَعْصِیَةِ فَالْکِذْبُ

ف ۱ عبارت فتاوی قاضیخان چہاپہ لکہنؤ کے جلد اول کے صفحہ ۹۵ مین ہے ۱۲

ف ۲ عبارت ہدایہ شرح وقایہ کی چہاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۲۰ مین اور شرح وقایہ چہاپہ ... کے صفحہ ۲۴ مین اور کنز الدقائق کلان چہاپہ دہلی کے صفحہ ۱۲ و ۱۳ مین ہے

ف ۳ مضمون کنز الدقائق کلان چہاپہ دہلی کے صفحہ ۲۲ مین ہے ۱۲

كالزنا سبب لحرمة المصاهرة من حيث انه سبب الولد وهو بهذا الوجه غير متصف بالحرمة وكذا سفر المعصية صلح للتخفيف من حيث انه خروج مديد وهو بهذا المعنى مباح والعصيان في فعل قطع الطريق والتمرد على مولاه وذلك مجاور له كذا في الكافي ترجمہ یعنے اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ نماز سے باہر ہونا کبھی گناہ سے بھی ہو سکتا ہے مثل جھوٹ بولنے کی اور گناہ وجب ہونے کے لائق نہین ہے تو ہم جواب مین کہینگے کہ نماز سے باہر ہونا (خواہ کسی گناہ سے ہو) اس نظر سے کہ وہ فعل خروج ہے گناہ نہین پس جھوٹ جسکی مثال دی گئی ہے) ایسا ہے کہ وہ اس نظر سے کہ نماز سے باہر ہونیکا ذریعہ ہے گناہ نہین ہے جیسے زنا کہ وہ حرمت مصاہرت کا سبب ہے اس جہت سے کہ وہ اولاد کے ثبوت کا سبب ہی وہ زنا اس جہت سے صفت حرمت سے موصوف نہین ایسا ہی گناہ کا سفر ہے کہ وہ اس نظر سے کہ اس مین دور نکل جانا پایا جاتا ہے تخفیف نماز کا سبب ہوگیا ہے وہ اس نظر سے مباح ہے گناہ جو ہے تو وہ رہزنی اور اپنے مولی کی اطاعت سے بغاوت ہے یہ امر اس سفر کو لاحق ہے (یعنے اصل سفر گناہ نہین ہے اسیطرح لکھا ہی کافی مین

سولہوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام اعظم کے مقلد حدیث پر چلنیوالون کو یہ دیتے ہین کہ جہان دو حدیثین آپس مین متعارض ہین وہان امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر عمل کیا ہے جس مین احتیاط بھی پایا جاتا ہے اور صحیح بھی زیادہ ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ بہت سی حدیثین ایسی ہین کہ جنپر امام اعظم نے عمل نہین کیا وہ بہ نسبت ان حدیثون کی کہ جن پر امام اعظم نے عمل کیا ہے صحیح بھی زیادہ ہین اور احتیاط بھی انہین پر عمل کرنے مین بھی موجود ہین چنانچہ واسطے تصدیق اس دعوی کے چند مسائل بطور مشت نمونہ خروار کے مین یہان نقل کرتا ہون سنو

مسئلہ اول امام اعظم مس ذکر سے وضو کرنے کے قائل نہین حالانکہ اس باب مین یہ تین حدیثین صحیح
موجود ہین پہلی حدیث مسند امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور
ابن ماجہ مین روایت ہے بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جو کوئی چھووے اپنے ذکر کو پس وضو کرے اور صحیح کہا اس حدیث کو ترمذی اور
ابن حبان نے اور کہا بخاری نے یہ صحیح تر ہے ان حدیثون سے جو اس باب مین مروی
ہین دوسری حدیث ابن ماجہ اور اثرم نے روایت کی ہے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا
سے کہا سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ چھووے
فرج اپنے کو پس چاہیے کہ وضو کرے اور صحیح کہا اس حدیث کو احمد نے اور ابوزرعہ نے
تیسری حدیث مسند امام احمد مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی
عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پہنچاوے ہاتھ اپنا طرف ذکر
اپنے کی کہ نہین ہے درمیان اسکے پردہ پس واجب ہوا اسپر وضو **فائدہ** کہا شوکانی
نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن حبان نے اپنی صحیح مین اور کہا یہ
حدیث صحیح ہے بیان کی اسناد اسکی عادلون نے کہ جن کو نقل کیا ہے مین نے اور
صحیح کہا اسکو حاکم اور ابن عبدالبر نے اور روایت کیا ہے اسکو بیہقی نے اور طبرانی
نے صغیر مین اور کہا ابن سکن نے کہ جو روایتین اس باب مین مروی ہین ان مین سے
یہ روایت بہت اچھی ہے انتہی اور یہ بات ظاہر ہے کہ احتیاط بھی انہین حدیثون پر
عمل کرنے مین ہے لیکن امام اعظم نے اسپر عمل نہین کیا بلکہ برخلاف اسکے انہون
نے اس حدیث پر عمل کیا ہے جو کہ مسند امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد
اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے طلق بن علی رضے اللہ تعالے عنہ
سے کہ کہا ایک مرد نے چھویا مین نے اپنا ذکر یا کہا کہ جو مرد کہ چھووے ذکر اپنا
نماز مین تو کیا اسپر وضو ہے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین وہ ایک

ٹکڑا ہے تیرا اور صحیح کہا اس حدیث کو ابن حبان نے اور کہا ابن مدینی نے یہ بہتر ہے بسرہ کی حدیث سے سو جواب اسکا یہ ہے کہ کہا امام شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا شافعی نے اور ابو حاتم اور ابو زرعہ اور دارقطنی اور بیہقی اور ابن جوزی نے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اسلیے کہ کہا شافعی نے کہ اس حدیث کی اسناد مین قیس بن طلق ہے پوچھا ہمنے لوگون سے اسکے حال سے پس نہ پایا ہمنے کسیکو بھی کہ پہچانتا ہو اسکو اور طلق بن علی جو کہ مس ذکر سے وضو کے نہ ٹوٹنے کی حدیث کا راوی ہے وضو کے ٹوٹنے کی حدیث کا بھی وہی راوی ہے چنانچہ روایت کیا ہے طبرانی نے اور صحیح کہا ہے اسکو کہ تحقیق روایت کی ہے طلق بن علی نے جو شخص کہ ہاتھ لگادے فرج اپنے کو پس چاہیے کہ وضو کرے۔ اور مس ذکر سے وضو کے ٹوٹنے کی حدیث کے منسوخ ہونیکا دعوی کیا ہے ابن حبان اور طبرانی اور ابن عربی اور حازمی اور دوسرے لوگون نے اور اس کے منسوخ ہونے کو ابن حبان وغیرہ نے واضح کرکے لکھدیا ہے اور بیہقی نے کہا ہے کہ حدیث بسرہ کی ریعنے جس حدیث مین یہ آیا ہے کہ ذکر کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے وہ حدیث ترجیح رکھتی ہے طلق بن علی کی حدیث پر کیونکہ بسرہ کی حدیث کے تمام راویون سے شیخان نے دلیل پکڑی ہے اور طلق بن علی کی حدیث کے کسی راوی سے بھی شیخین نے دلیل نہین پکڑی اور بسرہ کی حدیث کی تایید کرتی ہے یہ بات بھی کہ طلق پہلے اسلام لایا ہے اور بسرہ اسکے بعد اسلام لائے ہین اور یہ دلیل ہے اس بات پر کہ حدیث طلق کی منسوخ ہے اور حدیث بسرہ کی اسکی ناسخ ہے انتہی اب بتلاؤ تو یہان احتیاط والی صحیح حدیث پر چلنے سے امام اعظم کو کس نے روک دیا اور احتیاط انکا کہان چلا گیا

(حاشیہ: یہ مضمون نیل الاوطار جلد اول ... صفحہ ۱۹۰ مین ہے)

مسئلہ دوم

امام اعظم کہتے ہے جوٹھی پاسن کو تین بار دہونیکے قائل ہین حالانکہ اس باب مین یہ دو حدیثین

صحیح موجود ہین پہلی حدیث بخاری اور مسلم اور ابوداود اور ترمذی اور
نسائی اور موطا امام مالک مین روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پیوے کتا بیچ باسن ایک تمہاری کے پس چاہیے
کہ دہووی اسکو سات بار اور مسلم کی ایک روایت مین ہی کہ کہا پاکی باسن ایک تمہاری کی
جس وقت کہ پی جاوی اس مین کتا یہ ہے کہ دہووی اس کو سات بار پہلا اُن کا ساتھ
مٹی کے دوسری حدیث مسلم مین روایت ہی معفل رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا
فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تن مین کتا مونہ ڈالے تو اسکو سات بار دہو ڈالو
اور آٹھوین بار مٹی سی مانجو۔ اور یہہ ظاہر ہے کہ احتیاط بہی انہین حدیثون پر عمل کرنے
مین ہی لیکن امام اعظم انکے قائل نہین ہوی بلکہ وہ قائل ہوئے ہین ان دو ضعیف حدیثون
کے جو کہ مع جواب اس کتاب مین بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ چہارم مین پہلی گذر
چکے ہین اب تبلاؤ تو یہان احتیاط والی صحیح حدیثون پر چلنے سے امام اعظم رح کو کس
نے منع کیا اور احتیاط انکا کہان چلا گیا

مسئلہ سوم

امام اعظم کے نزدیک شراب کا سرکہ بنانا اور اس کا کہانا پینا جائز ہے حالانکہ اسکے منع
ہونے کے باب مین حدیث صحیح جو کہ مسلم اور ترمذی مین روایت ہی انس بن مالک رضی
اللہ تعالی عنہ سی یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پوچہے گئی شراب سے کہ بنائی جاوی سرکہ فرمایا حلال
نہین اور یہ ظاہر ہی کہ احتیاط بہی اسی حدیث پر عمل کرنے مین ہے لیکن امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے
اسپر نہین عمل کیا بلکہ انہون نے عمل کیا ہے ان دو ضعیف حدیثون پر کہ جنکا جواب
اس کتاب مین بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ پنجم مین پہلی گذر چکا ہے۔

مسئلہ چہارم

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نماز کی اندر وضو ٹوٹنے سی اس نماز کو از سر نو پڑہنے کی قائل نہین بنا کرنی

۱ حدیث تیسیر الوصول [illegible] ۲ [illegible] صحیح مسلم [illegible] جلد اول [illegible] ۳ [illegible] صحیح مسلم [illegible] جلد دوم [illegible] ترمذی [illegible]

کے قائل ہین حالانکہ اس باب مین حدیث صحیح جوکہ مسند امام احمد اور ابوداؤد اور
ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہی علی بن طلق رضی اللہ تعالی عنہ سی
کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گوز کرے کوئی تمہارا نماز مین پس پہر جاوی اور وضو
کری اور دُہراوی نماز اور صحیح کہا اس حدیث کو ابن حبان نے موجود ہی اور یہ بات ظاہر ہے کہ احتیاط
بہی اس حدیث پر عمل کرنے مین ہی لیکن امام اعظم نے اوس پر عمل نہین کیا بلکہ برخلاف اسکے
انہون نے اس حدیث پر عمل کیا ہے جوکہ ابن ماجہ مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے
عنہا سی کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو آوی قے یا نکسیر یا نکلے کہانا پیٹ
کے اندر کا مونہہ سی یا مذی پس پہر جاوے اور وضو کرے پہر بنا کرے اپنی نماز پر جبکہ اس نے
اس حالت مین بات نہ کی ہو کہا امام احمد وغیرہ نے یہ حدیث ضعیف ہی اب بتلاؤ تو یہان
احتیاط والی حدیث پر عمل کرنے سے امام اعظم کو کس نے منع کیا اور احتیاط انکا کہان چلا گیا

مسئلہ پنجم

امام اعظم اونٹ کا گوشت کہانے سے وضو کرنے کے قائل نہین حالانکہ اس باب مین تین
حدیثین صحیح موجود ہین پہلی حدیث مسلم مین روایت ہی جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی
عنہ سی کہ تحقیق ایک مرد نے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا وضو کرون مین گوشت
بکری کے کہانے سے فرمایا اگر چاہے تو پس وضو کر اور اگر چاہے تو نہ کر وضو کہا اس نے کیا
وضو کرون مین کہانے گوشت اونٹ کے سے فرمایا کہ ہان وضو کر کہانے گوشت اونٹ
کے سے کہا اُسنے نماز پڑہون مین بیچ جگہہ بہنے بکریون کو فرمایا کہ ہان کہا اس شخص
نے نماز پڑہون مین بیچ جگہہ بندہنے اونٹون کے فرمایا کہ نہین دوسری حدیث
مسند امام احمد اور ابوداؤد مین روایت ہی براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا
پوچہے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرنے گوشت اونٹ کے سے پس فرمایا وضو
کرو اس سے اور پوچہے گئے (وضو کرنے) گوشت بکری کے سے پس فرمایا نہ وضو کرو اس سے

اور پوچھے گئے نماز پڑہنے سے بیچ جگہہ بندہنے اونٹون کے پس فرمایا نہ نماز پڑہو بیچ ان کے پس تحقیق وہ شیطانون مین سے ہین اور پوچھے گئے نماز پڑھنے سے بیچ جگہہ رہنے بکریون کے پس فرمایا نماز پڑہو ان مین پس تحقیق وہ برکت ہین **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین[۱] کہ کہا ابن خزیمہ نے اپنی صحیح مین کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسکی نقل مین نزدیک اہلحدیث کے بسبب عدالت اسکی ناقلون کے نہین اُس مین اختلاف نہین دیکھا **تیسری[۲] حدیث عبد اللہ بن احمد نے اپنے باپ کی مسند مین** روایت کی ہے ذی عزہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا ایک اعرابی پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سیر کرتے تھے پس کہا اُسنے اے رسولخدا کے وقت نماز کا ہوجاتا ہے اور ہم ہوتے ہین بیچ جگہہ بیٹھنے اونٹون کے کیا نماز پڑہین ہم بیچ انکے پس فرمایا نہین پس کہا اس نے کیا وضو کرین ہم انکا گوشت کہانے سے فرمایا ہان کہا اس نے کیا نماز پڑہین ہم بیچ جگہہ رہنے بکریون کے فرمایا ہان کہا اس نے کیا وضو کرین ہم گوشت کہانے ان کے سے فرمایا نہین **فائدہ** کہا شوکانی[۳] نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو طبرانی نے کہا مجمع الزوائد مین اور مرد احمد کی یعنے راوی اس حدیث کے معتبر ہین انتہے کہا نووی نے **شرح[۴] صحیح مسلم** مین کہ کہا امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ نے کہ اس باب مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے دو حدیثین صحیح ہوئی ہین ایک تو جابرؓ کی اور دوسری براءؓ کی اور یہی مذہب قوی ہے از روی دلیل کے اگرچہ جمہور علما اسکے مخالف ہین انتہے اب بتلایے کہ ان صحیح صریح حدیثون پر عمل کرنے سے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو کس نے منع کیا اور احتیاط انکا کہان چلاگیا ✦

مسئلہ ششم

---

[۱] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۲۹۰ مین ہے
[۲] یہ حدیث منتقی الاخبار چھاپہ دہلی کے صفحہ ۳۲ مین ہے
[۳] یہ مضمون نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۱۹۷ مین ہے
[۴] یہ مضمون صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۱۵۸ کی شرح مین ہے

امام اعظم کے نزدیک خرچی عورت زانیہ کی اور مول کتے کا حلال ہے حالانکہ اس باب
مین یہ چار حدیثین صحیح موجود ہین پہلی حدیث بخاری[۱] اور مسلم مین روایت ہی ابی
مسعود انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع
فرمایا مول کتے کے سے اور خرچی عورت زانیہ کی سے اور اجرت کاہن کی سے دوسری
حدیث مسلم[۲] مین روایت ہی رافع بن خدیج رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے مول کتے کا حرام ہے اور خرچی عورت زناکار کی حرام ہے اور کمائی
سینگی کھینچنے والے کی حرام ہے تیسری حدیث بخاری[۳] مین روایت ہی ابی جحیفہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مول خون کے سے اور کتے
کے سے اور خرچی لونڈی زانیہ کی سے چوتھی حدیث صحیح ابن حبان[۴] مین روایت
ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حرام سے ہے
خرچی زانیہ اور قیمت کتے کی اور کمائی پچھنی لگانے والے کی اور یہہ ظاہر ہے کہ احتیاط
بھی انہین حدیثون پر عمل کرنے مین ہے لیکن امام اعظم نے ان پر عمل نہین کیا بلکہ خرچی
عورت زانیہ کا انکے نزدیک حلال ہونا جو کہ چلپی[۵] حاشیہ شرح وقایہ مین محیط سے نقل
کرکے لکھا ہوا ہے اسکی تو امام صاحب کے پاس کوئی دلیل ہی نہین اور کتے کی بیع
جائز ہونیکے لیے امام صاحب کے مقلد جو حدیثین کہ پیش کرتی ہین ان سے شکاری
کتے کی بیع کا جائز ہونا ثابت ہی نہ یہ کہ ہر قسم کے کتے کی بیع جائز انسے ثابت ہو اور
طرفہ یہ ہے کہ ان مین سے بھی کوئی صحیح حدیث نہین ہے سب کی سب بالاتفاق
ضعیف ہین اور بیان اسکا اس کتاب کے بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ
شصتم مین پہلے گذر چکا ہے اب بتلایے کہ عورت زانیہ کی خرچی حرام ہونیکے باب
مین یہ چار حدیثین جو نقل کی گئی ہین انپر عمل کرنے سے امام اعظم کو کس نے منع کیا
اور احتیاط انکا کہان چلا گیا۔

ف ۱ یہ حدیث مشکوۃ مین کتاب البیوع کے باب الکسب مین ہے
ف ۲ یہ حدیث صحیح مسلم چھاپہ انصاری کے جلد دوسری کے صفحہ ۱۹ مین ہے
ف ۳ یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی کے صفحہ ۲۹۸ مین ہے
ف ۴ یہ حدیث فتح القدیر شرح ہدایہ چھاپہ نولکشور کے جلد ۳ کے صفحہ ۱۶۲ مین ہے
ف ۵ یہ عبارت چلپی چھاپہ نولکشور کے حاشیہ صفحہ ۲۹۰ مین ہے

مسئلہ ہفتم

امام اعظم کے نزدیک خانہ کعبہ کی پشت پر نماز پڑہنی درست ہے۔ حالانکہ یہ بات خانہ کعبہ کی تعظیم کے بہی خلاف ہی اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی بہی برعکس ہے دیکھو ترمذی اور ابن ماجہ مین روایت ہی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نماز پڑہی جاوے سات جگہہ مین بیچ جگہہ نجاست پڑنے کے اور جگہہ ذبح ہونے جانورون کے اور مقبرہ کے اور بیچون بیچ راہ کے اور حمام کے اور بیچ جگہہ بند ہنے اونٹون کے اور اوپر پشت خانہ کعبہ کے **فائدہ** بسبب تعظیم خانہ کعبہ کے پیغمبرون نے تو اسکی پشت پر نماز پڑہنے سے لوگون کو منع فرمایا ہے لیکن امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اسکی تعظیم کو بالائے طاق رکھکر مخالفہ پیغمبر کی حدیث کے اُسکی پشت پر نماز پڑہنے کو جائز بتلایا ہے سو خدا جانے اس حدیث پر عمل کرنے سے اُنکو کس نے منع کر دیا اور احتیاط ان کا کہان چلا گیا۔

حدیث مشکوٰۃ مین باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ کے دوسری فصل مین ہے ۱۲

سترہوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنیوالون کو یہ دیتے ہین کہ حدیث پر چلنیوالے فقہ کی کتابون کے مسائل کو بُرا جانتے ہین بلکہ بعض لوگ اُنکو مردود بہی کہتے ہین۔

جواب اسکا یہ ہے کہ فقہ کی کتابون کے جو جو مسائل کہ قرآن اور حدیث کو مطابق اور موافق ہین وہ تو حدیث پر چلنیوالون کا عین دین اور ایمان ہین لیکن جو جو مسائل کہ قرآن اور حدیثون صحیحہ کے خلاف ہین اُنکو البتہ حدیث پر چلنے والے بُرا جانتے ہین اور ان پر عمل کرنا حرام سمجھتے ہین چنانچہ نظیر اُنکی مشت نمونہ خروار ایک سو مسئلہ فقہ کی کتابون کا مخالف حدیثون صحیحہ کے اس کتاب مین بارہوین مغالطے کے جواب مین پہلی گذر چکا ہے اور فقہ حنفیہ کی جن جن مسائل کو حدیث پر چلنیوالے مردود سمجھتے ہین ان مین سے بہی تہوڑے سے مسائل یہان نقل کرتا ہون دیکھ لیجیے

مسئلہ اوّل

ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ تاریخ الخلفا مین لکھا ہے اَخرَجَ السِّلَفِیُّ فِی الطُّیُورِیَّاتِ بِسَندِہٖ عَنِ ابنِ المُبَارَکِ قَالَ لَمَّا اَفضَتِ الخِلَافَۃُ اِلَی الرَّشِیدِ وَقَعَت فِی نَفسِہٖ جَارِیَۃٌ مِن جَوَارِ المَھدِیِّ فَرَاوَدَھَا عَلٰی نَفسِھَا فَقَالَت لَا اَصلُحُ لَکَ اِنَّ اَبَاکَ قَد اَطَافَ بِی فَشُغِفتُ بِھَا فَاَرسَلَ اِلٰی اَبِی یُوسُفَ فَسَاَلَہٗ اَعِندَکَ فِی ھٰذَا شَیءٌ فَقَالَ یَا اَمِیرَ المُؤمِنِینَ اَوَکُلَّمَا ادَّعَت اَمَۃٌ شَیئًا یَنبَغِی اَن تُصَدَّقَ لَا تُصَدِّقهَا فَاِنَّھَا لَیسَت بِمَامُونَۃٍ قَالَ ابنُ المُبَارَکِ فَلَم اَدرِ مِمَّن اَعجَبُ مِن ھٰذَا الَّذِی وَضَعَ یَدَہٗ فِی دِمَاءِ المُسلِمِینَ وَاَموَالِھِم یَتَحَرَّجُ عَن حُرمَۃِ اَبِیہِ اَو مِن ھٰذِہِ الاَمَۃِ الَّتِی رَغِبَت بِنَفسِھَا عَن اَمِیرِ المُؤمِنِینَ اَو مِن ھٰذَا فَقِیہِ الاَرضِ وَقَاضِیھَا قَالَ اھتِک حُرمَۃَ اَبِیکَ وَاقضِ شَھوَتَکَ وَصَیِّرہٗ فِی رَقَبَتِی

ترجمہ یعنے روایت کیا سلفی نے طیوریات مین ساتھ سند اپنی کے ابن مبارک سے کہا اُس نے کہ جب خلیفہ ہوا ہارون رشید اسکے دل مین آیا (خیال) ایک لونڈی کا لونڈیون مہدی کے سے پس خواہش کی اس کے پس کہا اس لونڈی نے نہین درست ہون مین واسطے تیرے اس لیے کہ تحقیق باپ تیرے نے صحبت کی ہے ساتھ میرے پس فریفتہ ہوا ساتھ اس لونڈی کے پس بھیجا طرف ابو یوسف کی (یعنے کسی شخص کو) پس سوال کیا اس سے کہ آیا ہے نزدیک تیرے بیچ اسکے (یعنے اس لونڈی کے درست ہونے مین) کوی خبر (یعنے کوی حیلہ) پس کہا ابو یوسف نے اے امیر مومنون کے جب کہ دعوی کیا لونڈی نے کسی چیز کا لائق ہے یہ کہ سچا کیا جاوے اسکو نہ سچا جان اسکو اسلیے کہ نہین وہ امن کی گئی (یعنے جھوٹ سے) کہا ابن مبارک نے پس نہین جانتا مین کہ کس شخص سے تعجب کرون

مین اس سے کہ کہا اس نے ہاتھ اپنے کو بیچ خون مسلمانون کے اور مال انکے کے کہ نکلتا ہے حرمت باپ اپنے کی سے یا اس لونڈی سے کہ روگردانی کی اس نے امیر المومنین کی سے یا اس فقیہ مین کے ہے اور قاضی ہے کے سے کہا ابو یوسف نے توڑ حرمت باپ اپنے کی اور ادا کر شہوت اپنی کو اور گردان اسکو بیچ گردن میری کے یعنے اسکا گناہ میری گردن پر رہنے دے۔

مسئلہ دوم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ تاریخ الخلفاء مین لکھا ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یُوْسُفَ قَالَ قَالَ الرَّشِیْدُ لِاَبِیْ یُوْسُفَ اِنِّیْ اشْتَرَیْتُ جَارِیَۃً وَّ اُرِیْدُ اَنْ اَطَأَھَا الْاٰنَ قَبْلَ الْاِسْتِبْرَاءِ فَھَلْ عِنْدَکَ حِیْلَۃٌ قَالَ نَعَمْ تَھَبُھَا لِبَعْضِ وَلَدِکَ ثُمَّ تَتَزَوَّجُھَا وَ اَخْرَجَ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاھُوْیَۃَ قَالَ دَعَا الرَّشِیْدُ اَبَا یُوْسُفَ لَیْلًا فَاَفْتَاہُ فَاَمَرَلَہٗ بِمِائَۃِ اَلْفِ دِرْھَمٍ فَقَالَ اَبُوْ یُوْسُفَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنْ رَاٰی اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَمَرَ بِتَعْجِیْلِھَا قَبْلَ الصُّبْحِ فَقَالَ عَجِّلُوْھَا فَقَالَ بَعْضُ مَنْ عِنْدَہٗ اِنَّ الْخَازِنَ فِیْ بَیْتِہٖ وَالْاَبْوَابُ مُغْلَقَۃٌ فَقَالَ اَبُوْ یُوْسُفَ فَقَدْ کَانَتِ الْاَبْوَابُ مُغْلَقَۃً حِیْنَ دَعَانِیْ فَفُتِحَتْ ترجمہ روایت کیا سلفی نے عبداللہ بن یوسف سے کہا اس نے کہ ہارون رشید نے ابو یوسف سے کہا کہ مینے ایک لونڈی خریدی ہے جس سے اب صحبت کرنا چاہتا ہون پہلے اس سے کہ وہ عدت کاٹے پس کیا تیرے پاس کوئی حیلہ ہے یعنے جس سے وہ ابھی میرے کام کے لائق ہوجاوے اس نے کہا کہ ہان ہے، تو اسکو اپنے کسی بیٹے کو بخشدے پھر اسکو نکاح کرلے اور روایت کیا اسحاق بن راہویہ سے اس نے کہا بلایا ہارون رشید نے ابو یوسف کو ایک رات پس فتوے دیا اس نے اسکو یعنے یہی فتوے جس مین اس لونڈی کو بدوا

عدت حلال کر دیا پس حکم کیا ہارون رشید نے اسکے لیے ایک لاکھ درہم دینے کا پس ابو یوسف نے کہا کہ اگر امیر المومنین کی راے ہو (یعنے ہارون رشید کی) تو جلد صبح سے پہلے دینے کا حکم کرے پس ہارون رشید نے کہا کہ جلدی دیدو حاضرین نے یہ عذر کیا کہ خزانچی اپنے گھر میں ہے اور دروازے بند ہیں (یعنے اسوقت معاف رکھنا چاہیے) ابو یوسف بولا کہ جب مجھے بلایا ہے تب بھی تو دروازے بند ہی تھے پس کھل گئے (یعنے اب بھی ویسے ہی دروازے کھولدو

مسئلہ سوم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والوں کے نزدیک یہ ہے جو کہ احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ امام ابو یوسف آخر برس میں اپنا مال اپنی بی بی کو ہبہ کر دیا کرتے تھے اور اسکا مال اپنے نام اس سے ہبہ کرا لیتے تھے تا کہ زکوۃ ساقط ہو جاوے یہ بات کسینے امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے نقل کی آپنے فرمایا کہ یہ امر انکی فقہ کی جہت سے ہے اور درست فرمایا اسلیے کہ یہ حیلہ صرف دنیا کے فقہ کا ہوا مگر اسکا ضرر آخرت میں ہر گناہ سے بڑھکر ہے اور اسی جیسا علم ضرر کرنے والا کہلاتا ہے انتہے

مسئلہ چہارم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والوں کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوی قاضی خان میں لکھا ہے وَكَذٰلِكَ حُبُّ الْخَمْرِ اِذَا صَارَ خَلًّا وَحُكِمَ بِطَهَارَةِ مَا فِيْهِ يُحْكَمُ بِطَهَارَةِ الْحُبِّ یعنے اور اسیطرح شراب کا مٹکا جب سرکہ ہو جاوے اور جو اس میں ہے (یعنے شراب) اسکی پاکی کا حکم دیا جاوے تو مٹکے کی پاکی کا حکم بھی دیا جاتا ہے

مسئلہ پنجم

ف یہ عبارت احیاء العلوم کی جلد اول چھاپہ نولکشور کے صفحہ [illegible] میں اور احیاء العلوم اردو جلد اول [illegible] کے صفحہ [illegible] میں ہے

ف یہ عبارت فتاوی قاضی خان چھاپہ نولکشور جلد اول کے صفحہ ۱۲۱ میں ہے

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوی قاضیخان[له] مین لکھا ہو کَذَا الحِنطَةُ اِذَا طُبِخَت فِي الخَمرِ لَا يُطهَرُ اَبَدًا قَالَ وَعِندِي اِذَا صُبَّ فِيهِ الخَلُّ وَتُرِكَ حَتَّى صَارَ الكُلُّ خَلًّا لَا بَاسَ بِهِ وَلَو صُبَّ الخَمرُ عَلَى حِنطَةٍ يُغسَلُ ثَلَاثًا وَيُجَفَّفُ فِي كُلِّ مَرَّةٍ ترجمہ یعنی اسی طرح گیہون جب شراب مین پکائی جاوے تو کبہی پاک نہین ہوتی کہا ابو یوسف نے) اور میرے نزدیک جب اسپر سرکہ ڈال دیا جاوے اور اتنی مدت رکہہ چہوڑین کہ سبہی سرکہ ہو جاوے تو اسکا کچہ مضائقہ نہین اور اگر شراب گیہون پر یونہی بلا جوش ڈالی جاوے تو اسکو تین دفعہ دہویا جاوے اور ہر مرتبہ سکایا جاوے۔

مسئلہ ششم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوی قاضیخان مین لکھا ہے[ٹه] خَمرٌ صُبَّت فِي قِدرِ الطَّعَامِ ثُمَّ صُبَّ فِيهِ الخَلُّ وَصَارَ حَامِضًا بِحَيثُ لَا يُمكِنُ اَكلُهُ لِحُمُوضَتِهِ وَحُمُوضَتُهَا حُمُوضَةُ الخَلِّ لَا بَاسَ بِاَكلِهَا ترجمہ یعنے کہانے کی ہنڈیا مین شراب ڈالی گئی پہر اس پر سرکہ ڈالا گیا اور وہ کہانا مع شراب ترش ہو گیا ایسا کہ ترشی کے سبب اسکا کہانا مشکل ہو گیا تو اسکے کہانے کا کچہ مضائقہ نہین ہے شراب کے کل مسائل کو اسی پر قیاس کر لینا چاہیے جب اس مین سرکہ ڈالا جاوے اور وہ سرکہ ہو جاوے تو اس کے کہانے کا مضائقہ نہین

مسئلہ ہفتم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوی قاضی خان[سه] مین لکھا ہے فَارَةٌ وَقَعَت فِي خَمرٍ ثُمَّ استُخرِجَت قَبلَ التَّفَسُّخِ ثُمَّ صَارَت خَلًّا لَا بَاسَ بِاَكلِهِ یعنی اگر شراب کے مٹکے مین چوہا جا پڑا اور پہونچی

[له] یہ عبارت فتاوی قاضی خان چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ۴۲ میں ہے
[ٹه] یہ عبارت فتاوی قاضی خان چھاپہ نولکشور کے جلد ایضاً کے صفحہ ایضاً میں ہے
[سه] یہ عبارت فتاوی قاضیخان جلد ایضاً کے صفحہ ۴۳ میں ہے

سے پہلے نکالا گیا ہیر (اگر) شراب کا سرکہ بنگیا تو اسکے کھانیکا کچھ ڈر نہیں ہے۔

مسئلہ ہشتم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوے قاضی خان مین لکھا ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ قَالَ لَا يَفْسُدُ صَوْمُهٗ فِي الْاِسْتِمْنَاءِ بِالْكَفِّ وَهَلْ يُبَاحُ لَهٗ اَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ فِي غَيْرِ رَمَضَانَ اِنْ اَرَادَ الشَّهْوَةَ لَا يُبَاحُ وَاِنْ اَرَادَ تَسْكِيْنَ الشَّهْوَةِ قَالُوْا نَرْجُوْا اَنْ لَّا يَكُوْنَ اِثْمًا یعنے اور بعض لوگ کہتے ہین نہین ٹوٹتا روزہ مشت زنی کرنے سے (سوال) اور کیا اسکو سوای رمضان شریف کے یہ فعل (یعنے مشت زنی) جائز ہے (جواب) اگر شہوت کا ارادہ ہو تو جائز نہین ہے اور اگر تسکین کی نیت ہو تو ہمین امید ہے کہ گناہ نہ ہوگا اور فتاوی برہنہ مین لکھا ہے (اگر) بدست بازی کرد تا انزال شد قضاست نہ کفارت واین کار در خارج رمضان حلال نیست و بقصد تسکین امید عفو است۔

مسئلہ نہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوی قاضیخان مین لکھا ہے وَاِنْ اَوْلَجَ بَهِيْمَةً اَوْ مَيْتَةً وَلَمْ يُنْزِلْ لَا يَفْسُدُ صَوْمُهٗ وَلَا يَلْزَمُ الْغُسْلُ یعنے اگر کوئی چوپائے یا مردے مین دخول کرے اور اسکو انزال نہو تو اسکا روزہ نہین ٹوٹتا اور غسل واجب نہین ہوتا۔

مسئلہ دہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوی قاضیخان مین لکھا ہے رَجُلٌ اِسْتَكْرٰى دَابَّةً لِمَسِيْرَةِ فَرْسَخٍ فَسَارَ عَلَيْهَا سَبْعَ فَرَاسِخَ كَانَ عَلَيْهِ الْاَجْرُ الْمُسَمّٰى لِلْفَرْسَخِ وَفِيْمَا زَادَ عَلَى الْفَرْسَخِ يَكُوْنُ غَاصِبًا وَلَا اَجْرَ عَلَيْهِ وَاِنْ اَرْضَى الْمُسْتَاْجِرُ صَاحِبَ

۸ عبارت مسئلہ ہشتم فتاوی قاضیخان جلد اول ... مطبوعہ ... ۹ عبارت مسئلہ نہم فتاوی قاضیخان چھاپہ ... ۱۰ عبارت فتاوی قاضیخان چھاپہ ... جلد دوم ...

الدَّابَّةِ بِشَیْءٍ کَانَ اَفْضَلُ یعنے اگر کسی شخص نے ایک جانور سواری کا ایک فرنگ کے
سفر کے لیے کرایہ لیا پھر اس پر سات فرسنگ تک سوار ہو کر چلا گیا تو اسکو وہی کرایہ دینا واجب
ہوگا جو ایک فرسنگ کے لیے مقرر کیا تھا اس سے زیادہ فرسنگون کی سواری مین وہ
غاصب ہوگا لیکن اسکو کرایہ دینا لازم نہین ہے اور اگر کرایہ دار سواری کے مالک
کو کچھ دیکر راضی کرے تو یہ افضل بات ہے

مسئلہ یازدہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوے
قاضیخان اور فتاوی سراجیہ اور فتاوے عالمگیری مین لکھا ہے
وَالَّذِیْ رَعَفَ فَلَا یَرْقَاُ دَمُهٗ فَاَرَادَ اَنْ یَّکْتُبَ بِدَمِهٖ عَلٰی جَبْهَتِهٖ شَیْئًا
مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ الْاِسْکَافُ یَجُوْزُ قِیْلَ لَوْ کُتِبَ بِالْبَوْلِ قَالَ
لَوْ کَانَ فِیْهِ شِفَاءٌ لَا بَاْسَ بِهٖ قِیْلَ لَوْ کُتِبَ عَلٰی جِلْدِ مَیْتَةٍ قَالَ اِنْ
کَانَ فِیْهِ شِفَاءٌ جَازَ یعنی جسکی نکسیر پھوٹے اور خون نہ تھمے سو اگر وہ خون کے ساتھ
اپنی پیشانی پر کچھ قرآن لکھائے تو بقول ابوبکر اسکاف یہ امر جائز ہے اور بعض
کا قول ہے اگر پیشاب سے قرآن لکھ لے تو بھی مضائقہ نہین ہے اگر اس مین اس
کو شفا ہو اور اگر مردار کی کھال پر قرآن شریف لکھ لے تو بھی مضائقہ نہین اگر اس
مین شفا ہو

مسئلہ دوازدہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو ہدایہ مین
لکھا ہے لَا بَیْنَ الْمُسْلِمِ وَالْحَرْبِیِّ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ یعنے درمیان مسلمان وحربی
کے دار الحرب مین بیاج نہین یعنی کفار کے ملک مین مسلمانونکو کافرون سے بیاج لینا منع نہین ہے

مسئلہ سیزدہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ ہدایہ[1] مین لکھا ہی کہ اگر کوئی شخص اپنی محرمات ابدی مثل مان اور بہن اور بیٹی اور انکے سوا جنکو حرام کیا ہی خدا نے جانکر نکاح کرے اور صحبت کرے ان سی تو بہی ابو حنیفہ کے نزدیک اسپر حد نہین آتی اور بیان اسکا بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ ہشتاد و دوم مین اس کتاب مین پہلے گذرا

مسئلہ چہاردہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ ہدایہ[2] اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی قاضی خان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے اور جو چیز کہ حکم کرے ساتھ اسکے قاضی ظاہر مین ساتھ حرام کرنے اسکے کے پس وہ حکم باطن مین بہی اسیطرح ہے نزدیک ابحنیفہ اور اسی طرح ہے جبکہ حکم کرے قاضی ساتھ حلال کرنے کے مثلاً اگر کوئی شخص کسی عورت پر دعوے کرے کہ یہ میری جورو ہے اور قاضی کے سامنے جہوٹے گواہ پیش کرکے مقدمہ جیت لے اور وہ عورت اسکو ملجاوے تو وہ عورت بحسب ظاہر بہی اسکی بی بی ہے اور اس سے صحبت کرنا بہی اس شخصکو حلال ہی اور بیان اسکا بہی بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ نود و یکم مین اس کتاب مین پہلے گذر چکا ہے

مسئلہ پانزدہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہی جو کہ چلپی[3] حاشیہ شرح وقایہ مین محیط سی نقل کرکے لکھا ہے جو چیز کہ لے عورت زنا کرنے والی (بدلے زنا کرنے کے) اگر لیا ہے مقرر کرکر (یعنے جس طرح سے کہ کسبیان اپنی خرچی زنا کرنے سے پہلے مقرر کرلیتی ہین) تو حلال ہے امام اعظم کے نزدیک اور بیان اسکا بہی بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ نود و پنجم مین اس کتاب کے پہلے گزرا

مسئلہ شانزدہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق مین لکھا ہے کہ ذمی جزیہ دینے والا اگر جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو گالی بھی دے تو بھی اسکا عہد ذمی کا نہین ٹوٹتا اور یہ مذہب امام ابو حنیفہ اور انکے شاگردون ابو یوسف و محمد کا ہے اور بیان اسکا بھی بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ نود و چہارم مین اس کتاب مین پہلے گذرا

مسئلہ ہفت دہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے کہ نبیذ کھجور اور انگور خشک کے شراب اس مقدار تک پینی درست ہے کہ نشہ نہ کرے لیکن لہو و طرب کے قصد سے نہ پیئے بلکہ قوت کے لیے پیے اور بیان اسکا بھی بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ ہشتادو یکم مین اس کتاب مین پہلے گزرا

مسئلہ ہژدہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ منیۃ المصلی مین لکھا ہے کہ امام ابو یوسف کے نزدیک سور کا چمڑا دباغت دینے سے پاک ہو جاتا ہے اور جائز ہے بیع اسکی اور بیان اسکا پندرہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ اول مین پہلے گذرا

مسئلہ نوزدہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوی قاضیخان مین لکھا ہے کہ اگر نماز پڑہی جاوے اوپر کتے کے چمڑے کے یا بھیڑیے کے چمڑے کے اگر ذبح کیا گیا ہے تو جائز ہے نماز اسکی اور بیان اسکا بھی پندرہوین مغالطے کے مسئلہ اول مین پہلے گزرا

مسئلہ بستم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوی قاضیخان مین لکھا ہے وَكَذَا النَّائِمَةُ وَالْمَجْنُونَةُ إِذَا جَامَعَهُمَا زَوْجُهُمَا عَلَيْهِمَا الْقَضَاءُ دُونَ الْكَفَّارَةِ

اور اسکے مثل ... قاضیخان ... عبارت فتاوی ... (marginal note, partly illegible)

وَقَالَ زُفَرُ لَا يَفْسُدُ صَوْمُهَا لِأَنَّهُمَا فِي مَعْنَى النَّاسِيَانِ یعنی اسیطرح سوئی ہوئی
اور مجنونہ عورت سی جبکہ صحبت کرے ان سے خاوند ان کا ان دونوں پر (یعنے مرد پر بھی اور
عورت پر بھی روزے کی) قضا ہی نہ کفارہ اور کہا زفر نے نہیں ٹوٹتا روزہ ان دونوں کا
اسلیے کہ وہ دونو بیچ معنے نسیان کے ہیں (یعنے یون سمجھنا چاہیے کہ انہوں نے بھول کر جماع کیا ہے)

مسئلہ بست و یکم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والوں کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاویٰ
قاضیخان میں لکھا ہے وَكَذَا إِذَا جَامَعَ بَهِيمَةً وَلَمْ يُنْزِلْ أَوْ مَيِّتَةً وَلَمْ يُنْزِلْ
أَوْ نَاكَحَ بِيَدِهِ وَلَمْ يُنْزِلْ أَوْ جَامَعَ فِيمَا دُونَ الْفَرْجِ وَلَمْ يُنْزِلْ وَإِنْ أَنْزَلَ
فِي هٰذِهِ الْوُجُوهِ كَانَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ دُونَ الْكَفَّارَةِ لِوُجُودِ قَضَاءِ الشَّهْوَةِ بِصِفَةِ
النُّقْصَانِ یعنے اور اسیطرح جبکہ جماع کرے ساتھ چارپایہ کے اور نہ انزال ہو یا جماع
کرے) مردی کو اور نہ انزال ہو اور مشت زنی کرے اور نہ انزال ہو یا جماع کرے سوا فرج
کے اور نہ انزال ہو تو ان سب صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹتا اور اگر انزال ہو تو روزے
کی قضا ہے نہ کفارہ واسطے ادا کرنے شہوت کے ساتھ صفت نقصان کے۔

مسئلہ بست و دوم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والوں کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاویٰ
برہنہ میں لکھا ہے اگر خرقہ بر ذکر پیچیدہ درآورد اگر نرم باشد قضا است و کفارت و اگر
درشت بود قضا و غسل لازم نہ کما فی المجموعہ

مسئلہ بست و سوم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والوں کے نزدیک یہ ہے جو کہ غایۃ الاوطار
ترجمہ اردو در المختار میں لکھا ہے وَلَا حَدَّ بِزِنَا غَيْرِ مُكَلَّفٍ بِمُكَلَّفَةٍ مُطْلَقًا لَا عَلَيْهِ
وَلَا عَلَيْهَا وَلَا حَدَّ بِزِنَا الْمُسْتَأْجَرَةِ لَهُ یعنے اور حد نہیں مرد غیر مکلف پر زنا کرنے سے

٤٠ یہ عبارت فتاوی قاضیخان [illegible]
٤١ یہ عبارت [illegible]
٤٢ یہ عبارت غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در المختار [illegible]

ساتھہ عورت مکلفہ کے مطلقاً نہ مرد پر نہ عورت پر اور حد نہین اس عورت کے ساتھہ زنا کرنے
سے جسکو زنا کرنے کیواسطے مزدوری دے اور **فتاوی قاضیخان اور کنز الدقائق**[1]
مین لکھا ہے وَلَوِ اسْتَاجَرَ امْرَأَةً لِيَزْنِيَ بِهَا فَزَنَى بِهَا لَا يُحَدُّ فِي قَوْلِ اَبِي حَنِيْفَةَ
یعنے اگر خرچی دے عورت کو واسطے زنا کرنیکے اس سے پس (اگر) زنا کیا اُس نے ساتھہ اسکو
نہ حد ماری جاوے اُسکو بموجب قول ابی حنیفہ علیہ الرحمۃ کے

مسئلہ بست وچہارم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کی نزدیک یہ ہے جو کہ **عینی شرح ہدایہ**[2]
مین لکھا ہے فَاِنْ اَوْلَجَ فِي قُبُلِ خُنْثَى مُشْكِلٍ اَوْ اَوْلَجَ الْخُنْثَى ذَكَرَهُ
فِي فَرْجٍ اَوْ وَطِىَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فِي قُبُلِهٖ فَلَا غُسْلَ عَلٰى وَاحِدٍ مِنْهُمَا یعنے
پس اگر داخل کرے بیچ فرج خنثے مشکل کے (یعنے جسکو دونو راہون سے ساتھہ ہی پیشاب نکلتا
ہو) یا داخل کرے خنثی (یعنے جو شخص کہ فرج اور ذکر دونو رکھتا ہو) ذکر اپنے کو بیچ فرج کے
یا وطی کرے ایک ان دونون مین سے دوسرے کو بیچ فرج اسکے کی پس غسل (واجب) نہین ہے انمین سے

مسئلہ بست وپنجم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک یہ ہے جو کہ **غایۃ الاوطار ترجمہ**
اردو در المختار[3] مین لکھا ہے لَا بِالزِّنَا بِالْاِكْرَاهِ یعنے حد نہین جبر اور زبردستی کے زنا سے

مسئلہ بست وششم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کی نزدیک یہ ہے جو کہ ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابون
مین لکھا ہے[4] وَالْمَرْهُوْنَةُ فِي حَقِّ الْمُرْتَهِنِ فِي رِوَايَةِ كِتَابِ الرَّهْنِ فَفِيْ هٰذِهِ الْمَوَاضِعِ لَا
يَجِبُ الْحَدُّ وَاِنْ قَالَ عَلِمْتُ اَنَّهَا عَلَيَّ حَرَامٌ یعنے اگر کسی کی لونڈی گرو رکھی پھر
اس لونڈی سے اس نے زنا کیا تو اسپر حد واجب نہین ہے اگرچہ جانتا ہو کہ یہ لونڈی مجھ پر حرام ہے

مسئلہ بست وہفتم

[1] عبارت فتاوی قاضی خان چھاپہ نولکشور کے جلد چوتھی کے صفحہ [illegible] میں ہے
[2] عبارت عینی شرح ہدایہ چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ [illegible] میں ہے
[3] عبارت غایۃ الاوطار چھاپہ نولکشور کے جلد دوم کے صفحہ [illegible] میں ہے
[4] عبارت ہدایہ [illegible]

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک یہ ہے جو کہ غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در المختار مین لکھا ہے امر المسلم ببیع خمر او خنزیر او شرئھما ای وکل المسلم ذمیا او امر المحرم غیرہ ای غیر المحرم ببیع صیدہ یعنی صح ذلک عند الامام مع اشد کراھۃ ترجمہ یعنے اگر امر کیا مسلم نے یعنے وکیل کیا مسلم نے ذمی کو شراب اور سور کے بیچنے یا خرید کرنیکے واسطے یا محرم نے غیر محرم سے کہا اپنے شکار کے بیچنے کیواسطے یعنے یہ توکیل اور بیع اور شرا امام اعظم کے نزدیک صحیح ہے کراہت کیساتھ مسئلہ

بست و ہشتم اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک یہ ہے جو کہ غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در المختار مین لکھا ہے ولو اکلت النجاسۃ وغیرھا بحیث لم ینتن لحمھا حلت کما حل اکل جدی غذی بلبن خنزیر لان لحمہ لا یتغیر وما غذی بہ یصیر مستھلکا لا یبقی لہ اثر یعنے اگر جانور نجاست اور غیر نجاست دونون کہاتا ہو اس طرح کہ اسکا گوشت گندہ نہو تو حلال ہے جیسے وہ حلوان حلال ہے جو پالا گیا سور کے دودہ سے اسواسطے کہ اسکا گوشت متغیر نہین ہوتا اور جو دودہ اسکا غذا ہو وہ نیست و نابود ہو جاتا ہے اسکا کچہ اثر باقی نہین رہتا ہے۔

مسئلہ بست و نہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک یہ ہے جو کہ رد المختار شرح در المختار مین لکھا ہے وکذا اختارہ صاحب الھدایۃ فی التجنیس فقال لو رعف فکتب الفاتحۃ بالدم علی جبھتہ وانفہ جاز للاستشفاء وبالبول ایضا ان علم فیہ شفاء لا باس بہ یعنے اور اسیطرح اختیار کیا ہے اسکو صاحب ہدایہ نے تجنیس مین پس کہا اگر کسی کے نکسیر پہوٹی پس لکہی سورہ فاتحہ کو ساتہ خون کے پیشانی اپنی پر اور ناک اپنی پر تو جائز ہے واسطے شفا کے اور ساتہ پیشاب کے بہی لکہنا سورہ فاتحہ کا جائز ہے اگر جانا جاوے کہ اس مین شفا ہے تو مضائقہ نہین ہے۔

ص غایۃ الاوطار چہاپہ نولکشوری کے جلد چہارم کے صفحہ ۷۵ مین

ص غایۃ الاوطار چہاپہ نولکشوری کے جلد چہارم کے صفحہ ۱۹۶ مین سطر ۱۲

ص رد المختار چہاپہ دہلی کے جلد اول کے صفحہ ۱۵۴ مین

مسئلہ سی ام

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہی جوکہ درالمختار مین لکھا ہے قَالَ بَعْضُهُمْ اَخَافُ اِنْ تَرَكْتُ الْفَاتِحَةَ اَنْ يُعَاتِبَنِي الشَّافِعِيُّ اَوْ قَرَأْتُهَا يُعَاتِبُنِي اَبُوْحَنِيْفَةَ فَاخْتَرْتُ الْاِمَامَةَ یعنے اور کہا بعض علمار نے ڈرتا ہون مین اس بات سی یہ کہ ترک کردون سورہ فاتحہ کو جو جھڑک دین مجھہ کو امام شافعی یا پڑہون مین اسکو توجھڑک دین مجھکو ابوحنیفہ تو اسی سبب سی اختیار کیا مینے امامت کو۔

مسئلہ سی ویکم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جوکہ درالمختار اور فتح القدیر مین لکھا ہو وَقِيْلَ اكْتَفُوْا بِقِيَامِ الْفِرَاشِ بِلَا دُخُوْلٍ كَتَزَوُّجِ الْمَغْرِبِيِّ بِمَشْرِقِيَّةٍ بَيْنَهُمَا مَسَافَةُ سَنَةٍ فَوَلَدَتْ لِسِتَّةِ اَشْهُرٍ مُنْذُ تَزَوَّجَهَا لِتَصَوُّرِهِ كَرَامَةً اَوْ اسْتِخْدَامًا یعنے البتہ کفایت کی ہو فقہا نے قیام فراش بلا دخول پر ثبوت نسب مین (قیام فراش عبارت ہے حلت وطی سی جو بسبب عقد کے ہو اگر دخول حقیقی اور حکمی کچھہ بھی نہ ہو) مانند نکاح مغربی کی عورت مشرقیہ سی یعنے مرد منتہای مغرب اور عورت منتہای مشرق مین تھی فاصلہ سے رہتے ہون کہ دونون کے درمیان مین سال بھر کی راہ ہو سو منکوحہ مشرقیہ پوری چھہ مہینہ مین جنے ابتدا نکاح سی تو یہ ولد ثابت النسب ہے بسبب متصور ہونے وطی کے باعتبار کرامت یا استخدام جن کے

مسئلہ سی ودوم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جوکہ ردالمحتار شرح درالمختار مین لکھا ہو اَلْاِسْتِمْنَاءُ حَرَامٌ اَيْ بِالْكَفِّ اِذَا كَانَ لِاِسْتِجْلَابِ الشَّهْوَةِ اَمَّا اِذَا غَلَبَتْهُ الشَّهْوَةُ وَلَيْسَ لَهُ زَوْجَةٌ وَلَا اَمَةٌ فَفَعَلَ ذٰلِكَ لِتَسْكِيْنِهَا فَالرَّجَاءُ اَنْ لَا وَبَالَ كَمَا قَالَهُ اَبُو اللَّيْثِ وَيَجِبُ لَوْ خَافَ الزِّنٰى یعنے ہاتھہ سی مشت زنی کرنی حرام ہے جبکہ ہو ارادہ) دور کرنے شہوت کا اپر جبکہ ہو غلبہ شہوت کا اور نہین ہے اسکی

زوجہ اور نہ لونڈی پس مشت زنی کرے واسطے ٹالنے شہوت کے پس امید رکھتا ہون مین کہ اسپر
گناہ نہ ہوگا جیسا کہ ابو اللیث نے کہا اور واجب ہے مشت زنی کرنی اگر ہو خوف زنا کا۔

مسئلہ سی و سوم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ غایۃ الاوطار ترجمہ
اردو در المختار مین لکھا ہے ناطق خرج وطی الاخرس فلا حد علیہ للشبہۃ یعنے
زنا عبارت ہے وطی مکلف ناطق سے یعنے جو بولتا ہے تو اس قید سے گونگے کا جماع کرنا حد زنا
سے نکل گیا تو گونگے پر کسیطرح حد نہین بسبب شبہ کے م گونگا خواہ اشارہ سے زنا کا اقرار
کرے خواہ اسکے زنا پر گواہ قائم ہون ہر صورت اسپر حد نہین بسبب شبہ کے **فائدہ**
اب جاننا چاہیے کہ کتب فقہ حنفیہ مین اس قسم کے مسائل بے شمار ہین لیکن بخوف طول
ہونے اس کتاب کے صرف انہین مسئلون پر جو کہ مذکور ہوئے اکتفا کیا گیا سو جسکو زیادہ شوق
ہو وہ کتب فقہ حنفیہ کا مطالعہ کرے اور دیکھے اور اگر کوئی حنفی بسبب مردود لکھنے
کے مسائل مذکورہ کے برا منائے اور غصے مین آئے اور چونک اٹھے تو جواب یہ ہے کہ ان مسائل
پر عمل کرنے اور اعتقاد رکھنے کے لیے حکم اور خطاب شارع کا صادر نہین ہوا بلکہ ان پر
عمل کرنا اور اعتقاد رکھنا قرآن اور حدیثون کے صاف صاف مخالف ہے اور یہ ظاہر ہے
کہ جس عقیدے اور عمل پر حکم خدا اور رسول ناطق نہ ہو وہ عقیدہ اور عمل مردود اور قبیح ہے
چنانچہ بخاری اور مسلم مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول
اللہ علیہ وسلم نے من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد یعنے جس نے نئی
بات نکالی بیچ اس دین ہمارے کے وہ چیز کہ نہین ہے بیچ اسکے پس وہ مردود ہے اب ہم حنفیون سے
پوچھتے ہین کہ تمہارے حنفی مقتداؤن اور پیشواؤن نے جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی
ایسی ایسی صحیح حدیثون کو مردود کہدیا ہے کہ جنکو صحابہ کی جماعت نے روایت کیا
ہے اور بڑے بڑے محدثون اور مجتہدون نے انپر اعتقاد رکھا ہے اور عمل کیا ہے اسکا کیا باعث

م یہ مضمون غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در المختار جلد دوم کتاب الحدود کے صفحہ ۲۰۳ مین ہے ۱۲

م یہ حدیث مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کے پہلی فصل مین ہے ۱۲

ہے آیا ایک صحیح حدیث اگر بظاہر دوسری حدیث صحیح کے معارض تمکو معلوم ہو تو ایک کو عمل کے
لائق اور دوسری کو مردود آپ جانتی ہین و یا جو جو حدیثین صحیحہ تمہارے امام اور تمہارے فقیہوں کے
اقوال کے خلاف ہین وہ آپ لوگون کے نزدیک مردود سمجھی جاتی ہین ذرا بیان تو کیجیے اب یہ
واسطے تصدیق اپنے دعوی کے دو صحیح حدیثین کہ جنکو حنفیہ نے مردود لکھا ہے اس مقام مین معرض
نقل مین لاتا ہون دیکھہ لیجیے پہلی حدیث **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اَنَّ
رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَا بِيَمِيْنٍ وَشَاهِدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھہ قسم
اور گواہ کے (جبکہ مدعی نے ایک ہی گواہ گذرانا تو بدلے دوسرے گواہ کے اس سے قسم لی گئی) روایت
کیا اس حدیث کو مسلم اور ابوداؤد اور نسائی نے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت
کیا ہے اس حدیث کو ابن عباس اور جابر اور حضرت علی اور ابی ہریرہ اور سرق اور عمارہ بن حزم اور
سعد بن عبادہ اور زبیب اور عمر بن الخطاب اور مغیرہ اور زید بن ثابت اور عبد اللہ بن عمرو
بن عاص اور عبد اللہ بن عمر بن خطاب اور ابو سعید خدری اور بلال بن حارث اور سلمہ بن
قیس اور عامر بن ربیعہ اور سہل بن سعد اور تمیم داری اور ام سلمہ اور انس نے اور دلیل
پکڑی ہے ساتھہ اس حدیث کی صحابہ کی جماعت اور تابعین اور جو لوگ کہ بعد انکے ہوئے ہین
(یعنے تبع تابعین وغیرہ نے) اس بات پر کہ جائز ہے حکم ساتھہ ایک گواہ اور قسم مدعی کی اور حکایت
کیا ہے اسکو صاحب بحر نے امیر المومنین حضرت علی اور حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان اور ابی اور
ابن عباس اور عمر بن عبد العزیز اور شریح اور شعبی اور ربیعہ اور فقہائے مدینہ اور ناصر اور ہادویہ
اور مالک اور شافعی سے (یعنے انکا مذہب بھی یہی ہے کہ جب مدعی کے پاس ایک ہی گواہ ہو تو
بدلے دوسرے گواہ کے مدعی سے قسم لینی جائز ہے) لیکن حنفیہ کی عقل پر ایسے پتھر پڑ گئے ہین کہ
ابن عباس کی ایسی صحیح حدیث کو اپنی اصول کی کتابون مین صاف صاف مردود کہہ گئے
ہین چنانچہ غایۃ التحقیق شرح حسامی مین حدیث مذکور کی نسبت لکھا ہے وَالْعَمَلُ بِخَبَرِ

الشَّاهِدِ وَالْيَمِيْنِ يُوْجِبُ تَرْكَ الْعَمَلِ بِمُوْجَبِ هٰذَا الْخَبَرِ فَيَكُوْنُ مَرْدُوْدًا یعنے عمل
کرنا ساتھ حدیث گواہ اور قسم والی کے ثابت کرتا ہے چھوڑ دینا عمل کا بموجب اس حدیث شریف
مشہور کے یعنے جس حدیث مین یہ آیا ہے کہ گواہ اوپر مدعی کے اور قسم اوپر اس شخص کے کہ انکار
کری پس مقابلہ مین اس حدیث کے ہوئی حدیث مذکور ابن عباس کی مردود دوسری حدیث
عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدُ فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ بَعْدَ اَنْ یَحْلُبَهَا
اِنْ شَاءَ اَمْسَکَهَا وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے نقل کی اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تمہن مین جمع رکھو
دودہ اونٹنی اور بکری کے گاہک کے دکہانے کو سو جو انکو مول لیوے وہ بعد دوہنے کے
دو کام مین مختار ہی خواہ رکہے خواہ پہیر دیوے اسکو ایک صاع کہجور عوض اسکے دودہ
کے ساتھہ دیکر روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** دغاباز لوگ کئی دن کا
دودہ گائے بکری اونٹنی کا بند رکہتے ہین تا مول لینے والا دہوکے سے مول لیوے سو فرمایا
کہ بعد لینے کے اسکو اختیار ہے خواہ رکہے خواہ پہیر دیوے ایک صاع کہجور دودہ کے عوض بدلہ
دیکر کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ یہی مذہب ہے ہمارا اور اسی کے قائل ہین امام مالک
اور لیث اور ابن ابی لیلے اور ابو یوسف اور ابو ثور اور فقہیہ محدث اور یہ بات صحیح موافق
سنت کے ہے اور کہا جمہور علمائے اس حدیث کی مخالفت کرنیوالون کے جواب مین کہ
جب کوئی بات سنت سے ثابت ہوجاوے تو نہ رد کیا جاوے اسکو ساتہہ عقل کے انتہی مختصرا اور
کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح البخاری
مین کہ اسی بات پر فتوی ہی ابن مسعود اور ابی ہریرہ کا اور نہین مخالفت کی انکی صحابہ مین
سے کسی نے بہی اور قائل ہوئے ہین اسکے جمہور علماء اور تابعین اور جو لوگ بعد انکے
ہوئی ہین یعنے تبع تابعین وغیرہ مین سے اتنے لوگ کہ جنکا شمار نہین ہو سکتا انتہی لیکن

مخالفت کی ہے اسکی ابو حنیفہ اور محمد نے چنانچہ رد المحتار شرح در المختار مین لکھا
ہے وَلَمْ یَأْخُذْ اَبُوْ حَنِیْفَةَ وَمُحَمَّدٌ بِهٖ لِاَنَّهٗ خَبَرٌ مُخَالِفٌ لِلْاُصُوْلِ یعنے اور
نہین لیا (یعنے نہین عمل کیا) ابو حنیفہ اور محمد نے ساتھہ اسحدیث کے اسلیے کہ وہ حدیث
مخالف ہے اصول کے اور غایت التحقیق شرح حسامی مین لکھا ہے فَاِیْجَابُ الثَّمَرِ
مَکَانَهٗ یَکُوْنُ مُخَالِفًا لِلْقِیَاسِ فَیَکُوْنُ نَاسِخًا لِلْکِتَابِ وَالسُّنَّةِ الْمُوْجِبَیْنِ
لِلْعَمَلِ بِالْقِیَاسِ مُعَارِضًا لِلْاِجْمَاعِ الْمُوْجِبِ لِلْعَمَلِ فَیَکُوْنُ مَرْدُوْدًا یعنے پس واجب
کرنا کھجورون کا بدلے دودھ کے مخالف ہے قیاس کے پس ہوا کھجورون کا دینا ناسخ واسطے
کتاب اور سنت کے کہ جن سے ثابت ہے عمل کرنا قیاس پر (اور نیز) معارض ہے واسطے اجماع
کے کیونکہ اسسے بھی قیاس پر عمل کرنا ثابت ہے پس ہوئی یہ حدیث مردود انتہے اسیطرح لکھا
ہے تلویح حاشیہ توضیح مین بھی سبحان اللہ فقہ حنفیہ کی خانہ ساز واہیات اور
ذٹلیات باتین تو دین ٹہگیا اور جناب رسالتمآب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح صحیح
حدیثین حنفیہ کے نزدیک اُنکے مذہب کے مخالف ہونے کی جہت سے مردود ٹہیرین سو میرے
خیال مین یون آتا ہے کہ یہ جو اللہ تعالی نے قرآن مجید مین فرمایا ہے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ
اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ یعنے کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ پر چلو اور
فرمایا اللہ تعالی جل شانہ نے لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنے
البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ رسول خدا کے پیروی اچھی اور فرمایا اللہ تعالی نے مَنْ
یُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ یعنے جس نے کہا مانا رسول اللہ کا پس اس نے کہا مانا اللہ
کا اور فرمایا اللہ تعالی نے وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا
یعنے جو دیوے تمکو رسول پس لے لو اسکو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو شاید انکے نزدیک معنی ان
آیتون کے یہی ہونگے کہ جہانتک بن پڑے پیغمبر کی مخالفت ہی کرنی چاہیے اور جو جو
حدیثین صحیحہ امام کے قول کے مخالف پائی جاوین انکو مردود جاننا چاہیے غرض یہ لوگ

۱ یہ عبارت ردالمحتار جلد چوتھی چھاپہ دہلی کے صفحہ ۹۰ مین ہے

۲ یہ عبارت غایۃ التحقیق چھاپہ لکہنؤ کے صفحہ ۱۴۷ مین ہے

۳ یہ مضمون تلویح چھاپہ نولکشور کے جلد اول صفحہ ۲۴۳ مین ہے ۱۲

خدا کے غضب اور قہر سے ذرا بھی نہین ڈرتے ہین اگر انکو کچھ بھی خوف خدا ہوتا تو اپنے
امام کی بات کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کے سامنے فورًا رد کر دیتے اور اسکی کچھ بھی
حقیقت نہ سمجھتے مگر یہ لوگ برخلاف اسکے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح صحیح حدیثون کو
مردود سمجھنے لگ گئے ہین اور اپنے ایمان کے جلتے رہنے کا ذرا بھی لحاظ نہین کرتے
ہین اللہ تعالی بچاوے ایسے بُرے عقیدے سے آمین

اٹھارہوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام اعظم کے مقلد حدیث پر چلنیوالون کو یہ دیتے ہین کہ کتاب ہدایہ ہمارے
مذہب کی بڑی مقبول اور جامع ہے ہزارہا علما اسپر بے کھٹکے عمل کیے جاتے ہین اور اسکی
روایات پر فتوی دیتے چلے جاتے ہین اور آجتک اسکو کسی مسئلہ پر بھی کسی شخص نے جرح وقدح
نہین کی ہے لیکن حدیث پر چلنے والے اسکو نہین مانتے ہین اور اسکی اکثر حدیثون کو ضعیف
اور بعض کو مردود اور خانہ ساز بتلاتے ہین سو جواب یہ کہ علما محققین مین سے کتاب ہدایہ کو
کوئی بھی مقبول نہین سمجھتا اور نہ اسکے سب مسائل پر عمل کرنا صحیح جانتا ہے البتہ
متعصب حنفیہ اُسکو مقبول بھی کہتے ہین اور اُسکے تمام مسائل پر عمل کرنا بھی صحیح جانتے
ہین سو وہ اس مقدمہ مین مجبور ہین اسلیے کہ وہ تو سوائے اپنے امام کے مسائل یعنی جو کہ
ہدایہ اور شرح وقایہ وغیرہ کتب فقہ حنفیہ مین درج ہین انکے خلاف خواہ قرآن مجید کا
کوئی مسئلہ ہو خواہ حدیث صحیح کا کسی کو بھی عمل کے لائق نہین جانتے ہین ہان قرآن اور
حدیث صحیح کے جو جو مسائل کہ انکے امام نے لیے ہین انپر تو حنفیہ عمل کر ہی لینگے لیکن قرآن
اور حدیث صحیح کے جن جن مسائل کو انکے امام نے نہین لیا ہے انپر تو کبھی بھی نہ چلینگے
اور بیان اسکا بارہوین مغالطے کے جواب مین اس کتاب مین پہلے گذر چکا ہے غرضکہ
کتاب ہدایہ مین کہ جسکے سامنے حنفیہ قرآن اور حدیث کی بھی کچھ حقیقت نہین سمجھتے ہین
صدہا موضوع یعنے بناوٹی ۔۔ گھڑی ہوئی حدیثین موجود ہین چنانچہ واسطے

تصدیق اپنے دعوی کی اس قسم کی تہوڑی سی حدیثین بطور مشت نمونہ خروارے اس مقام مین بعرض
نقل مین لاتاہون تاکہ کتاب ہدایہ کی حقیقت سے کہ جسپر حنفیہ بے کہٹکے عمل کیے جاتے ہین اور فتوی دیے
جاتے ہین عوام لوگ بہی واقف ہوجاوین اور حنفیہ کے اس دہوکے مین نہ آجاوین دیکہہ لیجیے حدیث اول
لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یُسَمِّ یعنے نہین ہے وضو اس شخص کا جو نہ پڑہے بسم اللہ کہا عینی نے شرح ہدایہ مین کہ
نہین اخراج کیا اس حدیث کو ساتہہ ان لفظون کے کسینے بہی حدیث دوم خَلِّلُوا اَصَابِعَکُمْ کَیْ
لَا تُخَلِّلَهَا نَارُ جَهَنَّمَ یعنے خلال کرو اپنی انگلیون کو تاکہ نہ خلال کرے انکو آگ دوزخ کی کہا عینی
نے نہین وارد ہوئی یہ حدیث ساتہہ ان لفظون کے حدیث سوم اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یُحِبُّ التَّیَامُنَ
فِیْ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی التَّنَعُّلِ وَالتَّرَجُّلِ یعنے تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہے داہنی طرف سے شروع
کرنیوالے کو یہانتک کہ جوتی پہنتی اور کنگہی کرنے مین بہی کہا عینی نے کہ نہین نکالا کسی شخص نے
بہی اس حدیث کو ساتہہ ان لفظون کے حدیث چہارم قَاءَ وَلَمْ یَتَوَضَّأْ یعنے قے کی حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے پس نہین وضو کیا کہا عینی نے یہ حدیث غریب ہے نہین ذکر کیا اسکا کسینے بہی حدیث
کی کتابون مین حدیث پنجم لَا وُضُوْءَ عَلٰی مَنْ نَامَ قَائِمًا اَوْ قَاعِدًا اَوْ رَاکِعًا اَوْ سَاجِدًا
اِنَّمَا الْوُضُوْءُ عَلٰی مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَاِنَّهٗ اِذَا نَامَ مُضْطَجِعًا اِسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهٗ یعنے
نہین لازم ہے وضو اس شخص پر جو سو جاوے کہڑے یا بیٹہے ہوئے رکوع مین یا سجدہ مین سوا
اسکے نہین کہ وضو کرنا لازم ہے اسپر جو سو جاوے لیٹ کر اسلیے کہ جب سو جاوے لیٹ کر ڈہیلے
ہوجاتی ہین جوڑ اسکے کہا عینی نے یہ حدیث ساتہہ ان لفظون کے غریب ہے یعنے ان لفظون کے
ساتہہ آئی ہی نہین حدیث ششم اِنَّهُمَا فَرْضَانِ فِی الْجَنَابَةِ سُنَّتَانِ فِی الْوُضُوْءِ یعنے
یہ دونون یعنے ناک مین اور منہہ مین پانی ڈالنا فرض ہین جنابت مین سنت ہین وضو مین
کہا عینی نے کہ کہا سروجی نے کہ ہمکو نہین معلوم کہ یہ حدیث کہان ہے حدیث ہفتم

اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا یُنَجِّسُهٗ شَیْءٌ اِلَّا مَا غَیَّرَ لَوْنَهٗ اَوْ طَعْمَهٗ اَوْ رِیْحَهٗ یعنے پانی پاک ہے نہین ناپاک
کرتی اسکو کوئی چیز مگر یہ کہ متغیر ہوجاوے رنگ اسکا اور مزہ اسکا یا بو اسکی کہا عینی نے کہ نہین ثابت
ہوئی یہ حدیث ساتھہ ان لفظون کے حدیث ہشتم عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ فِی الْفَارَةِ اِذَا مَاتَتْ
فِی الْبِئْرِ وَاُخْرِجَتْ مِنْ سَاعَتِهٖ یُنْزَحُ مِنْهَا عِشْرُوْنَ دَلْوًا یعنے حدیث انس کی کہ تحقیق
اس نے کہا بیچ حق چوہے کے جب مری کوئین مین اور نکالا جاوی اسیوقت نکالا جاوے اس میز
سے پانی بیس ڈول کے کہا عینی نے کہ مشہور کتابون مین اس حدیث کا ذکر تک بھی نہین ہے حدیث
نہم حدیث مغیرہ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ یَدَیْهِ عَلٰی خُفَّیْهِ وَمَدَّهُمَا مِنَ
الْاَصَابِعِ اِلٰی اَعْلَاهُمَا مَسْحَةً وَّاحِدَةً وَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی اَثَرِ الْمَسْحِ عَلٰی خُفِّ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُطُوْطًا بِالْاَصَابِعِ یعنے حدیث مغیرہ کی کہ تحقیق نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے رکھے دونو ہاتھہ اپنے اوپر دونو موزون اپنے کے اور کھینچا انکو انگلیون سے اوپر تک
ایک بار اور گویا کہ مین نظر کرتا ہون طرف نشان مسح کے اوپر موزے رسول مقبول صلے اللہ علیہ
وسلم کے کہ کئی خط تھے انگلیون کے کہا عینی نے کہ حدیث مغیرہ بن شعبہ کی اسطرح پر وارد نہین
ہوئی حدیث دہم قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُتِّیْهِ ثُمَّ اقْرُصِیْهِ ثُمَّ
اغْسِلِیْهِ بِالْمَاءِ لَا یَضُرُّكِ اَثَرُهٗ یعنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کھرچ اسکو پھر
چٹکیون سے مل اسکو پھر دھو اسکو ساتھہ پانی کے اور نہین ضرر کرتا تجھکو نشان اسکا کہا عینی
نے یہ حدیث نہین روایت کی گئی ہے ساتھہ ان لفظون کے حدیث یازدہم لِقَوْلِهٖ عَلَیْهِ
السَّلَامُ لِعَائِشَةَ فَاغْسِلِیْهِ اِنْ کَانَ رَطْبًا وَافْرُکِیْهِ اِنْ کَانَ یَابِسًا یعنے فرمایا صلے
اللہ علیہ وسلم نے واسطے حضرت عائشہ کے پس دھو اسکو اگر ہو (منی) تر اور مل اسکو اگر ہو خشک
کہا عینی نے یہ حدیث ساتھہ ان لفظون کے غریب ہے یعنے ان لفظون کے ساتھہ آئی ہی نہین حدیث
دوازدہم زَکٰوۃُ الْاَرْضِ یُبْسُهَا یعنے پاکی زمین کی اسکا سوکنا ہے کہا عینی نے کہ

اسناد اسکی کسینے بہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک نہین پہونچائی یعنے یہ حدیث مرفوع نہین ہے اسیطرح لکہا ہی شیخ ابن طاہر حنفی نے تذکرہ مین حدیث سیزدہم ما بَیْنَ ھٰذَیْنِ الْوَقْتَیْنِ وَقْتٌ لَکَ وَلِاُمَّتِکَ یعنے رکہا جبریل م نے حضرت سی کہ درمیان ان دونو وقتون کے تیری نماز کا بہی وقت ہی اور تیری امت کا بہی کہا عینی نے کہ اسحدیث کو ان لفظون کے ساتہہ کسینے بہی روایت نہین کیا حدیث چہاردہم لِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ اٰخِرُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ اِذَا اَسْوَدَّ الْاُفُقُ یعنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر وقت نماز مغرب کا جب سیاہ ہو کنارہ آسمان کا کہا عینی نے یہ حدیث ساتہہ ان لفظون کے غریب ہے وارد نہین ہوی اس طرح پر حدیث پانزدہم لِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاٰخِرُ وَقْتِ الْعِشَاءِ حِیْنَ لَمْ یَطْلُعِ الْفَجْرُ یعنے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آخر وقت عشا کا ہی جب تک نہ طلوع ہو فجر کہا عینی نے یہ حدیث غریب ہے نہین وارد ہوی یہ حدیث ساتہہ اس عبارت کے اب جاننا چاہیے کہ کتاب ہدایہ کی یہ سب موضوع یعنے جہوٹی بناوٹی حدیثین جوکہ اوپر مذکور ہوئین صرف عینی شرح ہدایہ کو کتاب المواقیت تک سرسری نظر سے نکالی گئی ہین پس اسیپر قیاس کرلینا چاہیے کہ جو شخص اول سے آخر تک تمام کتاب عینی کو اس غرض سے دیکہے کہ اس مین سے ہدایہ کی موضوع یعنے جہوٹی حدیثون کو جدا کرلون تو وہ کس قدر موضوع حدیثین اس مین سے نکالے گا حالانکہ ابن ہمام اور عینی شارحین ہدایہ یہ دونو حنفی المذہب کے ہی علما ہین اور جہانتک اُن سے بن آئی ہے حنفی المذہب کے بنانے اور حدیثون صحیحہ کے باطل کرنے مین حیلہ سازیان کرتے رہی ہین باوجود اس بات کے وہ دونو ہدایہ کی صدہا حدیثون کے موضوع یعنے جہوٹی ہونے کی قائل ہوگئے ہین لیکن اگر کوئی شخص ہدایہ کی تخریجین مثل عنایہ بمعرفت احادیث الہدایہ تالیف محی الدین عبد القادر اور نصب الرایہ لاحادیث الہدایہ تالیف جمال الدین یوسف زیلعی اور درایہ فی منتخب احادیث الہدایہ تالیف ابن حجر عسقلانی وغیرہ دیکہلے تو ہدایہ کی حدیثون

١ یہ حدیث ہدایہ مترجم فارسی چھاپہ نولکشور کے جلد اول کے صفحہ ٢٣١ مین ہے

٢ یہ عبارت عینی شرح ہدایہ چھاپہ ایضاً کے جلد اول کے صفحہ ٢٨٥ مین ہے

٣ یہ حدیث ہدایہ مترجم فارسی چھاپہ نولکشور کے جلد ایضاً کے صفحہ ٢٣٥ مین ہے

٤ یہ عبارت عینی شرح ہدایہ چھاپہ ایضاً کے جلد ایضاً کے صفحہ ٢٩٣ مین ہے

٥ یہ حدیث ہدایہ مترجم فارسی چھاپہ ایضاً کے جلد ایضاً کے صفحہ ٢٣٥ مین ہے

٦ یہ عبارت عینی شرح ہدایہ چھاپہ ایضاً کے جلد ایضاً کے صفحہ ٢٩٥ مین ہے

کی قلعی خوب کہاں سکتی ہے اور یہ بات مخفی نہیں ہے کہ صاحب ہدایہ نے اس قدر ضعیف حدیثوں
سے استدلال پکڑا ہے گویا کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ مذہب امام صرف احادیث ضعاف پر ہی بنا کیا
گیا ہے سو جسکو دیکھنا انکا منظور ہو وہ ہدایہ کا کوئی سا باب کھولکر دیکھ لے اور صحیحین اور
سنن اربعہ کی حدیثین صحیحہ سے مقابلہ کرے تو حقیقت معلوم ہو جاویگی اور یہ بات کچھ چھپی
ہوئی نہین اس بات کے قائل تو حنفیہ بھی ہین چنانچہ کہا شیخ عبدالحق حنفی نے شرح سفر
السعادت مین کہ کتاب ہدایہ کہ در دیار ما مشہور و معتبر ترین کتابہاست نیز درین وہم
انداختہ چہ مصنف وی در اکثر بنای کار بر دلیل معقول نہادہ و اگر حدیثے آوردہ نزد محدثین
خالی از ضعفے نہ غالباً اشتغال وقت آن استاد در علم حدیث کمتر بودہ است انتہے
اور مؤید ہے اسکی کلام اشرف بن طیب بن تقی الدین حیدر جرجی حنفی کا بلکہ اس سے بھی
بڑھکر ہدایہ کی بے اعتباری اور اسکی احادیث کا بے اصل ہونا ثابت کرتا ہے چنانچہ تنبیہ
الوسنان مین ہے إنّ الحديث لم يثبت له سندٌ في الأصول ولا يصلح للتمسّك
والقبول فإنّ موضوعات الزنادقة وأهل البدع قد جاوزت مائة ألف
من الأحاديث كما صرّح به النقّاد ولو وجد واحدٌ في بعض كتب الحنفية
فليس به اعتداد كيف وأكثر متأخري فقهائنا الحنفية من علماء ما وراء
النهر والعراق والخراسان لم يسندوا أحاديثهم التي يذكرونها في
كتب الحنفية إلى أصلٍ من أصول الحديث الجليل الشأن حتّى صاحب
الهداية التي عليه مدار رحى الحنفية يظهر ذلك لمن راجع شرحها الموسوم
بفتح القدير للشيخ الإمام حجّة الحنفية مولانا المحقق كمال الدين بن الهمام
عليه التحيّة والإكرام فإنّه شكر الله مساعيه قد بالغ في حماية مذهب
الإمام الأعظم أبي حنيفة الكوفي بتأييده بالأحاديث الثابتة في الصحاح و
السنن والمسانيد والمعاجم ولم يتيسّر له عند تخريج أحاديث الهداية

فِي أَكْثَرِ الْمَوَاضِعِ الظَّفَرَ بِلَفْظِ الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرَهُ صَاحِبُ الْهِدَايَةِ وَلَمْ يَظْفَرْ فِي بَعْضِهَا بِشَيْءٍ أَصْلًا انْتَهَى مَا فِي تَنْبِيهِ الْوَسْنَانِ یعنے جب تک کسی حدیث کی سند ثابت نہو کتب حدیث مین تو وہ سند پکڑنے اور قبول کرنے کے لائق نہین کیونکہ وضعی حدیثین جو جیسے مرتدون اور بدعتیون نے وضع کی ہین ایک لاکھ سے بڑہ گئی ہین جیسا کہ بیان کیا ہے پرکھنے والون نے اور اگر کوئی پاوے اس حدیث کو کسی حنفی کی کتاب مین تو اسکا کچہ اعتبار نہین اور کیونکر اعتبار ہو جس حالت مین کہ اکثر پچھلے فقہای حنفیہ ماوراء النہر اور عراق اور خراسان نے جن حدیثون کو اپنی کتابون مین ذکر کیا ہے انکی سندین کتب حدیث ملیند تک نہین پہنچائین یہانتک کہ صاحب ہدایہ نے جسپر حنفیون کی چکی پہر رہی ہے ایسا ہی کیا ہی یہ بات اسپر ظاہر ہو جو ہدایہ کی شرح تصنیف ابن الہمام کو دیکھے کیونکہ اُس نے حمایت مذہب امام ابو حنیفہ کی حد کو پہنچا دی ہے ساتہہ مدد کرنے اسکے کے ان احادیث سے جو کتب صحاح اور سنن اور مسندون اور معجمون مین ثابت ہین اور وقت نکالنے سندون احادیث ہدایہ کے ابن الہمام کو بہت جگہہ وہ لفظ حدیث کا نہین ملا جو صاحب ہدایہ لایا ہی اور بعض جگہہ کچہ بہی پتا نہین ملا اس حدیث کا جسکو صاحب ہدایہ لایا ہے تمام ہوئی عبارت تنبیہ الوسنان کی

انیسوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنیوالون کو یہ دیتے ہین کہ مکہ معظمہ مین چارون اماموں کے چار مصلے جو کہ اسوقت مین موجود ہین انکو حدیث پر چلنیوالے لوگ بدعت کہتے ہین سو جواب اسکا چار طرح پر ہے اول یہ کہ مکہ معظمہ مین چارون مصلے چارون اماموں کے علیحدہ علیحدہ ۸۰۱ آٹھ سو سات ہجری مین جیسا کہ بیچ زمانہ فرج بن برقوق کی بنائی ہین لیکن انکے بنانے اور مقرر کرنیکے لیے نہ تو حکم خدا ناطق ہے اور نہ حکم رسول مسلم مین روایت ہی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ تھے فرماتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ یعنے ہر بدعت گمراہی ہے اور بخاری

اور مسلم مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ یعنے جسنے کوئی بات نکالی بیچ اس دین ہمارے کے وہ چیز کہ نہین اس مین سے پس وہ مردود ہی **فائدہ** یعنے جسنے کوئی بات نکالی اسلام مین کہ نہین ہے ثبوت اسکا کتاب و سنت مین سو وہ مردود ہے اور سیرت احمدیہ وطریقہ محمدیہ مین لکھا ہی کہ معنے بدعت کے شرعی خاص زیادتی کرنا دین مین ہے یا کم کرنا اس مین بعد کہ نئی نکالی گئی ہون بدون اذن شارع کے کہ ثبوت انکا نہ تو کسی حضرت کے قول سے اور نہ فعل سے نہ ظاہراً اور نہ اشارۃً پایا گیا **دوم** یہ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید مین فرمایا ہے وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی یعنے پکڑو تم مقام ابراہیم کو جای نماز یعنے یہ آیت صریح دلیل ہے اس بات پر کہ بجز مقام ابراہیم کے اور کسی جگہہ پر مصلے نہ بنایا جاوے **سوم** مکہ معظمہ مین بسبب ہونے چار مصلون کے بہت لوگ اپنے ہی امام کی جماعت کے منتظر بیٹھے رہتے ہین اول جماعت کی ثواب سے محروم رہتے ہین اسلیے کہ انکے نزدیک غیر مذہب والون کے پیچھے نماز جائز ہی نہین پس ایسے لوگ صاف صاف مخالف ہین اس حدیث کے جو کہ مسند امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی مین روایت ہی یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ حاضر ہوا مین ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بیچ حج انکے کے یعنے حجۃ الوداع مین پس نماز پڑہی مین نے ساتھ انکے نماز صبح کی مسجد خیف مین پھر جب پڑہ چکے نماز اپنی اور پہرے نماز سے پس ناگہان آنحضرت نے دیکھا دو شخصون کو بیٹھے ہوئے آخر قوم مین کہ نماز نہین پڑہی تھی انہون نے ساتھ حضرت کے فرمایا کہ لے آؤ ان دونون کو میری پاس پس لائے گئے وہ دونو کانپتا تھا گوشت مونڈہون انکے کا یعنے حضرت کی ہیبت سے پس فرمایا کس چیز نے باز رکھا تمکو نماز پڑہنے سے ہمارے ساتھ پس کہا انہون نے یا رسول اللہ تحقیق تھے ہم نماز پڑہ چکے بیچ مکانون اپنے کے فرمایا پس نہ کرو تم ایسا جسوقت کہ پڑہ چکو تم نماز اپنے مکانون مین پھر آؤ تم مسجد مین کہ اسمین جماعت ہوتی ہو پس نماز پڑہو ساتھ نماز یون کے

(margin notes) ف بیان بدعت کی عبارت — سیرت احمدیہ و طریقہ محمدیہ — جواب مجیدی کی دلیل — مکہ شریف مین جو — ف بیان — ... صلوٰۃ الجماعت — ... ۱۲

پس تحقیق یہ نماز تمہاری لیے نفل ہے اور صحیح کہا اس حدیث کو ترمذی اور ابن حبان نے چہارم مکہ معظمہ میں چارون مصلی مقرر کرنے میں خدا اور اسکے رسول کیطرف سے تو حکم ہی نہیں لیکن چارون اماموں سے بھی تو کسی امام نے ہر ایک امام کے علیحدہ علیحدہ چار مصلی بنانیکا حکم نہیں دیا پس اسی سبب سے کہا شاہ عبد العزیز دہلوی نے تفسیر عزیزی میں[1] وازراہ بدعت یک جہت را از جہات کعبہ تقسیم خواہید نمود ودر ترجیح وتفضیل جہت مختارہ خود ہر کس سخنے خواہد آورد مثلاً حنفیہ جہت را اختیار خواہند کرد امام ایشان جانب شمال کعبہ خواہد استاد ودر مقام فخر خواہند گفت کہ قبلہ ما قبلہ ابراہیمی ست زیرا کہ آنجناب جانب میزاب متوجہ میشوند وشافعیہ جہت جنوب را اختیار خواہند کرد وامام ایشان در شرقی کعبہ خواہد استاد ودر مقام فخر خواہند گفت کہ ما استقبال باب کعبہ مینمائیم وقبلہ ما قبلہ منصوص است کہ وَاتَّخِذُوا[2] مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی وعلی ہذا القیاس اہل بلدان مختلفہ در ترجیح جہات خود ہمین قسم نکات خواہند آورد لیکن اینہمہ نکات شعریہ است ونزد اہل دین قابل التفات نیست حکم نازل از پروردگار تو ہمین قدر ست کہ استقبال کعبہ را التزام باید نمود ودر سفر وحضر وبحر تا از شہر بشہر اورا از دست نباید داد۔ اور کہا امام شوکانی نے ارشاد السائل الی دلیل المسائل[3] میں کہ ہر دانا متشرع اس بات سے خوب واقف ہے کہ مذہبون کے بننے سے بڑا فساد واقع ہوا ہے اور اس بات کا بڑا اندیشہ ہے اور سخت خرابی اسمین ہوئی کہ ہر چہار اماموں کے مقلدون نے علیحدہ علیحدہ اپنا دین بنا لیا ہے اور مکہ معظمہ میں ہر چہار مذہب والے جدا جدا اپنی اپنی جماعتیں کرنے لگ گئے ہیں

بیسواں مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنیوالوں کو یہ دیتے ہیں کہ حدیث پر چلنیوالے حدیث کے آسان آسان مسئلوں پر عمل کرتے ہیں مشکل پر نہیں چلتے ہیں سو جواب اسکا یہ ہے کہ جو لوگ حدیث کے آسان آسان مسئلوں کو چھوڑ کر مشکل مسائل پر عمل کرتے ہیں وہ

[1] یہ عبارت تفسیر عزیزی کی پارہ سیقول ... میں ہے ۱۲
[2] یہ آیت پارہ سیقول کے دوسرے ... میں ہے ۱۲
[3] یہ مضمون ارشاد السائل ... مطبوعہ ... میں ہے ۱۲

لوگ بڑے بیوقوف اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہین اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے تو قرآن مجید مین فرمایا ہے يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ یعنے ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھہ تمہارے آسانی کا اور نہین ارادہ کرتا ساتھہ تمہارے دشواری کا اور مسند امام احمد مین روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ ادا کیے جاوین اسکی رخصت کو کام جیسے ناپسند کہتا ہے کہ ادا کیے جاوین اسکے گناہ کے کام اور صحیح کہا اسحدیث کو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اور ایک روایت مین ہی جیسے کہ پسند کہتا ہے کہ ادا ہون اسکے فرائض

اکیسوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام اعظم کے مقلد حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ جسقدر لوگ اس مذہب کے مقلد ہین اور کسی مذہب کے بہی نہین اور ترمذی مین روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِيْ اَوْ قَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ یعنے تحقیق اللہ تعالیٰ نہین جمع کریگا امت میری کو یا کہا بجای امتی کے امت محمد اوپر گمراہی کے اور ہاتھہ اللہ کا ہے اوپر جماعت کے اور جو شخص کہ جدا رہے جماعت سی تنہا ڈالاجاویگا بیچ آگ کے اور ابن ماجہ مین روایت ہی انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ یعنے پیروی کرو جماعت بڑی کی پس تحقیق شان یہ ہے جو تنہا ہوا جماعت سی تنہا ڈالاجاویگا بیچ آگ کے سو جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ اور اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ کا یہ مطلب نہین کہ جس طرف بہت لوگ ہون حق اور ہدایت پر وہی لوگ ہوتے ہین اور جس طرف تھوڑے ہون وہ گمراہ ہوتے ہین کیونکہ اگر ان حدیثون کے یہی معنے لیے جاوین تو پہر حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انکے ساتھہ والے نعوذباللہ منہا سب گمراہ ٹہیرتے ہین کیونکہ معرکہ کربلا مین امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ

ترجمہ بلوغ المرام میں کچھ ہے
ہم جو لکھتا ہے وہ حدیث میں ہے
اللہ تعالیٰ ادا کرنا چاہتا ہے
اس کے فرائض میں
حدیث ترمذی کا جواب
ابن ماجہ وغیرہ کا جواب

توصرف بیاسی آدمی ہمراہ انکے اہل بیت اور خادمون کے تھے اور عمر بن سعد کے ساتھ جو کہ امام حسین سے لڑنے کو آیا تھا سوار اور پیادہ بائیس ہزار آدمی تھے غرضکہ مطلب ان حدیثون کا یہ ہی کہ جسطرف اکثر مجتہد اور محدث ہین وہی بڑا گروہ ہے پس اگر امام اعظم ایک طرف ہون مثلاً نخعی اور حسن بصری اور ثوری اور اسحاق اور مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل ایک طرف پس منصف خود دیکھ لے کہ سواد اعظم اور گروہ بڑی کدہر ہے غرض کہ کیسلے امام اعظم نے جو جو مسائل لیے ہین وہ اکثر مسائل حدیث کے بھی خلاف ہین اور امام مالک اور شافعی اور امام احمد بن حنبل بلکہ انکے شاگرد امام ابو یوسف اور محمد کے بھی خلاف ہین لیکن تاہم مقلد امام اعظم کے یہی کہی جاتے ہین کہ ہم بڑے گروہ والے ہین اور ہم ہی حق پر ہین لیکن طوطی کی طرح اپنے آپکو اپنی زبان سے میان مٹھو کہنے سے کب کام چلتا ہے مگر یہ بیچارے کیا کرین انکو تو دونون اور آنکھون پر تقلید کی پٹی لگ رہی ہی یہ کب سمجھتے ہین اور کب کسیکا کہنا مانتے ہین

بائیسوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ مجتہدون کا کوئی مسئلہ بھی قرآن اور حدیث کے خلاف نہین ہے اور اگر کوئی ہوگا بھی تو اسکا باعث یہ سمجھا جاویگا کہ اسکو مجتہدون نے بسبب لائق نہ ہونے عمل کے عمداً ترک کردیا ہوگا جواب اسکا یہ ہے کہ اس تقریر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مقلدین مجتہد سے خطا ہونے کے قائل نہین ہین اور قائل نہونا خطا کا مجتہد سے یہ مذہب معتزلہ کا ہے چنانچہ توضیح اور شرح عقائد نسفی اور شرح فقہ اکبر وغیرہ کتب عقائد و اصول فقہ مین لکھا ہے ذَهَبَ بَعْضُ الْاَشَاعِرَةِ وَالْمُعْتَزِلَةِ اِلٰى اَنَّ كُلَّ مُجْتَهِدٍ فِي الْمَسَائِلِ الشَّرْعِيَّةِ الْفَرْعِيَّةِ الَّتِيْ لَا قَاطِعَ فِيْهَا مُصِيْبٌ یعنے گئے ہین بعض اشعریہ اور معتزلہ طرف اس بات کی کہ تحقیق ہر مجتہد بیچ مسئلے شرعیہ فرعیہ کے وہ کہ نہین ہے دلیل قطعی بیچ اسکے ثواب کو پہونچنے والا ہے یعنے جو کچھ کہ مجتہد نے سمجھا ہے وہی ٹھیک ہے اور حق ہے اور یہ خلاف ہے امام اعظم کے قول

یہ عبارت توضیح مین جو کہ مطبع فیض [illegible] مین چھاپی گئی ہے اسکے صفحہ ۳۹ مین اور شرح عقائد نسفی چھاپہ لکھنؤ کے صفحہ ۱۲۵ مین ہے اور شرح فقہ اکبر چھاپہ دہلی حنفی کے صفحہ ۱۶۲ مین ہے

کے بھی اور اہل سنت وجماعت کے مذہب کے بھی چنانچہ توضیح اور شرح عقائد نسفی
اور شرح فقہ اکبر وغیرہ کتب عقائد واصول فقہ مین ہے وَالْمُجْتَهِدُ فِي الْعَقْلِيَّاتِ
وَالشَّرْعِيَّاتِ الْاَصْلِيَّةِ وَالْفَرْعِيَّةِ قَدْ يُخْطِئُ وَقَدْ يُصِيبُ یعنے اور مجتہد بیچ عقلی
اور شرعی اور اصلی اور فرعی کے کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی ثواب کو پہونچتا ہے۔ اور دلیل
اسکی یہ حدیث ہی جو کہ بخاری اور مسلم مین روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے اور ابوہریرہ سے
کہ کہا دونون نے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ قصد حکم کا کرے حاکم پس اجتہاد
کرے اور ثواب کو پہونچے تو اسکے لیے دو ثواب ہین اور جب قصد حکم کا کرے پس اجتہاد کرے
اور خطا کرے تو اسکے لیے ایک ثواب ہے **فائدہ** یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ مجتہد سے خطا
بھی ہوتی ہے اور ثواب بھی خلاف اشعریہ اور معتزلہ کے اور مجتہد خاطی بھی ایک ثواب سے خالی
نہین پس منکر امام کی خطا کا یا تو منکر امام کے اجتہاد کا ہے و یا امام کی رائے کو مثل
وحی جانتا ہے کہ ہرگز احتمال خطا کا نہین تو بیشک ایسا شخص گمراہ ہوا سیدھی راہ سے
اور اختیار کیا اس نے اشعریہ اور معتزلہ کے مذہب کو اور خلاف کیا اس نے قرآن اور حدیث
اور اقوال ائمہ اور اہل سنت وجماعت کی مذہب کا۔

تیئسوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ ہم لوگ جو حدیث پر نہین
چلتے ہین تو وجہ اسکی یہ بھی ہے کہ حدیث کی کتابون مین بہت سی حدیثین منسوخ موجود
ہین اور ناسخ اور منسوخ حدیثون کو ہر شخص پہچان نہین سکتا انکو پہچاننا اور انکو سمجھنا
مجتہدون کا ہی کام تھا سو جواب اسکا آٹھ طرح پر ہے **اول** یہ کہ ناسخ اور منسوخ حدیث
کے سمجھنے کا قاعدہ سب عددون سے آسان ہی اور اس قاعدے سے ہر ایک علما بلکہ تھوڑی
سی استعداد والا آدمی بھی ناسخ اور منسوخ حدیثون کو سمجھ سکتا ہے اور وہ قاعدہ یہ ہے
جو کہ دراساۃ اللبیب فی الاسوۃ الحسنۃ بالحبیب مین لکھا ہی کہ نسخ قطعی بتصریح

رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے خاص ہے جس امر کو آپنے فرمایا ہے کہ فلان امر کے واسطے پہلے مینے
یون حکم دیا تہا اور اب یون کہتا ہون جیسے کہ نسخ نہی زیارت قبور مین اور نسخ نہی استعمال
ظروف شراب مین وارد ہے ایک تو اس قسم کی صحیح حدیثون سے نسخ ثابت ہوتا ہے اور دوسری
قسم یہ ہے کہ اگر کہے صحابی کہ فلان مسئلہ مین پہلے یون حکم تہا پہر امر کیے گئے ہم اسطرح پر اس
قسم کی صحیح حدیثون سے بہی نسخ ثابت ہوتا ہے دوم اگر کسی شخصکو کسی حدیث کا ناسخ معلوم
نہ ہوا اور منسوخ حدیث پر ہی عمل کرتا رہے تو گناہ نہین کیونکہ ابتدا اسلام مین صحابہ جو
حدیثین کہ حضرت سے سنتے رہے انپر بلا دغدغہ عمل کرتے رہے پہر جو حدیثین منسوخ ہوئین
انپر اکثر صحابہ نے تو اطلاع پائی اور رجوع کر لیا لیکن بعض نے بعض حدیث کے منسوخ ہونے
کی اطلاع نہ پائی اور منسوخ حدیث پر ہی عمل کرتے رہے چنانچہ زرقانی[1] شرح موطا
امام مالک مین ہے کہ ایک جماعت صحابہ کی مثل جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن مسعود اور ابو سعید
اور معاویہ اور اسماء بنت ابی بکر اور عبد اللہ بن عباس اور عمرو بن حریث اور سلمہ بن الاکوع
اور ایک جماعت تابعین مین سے متعہ کے جائز ہونے کے قائل تہے حالانکہ حدیثین متعہ کی منسوخ
ہین اور ترمذی[2] مین ہے کہ عبد اللہ بن مسعود اور انکے بعض شاگرد یعنے اسود اور علقمہ رکوع
مین گہٹنون پکڑنے کے قائل نہین تہے تطبیق یعنے دونو ہاتھ جوڑ کر دونون رانون کے
درمیان رکہنے کے قائل تہے حالانکہ حدیث تطبیق کی منسوخ ہے اور صحیح مسلم[3] مین
ہے کہ ابن عمر قربانی کا گوشت بعد تین دن کے نہین کہاتے تہے حالانکہ حدیث بعد
تین دن کے قربانی کا گوشت نہ کہانے کی منسوخ ہے غرض کہ جبتک کسیکو کسی منسوخ حدیث
کا ناسخ معلوم نہ ہو تب تک اسکو اسپر عمل کرنا جائز ہے گناہ نہین اور اسپر علما کا اتفاق
ہے اسیطرح لکہا ہے ناظورۃ الحق[4] فی فرضیۃ العشاء وان لم یغب الشفق مین
سوم صحیح غیر منسوخ حدیثون کو اپنے امام کے مذہب کے خلاف ہونیکی جہت سے خواہ نخواہ منسوخ
بتانا اور پیغمبر کے حکمون مین اپنی رائے کا دخل دینا بڑی دلیری کی بات ہے کیونکہ کسی کی شان

[1] یہ مضمون زرقانی چھاپہ مصر کے جلد [illegible] کے صفحہ ۲۵ مین ہے
[2] یہ مضمون ترمذی چھاپہ احمدی کے جلد [illegible] صفحہ [illegible] مین ہے
[3] یہ مضمون صحیح مسلم چھاپہ نولکشور کے جلد دوم کے صفحہ [illegible] مین ہے
[4] یہ مضمون ناظورۃ الحق چھاپہ بلغار کے صفحہ ۳۶ مین ہے

نہین اور کسیکا رتبہ نہین کہ اپنی رائے اور اجتہاد سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی سنت کو بھی منسوخ کردے چنانچہ کہا جلال الدین سیوطی نے تفسیر اتقان مین وَلَا یُعتَمَدُ فِی النَّسخِ قَولُ عَوَامِّ المُفَسِّرِینَ بَل لَا اجتِهَادُ المُجتَهِدِینَ مِن غَیرِ نَقلٍ صَحِیحٍ وَلَا مُعَارِضَةٍ بَیِّنَةٍ لِاَنَّ النَّسخَ یَتَضَمَّنُ رَفعَ حُکمٍ وَاِثبَاتَ حُکمٍ تَقَرَّرَ فِی عَهدِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فَالمُعتَمَدُ فِیهِ النَّقلُ وَالتَّارِیخُ دُونَ الرَّأیِ وَالاِجتِهَادِ یعنے نہین اعتبار کیا جاتا ہے نسخ مین قول عوام مفسرین کا بلکہ نہین معتبر اجتہاد مجتہدین کا بغیر نقل صحیح اور معارضہ ظاہر کے کیونکہ نسخ متضمن ہے دو باتون کو اول دور کرنا ایک حکم کا اور دوسرے ثابت کرنا ایک حکم کا جو ثابت ہوا ہے عہد نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین پس معتبر اس مین ایک نقل صحیح ہے اور دوسری تاریخ نہ رای اجتہاد اور کہا امام شعرانی نے میزان شعرانی مین وَکَانَ الاِمَامُ مُحَمَّدُ بنُ المُنذِرِ رَحِمَهُ اللّٰهُ یَقُولُ اِذَا ثَبَتَ عَنِ الشَّارِعِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فِعلُ اَمرَینِ فِی وَقتَینِ فَهُمَا عَلَی التَّخیِیرِ مَا لَم یَثبُتِ النَّسخُ فَیَعمَلُ المُکَلَّفُ بِهٰذَا الاَمرِ تَارَةً وَبِهٰذَا الاَمرِ تَارَةً اُخرٰی یعنے تھے کہتے امام محمد بن منذر رحمۃ اللہ علیہ جبکہ ثابت ہو شارع صلے اللہ علیہ وسلم سے کرنا دو کام کا دو وقت مین پس اندونون مین سے اختیار ہے یعنے جسپر چاہے عمل کرے جبتک منسوخ ہونا اسکا ثابت نہ ہو پس عمل کرے مکلف کبھی اسپر اور کبھی اُسپر چہارم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر آخر فعل اول فعل کا ناسخ نہین ہوتا کیونکہ یہ قاعدہ اگر صحیح ہو تو موجب اس قاعدے کے نماز مغرب مین بعد ان سورہ والمرسلات کے اور سب سورتون کا پڑہنا منسوخ سمجھا جاتا ہے اسلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری نماز مین یہی سورہ پڑھی ہے چنانچہ بخاری اور مسلم اور ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور موطا امام مالک مین روایت ہے ام فضل (بنت حارث) کی سے کہ کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑہتے تھے مغرب مین سورہ وَالمُرسَلٰتِ عُرفًا بعد اسکے نہین نماز پڑہائی کبھی یہانتک کہ قبض

١ یعنے تفسیر اتقان جلال الدین سیوطی صفحہ ۲۰۰

٢ یعنے میزان شعرانی جلد اول صفحہ ۱۵

٣ بخاری جلد اول صفحہ ۱۰۵ مسلم جلد اول صفحہ ۱۸۷ ... صفحہ ۱۲۲

روح کی انکی اللہ تعالی نے اور اسیطرح رمضان مین دس دن اعتکاف کرنا بہی منسوخ
ٹہیرتا اور بیس دن مشروع ہوتا اسلیے کہ بخاری مین روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی
عنہ سے کہ کہا تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے ہر رمضان مین دس دن پس جب
ہوا سال وہ کہ جس مین وفات کیے گئے اعتکاف کیا بیس دن اور اسیطرح سفر مین روزہ رکہنا
بہی منسوخ ٹہیرتا اور نہ رکہنا مشروع ہوتا کیونکہ صحیح مسلم مین ہے کہ کہا زہری نے کہ تہا افطار
کرنا روزے کا سفر مین) آخر دونو کامون کا یعنے سفر مین روزہ رکہنا اور نہ رکہنا بہی جو کہ وارد
ہوا ہے تو ان دونون فعلون مین سے آخر فعل حضرتؐ کا نہ رکہنا تہا غرضکہ اس قسم کی بہت
سی حدیثون سے صاف ثابت ہی کہ یہ قاعدہ کہ حضرتؐ کا آخر فعل اول فعل کا ناسخ ہوتا ہے
صحیح نہین ہے اور نیز یہ حدیثین دلیل ہین اسپر کہ اگر دو حدیثون مین تعارض تاریخ سے بہی
معلوم ہو جاوے تو بہی جب تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نسخ پر صریح نص نہ پائی
جاوی تب تک منسوخیت کا قائل نہونا چاہیے بلکہ جہانتک ہو سکی مطابقت دینی چاہیے
پنجم اگر کوی شخص احتمال کی ساتھہ دیا بدون دلیل کے کسی حدیث کو منسوخ کہدے تو نہ ماننا
چاہیے چنانچہ **زرقانی شرح موطا امام مالک** اور **قسطلانی شرح**
صحیح بخاری مین لکھا ہے کہ احتمال کی ساتھہ حدیث منسوخ نہین ہوتی اور نووی نے
شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ حدیثون کی منسوخ ہونے کے باب مین دعوی ابوحنیفہ
اور کوفیون کا بدون دلیل قابل ماننے کے نہین ہی اور **زرقانی شرح**
موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ کہا عیاض نے کہ دعوی فسخ کا بدون دلیل
صحیح نہین ہے **ششم** یہ کہ بعض لوگ بعض حدیثون کو بسبب اپنے مذہب کے خلاف
ہونے کے ظن سے یہ کہدیا کرتے ہین کہ یہ خاصہ تہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سو ہرگز قابل
اعتبار اور لائق ماننے کے نہین ہی چنانچہ **زرقانی شرح موطا امام مالک** اور
قسطلانی شرح صحیح بخاری مین لکھا ہی کہ خاصہ ظن کے ساتھہ ثابت نہین

۱ حدیث بخاری کی چہاپہ احمدی کے [illegible] صفحہ ۲۷۲ مین ہے
۲ یہ حدیث صحیح مسلم چہاپہ [illegible] جلد اول کے صفحہ ۳۵۶ مین ہی
۳ یہ مضمون زرقانی شرح موطا امام مالک چہاپہ [illegible] صفحہ [illegible] مین اور قسطلانی شرح صحیح بخاری چہاپہ [illegible] صفحہ ۱۶۷ مین ہے
۴ یہ مضمون نووی شرح صحیح مسلم چہاپہ [illegible] صفحہ [illegible] مین ہے
۵ یہ مضمون زرقانی شرح موطا امام مالک چہاپہ [illegible] صفحہ ۱۵۱ [illegible]
۶ یہ مضمون زرقانی شرح موطا امام مالک چہاپہ [illegible] جلد اول صفحہ ۳۲۲ مین اور قسطلانی شرح صحیح بخاری چہاپہ [illegible] مین ہے

ہوتا ہفتم جہان دو حدیثون مین آپس مین تعارض معلوم ہو وہان بلا [illegible] ایک کو ناسخ اور دوسری کو منسوخ نہ کہدینا چاہیے بلکہ جہانتک ممکن ہو ان مین موافقت دینی چاہیے چنانچہ منہج الوصول الے اصطلاح احادیث الرسول مین لکھا ہے کہ کہا ابن خزیمہ نے لا اعرف صحیحین متضادین فمن کان عندہ فلیاتنی بکیتھما یعنے نہین جانتا مین کوئی سی دو حدیثین کہ ضد رکھتی ہون آپس مین پس اگر کسی کے پاس ہون تو لی آوے کہ توفیق کر دون مین ان مین ہشتم سید محمد صدیق حسن خانصاحب نے اپنے رسالہ افادۃ الشیوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ مین لکھا ہے کہ نزدیک شیخ الاسلام احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن تیمیہ حرانی کی منسوخ حدیثین کل دس ہی ہین اور انہین نے ہدایت السائل الے ادلۃ المسائل مین لکھا ہے کہ ابن جوزی وغیرہ نے منسوخ دس حدیثین شمار کی ہین اور انہین نے منہج الوصول الے اصطلاح احادیث الرسول مین لکھا ہی کہ بعد تلاش بہت اور تلاش تمام کے معلوم ہوا کہ منسوخ حدیثین دس سے زیادہ نہین اور منسوخ آیتین قرآن کی پانچ سے زیادہ نہین ہین ۔ اور دس حدیثین کچہ اتنی بہت نہین ہوتی ہین کہ انکو سواے مجتہد کے اور کوئی نہ سمجہ سکے بلکہ اس قدر حدیثون کو تو ان پڑہ آدمی بہی سمجہانے سے سمجہ سکتا ہے بلکہ اگر یاد کرنا چاہے تو یاد بہی کر سکتا ہی اور وہ حدیثین یہ ہین پہلی حدیث مسلم مین روایت ہی بریدہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا یعنے منع کیا تہا مینے تمکو زیارت کرنے قبرون کے سے پس زیارت کرو ان کی ؛

دوسری حدیث مسلم مین روایت ہی اسی سے کہ حضرت صلعم نے فرمایا نہیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلث فامسکوا ما بدا لکم یعنے منع کیا تہا مین نے تمکو گوشت قربانی کے سے بعد تین دن کے پس رکہو جب تک کہ خواہش ہو واسطے تمہارے

۱ یہ مضمون منہج الوصول چہاپہ بہوپال کے صفحہ ۳ مین ہے

۲ یہ مضمون رسالہ افادۃ الشیوخ مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کے صفحہ ۱۲ مین ہے

۳ یہ مضمون ہدایۃ السائل چہاپہ بہوپال کے صفحہ ۳ مین ہے

۴ یہ مضمون منہج الوصول چہاپہ بہوپال کے صفحہ ۳۲ مین ہے

۵ و ۶

۵ حدیث صحیح مسلم چہاپہ انکلشوری جلد دوم کے صفحہ ۱۵۹ مین ایک ہی حدیث کے اندر تینون حکم موجود ہین

تیسری حدیث مسلم مین روایت ہی بریدہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا یعنے منع کیا تھا مین تمکو شیرے سے مگر بیچ مشک کے پس پیو سب باسنون مین اور نہ پیو چیز نشے کی چوتھی حدیث مسلم مین روایت ہی ابی سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ یعنے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی پانی سے ہے یعنے غسل لازم آتا ہے منی کے نکلنے سے **فائدہ** کہا ابن حجر نے بلوغ المرام مین کہ اصل اسحدیث کی بخاری مین ہے انتہے کہا علماء نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ اسحدیث کی جوکہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی مین روایت ہی ابی بن کعب رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا اسنے إِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا یعنے سوا اسکے نہین کہ نہانا منی نکلنے سے رخصت ابتدا اسلام مین پھر منع کیا گیا اس سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **فائدہ** اگر کوئی کہے کہ اس قسم کی حدیث مرفوع نہین ہوتی صحابی کا قول ہوتا ہے اور قول صحابی کا پیغمبر کی حدیث صحیح کو منسوخ نہین کرسکتا سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ بات تو سچ ہے کہ صحابی کا قول پیغمبر کی حدیث صحیح کو منسوخ نہین کرسکتا لیکن صحابی جبکہ کہے امر کیے گئے ہم ساتھ فلانی بات کی یا کہے منع کیے گئے ہم فلانی بات سی یا کہے سنت سی ہے فلانی بات تو یہ سب قسم مرفوع سے ہے چنانچہ کہا نووی نے صحیح مسلم کے مقدمہ مین کہ جسوقت کہے صحابی امر کیے گئے ہم ساتھ فلانی بات کی یا کہے منع کیے گئے ہم فلانی بات سی یا کہے سنت سی فلانی بات پس یہ سب مرفوع سے (یعنے حضرت کا فرمانا ہے) جمہور علماء کے نزدیک صحیح مذہب یہی ہے اور کہا ابو الفیض محمد بن علی فارسی نے جواہر الاصول فی علم احادیث الرسول مین کہنا صحابی کا کہ امر کیے گئے ہم ساتھ فلانی بات کی یا منع کیے گئے ہم فلانی

بات سی یا سنت سے ہے فلانی بات برابر ہے کہ کہے یہ بیچ حیاتی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے یا بعد وفات ان کی ہے قسم مرفوع سے ہے اور کہا ابن الصلاح نے کہنا صحابی کا
کہ امر کیے گئے ہم ساتھ فلانی بات کے یا منع کیے گئے ہم فلانی بات سی نوع مرفوع
سے ہے اور مسند ہی نزدیک اصحاب حدیث کے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا اسیطرح لکھا
ہے قسطلانی نے شرح صحیح بخاری کے مقدمہ مین اور سید محمد صدیق حسن خانصاحب نے
منہج الوصول الے اصطلاح احادیث الرسول مین اور تایید کرتی ہین
ابی بن کعب کی حدیث کی یہ حدیثین بھی عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ اَحَدُکُمْ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ
ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَاِنْ لَمْ یُنْزِلْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی ہریرہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ فرمایا جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیٹھے
ایک تمہارا درمیان عورت کی چار شاخون کے پھر صحبت کیجے تحقیق واجب ہوا غسل اگرچہ نہ
نکلے منی روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ
الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ
اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے جب تجاوز کرے محل ختنہ مرد کا محل ختنے عورت کی سے واجب ہوگا غسل یہ
کیا مینے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہائے ہم دونو روایت کیا اس حدیث
کو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے پانچوین حدیث
ابو داود اور نسائی مین روایت ہی ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا
عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْهِ فَلَمَّا رَکَعَ طَبَّقَ یَدَیْهِ

(حاشیہ:) ۱؎ یعنی بات بیچ مقدمہ شرح قسطلانی کے یعنی شرح صحیح بخاری میں ۲؎ یعنی منہج الوصول الے اصطلاح احادیث الرسول کے بیچ میں ۳؎ یعنی حدیث ابی بن کعب ۴؎ یعنی باب غسل میں ۵؎ یعنی پہلی فصل میں ۶؎ یعنی باب الغسل کی دوسری فصل میں

مِنْ رُكْبَتِهٖ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدًا فَقَالَ صَدَقَ اَخِيْ كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا
ثُمَّ اُمِرْنَا بِهٰذَا يَعْنِي الْاِمْسَاكَ عَلَى الرُّكَبَاتِ یعنے سکھلائی ہمکو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے نماز پس تکبیر کہی اور اٹھائے دونون ہاتھ اپنے پس جب رکوع کیا
تطبیق کی ہاتھون اپنون کو گھٹنون مین (یعنے ایک ہاتھ کی انگلیان دوسرے
ہاتھ کی انگلیون مین ڈالکر دونو ہاتھ دونون گھٹنون کے درمیان مین رکھے)
کہا راوی نے پس پہونچی یہ خبر سعد کو پس کہا سعد نے سچ کہا بھائی میرے نے تھے
ہم کرتے اس طرح پر پھر حکم کیے گئے ہم ساتھ اسطرح کے یعنے رکھنے ہاتھون کے اوپر
گھٹنون کے اور بخاری[۱] مین روایت ہی ابی یعفور سے کہا اس سے سنا مینے مصعب
بن سعد سے کہ کہا مصعب بن سعد نے صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ
ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ فَنَهَانِيْ اَبِيْ وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهٗ فَنُهِيْنَا عَنْهُ وَاُمِرْنَا
اَنْ نَضَعَ اَيْدِيَنَا عَلَى الرُّكَبِ یعنے نماز پڑھی مینے طرف پہلو باپ اپنی کے پس تطبیق
کی مینے درمیان دورانون اپنی کے پس منع کیا مجھکو باپ میرے نے اور کہا تھے
ہم کرتے اسکو پس منع کیے گئے ہم اسے اور امر کیے گئے ہم یہ کہ رکھین ہم ہاتھون اپنے
کو اوپر گھٹنون کے **فائدہ** تایید کرتی ہے اس حدیث کی یہ حدیث جو کہ بخاری[۲]
مین ابی حمید ساعدی کی روایت سے لنبی حدیث مین ہی وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ
رُكْبَتَيْهِ یعنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ رکوع کرتے محکم پکڑتے دونو
زانو اپنے ساتھ دونو ہاتھون کے **چھٹی حدیث** بخاری[۳] اور مسلم اور ترمذی
اور ابو داود اور نسائی مین روایت ہی زید بن ارقم سے کہ کہا كُنَّا نَتَكَلَّمُ
فِي الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ مِنَّا صَاحِبَهٗ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِهٖ حَتّٰى نَزَلَتْ وَقُوْمُوْا
لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ وَنُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ یعنے تھے ہم باتین
کرتے نماز مین باتین کرتا مرد ہا پاس والے اپنے سے کہ پہلو اسکے مین ہوتا

یہانتک کہ نازل ہوئی (یہ آیت) اور کہڑے ہو واسطے اللہ تعالے کے چپکے پس امر کیے گئے
ہم ساتھہ چپکے رہنے کے اور منع کیے گئے ہم باتین کرنے سے **ساتوین حدیث**
بخاری[۱] مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق اس نے کہا بَعَثَنَا
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْثٍ فَقَالَ اِنْ وَجَدْتُمْ فُلَانًا وَّ فُلَانًا
فَاَحْرِقُوْهُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اَرَدْنَا
الْخُرُوْجَ اِنِّیْ اَمَرْتُکُمْ اَنْ تُحَرِّقُوْا فُلَانًا وَّ فُلَانًا وَاِنَّ النَّارَ لَا یُعَذِّبُ
بِهَا اِلَّا اللّٰہُ فَاِنْ وَجَدْتُمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا یعنے کہا بہیجا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیچ لشکر کے پس فرمایا اگر پاؤ تم فلانے اور فلانے کو پس جلاؤ ان کو
ساتھہ آگ کے پہر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسوقت کہ ارادہ کیا ہم نے
(اس طرف) نکلنے کا کہ تحقیق مینے حکم کیا تہا تمکو یہ کہ جلاؤ فلانے اور فلانے کو اور
تحقیق آگ نہین عذاب کرتا ساتھہ اسکے مگر اللہ پس اگر پاؤ تم انکو پس قتل کرو ان کو
فائدہ تایید کرتی ہے اسحدیث کی یہ حدیث بہی جو کہ **بخاری**[۲] مین روایت ہے عکرمہ سے
کہ کہا لائے گئے حضرت علی کے پاس زندیق پس جلا دیا انکو پس پہونچی یہ خبر ابن عباس کو
پس کہا اگر ہوتا مین نہ جلاتا مین انکو واسطے منع فرمانے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے
کہ نہ عذاب کرو ساتھہ عذاب خدا کے کہ جلاتا ہے اور البتہ قتل کرتا مین انکو موجب فرمانے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جو شخص بدل ڈالے دین اپنا پس مار ڈالو اسکو **فائدہ**
ابوداؤد[۳] مین ہے کہ قول ابن عباس کا جب حضرت علی کو پہونچا تو کہا حضرت علی نے کہ سچ
کہا ابن عباس نے **آٹھوین حدیث ابوداؤد**[۴] اور **ترمذی** مین روایت ہے
قبیصہ بن ذویب رضی اللہ تعالے عنہ سے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِی الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ فَاُتِیَ
بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَجَلَدَهٗ ثُمَّ اُتِیَ بِهٖ فَجَلَدَهٗ ثُمَّ اُتِیَ بِهٖ

۱ یہ حدیث بخاری کی چھاپہ احمدی کی جلد دوم کے صفحہ ۱۰۴۴ مین ہے
۲ یہ حدیث بخاری چھاپہ ایضا کے صفحہ ایضا مین ہے
۳ یہ حدیث ابوداؤد چھاپہ اور دہلی کے جلد دوم کے صفحہ ۲۴۲ مین ہے
۴ یہ حدیث ابوداؤد چھاپہ ایضا کے جلد ایضا کے صفحہ ۲۶۰ مین اور ترمذی چھاپہ دہلی کے صفحہ ۲۴۳ مین ہے

فجلدہ ثم اتی بہ فجلدہ ورفع القتل فکانت رخصۃ یعنے تحقیق نبی صلے اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جو شخص کہ پیے شراب پس کوڑے مارو اسکو پھر اگر عود کرے پس کوڑے مارو اسکو
پھر اگر عود کرے تیسری بار مین یا چوتھی بار پس قتل کرو اسکو پس لایا گیا ایک شخص کہ
تحقیق پی تھی اسنے شراب پس کوڑے ماری اسکو پھر لایا گیا پس کوڑے مارے اس کو
پھر لایا گیا پس کوڑے ماری اسکو پھر لایا گیا پس کوڑے ماری اسکو اور اٹھہ گیا قتل
(یعنے منسوخ ہو گیا) پس ہوا کوڑے مارنا رخصت نوین حدیث مسند امام
احمد اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے شداد بن اوس
رضی اللہ تعالی عنہ سے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی علی رجل بالبقیع
وھو یحتجم فی رمضان فقال افطر الحاجم والمحجوم یعنے تحقیق نبی صلے
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ایک شخص کے پاس بقیع مین اور اسنے سینگی لگوائی تھی
بیچ رمضان کے پس فرمایا روزہ توڑا سینگی لگانے والے نے اور جسکو سینگی لگی اور
صحیح کہا اسحدیث کو احمد اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے کہا علما نے یہ حدیث منسوخ
ہے ساتھ اسحدیث کے جو کہ دار قطنی مین روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا اول
ما کرھت الحجامۃ للصائم ان جعفر بن ابی طالب احتجم وھو صائم فمر
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد فی الحجامۃ للصائم وکان انس یحتجم و
ھو صائم یعنے پہلے جو مکروہ ہوا سینگی لگانا روزہ دار کو (تو اسطرح ہوا) کہ تحقیق جعفر
ابن ابی طالب نے سینگی لگوائی روزے مین سو تشریف لائے انکے پاس نبی صلے اللہ علیہ
وسلم پس فرمایا افطار کیا ان دونو نے پھر رخصت دی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
بعد اسکے بیچ سینگی لگوانے کے واسطے روزہ دار کے اور انس سینگی لگواتے تھے
روزے مین **فائدہ** کہا ابن حجر نے بلوغ المرام مین کہ قوی کہا اسحدیث کو دار قطنی
نے اور تائید کرتی ہے اسکی یہ حدیث جو کہ بخاری مین روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ

سے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَھُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَھُوَ صَائِمٌ
یعنے تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی احرام کی حالتمین اور سینگی لگوائی روزے
کی حالت مین دسوین حدیث نوویؒ نے شرح صحیح مسلم مین اور زرقانی شرح
موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ اوائل اسلام مین متعہ درست تھا پھر خیبر کے روز
حرام ہوا پھر عمرہ قضا مین درست ہوا پھر فتح مکہ کے روز حرام ہوا پھر جنگ اوطاس مین
درست ہوا پھر حرام ہوا پھر تبوک مین درست ہوا پھر حجۃ الوداع مین حرام ہوا اور ترمذی
مین روایت ہی ابن عباس رضے اللہ تعالے عنہما سے کہ کہا سوا اسکے نہین کہ تھا
متعہ (جائز) ابتداء اسلام مین تھا مرد آتا شہر مین کہ نہ جانتا اسکو کوئی پس نکاح کرتا
عورت کو اتنے عرصہ کے لیے کہ جتنا عرصہ اسکو ٹھیرنا منظور ہوتا تو کہ حفاظت کرے اسکے
اسباب کی اور درست کری اسکی چیز یہانتک کہ نازل ہوئی یہ آیت اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِھِمْ
اَوْمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ یعنے مگر اوپر بی بیون اپنی کے یا جسکے مالک ہوے داہنے ہاتھ انکے
کہا ابن عباسؓ نے سوائے انکے (یعنے اپنی بی بی اور لونڈی کے) سب فرج حرام ہین انتہے اور
یہ حکم یعنے متعہ کے حرام ہونیکا قیامت تک رہیگا چنانچہ مسلم مین روایت ہی سبرہ بن معبد
جہنی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّی کُنْتُ اَذِنْتُ
لَکُمْ فِی الْاِسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَاءِ وَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِکَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مَنْ
کَانَ عِنْدَہٗ مِنْھُنَّ شَیْءٌ فَلْیُخَلِّ سَبِیْلَہٗ وَلَا تَاْخُذُوْا مِمَّا اٰتَیْتُمُوْھُنَّ شَیْئًا
یعنے ای لوگو البتہ مینے تمکو اجازت دی تھی عورتون سی متعہ کرنے کی اور بیشک خدا نے اس
متعہ کو حرام کیا قیامت تک جسکے پاس متعے والی عورتون سی کوئی عورت ہو تو اسکو
چھوڑ دیوے اور جو انکو دیا ہو (یعنے مہر یا خرچ) سو اس سے کچھ بھی پھیر نہ لیجیو **فائدہ**
نزدیک ابن تیمیہ وغیرہ کے جو دس حدیثین کہ منسوخ ہین الیقین غالب ہے کہ وہی حدیثیں
ہین جو کہ مذکور ہوئین لیکن سوائے ان دس حدیثون کی جن اور حدیثون کو بعض

علمانے منسوخ ٹھیرایا ہے اور حقیقت مین وہ منسوخ نہین اسلیے کہ تطبیق ان مین ممکن ہے
سو عرض نقل مین لاتا ہون دیکھہ لیجیے وہ حدیثین یہہ ہین **حدیث اول** بخاری اور
مسلم مین روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کوڑے
ایک قوم کے پاس پس پیشاب کیا کھڑے ہوکر کہا بعض علمائے نے کہ یہ حدیث منسوخ
ہے ساتھ ان دو حدیثون کے **پہلی حدیث ترمذی اور ابن ماجہ** مین روایت ہے
حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا دیکھا مجھکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور مین
پیشاب کرتا تہا کھڑا ہوا پس فرمایا اے عمر نہ پیشاب کر کھڑے ہوکر پس نہ پیشاب کیا مینے
کھڑے ہوکر پیچھے اسکے سو **جواب** اس حدیث کا تو یہ ہے کہ کہا ترمذی نے یہ حدیث ضعیف
ہے اور حدیث ضعیف لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی **دوسری حدیث مسند**
امام احمد اور ترمذی اور نسائی مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی
عنہا سے کہ کہا حضرت عائشہ رضنے جو بات کرے تم سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پیشاب
کرتے تہے کھڑے ہوکر پس نہ سچا جانو اسکو نہ تھے کہ پیشاب کرین مگر بیٹھکر سو **جواب**
اسکا یہ ہے کہ یہ محمول بیچ گھر کے ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضنے خبر گھر کی دی کہ حضرت صلعم کو
کبھی گھر مین کھڑے ہوکر پیشاب کرتے نہ دیکھا اور حذیفہ نے جو بیان کیا وہ باہر کا حال
تہا اور یہی سبب ہے کہ کہا امام شعرانی نے **میزان شعرانی** مین کہ کھڑے ہوکر پیشاب
کرنا رخصت ہے اور بیٹھکر پیشاب کرنا عزیمت ہے **حدیث دوم** بخاری اور مسلم مین
روایت ہے ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب جاؤ تم پاخانہ مین تو نہ سونہہ کرو قبلہ کی طرف اور نہ پیٹھہ دو اسکو ولیکن
مشرق کیطرف یا مغرب کی کہا بعض علمانے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ اس حدیث کے
جو کہ **بخاری اور مسلم** مین روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا چڑہا مین
اوپر گھر حفصہ کے واسطے بعض کام اپنے کے پس دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پاخانہ

پہرتے تہے پیٹہ دیے ہوے قبلہ کو سامنے شام کے سو جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث ابی ایوب کی
بحال ہے منسوخ نہین ہے اسلیے کہ حکم حدیث ابو ایوب کا بیچ جنگل کے ہے اور حکم حدیث عبد اللہ بن
عمر کا بیچ عمارتون کی اسیطرح لکہا ہی شیخ محی السنۃ نی مشکوۃ مین حدیث سوم بخاری اور مسلم مین
روایت ہی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا خیرات دی گئی بکری اوپر ایک
لونڈی آزاد کے کہ میمونہ کی تہی پس مرگئی وہ بکری پس گذری اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پس فرمایا کیون نہ لیا تم نے چمڑا اسکا پس دباغت دی ہوتی اسکو پہر منتفع ہوتی ساتہ
اسکے پس عرض کیا لوگون نے تحقیق یہ مردار ہے پس فرمایا سوای اسکے نہین کہ حرام
کیا گیا ہے کہانا اسکا کہا بعض علما نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتہہ اس حدیث کے
جو کہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے عبد اللہ بن
حکیم رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ آیا ہمارے پاس خط رسول خدا صلے اللہ علیہ و
سلم کا یہ کہ نہ نفع لو تم مردار سے ساتہ چمڑے کے اور پٹہے کے سو جواب اسکا یہ ہے کہ
کہا ملا علی قاری حنفی نے مرقاۃ شرح مشکوۃ مین یہ حدیث مرسل ہے اسلیے کہ نہین ملاقات
ہوی عبد اللہ بن حکیم کی نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث مرسل لائق حجت پکڑنے
کے نہین ہوتی پس معلوم ہوا کہ حکم حدیث عبد اللہ بن عباس کا بحال ہے منسوخ نہین اور کہا
ترمذی نے کہ اسپر (یعنے عبد اللہ بن عباس ہی کی حدیث پر) عمل ہے اکثر اہل علم کا یعنے صحابہ
وغیرہ کا اور اسی کی قائل ہین سفیان ثوری اور ابن مبارک اور امام شافعی اور امام احمد
اور کہا شافعی نے جو چمڑا کہ دباغت دیا گیا پس تحقیق پاک ہوا مگر کتے اور خنزیر کا چمڑا دباغت
دینے سے بہی پاک نہین ہوتا حدیث چہارم مسلم مین روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے کہا کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے وضو کرو کہانے
اس چیز کے سے کہ پہونچی اسکو آگ (یعنے جو چیز کہ آگ سے پکی ہو) کہا اکثر علما نے کہ یہ
حدیث منسوخ ہے ساتہ ان دو حدیثون کی پہلی حدیث بخاری اور مسلم مین روایت ہے

۱ یہ حدیث مشکوۃ مین باب تطہیر النجاسات کی پہلی فصل مین ہے
۲ یہ حدیث مشکوۃ مین باب تطہیر النجاسات کی دوسری فصل مین ہے
۳ دیکہو مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد اول کے صفحہ ۳۲۲
۴ دیکہو جامع ترمذی کے صفحہ ۲۹۲ باب ما جاء فی جلود المیتۃ اذا دبغت
۵ یہ حدیث صحیح مسلم جلد اول کے صفحہ ۱۵۶ مین ہے
۶ یہ حدیث مشکوۃ مین باب ما یوجب الوضو کی پہلی فصل مین ہے

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہایا شانہ بکری
کا پہر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا **دوسری حدیث ابوداؤد** مین روایت ہی جابر رضی اللہ عنہ
سے کہ کہا جابر نے تہا آخر دونوں کاموں مین سی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سے ترک
کرنا وضو کا اس چیز سے کہ بدلا دے اسکو آگ **فائدہ** یعنے یہ جو حدیثوں مین مذکور ہے کہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے آگ پر پکی ہوی چیز کے کہانے سے وضو کیا ہے اور نہین بہی کیا ہے
سو ان دونو فعلون مین سے آخر فعل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو نکرنا ہے سو **جواب**
یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر فعل وضو نکرنا ثابت ہونے سے یہ لازم نہین آتا کہ پہلا
حکم بالکل ہی اٹہا دیا جاوے کیونکہ نسخ قطعی تصریح رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے خاص ہے
جس امر کو آپ فرماوین کہ فلان امر کے واسطے پہلے مینے یون حکم دیا تہا اور اب یون کہتا ہون
سو اس قسم کی تصریح آگ پر پکی ہوی چیزون کی کہانے سی وضو نکرنے کی نہین اور دلیل اسکی
پہلے گذری پس اسلیے کہا امام شعرانی نے **میزان شعرانی** مین کہ نہ وضو کرنا رخصت
ہے اور کرنا عزیمت ہی **حدیث پنجم** مسند امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی
اور ابن ماجہ مین روایت ہی طلق بن علی رضے اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا کہا ایک مرد
نے چہویا مین نے اپنا ذکر یا کہا کہ جو مرد کہ چہوے ذکر اپنا نماز مین تو کیا اسپر وضو ہے
فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ ایک ٹکڑا ہے تیرا اور صحیح کہا اس حدیث کو ابن حبان نے
اور کہا ابن مدینی نے یہ بہتر ہے بسرہ کی حدیث سی کہا بعض علما نے کہ یہ حدیث منسوخ
ہے ساتہہ اس حدیث کی جو کہ **مسند امام احمد اور ترمذی اور ابوداود**
نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہی بسرہ بنت صفوان رضی اللہ تعالی عنہا سے
کہ کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی چہوے اپنے ذکر کو پس وضو کرے
اور صحیح کہا اس حدیث کو ترمذی اور ابن حبان نے اور کہا بخاری نے یہ صحیح تر ہے
ان حدیثون سی جو اس باب مین مروی ہین **فائدہ** کہا امام شوکانی نے دراری مضیہ

شرح درر البہیہ مین کہ روایت کیا اسحدیث کو احمد اور اہل سنن اور مالک اور شافعی اور
ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم اور ابن الجارود نے اور صحیح کہا اسکو احمد اور ترمذی اور
دارقطنی اور یحیے بن معین اور بیہقی اور حازمی اور ابن حبان اور ابن خزیمہ نے اور بیچ اثر
مقدمہ کہ حدیثین جماعت صحابہ سے ہین کہ ان مین سے ہے جابر اور ابوہریرہ اور ام حبیبہ
اور عبد اللہ بن عمر اور زید بن خالد اور سعد بن ابی وقاص اور حضرت عائشہ اور ابن عباس
اور نعمان بن بشیر اور انس اور ابی بن کعب اور معاویہ ابی حیدہ اور قبیصہ اور اروی
بیٹی انیس کی انتہے اور طلق بن علی کی حدیث کی منسوخ ہونیکے علما یہ وجہ بیان کرتے
ہین کہ ابوہریرہ پیچھے لائے تہے اسلام طلق سے اور مسند امام شافعی اور دار
قطنی مین روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جسوقت کہ پہونچاوے ایک تمہارا ہاتہ اپنا طرف ذکر اپنے کی کہ نہ ہو درمیان ذکر کے
اور ہاتہ اسکے کے کوئی چیز حائل پس چاہیے کہ وضو کرے یہ حدیث ضعیف ہی کیونکہ
عینی شرح ہدایہ مین لکہا ہی کہ اسحدیث کی راویون مین یزید بیٹا عبد الملک کا
ہے اور وہ ضعیف ہی پس حدیث ابوہریرہ کی لائق حجت پکڑنیکے نہ ہوی البتہ اس باب مین
ترجیح جو ہے تو بسرہ کی حدیث کو ہی کیونکہ صحیح وہی ہے اور حدیث طلق بن علی کی جو کہ معارض
اسکے ہے دو وجہ سے لائق عمل کرنیکے نہین وجہ اول یہ ہی کہ اسمین مقال ہی کیونکہ قیس
بن طلق کی روایت سے ہے اور مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہی کہ کہا
امام شافعی نے کہ پوچہا ہمنے لوگون سے قیس کے حال سے پس نہ پایا ہمنے کسی کو بہی کہ پہچانتا ہو
اسکو پس کسطرح سے قبول کرین ہم اسکی حدیث کو اور کہا ابوحاتم اور ابوزرعہ نے کہ قیس
بن طلق نہین ہے ان لوگون مین سے کہ حجت قائم ہو ساتہ حدیث اسکی کے وجہ
دوم کہا سبل السلام مین کہ مؤید ہین بسرہ کی حدیث کے اور حدیثین بہی جو کہ مروی
ہین ستر صحابیون سے اور طلق بن علی جو کہ مس ذکر سے وضو کے ٹوٹنے کی حدیث کا

یہ راوی ہے وہی وضو کے نہ ٹوٹنے کی حدیث کا بھی راوی ہے **حدیث ششم**
بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جبکہ آوے ایک تمہارا نماز جمعے کو پس چاہیے کہ نہاوے کہا بعض علمانے
کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ اس حدیث کے جو کہ مسند امام احمد اور ابوداؤد اور
ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہے سمرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے وضو کیا جمعے کے دن اس نے اچھا کام کیا اور یہ پہلی
سنت ہے اور جو نہایا تو نہانا بہت بہتر ہے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے سو
جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث ابن عمر کی بحال ہے منسوخ نہیں کیونکہ سمرہ کی حدیث پر
مقال ہے چنانچہ عینی شرح ہدایہ اور دراری مضیہ شرح درر البہیہ
اور افادۃ الشیوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ میں لکھا ہے کہ سماع سمرہ
کا حسن البصری سے ثابت نہیں پس یہ حدیث تو حجت نہوئی لیکن یہ جو مسلم میں
روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
جس شخص نے کہ وضو کیا اور اچھا وضو کیا پھر آیا جمعے میں آخر حدیث تک البتہ یہ حدیث
دلیل ہے اسپر کہ جمعے کے دن نہانا ضرور نہیں مگر یہ حدیث بھی ابن عمر کی حدیث کو منسوخ
نہیں کر سکتی کیونکہ شرط نسخ کی اسمیں پائی نہیں جاتی پس اسی سبب سے کہا امام نووی
نے شرح صحیح مسلم میں (کہ تطبیق ان حدیثوں میں یوں دیجاویگی) کہ جمعے کے دن نہانا
مستحب ہے واجب نہیں **حدیث ہفتم** بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابی سعید خدری رضی
اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں نماز پیچھے صبح کے یہاں تک
کہ بلند ہو آفتاب اور نہیں نماز پیچھے نماز عصر کے یہاں تک کہ غائب ہو آفتاب کہا بعض
علما نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ اس حدیث کے جو کہ بخاری میں روایت ہے حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا قسم ہے اس خدا کی کہ لے گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

اس جہان سے ترک نہ کین حضرت نے دو رکعتین بعد عصر کے یہانتک کہ ملاقات کی پروردگار اپنے
سے سو جواب اسکا یہ ہے کہ سفر السعادت[۱] مین لکھا ہے کہ یہ خاصہ تہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا اور دلیل اسکی یہ حدیث ہے جو کہ ابو داؤد[۲] مین روایت ہے ذکوان مولی حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا کے سے کہ تحقیق حضرت عائشہؓ نے خبر دی اسکو کہ تحقیق رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم تہے نماز پڑہتے بعد عصر کے اور منع کرتے اس سے اور وصال کرتے اور منع کرتے
وصال سے پس معلوم ہوا کہ حدیث ابی سعید کی بحال ہے منسوخ نہین لیکن مکہ مین نماز
پڑہنی ہر وقت جائز ہے جیسا کہ مسند[۳] امام احمد اور ترمذی اور ابو داؤد
اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالی عنہ سے
کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اولاد عبد مناف کی منع نہ کرو کسیکو
کہ طواف کرے اس خانہ کعبہ کا اور نماز پڑہے جس وقت کہ چاہے رات کو یا دن کو اور
صحیح کہا اسکو ترمذی اور ابن حبان نے اور مسند[۴] امام احمد اور رزین مین
روایت ہے ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ
فرماتے تھے نہین نماز بعد نماز صبح کے یہانتک کہ نکلے آفتاب اور نہین نماز بعد نماز
عصر کے یہانتک کہ غائب ہو آفتاب مگر مکہ مین حدیث[۵] مشتمل بخاری اور مسلم مین روایت
ہے ابی سعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ لکھو میری حدیث
کو سو جس نے مجہ سے سنکر سوای قرآن کے جو لکھا ہے سو اسکو مٹا ڈالے کہا بعض علماء
نے یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ ان چار حدیثون کے پہلی حدیث بخاری اور مسلم[۶]
مین روایت ہے ابن عباس سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آؤ لکھدون تمہارے
لیے ایک نوشتہ کہ ہرگز گمراہ نہ ہو تم بعد اسکے دوسری حدیث ابو داؤد[۷] مین روایت
ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تہا مین لکھتا ہر چیز کو کہ سنتا مین اسکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارادہ کرتا مین اسکو یاد رکہنے کا پس منع کیا مجھکو

۱ یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۸۳ مین ہے
۲ یہ حدیث ابو داؤد چھاپہ انصاری دہلی کے صفحہ ۱۸۱ مین ہے
۳ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب المواقیت مین ہے
۴ یہ حدیث مشکوۃ کے باب اوقات النہی کی تیسری فصل مین ہے
۵ یہ حدیث مشارق الانوار مطبوعہ مطبع نظامی کانپور کے صفحہ ۱۲۹ مین ہے
۶ یہ حدیث مشارق الانوار مطبوعہ مطبع [illegible] کے صفحہ ۲۱۱ مین ہے
۷ یہ حدیث ابو داؤد چھاپہ اول دہلی کے جلد دوسرے کے صفحہ ۱۵۵ مین ہے

قریش نے اور کہا انہون نے کیا لکھتا ہی تو ہر چیز کو کہ سنتا ہی تو اُسکو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم آدمی ہین بات کرتے ہین غصہ مین بہی اور رضا مین بہی پس باز رہا مین لکہنے سے پہر ذکر
کیا مینے اس بات کا واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس اشارہ کیا حضرت نے ساتھ انگلی اپنی کے
طرف مونہہ اپنے کی پہر فرمایا لکھ تو پس قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جان میری بیچ ہاتھ اسکے کی
ہے نہین نکلتا اس مونہہ سے مگر حق تیسری حدیث ترمذی مین روایت ہی ابی ہریرہ رضی
اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا پس ذکر کیا قصہ بیچ حدیث کے پس کہا
ابو شاہ نے لکھیے میرے لیے اے رسول اللہ کے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھو ابو
شاہ کے لیے اور بیچ حدیث کے ہے قصہ اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **چوتھی**
حدیث نسائی اور دارمی اور موطا امام مالک مین روایت ہی ابی بکر بن محمد
بیٹے عمرو بیٹے حزم کے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اسکے باپ نے نقل کی اسکے دادا سے
کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نامہ لکھا طرف یمن والون کے آخر حدیث تک *

فائدہ اگرچہ ان حدیثون سے اور سوائے ان کی اور حدیثون سے بہی یہی ثابت ہی کہ
حضرت نے مسائل کو لکھا اور صحابہ کو لکھنے کا حکم دیا لیکن انہین ابی سعید کی حدیث کو
کوئی بہی حدیث منسوخ نہین کرسکتی بلکہ ابی سعید کی حدیث اور ان حدیثون مین یون
تطبیق دیجاویگی جیسے کہ کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ کہا بعض علما نے
معنے ان حدیثون کے (یعنے تطبیق ان حدیثون کی یہ ہے) کہ جسکو اپنے حافظے پر اس
بات کا اعتماد ہے کہ مین یاد رکہونگا بہولونگا نہین وہ تو حدیثون کو نہ لکہے اور جسکو
یہ خیال ہے کہ مجھکو یاد نہین رہیگا وہ لکھ لے انتہے حدیث نہم بخاری اور مسلم مین روایت
ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
قتل کرنے عورتون کے سے اور لڑکون کے سے کہا بعض علما نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ
اس حدیث کی جو کہ بخاری اور مسلم مین روایت ہی صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالے عنہ سے

کہ کہا پوچھے گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل دارسی (یعنے کافرون سی) کہ رہتی ہین مشہرون مین شب خون کیے جاوین پس ماری جاوین عورتین انکی اور اولاد انکی فرمایا کہ وہ بہی انہی مین سی ہین اور ایک روایت مین ہی کہ وہ تابع ہین اپنے باپون کے سو جواب اسکا یہ ہے کہ حکم حدیث عبداللہ بن عمر کا بحال ہی منسوخ نہین اسلیے کہ عبداللہ بن عمر اور حدیث صعب بن جثامہ مین یون تطبیق ہو سکتی ہے کہ عورتون کو اور لڑکون کو جہاد مین قصدًا قتل کیا جاوے اگر شب خون کی حالت مین ماری جاوین یا لڑکے اور عورتین انکی مسلمانون پہ آپڑین یا کفار لڑکون کو بجائے سپر آگے کرین اور وہ ماری جاوین تو کچہ مضائقہ نہین حدیث دہم مسلم مین روایت ہی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا کہ جمع کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان ظہر اور عصر کے اور مغرب اور عشا کے مدینہ مین سوائے خوف اور سوائے مینہ کے کہا بعض علمانے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتہ اسحدیث کی جو کہ ترمذی مین روایت ہی اسی سی نقل کی اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو جمع کرے درمیان دو نمازون کی سوائے عذر کے پس تحقیق لایا ایک دروازہ دروازون بڑے گناہون سی سو جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث صحیح مسلم کی بحال ہے منسوخ نہین اسلیے کہ وہ صحیح ہے اور حدیث ترمذی کی صحیح نہین کیونکہ کہا ترمذی نے کہ اسحدیث کی راویون مین حنش بن قیس راوی ضعیف ہے اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا اسکو امام احمد وغیرہ نے اور محلی شرح موطا امام مالک مین لکہا ہے کہ حنش بن قیس واہی یعنے ضعیف ہے اور کہا حافظ ابن حجر نے کہ لانا حاکم کا اسحدیث کو باعث اسکی غفلت کا ہے اور لایا ہے ابن جوزی اسحدیث کو موضوعات مین حدیث یازدہم بخاری مین ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ ایک یہودیہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک بکری تحفہ دی اور اسمین اسنے زہر ملا دیا تہا اور ایلہ کے بادشاہ نے ایک خچر سفید حضرتؐ کو تحفہ بہیجی پہر اس نے حضرت

کو ایک چادر پہنائی اور بخاری مین انس سے روایت ہے کہ اکیدر دومہ نے ایک جبہ سندس
کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ بھیجا **فائدہ** کہا امام شوکانی نے درراری مضیہ شرح
درر البہیہ مین کہ حضرت نے جو کفار کا تحفہ قبول فرمایا ہے اس باب مین بہت حدیثین آئی ہین
کہا بعض علما نے کہ اس مضمون کی جتنی حدیثین آئی ہین وہ سب منسوخ ہین ساتھ اس
حدیث کے جو کہ مسند امام احمد اور سنن ابو داؤد اور ترمذی اور ابن خزیمہ
مین روایت ہے عیاض بن حمار سے کہ اُسنے بھیجا حضرت کے پاس تحفہ یا ناقہ فرمایا حضرت
نے کہ عیاض اسلام لایا ہے کہا نہین پس فرمایا حضرت نے کہ مین منع کیا گیا ہون مشرکون
کے ہدیہ لینے سے اور صحیح کہا اس حدیث کو ترمذی اور ابن خزیمہ نے سو جواب اسکا یہ ہے
کہ جن حدیثون سے کفار کا تحفہ قبول کرنا مروی ہے وہ سب حدیثین بحال ہین منسوخ نہین
کیونکہ ان حدیثون مین اور عیاض بن حمار کی حدیث مین یون تطبیق ہو سکتی ہے کہ جس
کافر سے امید ہو کہ مسلمان ہو جائیگا اسکا تحفہ قبول کر لینا تو مضائقہ نہین اور جس
کافر سے مسلمان ہونیکی امید نہو اسکا تحفہ قبول نہ کرنا چاہیے اسیطرح لکھا ہے امام نووی
نے شرح صحیح مسلم مین حدیث دوازدہم بخاری و مسلم مین روایت ہے عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ پوچھا ایک شخص نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ محرم کپڑون
کی قسم سے کیا پہنے فرمایا نہ پہنون کرتے اور نہ باندہو پگڑیان اور نہ باندہو پائجامے اور نہ
اوڑہو بارانیان اور نہ پہنو موزے مگر وہ شخص کہ نہ پاوے پاپوشین پس پہنے موزے لیکن
چاہیے کہ کاٹ ڈالے موزے دو ٹخنون کے نیچے سے کہا بعض علما نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے
ساتھ اس حدیث کے جو کہ بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ
سے کہ کہا سنا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خطبہ فرماتے اور وہ فرماتے تھے کہ
جسوقت نہ پاوے محرم پاپوشین تو پہنے موزے اور جسوقت نہ پاوے تہ بند پہنے پائجامہ
سو جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث عبد اللہ بن عمر کی بحال ہے منسوخ نہین کیونکہ حدیث عبد اللہ

بن عمر اور حدیث ابن عباس مین یون تطبیق ہو سکتی ہے کہ جس شخص کے پاس تہ بند موجود ہو اسکو
تو پاجامہ پہننا درست نہین ہی اور جسکے پاس تہ بند نہین ہے وہ پائجامہ پہنے رہی اور جسکے
پاس پاپوشین نہ ہون وہ موزون کو دونو ٹخنون کے نیچے سی کاٹ کر پہنے حدیث سیزدہم
مسند امام احمد اور ابن حبان مین روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے پائی صبح اس حالت مین کہ وہ جنبی ہو پس نہین ہے اسکا روزہ
کہا بعض علما نے کہ یہ حدیث منسوخ ہی ساتھہ آیت قرآن کے بہی اور حدیث کی بہی چنانچہ فرمایا
اللہ تعالی نے فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى
يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ یعنے پس اب صحبت کرو
ان سی اور ڈہونڈہو جو لکہدیا ہے اللہ نے واسطے تمہاری (یعنے اولاد) اور کہاؤ اور پیو یہانتک
کہ ظاہر ہو واسطے تمہاری تاگا سفید تاگے کالے سی فجر سے اور بخاری اور مسلم مین
روایت ہی حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و
سلم صبح کرتے تہے جنابت مین جماع سے پہر غسل کرتے اور روزہ رکہتے اور زیادہ کیا مسلم
نے ام سلمہ کی حدیث مین اور قضا نکرتے سو جواب یہ ہی کہ حدیث ابی ہریرہ کی بحال ہی منسوخ
نہین کیونکہ افضل بات یہی ہی کہ جنبی رمضان مین فجر سے پہلے پہلے نہالے اور اگر بعد فجر
کے نہاوے تو بہی جائز ہے اسیطرح لکہا ہے امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین
حدیث چہاردہم بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابن عباس رضے اللہ تعالے عنہما سی
پس روزہ رکہا (عاشورے کے دن کا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم فرمایا ساتہہ
روزے اسکے کے کہا بعض علما نے کہ بموجب حکم اس حدیث کی ابتدا اسلام مین عاشورے
کے دن کا روزہ رکہنا فرض تہا پہر منسوخ ہوئی فرضیت ساتہہ ان دو حدیثون کے
پہلی حدیث مسلم اور موطا امام مالک مین روایت ہی حضرت عائشہ سی انہون نے
کہا عاشورے کے دن لوگ روزہ رکہتے تہے جاہلیت مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی [illegible]

دن روزہ رکھتے تھے زمانہ جاہلیت مین پھر جب آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ
مین تو روزہ رکھا آپنے اسدن اور لوگون کو بھی حکم کیا روزہ رکھنے کا پھر جب فرض
ہوا رمضان تو رمضان ہی کے روزے فرض رہ گئے اور عاشوری کا روزہ چھوڑ دیا گیا سو
جسکا جی چاہے روزہ رکھے اور جسکا جی چاہے نرکھے دوسری حدیث مسلم اور موطا
امام مالک مین روایت ہی حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے انہون نے سنا معاویہ بن
ابی سفیان سے کہتے تھے جس سال انہون نے حج کیا اور وہ منبر پر تھے اے اہل مدینہ کہان
ہین علماء تمہارے سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اس دنکو یہ دن
عاشوری کا ہے اس دن روزہ تمہارے لئے پر فرض نہین ہے اور مین روزہ دار ہون سو
جسکا جی چاہے نہ رکھے سو جواب یہ کہ حدیث ابن عباس کی بحال ہی منسوخ نہین کیونکہ
بعد فرض ہونے رمضان کے عاشورے کے دن روزہ رکھنے کی فرضیت منسوخ ہوئی یہ نہین
کہ عاشورے کے دن روزہ رکھنا ہی نہ چاہیے بلکہ روزہ رکھنا عاشورے کے دن کا مستحب
ہے اور اسپر اجماع ہے اسیطرح لکھا ہے امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین حدیث
پانزدہم بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابی سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دیکھو تم جنازہ پس کھڑے ہو جاؤ پھر جب چلے
اسکے ساتھ پس بیٹھے جبتک رکھا جاوے کہا اکثر علماء نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے
ساتھ ان دو حدیثون کے پہلی حدیث مسلم مین روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے کہ تحقیق انہون نے کہا کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جنازہ دیکھکر)
پھر بیٹھ گئے جواب یہ کہ اسحدیث سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ آخر فعل حضرت کا یہی ہے
کہ جنازہ دیکھکر کھڑے نہین ہوتے تھے لیکن آخر فعل حضرت کا اول کا ناسخ نہین ہوتا اور
دلائل اسکے پہلے گذرے دوسری حدیث مسند امام احمد اور ابوداود مین
روایت ہی انہین سے کہ کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہمکو ساتھ کھڑے ہوجانے

[illegible]

کے وقت دیکھنے جنازہ کے پہر بیٹھے پیچھے اسکے اور حکم کیا ہمکو ساتھ بیٹھنے کے سو جواب اسکا یہ ہے کہ حسن درجہ کی حدیث ابی سعید خدری کی ہے یہ حدیث اس درجہ کی نہین اور حصول[1] المامول من علم الاصول وغیرہ مین لکھا ہے کہ اول تو حدیث ناسخ حدیث منسوخ سے قوی ہونی چاہیے اور اگر قوی نہ ہو تو منسوخ حدیث کی ساتھ درجہ مین برابر تو ہوا تہے پس اسی سبب سے امام احمد اور اسحاق اور ابن حبیب اور ماجشون مالکیانہ ابی سعید کی حدیث کو بحال جانتے ہین منسوخ نہین سمجھتے اسلیے کہ حدیث حضرت علیؓ اور حدیث ابی سعید مین انکے نزدیک مطابقت دینی ممکن ہے اسیطرح لکھا ہے امام نووی نے شرح صحیح مسلم[2] مین۔

چوبیسوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام اعظم کے مقلد حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ صحیح بخاری مین بعض حدیثین ایسی ہین کہ وہ ہرگز لائق عمل کرنے کے نہین چنانچہ مولوی محمد لودیانوی نے اپنے رسالہ انتصار[3] الاسلام مین لکھا ہے کہ بخاری شریف مین بعضے احادیث ایسی ہین کہ وہ بظاہر بالکل لائق عمل کے نہین جیسا کہ حدیث وطی فی الدبر کی ابن عمر سے جو امام بخاری واسطے تفسیر آیت نِسَآؤُکُمۡ حَرۡثٌ لَّکُمۡ فَاۡتُوۡا حَرۡثَکُمۡ اَنّٰی شِئۡتُمۡ کے لایا ہے اس سے جواز لواطت کا نعوذ باللہ معلوم ہوا ہے سو جواب اسکا پانچ طرح پر ہے اول یہ کہ یہ جو بخاری[4] مین ہے عَنۡ نَافِعٍ عَنِ ابۡنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا فَاۡتُوۡا حَرۡثَکُمۡ اَنّٰی شِئۡتُمۡ قَالَ یَاۡتِیۡہَا فِیۡ روایت ہی نافع سے نقل کی اس نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے پس آؤ کہیتی اپنی کو جسطرح چاہو کہا ابن عمر نے آؤ انکو بیچ معنے اسکے شیخ محمد طاہر حنفی نے مجمع[5] البحار مین یون لکھتے ہین ج یَاۡتِیۡہَا فِیۡ اَیۡ یَاۡتِیۡ فِیۡ مَوۡضِعِ الۡحَرۡثِ اَیۡ قُبُلِہَا یعنے صحبت کرے (مرد) بیچ جگہہ کہیتی کے (یعنے عورت کی فرج مین) انتہے پس معلوم ہوا کہ اس حدیث کا یہ مطلب نہین کہ عورت کی دبر مین وطی کرنا جائز ہے اسلیے کہ

[1] یہ مضمون حصول المامول مطبوعہ مطبع [illegible] کے صفحہ ۹۰ مین ہے
[2] یہ مضمون صحیح مسلم چھاپہ [illegible] کے جلد اول کے صفحہ ۳۱۰ مین ہے
[3] یہ مضمون انتصار الاسلام چھاپہ لودیانہ کے صفحہ ۱۲ مین ہے
[4] یہ حدیث بخاری چھاپہ احمدی کے جلد دوم کے صفحہ ۶۴۹ مین ہے
[5] یہ عبارت مجمع البحار کے جلد اول کے صفحہ ۱۲ مین ہے

روایت کی ہے اسی ابن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کوئی کہ وطی کرے اپنی عورت
کو بیچ دبر اسکی کے وہ چھوٹا لوطی ہے اور یہ حدیث قریب آویگی لیکن عورت کی دبر کی طرف سے
عورت کی فرج مین صحبت کرنا منع نہیں ہے اور یہی مطلب ہے آیت کلام اللہ نِسَآؤُكُمْ
حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ کا چنانچہ تفسیر کبیر مین لکھا ہے ذَهَبَ
أَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ أَنَّ الْمُرَادَ مِنَ الْآيَةِ أَنَّ الرَّجُلَ مُخَيَّرٌ بَيْنَ أَنْ يَأْتِيَهَا مِنْ قُبُلِهَا
وَبَيْنَ أَنْ يَأْتِيَهَا مِنْ دُبُرِهَا فِي قُبُلِهَا یعنے مذہب اکثر علما کا یہ ہے کہ تحقیق مراد آیت
سے یہ ہے کہ تحقیق مرد اختیار دیا گیا ہے درمیان اس بات کی کہ صحبت کرے عورت کو فرج کی
طرف سے اسکے فرج مین اور درمیان اس بات کی کہ صحبت کرے اسکو دبر کی طرف سے فرج اسکی
مین انتہے اور سبب اس آیت کی نازل ہونیکا یہ ہے کہ یہود کہتے تھے کہ اگر عورت کے پیچھے کی
طرف سے عورت کی فرج مین صحبت کیجاوے تو اس جماع سے لڑکا بھینگا پیدا ہوتا ہے
پس یہود کی اس بات کو رد کرنے کے لیے اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی چنانچہ بخاری
اور مسلم مین روایت ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تھے یہود کہتے جسوقت کہ صحبت
کرے مرد اپنی عورت سے اسکی دبر کی طرف سے بیچ فرج اسکے کے ہوتا ہے لڑکا بھینگا
پس اتری یہ آیت نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ یعنے عورتین تمہاری
کھیتی ہین تمہاری پس آؤ اپنی کھیتی مین جسطور سے چاہو انتہے معلوم ہوا کہ یہ جو معترض
صاحب نے معنے آیت نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ الخ کے بدلیل قول ابن عمر يَأْتِيهَا فِي کے عورت کی
دبر مین جماع جائز ہونے کے اپنے ذہن مین تصور کیے ہین سبب اسکا یا تو معترض صاحب کی
خوبی فہم ہے کہ نہ تو معنے اس آیت کے سمجھے اور نہ شان نزول اسکا بخاری اور مسلم کی حدیث
مذکور سے دیکھا یا دیدہ ودانستہ امام بخاری پر بھی اور ابن عمر پر بھی افترا کیا اور ان کو
قائل اس بات کا تصور فرمایا ؎ آفرین باد برین ہمت مردانہ تو ؛ ہمکا تو مضائقہ نہ تھا
کیونکہ امام بخاری پر تو صاحب پہلے ہی سے بدظن تھے لیکن تعجب اس بات کا ہے کہ اب وہ خدا

یہ عبارت تفسیر کبیر جلد دوسری صفحہ ١٦٥ میں ہے ۔ یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب عشرۃ النساء کے پہلی فصل میں [illegible]

پر بہی بدظن ہو گئی اور آیت نِسَاؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ الخ سے کہ جسکو بخاری بہی لایا ہے سخت برا
سنایا اور اپنے عقیدہ باطلہ کو ظاہر کر دکہایا سو سن لیجیے کہ ابن عمر عورت کی دبر مین وطی
جائز ہونیکے ہرگز قائل نہین تہے بلکہ وہ تو اس فعل کے فاعل کو اپنے نزدیک چہوٹا لوطی
سمجہتے تہے چنانچہ امام احمد اور بیہقی نے اپنی سنن مین روایت کی ہے ابن عمر سے کہ
کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہ وطی کرے اپنی عورت سے بیچ دبر اسکی
کے وہ چہوٹا لوطی ہے اور یہ حدیث شریف صریح دلیل ہے اس بات پر کہ معنے آیت نِسَاؤُکُمْ
حَرْثٌ لَّکُمْ الخ کی بدلیل قول ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ (یَاْتِیْہَا فِیْ) کے عورت کی دبر
مین وطی جائز ہونے کے سمجہنے خلاف شان نزول آیت مذکور اور خلاف قول ابن عمر کے بڑی
دلیری کی بات ہے اور یہ بہی سن لیجیے کہ لانا بخاری کا جابر کی روایت کو بعد قول ابن عمر
رضی اللہ عنہما کہ یَاْتِیْہَا فِیْ کے واسطے معلوم کروانے شان نزول آیت مذکور کے دلیل ہے اس بات
کی کہ امام بخاری عورت کی دبر مین وطی جائز ہونے کے قائل نہ تہے **دوم** کلام اللہ کے
مضامین سے واقف حضرت سے زیادہ اور کوئی نہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالی
کے حکم کے خلاف ذرہ کے برابر بہی کوئی کام نہین کرتے تھے پس اگر آیت نِسَاؤُکُمْ حَرْثٌ
لَّکُمْ الخ کے معنے عورت کی دبر مین جماع جائز ہونے کے ہوتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن
کے خلاف عورت کی دبر مین جماع کرنیوالے کے حق مین وعید کیون فرماتے دیکہو **ترمذی**
اور ابن ماجہ اور دارمی مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صحبت کرے عورت حائضہ سے یا بدفعلی کرے عورت
کے پیچہے سے یا آوے کاہن کے پاس پس بتحقیق کفر کیا ساتھ اس دین کے کہ نازل کیا گیا
محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور **ترمذی اور نسائی اور ابن حبان** مین روایت ہے
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ دیکہیگا اللہ
تعالی اس مرد کی طرف جو گیا مرد عورت کے پاس اسکی دبر مین اور علت بیان کی موقوف ہونگی

له یہ حدیث تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن چھاپہ بہوپال کے جلد اول صفحہ ۲۵۷ مین ہے

۲ یہ حدیث مشکوۃ مین باب المباشرۃ کے دوسری فصل مین ہے ۱۲

۳ یہ حدیث بلوغ المرام کے باب عشرۃ النساء مین ہے

اور ابوداود اور نسائی مین روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سی کہ کہا فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کیا گیا ہے وہ شخص کہ آئے اپنی عورت کے پاس بیچ
دبر اسکی کے اور لفظ نسائی کا ہے اور راوی اسکے معتبر ہین لیکن علت بیان کی اسکی
کی اور مسند امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی مین روایت
ہے ابن خزیمہ بیٹے ثابت کی سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالے
حیا نہین کرتا بیان کرنے حق کے سے نہ آؤ تم عورتون کے پاس دبرون انکی مین
سوم معترض صاحب اگر اپنے مذہب حنفی کی کتابین بھی دیکھہ لیتے تو بخاری پر
کبھی بھی اعتراض نہ کرتے لیکن کیا کرین انہون نے تو اپنی آنکھین اور نیز کان بند
کر لیے ہین سے آنکھین اگر بند ہی ہین تو پھر دن بھی رات ہی ؛ اس مین قصور کیا
ہے بھلا آفتاب کا ؛ برخلاف مذہب امام بخاری کے یہ نہ خیال کیا کہ وطی فی الدبر
تو مذہب حنفیہ ہی مین حلال ہے دیکھو امام طحاوی رئیس حنفیہ جو کہ عینی اور ابن ہمام
کا بھی پیشوا ہے اسکی عبارت فتح البیان فی مقاصد القرآن اور
تفسیر اکلیل فی استنباط التنزیل مین ہے رَوَی اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ مَا اَدْرَکْتُ اَحَدًا اَنْ اَقْتَدِیَ بِہٖ فِیْ دِیْنِیْ
شَکَّ فِیْ اَنَّہٗ حَلَالٌ یَعْنِیْ وَطْیَ الْمَرْاَۃِ فِیْ دُبُرِہَا ثُمَّ قَرَءَ نِسَاءُکُمْ حَرْثٌ
لَکُمْ ثُمَّ قَالَ فَاَیُّ شَیْءٍ اَبْیَنُ مِنْ ہٰذَا یعنے روایت کی اصبغ بن فرج نے نقل
کی اس نے عبد الرحمن بن قاسم سے کہا اس نے نہین پایا مینے کسی کو کہ اقتداء کرون
مین ساتھہ اسکے بیچ دین اپنے جو کہ شک کرے بیچ اسکے تحقیق وہ حلال ہے یعنے
جماع کرنا عورت کو اس کی دبر مین پھر پڑھی یہ آیت عورتین تمہاری کھیتی ہین
تمہاری پھر کہا پس کونسی چیز بہت ظاہر ہے اس سے یہ صریح دلیل ہے اس پر کہ حنفیہ
کے نزدیک عورت کی دبر مین وطی کرنی حلال ہے اور یہی باعث ہی کہ حنفیہ عورت

ف یہ حدیث بلوغ المرام کے باب عشرۃ النساء مین ہے
ع یہ حدیث مشکوۃ کتاب النکاح باب المباشرۃ کی دوسری فصل مین ہے
م یہ عبارت فتح البیان فی مقاصد القرآن کی جلد اول کے صفحہ ۲۰۶ مین ہے اور تفسیر اکلیل فی استنباط التنزیل تفسیر جامع البیان مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے حاشیہ پر چھپی ہوئی ہے اسکے صفحہ ۱۸ مین ہے
۱۲ منہ

کی دبر مین وطی کرنے والے پر حد مارنے کی قائل نہین چنانچہ عینی شرح ہدایہ مین لکھا
ہے وَلَوْ فَعَلَ هٰذَا بِعَبْدِهِ اَوْ اَمَتِهِ اَوْ مَنْكُوْحَتِهِ لَا يُحَدُّ بِالْاِخْتِلَافِ یعنے اور
اگر وطی کرے اپنے غلام کی دبر مین یا اپنی لونڈی کی دبر مین یا اپنی عورت کی دبر مین تو نہین
ہے حد اور اس مین اختلاف نہین ہے اس سے معلوم ہوا کہ معترض صاحب کو تو اپنے مذہب
کی بھی کچھ خبر نہین انہون نے ناحق اپنے اوقات کا خون کیا اور انگلی کاٹ شہیدون
مین داخل ہوئے اور کچھ نہ ہوسکا مرغی کی جان بھی گئی اور کھانیوالے کو بھی مزہ نہ ملا
انہون نے اعتراض تو بخاری پر کیا تھا لیکن قصور انکے اپنے ہی مذہب کا نکل آیا

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم — چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

چہارم امت محمدیہ کا اسبات پر اتفاق ہوچکا ہے کہ بخاری اور مسلم کے برابر صحت
مین اور قوت عمل مین تمام جہان مین کوئی کتاب نہین چنانچہ کہا شیخ الاسلام ابن
حجر نے شرح نخبۃ الفکر مین وَيَلْتَحِقُ بِهٰذَا التَّفَاضُلِ مَا اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ عَلٰى
تَخْرِيْجِهٖ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى مَا انْفَرَدَ بِهٖ اَحَدُهُمَا وَمَا انْفَرَدَ بِهِ الْبُخَارِيُّ بِالنِّسْبَةِ
اِلٰى مَا انْفَرَدَ بِهٖ مُسْلِمٌ لِاتِّفَاقِ الْعُلَمَاءِ بَعْدَهُمَا عَلٰى تَلَقِّيْ كِتَابَيْهِمَا بِالْقَبُوْلِ
یعنے ملتی ہے تفضیل سابق سے یہ کہ بخاری اور مسلم کی متفق علیہ حدیث کو ترجیح ہے جو ایک ہی روایت
ہے اور انکی اکیلی اکیلی روایتون مین بخاری اکیلے کی روایتون کو ترجیح ہے اسلیے کہ علما
نے اتفاق کیا ہے انکے بعد انکی کتابون کے قبول کرنے پر اور کہا امام شوکانی نے نیل
الاوطار شرح منتقی الاخبار مین اِنَّ مَا كَانَ مِنَ الْاَحَادِيْثِ فِي الصَّحِيْحَيْنِ
اَوْ فِيْ اَحَدِهِمَا جَازَ الْاِحْتِجَاجُ بِهٖ مِنْ دُوْنِ الْبَحْثِ لِاَنَّهُمَا الْتَزَمَا الصِّحَّةَ وَ
تَلَقَّتْ مَا فِيْهِمَا الْاُمَّةُ بِالْقَبُوْلِ یعنے جان تو کہ تحقیق جو کچھ بخاری اور مسلم کی
حدیثون مین ہے یا ان دونون مین سے ایک مین سے جائز ہے حجت پکڑنی ساتھ اسکے
بغیر بحث کے اسلیے کہ ان دونون نے التزام کیا ہے صحت کا اور ملاقات کی جو کچھ کہ ان

دونوکی حدیثون مین ہے مرتبے ساتھ قبول کے اور کہا امام نووی نے بیچ مقدمہ شرح صحیح مسلم کے اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی اَنَّ اَصَحَّ الْكُتُبِ بَعْدَ الْقُرْاٰنِ الْعَزِيْزِ الصَّحِيْحَانِ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَتَلَقَّتْهُمَا الْاُمَّةُ بِالْقُبُوْلِ وَ كِتَابُ الْبُخَارِيِّ اَصَحُّهُمَا صَحِيْحًا وَاَكْثَرُهُمَا فَوَائِدَ وَمَعَارِفَ ظَاهِرَةً وَّغَامِضَةً وَقَدْ صَحَّ اَنَّ مُسْلِمًا كَانَ مِمَّنْ يَّسْتَفِيْدُ مِنَ الْبُخَارِيِّ وَيَعْتَرِفُ بِاَنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ نَظِيْرٌ فِيْ عِلْمِ الْحَدِيْثِ وَهٰذَا الَّذِیْ ذَكَرْنَا مِنْ تَرْجِيْحِ كِتَابِ الْبُخَارِيِّ هُوَ الْمَذْهَبُ الْمُخْتَارُ الَّذِیْ قَالَهُ الْجَمَاهِيْرُ وَاَهْلُ الْاِتْقَانِ وَالْحَذْقِ وَالْغَوْصِ عَلٰی اَسْرَارِ الْحَدِيْثِ وَقَالَ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ النَّيْسَابُوْرِيُّ الْحَافِظُ شَيْخُ الْحَاكِمِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْبَيِّعِ كِتَابُ مُسْلِمٍ اَصَحُّ وَوَافَقَهٗ بَعْضُ شُيُوْخِ الْمَغْرِبِ وَالصَّحِيْحُ الْاَوَّلُ یعنے متفق ہین علماء اسبات پر کہ صحیح تر کتابون سی بعد قرآن کے صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہین تمام امت محمدیہ نے انکو قبول کرلیا ہے اور کتاب بخاری کی دونون مین سے زیادہ صحیح اور فائدہ مند ہے اور صحیح ہو چکی ہے یہ بات کہ مسلم فائدہ اٹھاتا ہے امام بخاری علیہ الرحمۃ سے اور اقرار کرتا تھا کہ بخاری بے نظیر ہے علم حدیث مین یہ جو ہمنے بخاری کو غالب ٹھیرایا ہے مذہب ہے جمہور علماء کا اور صاحبان مضبوطی اور مہارت کا اور غوطہ مارنیوالون کا دریای اسرار حدیث مین اور کہا ابو علی نیشاپوری حاکم کے استاد نے کہ کتاب مسلم کی زیادہ صحیح ہے اور اسکے موافق ہوئے بعض مشائخ مغرب کے لیکن صحیح بات وہی ہے جو پہلے کہی گئی یعنے صحیح تر ہونا کتاب بخاری کا اور کہا شیخ الاسلام حافظ ذہبی نے تاریخ الاسلام مین وَاَمَّا جَامِعُ الْبُخَارِيِّ الصَّحِيْحُ فَاَجَلُّ كُتُبِ الْاِسْلَامِ وَاَفْضَلُهَا بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ وَهُوَ اَعْلٰی فِيْ وَقْتِنَا هٰذَا اِسْنَادًا لِّلنَّاسِ وَمِنْ ثَلٰثِيْنَ سَنَةً يَفْرَحُوْنَ الْعُلَمَاءُ بِعُلُوِّ سَمَاعِهٖ فَكَيْفَ الْيَوْمَ فَلَوْ رَحَلَ شَخْصٌ لِسَمَاعِهٖ مِنْ اَلْفِ فَرْسَخٍ

لمّا ضاعت رحلتہ یعنے اور ایہ کتاب جامع صحیح بخاری کی بزرگتر ہے کتب اسلامیہ سی
اور بہتر ہے سب سے بعد قرآن کے اور وہ بلند تر ہے از روی سند کی نزدیک لوگون کی اور تیس
سال سے علما خوش ہوتے ہین اسکے سماع عالی رتبہ سی پس اگر کوئی اسکے سننے کے واسطے ہزار
کوس سفر کرے تو اسکا سفر رائگان نہ ہوگا اور قسطلانی شرح صحیح بخاری مین ہے
وَاَمَّا تَآلِیفُہٗ یَعْنِی الْبُخَارِیَّ فَاِنَّہَا سَارَتْ مَسِیْرَ الشَّمْسِ وَدَارَتْ فِی الدُّنْیَا فَمَا
جَحَدَ فَضْلَہَا اِلَّا الَّذِیْ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطَانُ مِنَ الْمَسِّ وَاَجَلُّہَا وَاَعْظَمُہَا
اَلْجَامِعُ الصَّحِیْحُ اِنْتَہٰی یعنے تصنیفات بخاری کی سیر رہی ہین جہان کہین کہ سورج
پہرتا ہے اور دنیا بہر مین دورہ کر رہی ہین یعنے تمام جہان مین لوگ اسکو دستور العمل جانکر لیے
پہرتے ہین اور مشہور کرتے ہین پس اسکی بزرگی کا منکر نہ ہوگا مگر وہی جسکو شیطان نے
دیوانہ کر رکہا ہے ہاتہ لگا کر اور بڑے بزرگ سب تصانیف سی اسکی جامع صحیح ہے اور کہا
شیخ حافظ عماد الدین ابن کثیر نے وَکِتَابُہُ الصَّحِیْحُ یُسْتَسْقٰی بِقِرَاءَتِہِ الْغَمَامُ
وَاَجْمَعَ عَلٰی قَبُوْلِہٖ وَصِحَّۃِ مَا فِیْہِ اَہْلُ الْاِسْلَامِ یعنے اور کتاب بخاری کی جامع
صحیح اسکے پڑہنے کی برکت سی مینہ مانگا جاتا ہے اور اسکے مقبول ہونے اور صحیح ہونے
پر تمام اہل اسلام کا اجماع ہوگیا ہے اور کہا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے حجۃ اللہ
البالغہ مین اَمَّا الصَّحِیْحَانِ فَقَدِ اتَّفَقَ الْمُحَدِّثُوْنَ عَلٰی اَنَّ جَمِیْعَ مَا فِیْہِمَا
مِنَ الْمُتَّصِلِ الْمَرْفُوْعِ صَحِیْحٌ بِالْقَطْعِ وَاَنَّہُمَا مُتَوَاتِرَانِ اِلٰی مُصَنِّفَیْہِمَا وَاَنَّہٗ
کُلُّ مَنْ یُّہَوِّنُ اَمْرَہُمَا فَہُوَ مُبْتَدِعٌ مُتَّبِعٌ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِنْ شِئْتَ الْحَقَّ
الصُّرَاحَ فَقِسْہُ بِکِتَابِ ابْنِ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَکِتَابِ الطَّحَاوِیِّ وَمُسْنَدِ الْخَوَارِزْمِیِّ
وَغَیْرِہَا تَجِدْ بَیْنَہَا وَبَیْنَہُمَا بُعْدَ الْمَشْرِقَیْنِ صحیح بخاری اور مسلم جو ہین ان مین
جو حدیث متصل مرفوع ہے سو صحیح ہے یقیناً ساتہہ اتفاق محدثین کے اور سند متواتر
سے مصنفون تک پہونچی ہے اور جو کوئی انکو خفیف اور ہلکا جانے وہ بالاتفاق چلنے

۲ عبارت قسطلانی شرح صحیح بخاری کی جلد اول کے صفحہ ۳ مین ہے

۳ عبارت قسطلانی کی جلد اول کے صفحہ ۵ مین ہے

۴ عبارت حجۃ اللہ البالغہ کی صفحہ ۱۳۳ مین ہے

والا ہے وہ راہ جو مومنون کی نہین اگر تو حق صریح ڈہونڈہے تو ان کو کتاب ابن ابی شیبہ اور کتاب طحاوی اور مسند خوارزمی سے مقابلہ کرکے دیکھہ تو تجہ کو ان مین . . . اون مین دو مشرقون کی دوری معلوم ہو اور کہا سید جمال الدین نے جو مصنف روضۃ الاحباب کے ہین اپنے رسالہ اصول حدیث مین اَوَّلُ مَنْ صَنَّفَ فِی الصَّحِیحِ الْمُجَرَّدِ الْاِمَامُ الْبُخَارِیُّ ثُمَّ مُسْلِمٌ وَکِتَابَاهُمَا اَصَحُّ الْکُتُبِ بَعْدَ کِتَابِ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ اِلٰی اَنْ قَالَ وَاَعْلٰی اَقْسَامِ الصَّحِیْحِ مَا اتَّفَقَا عَلَیْہِ ثُمَّ انْفَرَدَ بِہِ الْبُخَارِیُّ ثُمَّ انْفَرَدَ بِہِ مُسْلِمٌ اِلٰی اٰخِرِ مَا قَالَ یعنے پہلے جس نے فقط صحیح (یعنے بے ملونے حسن و ضعیف کی تصنیف کی پہر امام بخاری ہے پہر امام مسلم اور انکی کتابین سب کتابون سے زیادہ صحیح ہین ماسوای قرآن کے یہانتک کہ کہا سید جمال الدین نے کہ بلند ترین اقسام صحیح وہ ہے جسپر بخاری اور مسلم کا اتفاق ہو پہر وہ جو بخاری اکیلے کی روایت ہو پہر وہ جو اکیلے مسلم کی پنجم معترض صاحب نے حدیث پر چلنے والون پر الزام دینے کی نیت سے اگرچہ اپنی طرف سے بہت ہی سعی کی اور زور لگایا کہ بخاری مین سے کوی حدیث ایسی نکل آوے جو کہ بظاہر لائق عمل کے نہو لیکن اس قسم کی ایک بہی مرفوع حدیث تمام کتاب بخاری سے نہ نکال سکے صرف بخوبی اپنے فہم کی ایک تو ابن عمر صحابی کا قول کہ جس کا جواب اوپر گذر چکا ہے اور دوسرا ابو الدرداء صحابی کا قول کہ جس کا جواب بیسوین مغلطے کے جواب مین قریب آتا ہے اور غرض انکی باتون کے لکہنے سے یہی ہے کہ کوی شخص حدیث پر نہ عمل کر بیٹہے کیونکہ انکے دل اور آنکہون پر تو تقلید کی پٹی لگ رہی ہے وہ اپنے امام کے قول و فعل کو چہوڑ کر پیغمبر کے قول و فعل پر کسی کے چلنے سے کب خوش ہوتے ہین بلکہ ان سے تو یہانتک ہو سکیگا وہ تو حدیث پر چلنے سے لوگون کو ہٹائینگے اور بہکائینگے لیکن افسوس ہے کہ جو لوگ انکے معتقد اور پیرو ہین وہ اتنا بہی نہین سمجہتے ہین کہ حدیث پر چلنیوالے تو توحید الٰہی اور سنت رسالت پناہی کیطرف لوگون کو بلاتے ہین اور جنکے ہم معتقد ہین وہ امام کے

ح یہ عبارت رسالہ اصول حدیث مین [illegible]

قول کی طرف اگرچہ وہ قول امام کا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح حدیث کے خلاف ہی کیوں
نہ ہو تو بھی اسی طرف ہی لے جاتے ہین حالانکہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کو چھوڑ کر غیروں کے
کہنے پر چلنا خدا تعالی اور اسکے رسول کا صاف صاف نافرمان بننا اور گمراہ ہونا ہے اس
لیے کہ فرمایا اللہ سبحانہ وتعالی نے وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَی اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
اَمْرًا اَنْ یَّکُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ
ضَلٰلًا مُّبِیْنًا یعنے اور نہین لائق ہے واسطے کسی مرد مسلمان کے اور نہ عورت مسلمان
کے جس وقت کہ مقرر کرے خدا تعالے اور رسول اسکا کوئی کام یہ کہ ہو واسطے انکے اختیار
کام اپنے سے اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ تعالی کی اور رسول اسکے کی پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی ظاہر

پچیسواں مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام اعظم کے مقلد مولوی محمد لودہیانوی نے حدیث پر چلنے والوں کو دیا
ہے کہ بخاری مین ہے کہ اگر شراب مین مچھلی ڈالکر ذرا دھوپ مین رکھکر پیوے تو درست
ہے سو جواب اس کا دو طرح سے ہے **اول** یہ کہ یہ جو بخاری مین ہے قَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ
فِی الْمُرِّیِ ذَبَحَ الْخَمْرَ النِّیْنَانُ وَالشَّمْسُ یعنے کہا ابو الدرداء نے (شراب) مری
کے حق مین کہ ذبح کرنا (یعنے ماردینا شراب کے نشہ کا) مچھلیان (اس مین ڈالدینی) اور
دھوپ مین رکھنا ہے **ف** کہا عینی حنفی نے کہ ابو درداء یہی فتوے دیا کرتے
تھے کہ شراب کا سرکہ بنانا جائز ہے اور شراب مین مچھلی ڈالنے سے اسکا ضرر اور سختی
دور ہوجاتی ہے اور دھوپ مین رکھنے سے اسکا سرکہ بن جاتا ہے اور وہ شراب حلال
ہوجاتی ہے انتہے ...... معترض صاحب کے نزدیک قول ابو درداء کا اگر عمل کے لائق
نہین ہے تو پھر حنفیہ تو سب کے سب ان کے نزدیک گمراہ ٹھیرے اسلیے کہ تمامی کتب
فقہ حنفیہ مین شراب کا سرکہ بنانا اور اسکا کھانا پینا حلال لکھا ہے لیکن معترض

صاحب کو جو صحیح بخاری وغیرہ حدیث کی کتابون سے صاف صاف دل مین بغض اور
عداوت ہے اس لیے انہون نے اس مقام پر اپنے مذہب کو بھی بالائے طاق رکھدیا ہے
اور شراب کا سرکہ حلال ہونے سے بظاہر اپنے آپ کو قائل نہ ٹھیرایا ~ چہ دلاورست
دزدی کہ بکف چراغ دارد * دیکھو ہدایہ چھاپہ مصطفائی کے جلد دوسرے کے صفحہ ۴۹۳
مین اور ہدایہ مترجم فارسی چھاپہ نولکشور کے جلد چوتھے کے صفحہ ۱۳۴ مین لکھا ہے
کہ شراب کا سرکہ بنانا حلال ہے اور **شرح وقایہ** عربی چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۲۴۶
مین لکھا ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا حلال ہے اور **کنز الدقائق** کلان چھاپہ دہلی مطبوعہ
مطبع احمدی کے صفحہ ۳۴۵ مین لکھا ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا حلال ہے اور **رد
المحتار شرح در المختار** چھاپہ دہلی کے جلد پانچوین کے صفحہ ۲۹۰ مین لکھا ہے
کہ شراب کا سرکہ بنانا حلال ہے اور **فتاوے عالمگیری** چھاپہ دہلی کے جلد پانچوین کے
صفحہ ۱۵۲ مین لکھا ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا حلال ہے اور **فتاوی قاضیخان**
چھاپہ نولکشور کی جلد اول کے صفحہ ۱۴ مین لکھا ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا حلال ہے اور
فتاوے سراجیہ جو کہ فتاوی قاضیخان کے حاشیہ پر چھپا ہوا ہے اسکی جلد چوتھی
کے صفحہ ۳۷۲ مین لکھا ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا حلال ہے اور **جامع رموز** چھاپہ نولکشور
کے صفحہ ۶۴۴ مین لکھا ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا حلال ہے **دوم** بخاری وغیرہ کتب حدیث
کی عداوت کی باعث سے اگرچہ معترض صاحب ابو درداؓ صحابی کے قول مذکور کے بظاہر
قائل معلوم نہین ہوتے ہین لیکن جس امام کی تقلید آپ کے نزدیک واجب ہے انکے نزدیک
تو صحابی کے قول یا فعل سے حجت پکڑنی جائز ہے چنانچہ **نور الانوار** مین ہے وَقَدِ
اتَّفَقَ عَمَلُ اَصْحَابِنَا بِالتَّقْلِيْدِ فِيْ مَا لَا يُعْقَلُ بِالْقِيَاسِ يَعْنِيْ اَنَّ اَبَا حَنِيْفَةَ وَ
صَاحِبَيْهِ كُلُّهُمْ مُتَّفِقُوْنَ بِتَقْلِيْدِ الصَّحَابِيِّ یعنے اور تحقیق متفق ہوا ہے عمل صحابی
ہمارے کا ساتھ تقلید کے بیچ اس مسئلہ کے جو کہ نہ سمجھا جاوے ساتھ قیاس کے یعنے تحقیق

ہ عبارت نور الانوار
چھاپہ مصطفائی
کے صفحہ ۲۱۶ مین
۱۲

امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دونون صاحب اسکے یعنے امام محمد وابو یوسف وغیرہ
تمام متفق ہین ساتھہ تقلید صحابی کے اور حسامی مین لکھا ہو وَيَسْقُطُ الْعَمَلُ بِالْحَدِيثِ
اِذَا ظَهَرَ مُخَالَفَتُهُ قَوْلًا اَوْ عَمَلًا مِنَ الرَّاوِي بَعْدَ الرِّوَايَةِ اَوْ مِنْ غَيْرِهِ مِنْ اَئِمَّةِ
الصَّحَابَةِ یعنے جبکہ راوی کسی حدیث کی روایت کرنے کے بعد یا اور کوئی ائمہ صحابہ سے
خلاف حدیث کی کوئی بات کہے یا عمل کرے تو حدیث پر عمل کرنا جائز نہ ہوگا صحابی ہی
کے قول یا فعل پر عمل کرنا جائز ہوگا پس تعجب ہے کہ بخاری وغیرہ کتب حدیث کی عداوت
کے سبب سے معترض صاحب نے اپنے امام کے مذہب کو بھی بالائے طاق رکھدیا اور
اپنے اصول فقہ سے بھی منکر ہو بیٹھے آفرین باد برین تعصب و حق شناسی جس مذہب
کے تائید مین آپنے رسالہ انتصار الاسلام تصنیف فرمایا اور انگلی کاٹ شہیدون
مین داخل ہوئے اور کچھہ بھی نہ ہوسکا مرغی کی جان بھی گئی کہانے والے کو مزا بھی نہ ملا
اسی کو بٹا لگا یا خیر اب ہم اس سے درگذر کرتے ہین اور آپ کو یہ بات بتلائے دیتے ہین کہ
شراب کا سرکہ بنانا اور اسکا کہانا پینا برخلاف مذہب حنفیہ کے حدیث پر چلنیوالون کی نزدیک
حرام ہے کیونکہ صحیح مسلم اور ترمذی مین روایت ہو انس بن مالک رضی اللہ عنہ
سے کہا سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا قَالَ
لَا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ یعنے پوچھے گئے رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم شراب سے کہ بنائی جاوے سرکہ فرمایا (حلال) نہین اور کہا ترمذی نے یہ
حدیث حسن صحیح ہے اور قول ابودردا صحابی کا شراب کا سرکہ جائز ہونے کے باب
مین جوکہ اوپر مذکور ہوا حدیث پر چلنے والے اسکو صحیح مانتے ہین لیکن حدیث صحیح مرفوع
کے سامنے صحابی کا خواہ قول ہو خواہ فعل لائق حجت کے نہین جانتے ہین اور دلائل
اسکے اس کتاب کے بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ چہارم مین پہلے گذری پس
اگر کوئی متعصب حنفی اس بات کا یہ جواب دے کہ ہمارے مذہب مین بھی تو حدیث صحیح مرفوع

کے ہوتے ہوئے صحابی کے قول یا فعل پر عمل کرنا جائز نہین ہے تو جواب یہ کہ اول تو آپ کے اصول فقہ کی کتاب حسامی سے کہ جسکی عبارت اوپر گذر چکی ہے صاف ظاہر ہے کہ حدیث کے خلاف اگر صحابی کوئی بات کہے یا عمل کرے تو حدیث پر عمل کرنا جائز نہین ہے۔ دوم کتب فقہ حنفیہ مین صدہا مسائل اس قسم کے موجود ہین کہ جنکی بنا حدیث صحیح مرفوع کے مخالف صحابی کے قول یا فعل پر ہی رکھی گئی ہے اور اس قسم کے کئی مسائل حنفیہ کے اس کتاب مین بھی موجود ہین جسکو دیکھنا منظور ہو وہ دیکھ لیوے۔ غرضکہ معترض صاحب تمام عمر سر ٹپک ٹپک کر تمام کتاب بخاری مین سے واسطے سچا کرنے اپنے دعوی کے ایک تو ابن عمر کا قول کہ جسکا جواب قریب گذر چکا ہے اور ایک ابو درداء کا قول کہ جسکا جواب یہی ہے لے تو آئے ہین لیکن انہون نے یہ خیال کیا کہ ہماری مذہب کی فقہ کی کتابون کا تو کوئی باب ہی ایسا نہین ہے جو کہ پورا پورا لائق عمل کے ہو کیونکہ ہزارہا مسائل مین جو امام اعظم رضی اللہ عنہ اور انکے شاگردون ابو یوسف اور امام محمد اور امام زفر کا اور امام مالک کا اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل وغیرہ کا آپس مین اختلاف ہے ان مین سے کس کو سچا جانا جاوے اور کس کو سچا نہ جانا جاوے اور کس کو خدا تعالی اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق سمجھا جاوے اور کسکو نہ سمجھا جاوے فدا ابتلا تو دیکھیے حال یہ کہ اس قسم کے مسائل جو کہ بظاہر لائق عمل کے نہون بخاری مین ہرگز نہین مین۔ سوم معترض صاحب جس امام کے مقلد ہین انکے نزدیک تو شراب پینی بھی منع نہین ہے پس تعجب ہے کہ انہون نے بخاری مین سے ابو درداء صحابی کا قول شراب کا سرکہ جائز ہونے کے باب مین دیکھکر کس مونہہ سے بخاری پر اعتراض کیا شاید انہون نے اپنے مذہب کی فقہ کی بھی کوئی کتاب آجتک نہین دیکھی کیونکہ فقہ حنفیہ کی سب معتبر کتابون مین موجود ہین کہ شراب اس مقدار تک پینی درست ہے کہ نشہ نہ کرے اور انکے نزدیک شراب نو پیالون تک تو نشہ نہین کریگی دسوان

پیالہ پینے کے بعد نشہ کر گئی لیکن حد اسوقت بھی نہین آئیگی اور بیان اسکا اس کتاب کے بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ ہشتاد و یکم مین مفصل موجود ہے وہان سے دیکھہ لیجیے غرض کہ معترض صاحب بلکہ تمام حنفیہ اورون کا عیب اگر تنکے برابر دیکھہ لیتے ہین تو اسکو پہاڑ برابر سمجھ لیتے ہین اور اپنا عیب اگر پہاڑ برابر بھی دیکھتے ہین تو اسکو تنکے برابر بھی خیال مین نہین لاتے ہین حالانکہ ان کی فقہ کی کتابون مین جو جو مسائل حدیث کے خلاف اور عمل کے لائق نہین ہین وہ تو ایک طرف رہی علاوہ انکے ایسے واہیات اور خرافات باتین بھر رہی ہین کہ جنکے دیکھنے سے عقل حیران ہے دیکھو اپنی ما اور بہن اور بیٹی وغیرہ محرمات ابدی سے جانکر نکاح کرنے اور صحبت کرنے سے ان کے حنفیہ ہی کے نزدیک حد نہین آتی اور جھوٹے گواہ گذران کر پرائی عورت لے لینے اور اس سے صحبت کرنیوالے پر حنفیہ ہی کے نزدیک گناہ نہین اور جزیہ دینے والا اگر ہمارے پیغمبرؐ کو گالی دے تو اسکو قتل کرنا حنفیہ کے نزدیک جائز نہین ہے اور عورت زانیہ کی خرچی حنفیہ ہی کے مذہب مین حلال اور طیب ہے اور قوت حاصل کرنے کے لیے شراب پینی حنفیہ ہی کے مذہب مین جائز ہے اور شراب کا بنانا اور اسکا کہانا پینا حنفیہ ہی کے مذہب مین حلال ہے اور کتے کی کہال پر نماز پڑہنی حنفیہ ہی کے مذہب مین جائز ہے اور نجاست سے چوتہائی کپڑا آلودہ ہوئے ہوئے کے ساتھ نماز پڑہنی حنفیہ ہی کے مذہب مین درست ہی اور مشت زنی کرنے سے روزہ حنفیہ ہی کے مذہب مین نہین ٹوٹتا اور جسکو خوف زنا کا ہو اسکو مشت زنی کرنی حنفیہ ہی کے مذہب مین واجب ہی اور سوی ہوئی اور مجنونہ عورت سے روزے کی حالت مین جماع کرنے سے مرد اور عورت دونون پر حنفیہ ہی کے مذہب مین کفارہ لازم نہین آتا اور مردے یا چوپائے کے ساتھہ جماع کرنے والے کو جبتک انزال نہ ہو تب تک اسکا روزہ حنفیہ ہی کے مذہب مین نہین ٹوٹتا اور اسپر غسل واجب نہین ہوتا اور جسکی نکسیر پھوٹے اور خون نہ تھمے اور اسکو اپنی پیشانی پر خون

یا پیشاب کے ساتھ قرآن لکھا لینا حنفیہ ہی کے مذہب مین جائز ہے اور دار الحرب مین مسلمانو
کو کافرون سے بیاج لینا حنفیہ ہی کی مذہب مین درست ہے اور سور کا چمڑا امام ابو یوسف و
امام اعظم کے شاگرد کے نزدیک ہی دباغت دینے سے پاک ہو جاتا ہے اور اسکی بیع بھی
ان کی نزدیک جائز ہے اور ذکر پر سخت کپڑا لپیٹ کر روزے کی حالت مین عورت سے
جماع کرنے سے حنفیہ ہی کے مذہب مین نہ روزے کی قضا ہے اور نہ غسل لازم آتا ہے
اور خنثی مشکل جسکو دونون راہون سی پیشاب نکلتا ہو اسکے فرج مین وطی کرنے سی حنفیہ
ہی کے نزدیک غسل واجب نہین ہوتا اور کسیکی لونڈی گرو رکھکر اس سے صحبت کرنے
سے حنفیہ ہی کے مذہب مین حد نہین آتی اور مسلمان اگر ذمی کو شراب یا سور بیچنے
یا خرید کرنے کے لیے اپنا وکیل بناوے تو یہ توکیل اور بیع اور شرا حنفیہ ہی کی مذہب
مین جائز ہے اور جو جانور کہ سور کے دودھ سے پالا گیا ہو اسکا گوشت حنفیہ ہی کے
مذہب مین حلال ہے اور کسی کی نکسیر بند کرنے کے لیے پیشاب کی ساتھ یا خون کے
ساتھ اسکی پیشانی پر سورہ فاتحہ لکھنی حنفیہ ہی کے مذہب مین درست ہو اور جو شخص
اپنی عورت سی برس بھر کی راہ کے فاصلہ پر دور رہتا ہو اور اسکی عورت چھ مہینے
مین بچہ جن لے تو یہ خیال کیا جاویگا کہ اس شخص نے کرامت کے ساتھ اپنی عورت
سے وطی کی ہوگی یا جن اسکی تابع ہوگا اسکے ذریعہ سی وطی کی ہوگی بدین خیال وہ
لڑکا اسی شخص کا سمجھنا حنفیہ ہی کے مذہب مین جائز ہے اور گونگا کسی عورت سے زنا کرنے
کا خواہ اشارہ سی اقرار کرے خواہ اسکی زنا پر گواہ قائم ہون بہر صورت گونگے پر حد مارنی حنفیہ
ہی کے مذہب مین جائز نہین ۔ کتب فقہ مین اس قسم کے مسائل بیشمار ہین جسکو زیادہ
شوق دیکھنے کا ہو وہ ان کتابون کو ملاحظہ کرے اور بیان اسکا مشت نمونہ خروارے
اپنے اپنے موقع پر اس کتاب مین پہلے گذر چکا ہے ۔